

# شام انتقام

زینب شرچیل



# شامِ انتقام از قلم زینبہ شرجیل

مکمل ناول

"کتنی بار بولا ہے آپکو، میرا انتظار مت کیا کریں ناشتہ کر لیا کریں"  
شاہنواز نے بیزاری سے وجہ کو دیکھتے ہوئے کہا اور کرسی گھسیٹ کر ناشتے کی ٹیبل پر بیٹھا وجہ وہیل  
چیئر پر موجود،۔۔۔ ناشتے کی ٹیبل پر اسی کا انتظار کر رہی تھی

"لے دے کر ایک یہی وقت تو ہوتا ہے کہ جب تم بڑی نہیں ہوتے اور ہم دونوں ایک ساتھ ناشتے کے  
بہانے کچھ پل بات کر لیتے ہیں"

وجیہ نے اپنے شوہر کو دیکھ کر کہا جس کی عمر اس وقت 47 سال کے لگ بھگ ہوتے ہوئے بھی وہ اپنی عمر سے کم لگتا تھا بلکہ یہ کہنا زیادہ مناسب ہوگا کہ بڑھتی ہوئی عمر نے اس کی پرسنلٹی میں اور زیادہ نکھار پیدا کر دیا تھا

"وجیہ آپ مجھے بڑی ہونے کے طعنے دیں گیں۔۔۔ جبکہ اس کی ذمہ داری بھی آپ خود ہی ہیں،، نہ آپ اپنے لاڈلے بیٹے کو اپنی تنہائی کا رونا رو کر یہاں پاکستان بلاتی فی وہ صدا کا جذباتی انسان امریکہ میں سیٹل سب کچھ واسٹاپ کر کے یہاں آتا۔۔۔ نہ مجھے اپنے بزنس کو مزید ٹائم دینا پڑتا"

شاہنواز اب وجیہ سے ناراض ہوتا ہوا بولا کیونکہ آزاد کو پاکستان آئے ہوئے چار ماہ ہو چکے تھے مگر یہاں آ کر اس نے ابھی تک اپنی کمپنی میں ایک قدم تک نہیں رکھا تھا

"میں اب اپنے آپ کو اکیلا محسوس کرنے لگی ہوں شاہنواز"

وجیہ نے آزاد کو پاکستان واپس بلانے کی وجہ بتائی مگر وہ یہ شکوہ نہیں کر سکی کہ شاہنواز خود اب وجیہ کو پہلے کی طرف ٹائم نہیں دیتا تھا، نہ بات کرتا تھا۔۔۔ شادی کے 27 سالوں میں اس نے اپنے آپ کو معذور محسوس نہیں کیا تھا مگر اب وجیہ کو اپنی معذوری کھلنے لگی تھی بچپن سے ہی اس کی ایک ٹانگ نقص تھا جو کہ کافی علاج کے باوجود ٹھیک نہیں ہوا تھا

"تو پھر آپ مجھے بتائیں کیا علاج کروں میں آپ کے اکیلے پن کا، اتنا پھیلا ہوا بزنس۔۔۔ خود بھی سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر آپ کے پاس بیٹھ جاو۔۔۔۔ وجیہ پلیز اب ہمارے نچے جوان ہو چکے ہیں آپ اپنی عمر دیکھیں اور کچھ میچورٹی کا ثبوت دیں"

شاہنواز ادھورا ناشتہ چھوڑ کر ٹیبل سے اٹھ گیا جبکہ وجیہ آنکھوں میں نمی لیے ہلکا سا مسکرائی

ایک وقت وہ تھا جب شاہنواز نے بیس سال کی عمر میں اپنی والدہ کی سخت مخالفت کے باوجود اپنے سے پانچ سال عمر میں بڑی معذور تایا زاد سے شادی کرنے کی ضد کی،، لوگوں کے حیرت کرنے کے باوجود اس نے نہ صرف بردباری سے اپنے اس رشتے کو نبھایا بلکہ وجیہ کا بہت اچھے طریقے سے خیال بھی رکھا شادی کے ایک سال بعد ہی آزاد پیدا ہوا اور اس کے پانچ سال بعد کوئل

محبت کرنے والے شوہر کے بعد جب وجیہ کی زندگی میں اس کے بچے آئے تو وہ خود کو خوش نصیب تصور کرنے لگی وہ معذور ہونے کے باوجود زندگی میں خوش اور مطمئن تھی۔۔۔ اپنے ماں باپ کی اکلوتی اولاد ہونے کی وجہ باپ کی جائیداد کی وہ اکیلی وارث تھی۔۔۔ شاہنواز بھی حیثیت میں اس سے کم تر ہرگز نہیں تھا بلکہ وجیہ کے ہم پلہ ہی تھا۔۔۔ مزید محنت اور جدوجہد سے ترقی کی منازل طے کر کے وہ اس مقام پر پہنچا تھا کہ اس نے اپنا آپ منوا لیا تھا۔۔۔

مگر ایک سال پہلے وجیہ کی زندگی نے عجیب پلٹا کھایا تھا۔۔۔ اپنی اکلوتی بیٹی کو یوں بے گانوں سی حالت میں دیکھ کر وجیہ اندر ہی اندر گھلتی رہتی۔۔۔ کوئل کو اس حالت میں دیکھ کر آزاد نے تب بھی پاکستان آنے کی کوشش کی تھی مگر تب شاہنواز نے اسے سختی سے منع کر دیا تھا۔۔۔ کیونکہ امریکہ میں اپنی تعلیم مکمل کرنے کے بعد وہ ہوٹل مینجمنٹ کا کورس کر کے وہی ایک ہوٹل کھولنے کا ارادہ رکھتا

تھا۔۔۔ مگر 4 ماہ پہلے وجہ فون پر آزاد سے بات کرتی ہوئی کافی روئی۔۔۔ اس کے ایک ہفتے بعد ہی آزاد شاہنواز کو بتائے بغیر سب کچھ چھوڑ چھاڑ پاکستان واپس آ گیا تھا

---

"واو واٹ آپریزنٹ سرپرائز واقعی حنین تم میری برتھ ڈے پارٹی میں آ گئی ہو۔۔۔ تمہیں تمہاری سسٹر سے اجازت مل گئی مجھے یقین نہیں آ رہا"

بریرہ نے ایکساٹڈ ہوتے ہوئے حنین سے کہا کیونکہ حنین بہت کم ہی کالج فرینڈز کے کسی انویٹیشن کو ایکسیپٹ کرتی تھی۔۔۔ وجہ صرف اور صرف اس کی بہن تھی جو اس کو کہیں آنے جانے کی پرمیشن نہیں دیتی تھی

"اجازت کیسے نہیں ملتی بھوک ہڑتال کر کے خوب رونا ڈالا تھا۔۔۔ منتیں کرنے سے تو آپی بالکل نہیں ماننے والی تھیں"

حنین بریرہ کو برتھ ڈے پریزنٹ تھماتے ہوئے بتانے لگی۔۔۔ پارٹی ڈریس ویئر کرنے کی بجائے۔۔۔ وہ کچول کیپری اور ڈارک پیل کلر کے ٹاپ میں بریرہ کی برتھ ڈے اٹینڈ کرنے آئی تھی۔۔۔ زیادہ بننا سنورنا اور میک اپ کرنا بھی نوین اسے الاؤ نہیں کرتی تھی۔۔۔ کیونکہ عام حلیہ میں بھی اس کا حسن یہ ہنر رکھتا تھا آرام سے سب کی توجہ اپنی طرف مندل کر سکے

"اف تمہاری سسٹر کا بھی سمجھ نہیں آتا یار۔۔۔ آخر اتنی سختی میں کیوں رکھا ہوا ہے انہوں نے تمہیں اور تم بھی تو اپنی سسٹر سے کتنا ڈرتی ہوں"

بربرہ حنین کو داخلی راستے سے اندر کی طرف لے جاتی ہوئی بولی۔۔۔ بربرہ نے اپنی برتھ ڈے ایک مشہور ہوٹل میں ارینج کروائی تھی۔۔۔ پورا ہوٹل تو نہیں ہوٹل کا ایک حصے میں پارٹی ارینج کی گئی تھی

"بربرہ میں ڈرتی نہیں ہوں اپنی بہن سے بلکہ پیار کرتی ہوں انہیں اور دیکھا جائے تو ایک طرح سے انہوں نے ہی مجھے پالا ہے ماما کے ساتھ گزرا ہوا وقت مجھے یاد بھی نہیں ہے۔۔۔ آپی خود بھی آٹھ سال کی تھی جب ماما ہم دونوں کو چھوڑ کر چلی گئی تھی اور رہی بات سختی کرنے کی تو وہ جو بھی کچھ کرتی ہیں آئی تھنیک میرے ہی خیال سے کرتی ہیں۔۔۔ کبھی کبھی محسوس ہوتا ہے مگر عادت ہو گئی تو اتنا برا نہیں لگتا"

حنین بربرہ کو بتاتے ہوئے مسکرانے لگی۔۔۔ مگر اس کی مسکراہٹ میں بھی اداسی کا عنصر شامل تھا شاید اپنی ماں کے ذکر پر

"افنواب تم اداس مت ہو جانا پلیز۔۔۔ روما اور شارق کو نے والی ٹیبل پر بیٹھے تمہارا ویٹ کر رہے ہیں" بربرہ نے اس کے چہرے کے تاثرات دیکھتے ہوئے کہا

ویلے تو نوین نے حنین کو لڑکوں سے دوستی الاؤ نہیں کی تھی مگر شارق اس کی پوری کلاس میں ایک ایسا اسٹوڈنٹ تھا جو کہ پڑھا کو اور مہلبیت شریف قسم کا لڑکا تھا۔۔۔ اس لیے وہ نوین کی پریشانی پر وہ اس سے بات چیت کر لیتی یا پڑھائی میں ہیلپ لے لیتی

.....

"میرا نمبر نشوا کو کیوں دیا تم نے فصیح۔۔۔ ویسے ہی اسکی شکل دیکھ کر کوفت ہوتی ہے اور آج صبح سے وہ مجھے کال کر کے بے زار کر رہی ہے"

ہوٹل میں موجود وہ تینوں ٹیبل کے گرد رکھی کرسیوں پر براجمان تھے تبھی آزاد کے موبائل پر نشوا کی کال آنے لگی جسے کاٹتا ہوا وہ فصیح پوچھنے لگا

"تو تُو نے کب سے لڑکیوں کا لحاظ کرنا شروع کر دیا نشوا کو بھی سنا دے جیسے پچھلے دنوں علیینہ کو سنائی تھی"

مگر آزاد کا تپا ہوا چہرہ دیکھ کر اس سے کہنے لگا

"میں لحاظ اُس نشوا کا نہیں کر رہا بلکہ اس فصیح کا کر رہا ہوں۔۔۔۔ جس کی وہ فرینڈ ہے۔۔۔ اور علیینہ کی تو بات ہی نہیں کر۔۔۔ بلاوجہ اس کا چپکنا زہر لگتا ہے مجھے"

آزاد سر جھٹکتا ہوا کہنے لگا اور ساتھ ہی ٹیبل پر رکھے سگریٹ کے پیکٹ سے سگریٹ نکال کر اسموکنگ کرنے لگا

"نشوا نے خود مجھ سے تیرا نمبر مانگا تھا وہ تجھ سے فرینڈشپ کرنے میں انٹرسٹڈ لگی تبھی میں نے تیرا نمبر دیا"

فصیح انرجی ڈرینگ پیتا ہوا آزاد کو بتانے لگا

"کم از کم مجھ سے تو پوچھنا چاہیے تھا کہ میں انٹرسٹڈ ہو کہ نہیں اس سے فرینڈ شپ کرنے میں"  
آزاد سگریٹ کا دھواں اڑاتا ہوا فصیح کو دیکھ کر کہنے لگا

"تو تو لڑکیوں میں انٹرسٹڈ کیوں نہیں ہے میرے بھائی، کہیں امریکا جا کر تیرا ذائقہ تو نہیں بدل گیا۔۔۔"  
مطلب،، ماں کا لاڈلا بگڑ گیا"

مکرم کے ہانکنے پر جہاں فصیح نے قہقہہ مار کر ہنسا وہی آزاد نے بھی ہنستے ہوئے ٹیبل پر رکھی سگریٹ کا  
ڈبہ کھینچ کر مکرم کو کھینچ کے مارا

"بکو نہیں زیادہ، تم لوگوں کی طرح کانچر نہیں ہے میرا، جو ہر لڑکی پر بلاوجہ مر مٹ۔۔۔ ایک کیلیبر ہے  
میرا یوں ہر لڑکی کو لفٹ کروانا مجھے پسند نہیں"

6 فٹ کی ہائٹ پر چہرے کے سنجیدہ نقوش اس کی شخصیت کو منفرد ہی نہیں مغرور بھی بناتے تھے

"اور تیرا کیلیبر اس لڑکی کے بارے میں کیا کہتا ہے وہاں جو وہاں پریل کلر کے ٹاپ میں کھڑی ہے"  
مکرم نے دور کھڑی حنین کی طرف اشارہ کیا جو کہ تیز میوزک کی وجہ سے باہر کی سائڈ آکر نوین کی کال  
اٹینڈ کر رہی تھی



"ہائیٹ چھوٹی ہے" آزاد اس کی پانچ فٹ دو انچ ہائٹ کو دیکھ کر، سرسری سی نظر اس پر ڈالتا ہوا بولا اور نظروں کا زاویہ دوسری سمت کر لیا مگر کچھ تھا جو وہ دوبارہ حنین کو دیکھنے پر مجبور ہوا شاید اس کے چہرے کے حسین نقوش، یا پھر اس کی مسکراہٹ جو کہ ایک سیکنڈ کے لئے وہاں دوسری ٹیبل پر موجود دو سالہ بچے کو دیکھ کر آئی تھی یا پھر اس کی آنکھیں۔۔۔ فصیح نکرہ اور آزاد تینوں ہی حنین کا جائزہ لینے میں مصروف تھے جو کہ اپنے موبائل کو کان پر لگائے نوین سے بات کر رہی تھی

"تیرا کیلیبر تو جو بھی کھے،،، میرا کیلیبر تو یہ کہتا ہے کہ پہلی فرصت میں اس کا سیل نمبر لینے کی ٹرائی کرنا چاہیے"

فصیح حنین کو دیکھتا ہوا اٹھنے لگا

"زیادہ جذباتی نہ بن چپ کر کے بیٹھ جا، پچھلی بار کا وہ مگّا بھول گیا جو سلمان کی شادی میں کسی حسینہ کو چھیڑنے پر اس کے منگیتر نے تیرے منہ پر رسید کیا تھا"

نکرہ نے فصیح کو ایک ماہ پہلے ہونے والی بے عزتی یاد کروائی جس پر فصیح خاموش ہو کر دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا جبکہ نکرہ اور آزاد دونوں ہنسنے لگے

"زیادہ دانت نکالنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔ میں نے کم از کم سلمان کی شادی میں اس حسینہ سے بات کرنے کی ٹرائی تو ماری تھی۔۔۔ اگر تجھ میں ہمت ہے آزاد اس حسینہ سے تو نمبر لے کر دکھا مان جاو گا"

فصیح آزاد کو چیلنج کرتا ہوا بولا

"چھوڑ یار بچی لگ رہی ہے"

آزاد دوبارہ حنین کو دیکھتا ہوا بولا۔۔۔۔۔ کیونکہ دھننے میں ہی وہ اسکول یا کالج کی اسٹوڈنٹ لگ رہی تھی

"خیر یہ بچی تو کہیں سے نہیں ہے۔۔۔۔۔ یہ بول تجھ میں گڈز نہیں"

فصیح آزاد کو بولتا ہوا نکرم کو آنکھ مارنے لگا۔۔۔ فصیح کی بات سن کر آزاد دونوں آئی برو اونچی کر کے اسے دیکھتا ہوا کرسی سے اٹھا

حنین جو کہ نوین سے موبائل پر بات کر کے واپس بریرہ کی برتھڈے والے پورشن میں جارہی تھی تاکہ اسے بالے بول دے کیونکہ نوین راستے میں ہی تھی وہ حنین کو لینے آرہی تھی

"ہیلو"

حنین کو اپنے پیچھے سے کسی لڑکے کی آواز سنائی دی۔۔۔۔۔ بھلا اس یہاں کون پکارے گا یہ سوچ کر حنین بغیر مڑے مزید آگے قدم بڑھانے لگی

"ہنی میں تم سے بات کر رہا ہو"

آزہاد دوبارہ حنین سے مخاطب ہوا اور حنین اپنے نک نیم پر چونک مڑی اب وہ حیرت سے آزہاد کو دیکھنے لگی

"کون ہیں آپ میرا نام کیسے جانتے ہیں"

حنین کے لیے یہ چہرہ اجنبی تھا اور اجنبی لوگوں سے وہ بات نہیں کرتی تھی مگر سامنے کھڑے اس اجنبی نے اسے اس کے نام سے پکارا تھا

"تم نے مجھے نہیں پہچانا میں آزہاد" آزہاد نے نام تو کوئی بھی نہیں پھر یہ لڑکی کیسے کہ گئی کہ وہ اسکا نام جانتا تھا۔۔۔ یقیناً اس کے ہنی کہنے پر اس لڑکی نے ایسا کہا ہوگا۔۔۔ جبھی آزہاد نے اس سے جان پہچان نکالنے کا سوچا

"آزہاد کون،، سوری میں نے آپ کو نہیں پہچانا"

حنین کو واقعی یاد نہیں آیا وہ کون تھا اس لیے وہ جانے کے لیے مڑی

"ہنی ڈیئر میں تمہاری سسٹر کا فرینڈ ہو آزہاد"

آزہاد اس کو جانتا ہوا دیکھ کر جو منہ میں آیا بول گیا۔۔۔ حنین دوبارہ کی

"آو آپ کے فرینڈ ہیں آپ"

حنین اسمائل دے کر بولی یقیناً وہ نوین کے آفس کا کالیک ہوگا جبھی وہ اس کا نام جانتا تھا اور ریفرنس بھی دیا حنین کی مسکراہٹ آزاد غور سے دیکھنے لگا، وہ اچھی خاصی خوبصورت تھی

"اب پہچانا مجھے اور سناؤ کیسی ہو اسٹیڈیز کیسی چل رہی ہو"

آزاد دل ہی دل میں ہنستا ہوا اپنا کونفیڈنس برقرار رکھتا ہوا حنین سے باتیں کرنے لگا

"میں ٹھیک ہوں، ایگزیز ا بھی ختم ہوئے ہیں آپ یہاں کیسے"

حنین اس کی پہلی بات کا جواب دیے بغیر اس سے مسکرا کر بات کرنے لگی کیونکہ وہ اب بھی نہیں پہچان پا رہی تھی کہ وہ نوین کا کونسا آفس کولیک ہے

"ہاں میں اپنے فرینڈز کے ساتھ آیا تھا۔۔۔ ہنی مجھے تمہارا نمبر چاہیے تھا تم سے کچھ بات کرنا تھی"

آزاد نے ایک نظر دور بیٹھے فصیح اور مکرم پر ڈالی اور دوبارہ حنین سے مخاطب ہوا

"میرا نمبر مگر میرا نمبر آپ کو کیوں چاہیے"

حنین تھوڑی حیرت زدہ ہونے کے ساتھ کنفیوز ہو کر پوچھنے لگی

"بتایا تو ہے ابھی کچھ بات کرنی تھی۔۔۔ ضروری بات، یوں سمجھ لو کچھ سیکرٹ بتانا ہے تمہیں"

آزاد اس کو سنجیدگی سے دیکھتا ہوا بولا

"ضروری بات بتانی تھی، سیکرٹ۔۔۔ مجھے تو آپکی کچھ بات ہی نہیں سمجھ میں آرہی۔۔۔ ایک منٹ کہیں آپ کو کچھ زہرہ آپ کے بارے میں تو نہیں بتانا مجھے"

حنین پہلے کنفیوز ہوئی پھر کچھ سوچ کر ایک دم چونک کر بولی

"اف کورس یار اسی کے بارے میں ہی تو شیئر کرنا ہے۔۔۔ اور یہ بہت امپورٹنٹ بات ہے تمہاری بہن کی جس کا تمہیں علم ہونا چاہیے"

آزہاد سمجھ گیا تھا کہ زہرہ اس کی بہن کا نام ہے اور اب وہ آسانی سے نمبر دے دے گی

"مسٹر آزہاد اگر میری بہن کا نام زہرہ ہوتا تو میں تب بھی آپ کو اپنا موبائل نمبر نہیں دیتی"

حنین آزہاد کو دیکھتی ہوئی سیریس انداز میں بولی۔۔۔

اس کی بات سن کر آزہاد کے چہرے پر مسکراہٹ آئی۔۔۔ مطلب وہ لڑکی اتنی سیدھی بھی نہیں تھی

حنین اپنے سامنے کھڑے اس بدتمیز انسان کو دیکھنے لگی جو اب شرمندہ ہونے کی بجائے مسکرا رہا تھا۔۔۔

حنین واپس جانے کے لیے مڑی

"اوکے نمبر نہیں دو اپنا مگر ایک بات تو سنتی جاؤ"

آزہاد حنین کو جاتا دیکھ کر اچانک اسکا ہاتھ پکڑ کر کہنے لگا۔۔۔ حنین آزاد کے یوں اچانک ہاتھ پکڑنے پر حیرانگی سے مڑی تھی مگر اس سے پہلے وہ اسے کچھ بولتی

"ہاتھ چھوڑو اس کا"

آزہاد کو ایک نسوانی آواز اپنی پشت سے سنائی دی اس نے مڑ کر دیکھا تو ایک 26 سالہ لڑکی دونوں ہاتھ باندھے سنجیگی سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔ حنین نوین کو دیکھ کر دل ہی دل میں شکر ادا کرنے لگی

"کیوں تمہیں کیا پرالہم ہو رہی ہے باڈی گارڈ ہو اس کی"  
آزہاد اپنے سامنے کھڑی لڑکی کو دیکھ کر پوچھنے لگا

"میں بہن ہوں اس کی اب تم بتاؤ کہ تم کون ہو"  
نوین نے آگے بڑھ کر حنین کا ہاتھ آزاد کے ہاتھ سے آزاد کروایا اب وہ آزاد کے سامنے کھڑی اس سے پوچھنے لگی

"تمہاری بہن کا بوائے فرینڈ"

صرف ایک لمحے کیلئے وہ چونکا تھا کہ سامنے کھڑی لڑکی ہنی کی بہن ہے مگر دوسرے ہی لمحے وہ کانفیڈینس سے نوین کو بولا۔۔۔ جبکہ آزاد کی بات پر حنین آنکھیں پھاڑے اسے دیکھنے لگی

"یہ کیا بول رہے ہو تم، دماغ تو خراب نہیں ہو گیا تمہارا۔۔۔ میں تو جانتی تک نہیں ہوں اسے کون ہے یہ"

حنین فوراً آپ سے تم پر آگئی تھی اور غصے میں آزاد کی طرف دیکھتی ہوئی بولی یقیناً وہ اپنی بہن سے ڈر گئی تھی جبھی وہ نوین کو دیکھتی اپنی صفائی بھی دے رہی تھی

"ریلیکس ہنی گھبرا کیوں رہی ہو آخر کبھی نہ کبھی تو تمہاری آپی کو معلوم ہونا ہی تھا ہم دونوں کے بارے میں"

حنین نے صدمے سے آزاد کو دیکھا اس کے چہرے پر سنجیگی تھی مگر آنکھوں میں صاف شرارت ناچ رہی تھی۔۔۔ یقیناً وہ کوئی بہت بڑا کمینہ تھا جو نمبر نہ ملنے پر الٹا اسے پھنسا رہا تھا

"ہنی باہر جا کر کار میں بیٹھو"

نوین آزاد کو دیکھتی ہوئی حنین سے مخاطب ہوئی آزاد اب بھی بنا خوف کے نوین کو دیکھ رہا تھا۔۔۔ حنین نوین کی ایک آواز پر وہاں سے چلی گئی

"آئندہ میری بہن سے بات کرنے کی یا پھر اس سے فری ہونے کی ضرورت نہیں۔۔۔ اگر تم مجھے اس کے آس پاس بھی بھٹکتے ہوئے نظر آئے تو"

نوین اسے غصے میں دیکھتی وارن کرنے لگی

"تو؟؟؟۔۔۔"

جتنے غصے میں نوین آزاد کو دیکھ کر بولی تھی اتنی ہی سنجیدگی سے آزاد پینٹ کی پاکٹ میں دونوں ہاتھ ڈال کر نوین سے پوچھنے لگا

"تو میں تمہارا وہ حشر کروں گی کہ تم خود کو آئینے میں پہچان نہیں پاؤ گے"

نوین اپنے سامنے کھڑے کسی امیر زادے کی بگڑی ہوئی اولاد کو دھمکاتے ہوئے کہا

"آپی جی آپ کی اس دھمکی کو میں نے چیلنج سمجھ کر ایکسپٹ کیا ہے۔۔۔ اب آگے آگے دیکھے ہوتا ہے کیا"

آزاد مسکراہٹ اچھالتا ہوا نوین کے غصے کو مزید ہوا دے کر وہاں سے چلا گیا

"بدتمیز"

نوین دل ہی دل میں آزاد کو بولتی ہوٹل سے باہر نکل گئی

.....

"یار کیا ضرورت تھی اس بچاری کو پھسانے کی۔۔۔ دیکھا نہیں اس کی بہن کیسے خونخوار نظروں سے تجھے گھور رہی تھی۔۔۔ اب ناجانے وہ اس حسینہ کا گھر جا کر کیا حال کرے گی"



فصیح اور مکرم جو کہ نوین کے آنے پر تھوڑے فاصلے پر کھڑے ہو کر ان کی ساری گفتگو سن رہے تھے۔۔۔  
فصیح حنین پر ترس کھاتا ہوا بولا جس پر آزہاد ہنسنے لگا

"بہت اچھا ہوگا جو اس کی بہن گھر جاکر اس کی اچھی سی کلاس لے۔۔۔ زیادہ ہی اسمارٹ بن رہی تھی  
میرے سامنے"

آزہاد ٹیبل سے اپنا سگریٹ اور لائٹریٹ میں رکھتا ہوا بولا

"بہت ہی ظالم ہے یار تو تو اور وہ جو تو نے اس کی بہن کا چیلنج ایکسپٹ کیا ہے اس کا کیا کرنا ہے  
اب"

اب کی بار مکرم آزہاد کو دیکھتا ہوا پوچھنے لگا جس پر آزہاد مسکرایا

"تم دونوں تو کافی سیریس ہو چلو چلتے ہیں"  
آزہاد کار کی کچین اچھالتا ہوا ان دونوں کو کہہ کر باہر نکل گیا

.....  
"کون تھا وہ لڑکا اور کب سے جانتی ہوں اسے"

نوین گھر کے اندر داخل ہونے کے ساتھ حنین سے سختی سے پوچھنے لگی

"آپی قسم لے لیں میں اس کو نہیں جانتی وہ سب کچھ جھوٹ بول رہا تھا" حنین نوین کے سخت تیور دیکھتی ہوئی اسے اپنی صفائی دیئے لگی

"تم اس کو نہیں جانتی اور وہ تمہارا نک نیم بھی جانتا ہے۔۔۔ سچ سچ بتاؤ ہنی مجھے"

نین حنین کا ہاتھ سختی سے پکڑ کر اسے صوفے پر بٹھاتی ہوئی بولی

"آئی سوئیر میں سچ کہہ رہی ہوں اسے میرا نام کیسے پتہ ہے مجھے نہیں معلوم"

نین کے اس طرح پوچھ گچھ کرنے پر اب حنین کو رونا ہی آنے لگا

"میرے سامنے وہ اپنے آپ کو تمہارا بوائے فرینڈ کہہ رہا ہے۔۔۔ اور تم قسم کھا رہی ہو کہ تمہیں کچھ نہیں معلوم"

نین کو غصہ آیا تو وہ حنین پر مزید چیختی ہوئی بولی

"ایسا اس نے اس لیے بولا کیونکہ میں نے اپنا سیل نمبر دیئے سے انکار کر دیا تھا"

حنین نے شوز اتار کر اپنے دونوں پاؤں صوفے پر رکھے اور اب سر گھٹنے پر ٹکا کر رونے لگی

"تو وہاں پر اس سے کھڑے ہو کر باتیں کرنے کی ضرورت ہی کیا تھی۔۔۔ تمہارے اس طرح رونے سے میں نرم ہرگز نہیں پڑنے والی۔۔۔ جانتی نہیں ہو تم آج کل کے لڑکوں کو کتنے بے ہودہ اور بدتمیز

ہوتے ہیں۔۔۔ اور اس لڑکے کی آنکھوں میں تو شرم نام کی کوئی چیز موجود نہیں تھی۔۔۔ آئندہ اگر میں نے تمہیں اس لڑکے کے ساتھ دوبارہ دیکھا تو نہ صرف تمہاری پڑھائی ختم ہوگی۔۔۔ بلکہ جلد از جلد کسی سے بھی تمہاری شادی کر دوں گی"

نوبین اس کو مزید سناتی ہوئی اپنے کمرے میں چلی گئی

اور حنین گھٹنوں میں سر رکھ کر رونے لگی۔۔۔ چند مہینے پہلے اس کا انسٹیٹوٹ جانا بھی نوبین نے اس لیے بند کیا تھا وہاں سے کوئی لڑکا اسکا پیچھا کرتے گھر آگیا تھا مگر اس لڑکے کی قسمت اچھی نہیں تھی جو وہ نوبین کے ہاتھ لگ گیا اور نوبین نے اس لڑکے کی جوتوں سے وہ درگت بنائی کہ دوبارہ کبھی وہ انکے فلیٹ کے آس پاس بھی نہیں بھٹکا۔۔۔ مگر حنین کا انسٹیٹوٹ جانا بند ہو گیا کیونکہ احتیاط اچھی چیز ہوتی ہے

حنین کے بچپن میں ہی اسکی ماں کی دیتھ ہو چکی تھی۔۔۔ نوبین خود بھی اس وقت زیادہ بڑی نہیں تھی،،، مگر ننھی سی حنین کو اسی نے پالا تھا۔۔۔ اور چار سال پہلے فیروز مرزا (باپ) کا بھی انتقال ہو چکا تھا اس لیے حنین کے لیے نوبین ہی اس کی ماں اور باپ تھے

"لے جاؤ یہ ناشتہ کومی نے ایک بار کہہ دیا ہے وہ صرف ناشتے میں کینڈیز کھائے گی تو بس کینڈیز ہی کھائے گی"

آزہاد جم سے ایکسرسائز کر کے واپس آیا۔۔۔ تبھی برتن ٹوٹنے کی آواز آئی جو یقیناً کومل نے اٹھا کر پھینکے ہوئے آزہاد اپنے کمرے میں جانے کے بجائے کومل کے روم میں چلا آیا جہاں کوثر نیچے گرے ہوئے کانچ کے ٹکڑے چن رہی تھی

"کیا ہو گیا میرے بے بی کو، صبح صبح اتنا سارا غصہ"

آزہاد اپنے سے پانچ سالہ چھوٹی بہن کو بچوں کی طرح بہلاتا ہوا اس سے پوچھنے لگا

"یہ گندی آنٹی ہیں میرے کو جھوٹ بول کر ناشتہ کرواتی ہیں کہ ناشتہ کرنے سے کومی جلد بڑی ہو جائے گی۔۔۔ کومی بڑی ہو چکی ہے بھائی، یہ دیکھو کومی بیڈ پر بیٹھتی ہو تو اس کے پاؤں زمین کو چھوتے ہیں"

کومل اپنے سے ایک سال چھوٹی کوثر کو انٹی کہہ کر اسکی شکایت آزہاد سے کرنے لگی۔۔۔ اب وہ بیڈ سے نیچے پاؤں لٹکا کر بیٹھتی آزہاد کو اپنی بات کا یقین دلا رہی تھی کہ وہ بڑی ہو چکی ہے

"میری جان صبح صبح کنڈیز تو گندے نچے کھاتے ہیں اور ابھی ابھی تو کومی نے خود کہا کہ وہ بڑی ہو چکی ہے۔۔۔ اب کومی اپنے بھائی کے ساتھ ناشتہ کرے گی پھر بھائی اور کومی فٹ بال کھیلے گے۔۔۔ کوثر جلدی سے میرا اور کومی کا ناشتہ یہی کومی کے روم میں لے کر آؤ"

ایک سال ہو چکا تھا کومل کے دماغی توازن کو بگڑے ہوئے کبھی کبھی وہ چھوٹی بچی بن کر بچوں کی طرح ری ایکٹ کرتی تو کبھی گھنٹوں خاموش رہتی کبھی کبھی اسے فٹس پڑتے ایسی صورتحال میں وہ زور زور سے چیخنے لگتی تب اس کو سنبھالنا یا قابو کرنا مشکل ہو جاتا۔۔۔

آزہاد ہی تھا جو اس کو اس کے موڈ کے حساب سے ہینڈل کرتا سال بھر سے اسکا سائکلیٹرس سے علاج چل رہا تھا مختلف تمھراپی، کنورژیشن اور دواؤں کے ذریعے اس کا علاج جاری تھا مگر ابھی تک کومل کو اس سے کوئی افاقہ نہیں پہنچا تھا

"سر کوئی عباس نامی شخص آیا ہے کہہ رہا ہے آپ کا دوست ہے"

آزہاد کومل کو بہلا کر ناشتہ کروا رہا تھا تب کوثر روم میں آتی ہوئی بولی

"اس کو بٹھاؤ میں تھوڑی دیر میں آتا ہوں"

آزہاد کومل کو ناشتہ کرواتا ہوا بولا

ایک ہفتے پہلے ہی عباس اور آزہاد کی اتفاقیہ ملاقات ہوئی تھی آزہاد کی کار خراب ہونے پر عباس نے اس کو اپنی کار میں لفٹ دی تھی۔۔۔ جس میں بات چیت کے دوران ان دونوں کی اچھی دوستی ہو گئی تھی گفتگو کے دوران ہی آزہاد کو معلوم ہوا تھا کہ کے عباس چند ماہ پہلے بیرون ملک سے پاکستان شفٹ ہوا ہے

.....

"تم شاید یقین نہیں کرو میں آج ہی سوچ رہا تھا تمہیں فون کرنے کا"

آزہاد عباس سے بغلگیر ہوتا ہوا کہنے لگا

"یقین نہ کرنے والی کونسی بات ہے،، اتفاق سے مجھ سے تمہارا نمبر مس ہو گیا تھا مگر گھر کا ایڈریس یاد تو سوچا آج فری ہو تم سے مل لیا جائے" آزہاد نے اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا تو عباس صوفے پر بیٹھتا ہوا بولا

"ایسا سوچ کر تو تم نے بہت اچھا کیا اور سناؤ گھر مکمل ہو گیا تمہارا"

آزہاد عباس سے پوچھنے لگا۔۔ عباس نے ڈرائیونگ کے دوران آزہاد کو بتایا تھا کہ وہ یہی اپنا ذاتی گھر بنا رہا ہے

"کنسٹرکشن کا کافی کام باقی ہے آرام سے دو ماہ لگ جائیں گے گھر کو مکمل ہوتے ہوئے" عباس آزہاد کو بتانے لگا

"مگر تم نے تو لاسٹ ٹائم بتایا تھا آئی تھینک تم جہاں پین گلیسٹ ہو اس جگہ کو چھوڑ رہے ہو"

آزہاد آنکھیں سکیڑ کر یاد کرتا ہوا اس سے پوچھنے لگا

"میں نہیں چھوڑ رہا لینڈ لیڈی کو ایشوز ہیں انہیں لگ رہا ہے کہ اکیلے آدمی کا رکھنا ٹھیک نہیں تو بس آج اپنے ریزیڈنس کے مسئلہ کو حل کرنے کے لئے نکلا تھا سوچا تم سے ملاقات ہو جائے"

عباس اسے ساری بات تفصیل سے بتاتا ہوا بولا

"حد ہے اگر ایشوز آرہے تھے تو ایگریمنٹ کیوں کیا خیر یہ بتاؤ پھر تمہارا ریزیڈنس کا مسئلہ حل ہوا"

آزہاد کچھ سوچتا ہوا عباس سے پوچھنے لگا

"آزہاد میں یہاں پاکستان میں اتنا کسی کو جانتا نہیں ہوں ویسے ایک جاننے والے نے بولا تو ہے وہ رات بتائے گا مجھے اس کی نظر میں کوئی گھر ہے تو"

عباس آزہاد کو تفصیل سے بتانے لگا

"چلو پھر ایسا ہے کہ تم یہاں ہماری انیکسی میں شفٹ ہو جاؤ۔۔ معلوم نہیں تمہارے جاننے والا اب رات تک کیا جواب دیتا ہے"

آزہاد بیٹھے بیٹھے اب اس کا مسئلہ سولو کرتا ہوا بولا

"ارے نہیں یار ایسا بھی کوئی مسئلہ نہیں ہے، کہیں نہ کہیں تو رہنے کی جگہ مل جائے گی" عباس اس کی پیشکش پر ایک دم بوکھلاتا ہوا بولا

"ہاں تو جب مل جائے گی جگہ تو وہاں پر شفٹ ہو جانا ابھی یہاں پر رہنے میں تمہیں کیا پرالہم ہے"

آزہاد فرینک انداز میں بولا کیونکہ عباس اسے نیچر وائز شریف اور سیدھا لگا تھا

"مجھے تو کوئی پرالہم نہیں مگر مناسب نہیں لگ رہا آئی میں تمہاری فیملی کو پرالہم نہ ہو"

عباس ہچکچاتا ہوا بولا

"اگر میری فیملی میں سے کسی کو پرالہم ہوتی تو میں تمہیں آفر ہی نہیں کرتا۔۔۔ آ جاؤ تمہیں اپنی انیکسی دکھاتا ہوں۔۔۔ کل اپنا سامان لے آ جانا جب تک انیکسی کی صفائی بھی ہو جائے گی"

آزہاد صوفے سے اٹھتا ہوا بولا

"اوکے مگر میری ایک شرط ہے۔۔ میں یہاں پے کر کے رہو گا"

عباس بھی صوفے سے اٹھتا ہوا ریلیکس ہوا کیونکہ اس کی رہائش واقعی ایک مسئلہ تھا جو کہ حل ہو چکا تھا

"تمہاری طرف دوستی کا ہاتھ بڑھایا ہے تم سے کرایہ لوں گا"

آزہاد مسکراتا ہوا عباس کو دیکھ کر بولا

"بغیر پے کیے مجھے یہاں پر رہنا اچھا نہیں لگے گا"



عباس بھی مسکراتا ہوا بولا

"اوکے یار انیکسی دیکھ لو پھر تمہیں دنیا کی موسٹ بیوٹیفل لیڈی سے ملواتا ہوں"  
آزہاد کی بات سن کر عباس کنفیوز ہو کر اسے دیکھا

"ارے اپنی مدر کی بات کر رہا ہوں"  
آزہاد ہنستا ہوا بتانے لگا تو عباس بھی مسکرا دیا

"کہاں ہوتے ہو آج کل دو دن بعد تمہارا چہرہ دیکھنے کو ملا ہے"  
شاہنواز نے ٹیبل پر ڈنر کرتے ہوئے آزہاد کو دیکھ کر مخاطب کیا۔۔۔ وجہ کے ساتھ آزہاد نے بھی  
چونک کر شاہنواز کو دیکھا اور مسکرایا

"ڈیڈ میں دو دن سے گھر پر ہی موجود ہوں،، آپ کا آفس سے کافی لیٹ آنا ہو رہا ہے دو دن سے"  
آزہاد نے پلیٹ میں رکھے چاولوں سے بھرپور انصاف کرتے ہوئے شاہنواز پر بھرپور طنز کیا

"جب سارا آفس کا برڈن میرے اوپر آ جائے گا تو پھر میں گھر کیسے آسکتا ہوں"  
شاہنواز نے کھانے سے ہاتھ روک کر اپنے سامنے بیٹھے جوان بیٹے کے بھرپور طنز کا جواب طنزیہ انداز میں  
ہی دیا

"آفس ٹائمنگ سات بجے ختم ہو جاتے ہیں اس حساب سے زیادہ سے زیادہ نو بجے تک آپ کو گھر پر ہونا چاہیے۔۔۔ وہ الگ بات ہے آپ کے دوسرے مشاغل آپ کو آفس میں سے جلد اٹھنے نہیں دیتے۔۔۔ آپ کے کہنے پر ہی کہ "ابھی عیش کرلو ساری زندگی کمانا ہے" میں واقعی یہاں آکر عیش و عیاشی میں لگا رہا ویلے اب آپ کی اطلاع کے لئے عرض ہے میں جلد آفس جوائن کرنے والا ہوں"

آزہاد نے آخری جملہ خاص شاہنواز کو دیکھ کر کہا پھر کھانا کھانے میں مصروف ہو گیا۔۔۔

اڑتی اڑتی اسے ایک ماہ پہلے خبر سننے کو ملی تھی کہ شاہنواز اپنی پرسنل سیکرٹری پر کافی مہربان ہے مگر آزہاد نے اس خبر پر زیادہ کان نہیں دھرے کیونکہ بزنس مین کے متعلق کوئی نہ کوئی افواہیں اکثر جنم لیتی رہتی تھی مگر چند دنوں سے اسکے سرکل میں یہ خبریں دوبارہ سے گردش کرنے لگ گئی تھی

"آفس کے معاملات تم سے کہاں سنبھلے گئے امریکہ میں تم نے ہوٹل کھولنے کا ارادہ کیا تھا وہی کام یہاں رہ کر لو" شاہنواز اس کے آفس جوائن کرنے کی بات پر جگ سے گلاس میں پانی انڈیلتا ہوا اسے مشورہ دینے لگا

"جب میں معاملات کے پیچ میں پڑو گا تو سب معاملے سنبھال ہی لو گا۔۔۔ ہو سکتا ہے کافی سارے معاملات خود بخود ٹھیک ہی کردو۔۔۔ ویلے بھی ہوٹل بنانے کا ارادہ میرا امریکا میں تھا یہاں پر اس طرح کی فیسلیٹی موثر نہیں"

آزہاد اپنی پلیٹ آگے کھسکا کر ٹیبل پر دونوں بازو رکھے سامنے بیٹھے شاہنواز کو دیکھتا ہوا بولا۔۔۔ وجیہ خاموشی سے ان دونوں باپ بیٹے کی گفتگو سن رہی تھی

"کیوں یہاں کیا فیصلیٹی موثر نہیں ہے، اگر تم یہاں بار کھولے کا ارادہ رکھتے ہو تو میں تمہیں کل ہی عدالت سے لیگل نوٹس بنوا دیتا ہوں"

شاہنواز اسے دیکھ کر جتانے والے انداز میں بولا یعنی وہ بھی اس کے کبھی کبھی "پینے" کے مشاغل پر اپنی نظر رکھا ہوا تھا۔۔۔ شاہنواز کی بات سن کر آزہاد شرمندہ ہونے کی بجائے بے شرمی سے ہنسا جیسے اسے کوئی فرق ہی نہیں پڑا

"ڈیڈ آپ کچھ بھی کہہ لیں یا کر لیں اب آفس تو میں جلد ہی جوائن کروں گا۔۔۔ اور ممانیکسی کی صفائی لازمی کروا دیئے گا کل شام تک عباس یہاں شفٹ ہو جائے گا" آزار شاہنواز کو جواب دیتا ہوا اب وجیہ کو دوبارہ ریماٹڈ کروا کر کرسی کھسکا کر اٹھا اور اپنے روم کی طرف چلا گیا

"کون ہے عباس"

شاہ نواز اب وجیہ کو دیکھتا ہوا پوچھنے لگا جس پر وہ اسے ساری تفصیل بتانے لگی

شاہنواز اپنے موبائل پر بات کرتا ہوا آفس کے کمرے میں داخل ہوا تو نوین نے روز صبح کی طرح چہرے پر خوبصورت سی مسکراہٹ سجائے اس کا استقبال کیا شاہنواز بھی اسے دیکھ کر موبائل پاکٹ میں رکھتا ہوا مسکرایا

"روز صبح آفس آنے کے بعد تمہاری اس مسکراہٹ کو دیکھ کر میری صبح ہمیشہ خوشگوار ہو جاتی ہے" شاہنواز نوین کو دیکھتا ہوا کہنے لگا نوین مسکرا کر اس کی پشت پر آئی

"لیکن آج صبح تو آپ اور دن کے مقابلے میں زیادہ ہی خوش لگ رہے ہیں" وہ شاہنواز کا کوٹ اتار کر اسے ہینگ کرتی ہوئی شاہنواز سے پوچھنے لگی

"وہ اس لیے کہ کل صبح ہم دونوں کو دبئی جانا ہے،، کہنے کو تو یہ آفیشلی ٹور ہے مگر دو دن بنا کسی ٹینشن کے ہم دونوں ایک ساتھ گزاریں گے"

شاہنواز نے ریوالونگ چیئر پر بیٹھتے ہوئے اپنی خوشی کی اصل وجہ بتائی جس پر نوین کے چہرے پر مسکراہٹ کی بجائے فکر مندی چھلکنے لگی

"کیا ہوا تم خوش نہیں ہوں اب کی بار میرے ساتھ جانے پر" شاہنواز نوین کے چہرے کے تاثرات دیکھتا ہوا پوچھنے لگا

"آپ کے ساتھ گزارا ہوا ہر پل میرے لیے حسین پل ہوتا ہے شاہنواز۔۔۔ بس مجھے فکر ہے تو ہنی کی" نوین شاہنواز کے سامنے کرسی پر بیٹھ کر اپنی فکر اس سے شیئر کرنے لگی۔۔۔ شاہنواز جانتا تھا وہ جنین کے معاملے میں کافی پوزیسو ہے اسے جتنا اپنی آنکھوں میں رکھ لے مگر وہ اس کے لئے فکر مند ہوتی ہے اور اپنی بہن سے پیار بھی بہت کرتی ہے

"تو اس میں ایسی کون سی پریشانی کی بات ہے تم پہلے بھی تو دو بار جنین کو اپنی کزن کے پاس چھوڑ کر گئی ہو پلیز نوین ہمارا پروگرام تمہاری فکروں کی نظر نہیں ہونا چاہیے کیونکہ کافی دنوں سے میرا بہت دل ہے کہ میں تمہارے ساتھ تھوڑا سا وقت گزارو تمہیں میرے بارے میں بھی سوچنا چاہیے" شاہنواز اپنا ہاتھ نوین کے ہاتھ پر رکھتا ہوا بولا تو نوین اسے دیکھ کر مسکرا دی

"آپ صرف دو دن کی بات کر رہے ہیں شاہنواز جب کہ میں ساری زندگی آپ کے ساتھ گزارنا چاہتی ہوں"

نوین اپنے دل کی خواہش لبوں پر لاتی ہوئی بولی

"میں بھی تمہارے ساتھ اپنی باقی کی ساری زندگی گزارنا چاہتا ہوں بس صحیح وقت کا انتظار کر رہا ہوں" شاہنواز جذبے لٹاتی نظروں سے اسے دیکھتا ہوا بولا اور نوین کے ہاتھ پر ہلکا سا دباؤ ڈال کر چھوڑا

"مجھے آپ کی محبت پر رتی برابر شک نہیں ہے،، کافی منگواتی ہوں آپ کے لیے"

نوبن شاہنواز کو کہتی ہوئی اٹھی اور روز معمول کی طرح انٹر کوم پر اس کے لئے کافی کا بولا

"آپ نے کل تھری لیگ میرے اکاونٹ میں ٹرانسفر کروائے تھے اس کی کیا ضرورت تھی شاہنواز"

نوبن دوبارہ شاہ نواز کے پاس آکر اس سے پوچھنے لگی

"ہاں اپنے لیے شاپنگ کر لینا اور حنین تم سے نئے سیل فون کا کہہ رہی تھی اسکے لیے نیا سیل فون لے لینا"

نوبن شاہ نواز کی بات پر ایک بار پھر مسکرائی۔۔۔ وہ بنا بولے ہی اس کی ضرورتوں کا ایلے ہی خیال رکھتا تھا

زیادہ عرصہ نہیں ہوا تھا ڈیڑھ سال پہلے ہی وہ شاہنواز کی کمپنی میں جاب کے لئے آئی تھی۔۔ تب اس کے پاس کوئی خاص ایکسیپیٹنس بھی نہیں تھا جاب کا، کیونکہ اس سے پہلے اپنی اسٹڈیز کے ساتھ ساتھ اس نے چھوٹی موٹی کہی جگہوں پر جاب کی تھی

شاہنواز نے نوبن کو اپنی پرسنل سیکرٹری کے لئے اپوائنٹ کیا نوبن کی خوبصورتی آہستہ آہستہ اس کے دل میں گھر کر گئی چھ ماہ کے اندر، وہ اس کے لئے سیکرٹری سے کچھ زیادہ ہو چکی تھی جس کا اندازہ نوبن کو بھی بخوبی ہو گیا

شاہنواز ہر لحاظ سے ایک اچھا انسان تھا بس ایک دو خامیاں تھیں وہ یہ کہ شاہنواز پہلے سے شادی شدہ تھا مگر مال و دولت عزت شہرت اس کی بڑھتی ہوئی عمر اور شادی شدہ ہونے پر حاوی ہو گئی تھی

شروع میں وہ نوین کو اپنے اور حنین کے فیوچر کے لیے بیسٹ آپشن لگا تھا مگر ایک سال میں ہی اس کو شاہنواز سے محبت ہو گئی تھی

شاہنواز نے اسے وجیہ کے بارے میں بھی بتایا تھا کہ وجیہ نہ صرف اس کی کزن ہے بلکہ اس کی پسند بھی، اور نوین کو یہ بھی معلوم تھا کہ اس کمپنی اور شاہنواز کے گھر میں وجیہ ایک سال پہلے تک ففٹی پرسنٹ کی مالک تھی۔۔۔۔ اب وہ اپنی پراپرٹی کا حصہ اپنے بیٹے آزاد شاہ کے نام کر چکی ہے۔۔۔ نوین، وجیہ آزاد اور کومل کو صرف ناموں سے جانتی تھی کبھی دیکھنے کا یا ملنے کا اتفاق نہیں ہوا تھا

---

"ڈنر کر لیا تم نے" نوین ابھی ابھی گھر پہنچی تھی حنین ایل ای ڈی پر نظریں جمائے کوئی مووی دیکھنے میں مصروف تھی۔۔۔۔ نوین صوفے پر اس کے پاس آ کر بیٹھی حنین کو دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی

"دس بجے تک آپ کا ویٹ کیا تھا پھر اس کے بعد ڈنر کر لیا"

حنین نے ایل ای ڈی پر ہی نظر جمائے نوین کو جواب دیا۔۔۔ نوین نے کلائی پر بندھی ہوئی ریسٹ واچ میں ٹائم دیکھا تو گیارہ بج رہے تھے

"ڈارلنگ ناراض ہو اپنی آپنی سے"

نوین پیار سے حنین کے چہرے کا رخ اپنی طرف کرتی ہوئی پوچھنے لگی۔۔۔ آزاد کے ساتھ ملاقات ہوئے  
پانچ دن گزر چکے تھے مگر حنین اس سے اسی طرح بات کر رہی تھی۔۔۔ وجہ کچھ یہ بھی تھی کہ نوین  
آفس سے ہی لیٹ آتی تو بات کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا مگر وہ ہرٹ بھی ہوئی تھی

"ہیر کٹنگ کروالی آپ نے"

حنین اس کی بات کا جواب دیے بغیر آپ نوین کے بالوں کو دیکھتی ہوئی پوچھنے لگی

"ہاں شیپ کافی خراب ہو گیا تھا اور فیشل بھی نہیں لے سکی تھی کافی دنوں سے۔۔۔ اس لیے آفس  
سے ڈائریکٹ سلون چلی گئی تھی"

نوین نے حنین کے لمبے بال اور دلمتی ہوئی اجلی رنگت کو دیکھ کر، اپنے لیٹ گھر آنے کی وجہ بتائی

"کافی سوٹ کر رہا ہے یہ سٹائل آپ پر" حنین نے اسے کہتے ہوئے دوبارہ ایل ای ڈی پر اپنی نظریں  
جمالی

"ہنی ناراض مت ہوا کرو میری جان اپنی آپنی سے، تمہیں بہت پیار کرتی ہوں اور یہ سختی بھی تو تمہارے  
بھلے کے لئے کرتی ہوں"



نورن اب بهى حننن كو دكهئى هوئى بولى ؤو حننن نه اهناسر نورن كى كود مىن ركه لىا

"مىن بانئى هوں آٱ مئهى سه ٱىار كرتى هىن مماء كه بعد آٱ نه هى مئهى سنهالا هى--- بابا كى بانه كه بعد آٱ اس كهر كا مىرا سهارا بنى--- مىرا ؤو آٱ كه سوا اور اس دنيا مىن كوئى بهى نهىن هى ؤو ٱهر آٱ كو كىوں لكاه مىن آٱ كو هرٹ كرنه كا سوچو كى،، مىن قسم كها كر كهئى هوں وه شئص كون ؤها مىن اس كو نهىن بانئى بكواس كر كه كىا ؤها وه مىرا بواله---"

حننن نورن كو اىك بار ٱهر سب بنانه لكى ؤب نورن نه هكه كر اس كى ٱىشانى كو ٱوما

"اچها چهوئى سى دادى اماں مان لى ؤهارى باء--- باو كهانا له كر آؤ مىره له اور ؤود بهى ؤهؤرا سا كه لو مىره ساءه"

نورن كه بولل ٱر حننن مسكرا كر ائهى

مىن آٱ كه له كهانا له كر آئى هوں مكر ؤود ذرا سا بهى نهىن كهاول كى كهكه مئهى بالكل بهوك نهىن لكى"

حننن اس كو بول كر كفن مىن چلى كئى

"هنى كل مىرا آفس كى طرف سه ؤور هى دبئى كا--- وهاں دو دن اسلله هوگا--- اسلله ؤهىن دو دن صالحه آٱى كه كهر رهنا هوگا"

نوبن اسپيگي کھاتي هوئي حنين کو بتانے لگی۔۔۔

صالحہ ان دونوں کی دور کی کزن تھی اور شادی شدہ تھی اس کی ایک بیٹی مزہ حنين کے ساتھ اسکے کالج میں پڑھتی تھی مگر وہ حنين سے ایک سال سينئر تھی

"اوکے پھر میں اپنی شاپنگ کی لسٹ آپ کو وائس لیپ کر دوگی"

حنين کی بات پر نوبن مسکرائی۔۔۔ حنين سونے کے لئے اپنے روم کی وجہ نوبن کے روم میں جانے لگی

نوبن جانتی تھی آج رات وہ اسی کے ساتھ سولے گی

"اچھا سنو صبح 8 بجے نکلنا ہے،، تمہیں صالحہ آپي کے گھر چھوڑتی هوئي ائیر پورٹ کے لیے نکلو گی۔۔۔"

سونے سے پہلے اپنی پيکنگ کر لینا"

نوبن اس کو مزید ہدایت دیتی هوئي بولی

"چلیں ٹھیک ہے پھر میں وہی کر لیتی ہو"

حنين اب اپنے روم کی طرف چل دی

نوبن کو معلوم تھا حنین اس کے جانے پر نارمل ری ایکٹ کرے گی کیونکہ وہ شاہنواز کے ساتھ پہلی دفعہ نہیں جا رہی تھی،،،، ہاں جب پہلی دفعہ گئی تب حنین کافی پریشان ہوئی تھی مگر اب شاید وہ عادی ہو گئی تھی۔۔۔۔

یہ فلیٹ چند ماہ پہلے شاہنواز نے نوبن کو گفٹ میں دیا تھا۔۔۔۔ یہ فلیٹ ایک پوش ایریا میں سکیورٹی کے اعتبار سے اچھا اور فرنشڈ فلیٹ تھا مگر پھر بھی نوبن حنین کو اکیلا چھوڑ کر جانے کا رسک نہیں لیتی تھی اور وہ صالحہ سے بات کر چکی تھی اب اسے کھانا ختم کرنے کے بعد اپنی بھی پیکنگ کرنی تھی

جانی جانی یس بابا

ایٹنگ شوگر نو بابا

ٹیلرنگ لائی نو بابا اوپن یور ماوتھ بابا

کومل جو لان میں اپنی لانگ فراک کو لہراتے ہوئے بڑی ترنگ میں رائم پڑھتے پڑھتے آنیکسی کی طرف جا رہی تھی اچانک آنیکسی میں سے اس کے سامنے ایک اجنبی شخص نمودار ہوا آیا جسے دیکھ کر وہ ڈر گئی

"ہیلو"

عباس جو کل رات کو آزاد کے ہاں آنیکسی میں شفٹ ہوا تھا صبح صبح لان میں اسے کسی لڑکی کی آواز آئی۔۔۔ تجسس کے تحت وہ دروازہ کھول کر باہر نکلا تو حیرت سے اس لڑکی کو دیکھنے لگا جو کہ دھنکے میں

اکیس بائیس سال کی لگتی تھی لیکن اس نے ٹخنوں سے چھوٹی ہوئی فراک کے ساتھ دو پونیاں باندھ کر اپنے آپ کو چھوٹی بچی والے گیٹ اپ میں ڈھالا ہوا تھا۔۔

وہ عباس کو یوں اچانک دیکھ کر شاید ڈر گئی تھی جیسی اپنے منہ پر دونوں ہاتھ رکھے آنکھوں میں خوف سمائے اسے دیکھ رہی تھی تبھی عباس نے اسے "ہیلو" بولا

"ہیلو"

اب وہ لڑکی ایک ہاتھ اونچا کر کے اپنے کان کی طرف لے جاتے ہوئے انگوٹھا کان پر رکھ کر ہاتھ کا نقلی فون بنا کر اسے ہیلو بولنے لگی۔۔۔ عباس غور سے اس کی حرکت دیکھنے لگا

آخر کون تھی یہ لڑکی اور اس طرح کیوں ری ایکٹ کر رہی تھی۔۔۔ شاید نیا چہرہ دیکھ کر لازمی اسے شرارت سو جی ہوگی، یقیناً اب وہ عباس سے ٹائم پاس کر رہی تھی۔۔۔ عباس اس پر سنجیدہ نظر ڈال کر واپس انیکسی میں جانے لگا

"انکل آپ کو می سے بات نہیں کریں گے فون پر"

عباس اس کی بات سن کر پلٹا وہ ابھی بھی ہاتھ کا فون بنائے عباس کو مسکرا کر دیکھ رہی تھی

"آپ کو میں انکل لگ رہا ہوں"

عباس اپنے سامنے کھڑی لڑکی کو دیکھ کر سنجیدگی سے پوچھنے لگا وہ اپنے آپ کو شاید بچی پوز کر رہی تھی

"انکل ہی تو ہیں آپ اتنی بڑی بڑی مونچھوں والے" کومل اسکی ہینڈل بار مونچھوں کی توہین کرتی ہوئی بولی جو کہ اس کی شخصیت پر کافی ججتی تھی وہ ابھی بھی چھوٹے بچے کی طرح ایکٹ کر کے بولی

"اگر میں انکل ہوں تو اس لحاظ سے آپ بھی آنٹی ہیں یوں چھوٹی بچیوں کی طرف فراک پہن کر دو پونیاں باندھ کر آپ بچی کم اور عجوبہ زیادہ لگ رہی ہیں"

عباس سے اپنی مونچھوں کی توہین ذرا برداشت نہیں ہوئی تبھی وہ حساب بے باک کرتا ہوا بولا جس پر کومل اب گلا پھاڑ کر بچوں کی طرح رونے لگی

"کیا مسئلہ ہے آپ کے ساتھ اور کیوں کر رہی ہیں آپ اس طرح سے اوور ری ایکٹ"

اسکے ایک دم چیخ کے رونے پر عباس بوکھلا گیا اب وہ سامنے لان میں اور گھر پر نظر ڈالتا ہوں کومل سے حیرت سے پوچھنے لگا

"کومی آنٹی نہیں ہے بلکہ ایک چھوٹا سا پیارا سا بے بی ہے"

اب وہ فراک کے اوپر پہنے ہوئے سویٹر کی آستین سے ناک پوچھتی ہوئی بولی، اس حرکت پر عباس کو ابکائی آتے آتے رہ گئی۔۔۔ ساتھ میں اسے حیرت بھی ہوئی اسے عباس کا عجوبہ کہنے سے زیادہ آنٹی کہنا برا لگا

"کومی بے بی کومی بے بی آپ اپنے کمرے سے یہاں کیوں آگئی میڈم کتنا پریشان ہو رہی ہیں، اندر چلیے پلیز"

کوثر بھاگتی ہوئی کومل کے پاس آئی اور پریشان ہو کر بولے لگی

"آئی، آئی یہ انکل کومی سے بدتمیزی کر رہے ہیں"

عباس نے دیکھا وہ اب وہ اپنے برابر لڑکی کو بھی آئی کہہ کر مخاطب کرتی ہوئی عباس کی شکایت لگا رہی تھی

کوثر نے معذرت طلب نظروں سے عباس کو دیکھا اور کومل کو واقعی چھوٹے بچوں کی طرح طرح بہلاتی ہوئی واپس اندر لے گئی۔۔۔ عباس نے غور سے دور جاتی ہوئی اس لڑکی کو دیکھا اب اس کو اندازہ ہوا وہ لڑکی شرارتاً یا مذاقاً چھوٹے بچوں کی ایکٹنگ نہیں کر رہی ہے شاید اس کا ذہنی توازن نارمل نہیں تھا عباس دوبارہ آنیکسی کے اندر چلے گیا

.....

"او میرے خدا حنین کب سے تم ان کتابوں میں گم ہو اب تو چھوڑ دو ان کا پیچھا"

مزہ حنین کے برابر میں صوفے پر بیٹھی ہوئی اس سے کہنے لگی۔۔۔ آج صبح ہی نوین نے اسے صالھ کے گھر چھوڑ دیا تھا

"سر لائٹ کا دیا ہوا اسائنمنٹ تھا، وہی کمپلیٹ کر رہی تھی کیونکہ میرا ان کے ہاتھوں شرمندہ ہونے کا کوئی ارادہ نہیں ہے اب بولو کیا بات ہے"

حنین بکس اور نوٹس سمیٹتے ہوئے مزہ سے پوچھنے لگی

"اچھا بھئی اب میری بات غور سے سنو کل میرے گروپ کے کافی اسٹوڈنٹس فارم ہاؤس پر جا رہے ہیں، وہ جو میری کلاس میٹ ہے ناں اسرا اس کے چچا کا ذاتی فارم ہاؤس ہے پھر کیا ارادہ ہے ہم دونوں بھی چلیں تقریباً کلاس کی ساری لڑکیوں کا پروگرام بنا ہوا ہے وہاں جانے کا"

مزہ حنین سے ایکساٹڈ ہوتی ہوئی پوچھنے لگی

"یہ پروگرام کالج کی طرف سے نہیں بلکہ تمہاری فرینڈز کا ہے تو آپی ہرگز الاؤ نہیں کریں گیں"

حنین کو معلوم تھا نوین سے پوچھنے کا فائدہ نہیں وہ اسے جانے نہیں دے گی، کالج کا پروگرام ہوتا تب بھی حنین کو اسکی منتیں تر لے کر کے اجازت لینا پڑتی اور ابھی تو نوین خود بھی یہاں پر موجود نہیں تھی اس لئے اس نے مزہ کو منع کر دیا

"ارے بیوقوف تمہاری آپی کو کون بتائے گا کہ یہ پروگرام کالج کی طرف سے نہیں ہے اور ویلے بھی تین فیمیلز ٹیچرز بھی ہمارے ساتھ ہوگیں پلیز منع مت کرو حنین تمہاری وجہ سے تو امی شاید مجھے بھی جانے دے دیں اکیلے تو وہ بھی ہرگز نہیں جانے دیں گیں"

مزنہ منت کرتی ہوں یہ حنین سے بولی

"وہاں سب تمہاری دوستی ہو گئیں، میں بور ہو جاؤں گی دوسرا میں آپی سے کچھ غلط نہیں بولو گی"

حنین اب مزنہ کو آنکھیں دکھاتی ہوئی بولی

"ارے یار میں تمہیں بور نہیں ہونے دو گی اپنے ساتھ چپکا کر رکھوں گی ایلفی کی طرح۔۔۔ اپنی آپی سے تمہیں کچھ بھی غلط یا جھوٹ بولنے کی ضرورت نہیں ہے میں خود نوین آپی سے بات کر لو گی انہیں کیسے منانا ہے یہ تم مجھ پر چھوڑ دو پلیز پلیز مان جاو حنین"

مزنہ واقعی اس سے ضد کرنے لگی تب حنین نے ہتھیار ڈال دیئے مگر اسے معلوم تھا حنین مزنہ کی بھی بات کبھی نہیں مانے گی

---

"ابھی سے کہا جا رہا ہے ابھی تو صرف شراب کا دور چلا ہے، شباب تو ابھی باقی ہے"

کارڈز کھیلنے کے بعد آزاد کو اٹھتا ہوا دیکھ کر فصیح معنی خیزی سے بولا

"فضول میں تم دونوں گدھوں کے ساتھ یہاں شہر سے اتنی دور آگیا ہوں میں، اب نکلنا ہے مجھے۔۔۔ ڈیڈ

بھی آج گھر پر موجود نہیں ہیں یہ شراب اور شباب تم دونوں کو ہی مبارک ہو"



آج شام میں فصیح کا اپنے کزن کے ساتھ اپنے ذاتی فارم ہاؤس پر نائٹ اسٹینڈ کرنے کا اور موج مستی کرنے کا پروگرام تھا اس نے زبردستی مکرم کے ساتھ ساتھ آزہاد کو بھی اپنے ساتھ کھیچ لیا۔۔۔ آزہاد ان دونوں کے ساتھ یہاں پر آ تو گیا تھا مگر پوری رات یہاں گزارنے کا اس کا کوئی خاص موڈ نہیں تھا اس لئے اپنی جیکٹ کے ساتھ اپنا موبائل سگریٹ کاپیکٹ، لائٹر اور گاڑی کی چابی اٹھاتا ہوا بولا

"تُو تو پکا مولوی بن گیا ہے کبھی کبھی تو انسان کو زندگی کے مزے لینے چاہیے"

اب کی بار مکرم بے ڈھنگا سا قہقہہ لگا بولا وہ بھی نٹے میں دھت ہو چکا تھا۔۔۔ جس کلاس سے وہ لوگ بیلونگ کرتے تھے وہاں پر شراب گرل فرینڈ رات کو لیٹ نائٹ پارٹیز یہ سارے خرافات عام سی بات تھی

"باہر سے ڈانسرز ہائیر کر کے ان کے لٹکے جھٹکے دیکھنا پھر ان کے ساتھ رات بھر انجوائے کرنا تم لوگوں کے نزدیک یہ سب انجوائمنٹ ہے جبکہ مجھے دوسروں کی یوز کی ہوئی چیزوں اور لڑکیوں میں کبھی انٹرسٹ نہیں رہا"

آزہاد جیکٹ پہنتا ہوا اپنے موبائل سمیت ساری چیزیں پاکٹ میں ڈالتا ہوا ان دونوں سے بولا

"پہلے بتا دیتا تجھے کچھ اسپیشل ان ٹچ مال چاہیے۔۔۔ چل اسے چھوڑ یہ ایک جام دوستی کے نام لگاتا جا"

فصیح اٹھ کر بے عمل قدم سنبھالتا ہوا۔۔۔ گلاس میں ڈرنگ لئے آزہاد کے پاس آتا ہوا بولا

"اَن پُچ مال کی طلب ہوگی تو تم سے ہرگز نہیں بولوں گا کیونکہ مجھے تمہاری چوائس ذرا پسند نہیں اور دو پیک لگانے کے بعد میں کار ڈرائیو نہیں کر سکو گا۔۔ کل ملتے ہیں"

آزہاد فصیح کے ہاتھ سے گلاس لے کر واپس ٹیبل پر رکھتا ہوا بولا۔۔۔ اور وہاں سے نکل گیا

ہائی سوسائٹی میں موو کرنے کے باوجود وہ اس ایک برائی سے بچا ہوا تھا۔۔۔ جب وہ امریکہ میں تھا تب اسکی فرینڈ شپ ایواء سے تھی جو کہ عیسائی ہونے کے باوجود کافی ڈیسنٹ تھی اور ایک فاصلہ رکھ کر ملتی تھی اسی وجہ سے آزہاد سے اسکی کافی عرصے فرینڈ شپ رہی البتہ ڈرنگ وہ کبھی کبھی کرلیتا۔۔۔ مگر زیادہ مقدار میں اس لیے نہیں کہ اسے بہت جلد چڑھ جاتی تھی

.....

حنین کو کافی حیرت ہوئی جب نوین نے اسے مزہ کے ساتھ جانے کی پریشن دے دی شاید اس وجہ سے کہ نوین سے مزہ نے نہیں صالحہ نے بات کی تھی اور اسی کے بھروسے اس نے حنین کو مزہ کے ساتھ بھیج دیا

مگر وہاں پر پہنچ کر اب مزہ اپنی سہیلیوں میں لگی ہوئی تھی حنین کو اس سے توقع بھی یہی تھی اس لیے وہ اکیلی ہی اپنے گرد شال لپیٹ کر فارم ہاؤس میں موجود باغیچے کے واک کرنے لگی۔۔۔ یہ فارم ہاؤس شہر سے کافی دور تھا اور اسی کے ساتھ لائن میں وہاں پر دوسروں فارم ہاؤس بھی موجود تھے باغیچے کو اس کرنے کے بعد ایک خالی میدان آیا جیسے وہ عبور کر کے وہ اپنے ہی خیالوں میں آگے نکل گئی

سامنے بڑی سی دیوار کو دیکھ کر وہ خیالوں کی دنیا سے واپس آئی۔۔۔ شاید یہاں پر فارم ہاؤس کی حدود ختم ہو جاتی تھی

لیکن کیونکہ دیوار کے پیچھے سے تیز میوزک کی آوازیں آرہی تھیں جیسے وہاں کوئی پارٹی یا فنکشن چل رہا ہو تجسس کے ہاتھوں مجبور ہو کر اس نے دیوار کے پاس رکھی کرسی پر چڑھ کر دیوار کے پار جھانکنے کی کوشش کی

مگر دیوار کافی اونچی تھی اسے کچھ نظر نہیں آیا وہی دیوار میں اسے ایک چھوٹا سا دروازہ نظر آیا شاید یہ فارم ہاؤس کا دوسرا حصہ تھا یا پھر کوئی دوسرا فارم ہاؤس۔۔۔ نہ جانے حنین کے دل میں کیا سمائی وہ دروازہ کھول کر دوسرے پورشن کے اندر داخل ہو گئی

رات کے تقریباً ایک بجے کا وقت تھا مگر یہاں تو دن کا سماں تھا، ڈھیر ساری روشنیوں میں ڈانس فلور پر بہت سی لڑکیاں اور لڑکے مگن انداز میں ڈانس کر رہے تھے لڑکیوں کی ڈریسنگ دیکھ کر حنین کو عجیب سا احساس ہوا اس وقت وہ بھی جینز کے اوپر ٹاپ میں ملبوس تھی مگر سامنے لڑکیوں کو دیکھ کر اس کا اپنے کانوں کو ہاتھ لگانے کا دل چاہا اور ساتھ ہی اپنی شال کو مزید اچھی طرح سے اپنے گرد لپیٹا۔۔۔ اسے یہاں زیادہ دیر تک رکنا مناسب نہیں لگا

وہ سات آٹھ لڑکے اسے نارمل نہیں لگے ان کے قدم لڑکھڑا رہے تھے وہ مدہوش ہو کر جھوم رہے تھے  
حنین واپس جانے کے لیے مڑی مگر تب تک دو لڑکے وہ دروازہ بند کر چکے تھے

"دروازہ کھولو مجھے واپس جانا ہے"

وہ دونوں لڑکے غور سے حنین کو دیکھ رہے تھے تب حنین گھبراتی ہوئی بولی

"چلی جانا سوئی مگر تھوڑا بہت ہمیں مزے کروانے کے بعد"

ایک لڑکا خباست سے بولتا ہوا اسکے پاس آیا۔۔۔ حنین تیزی سے پیچھے ہوئی

"اے غور سے دیکھ یہ وہی حسینہ ہے۔۔۔ جس نے آزاد کو لفٹ نہیں کراؤی تھی آج تو موبائل نمبر  
سے زیادہ ہی کچھ مل جائے گا"

فصیح حنین کو پہچان چکا تھا۔۔۔ تب نکرم نے پوری آنکھیں کھول کر حنین کو دیکھا

حنین کو ان کی باتیں سمجھ میں نہیں آرہی تھی وہ گھبرائی ہوئی آنے والے وقت ڈرنے لگی اسے لگا اگر  
وہ یہاں سے نہیں گئی تو اس کے ساتھ بہت بھیانک کچھ ہو سکتا ہے۔۔۔ فصیح اور نکرم نے اس کی  
طرف قدم بڑھائے تو حنین نے تیز رفتار میں بھاگنا شروع کر دیا

"تیز بھاگ پکڑ سالی کو"

فصیح نکرم سے کہتا ہوا خود بھی حنین کے پیچھے بھاگنے لگا۔۔۔ حنین تیزی سے فارم ہاؤس کے مین گیٹ کی طرف بھاگی جو کہ کسی کار کی آمد کی وجہ سے گارڈ نے کھولا تھا

"اے جلدی دروازہ بند کر"

فصیح نے حنین کو گیٹ پار کرتا ہوا دیکھ کر بھاگنے کے ساتھ گارڈ کو چیخ کر کہا تب تک حنین تیزی سے گیٹ عبور کر گئی تھی لیکن اس کی شال کہیں مین گیٹ کے گرل میں پھنس گئی

"بیٹی اسے چھوڑو جلدی نکل جاؤ یہاں سے"

حنین اپنی شال نکالنے لگی تو وہ بوڑھا گارڈ بولا حنین نے اس گارڈ پر ایک نظر ڈالی اپنی شال وہی چھوڑ کر بھاگنے لگی

"سالے بڑھے تجھے تو آکر بتاؤں گا، نکرم جلدی سے بانک پر بیٹھ"

فصیح کو اس گارڈ پر شدید غصہ آیا تھا جس نے حنین کو پکڑنے کی بجائے وہاں سے بھگا دیا مگر فصیح نہیں چاہتا تھا حنین وہاں سے نکلنے جمبی اس نے بائیک سنبھالی اور جیب میں ٹول کر جلدی سے چابی نکال کر بائیک اسٹارٹ کری

حنین حواس باختہ بھاگتی چلی گئی اس کا دماغ اس وقت کام نہیں کر رہا تھا بس اسے اپنی عزت بچانے تھی بائیک کی آواز سن کر اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا اور بھاگنے کی رفتار میں مزید اضافہ کر دیا

رات کے اندھیرے میں دھنلی آنکھوں کے ساتھ سنسان سرک کو لے کر آنکھوں سے آنسو صاف کر کے وہ تیزی سے بھاگتی جارہی تھی اب اس میں اتنی سکت نہیں تھی کہ وہ مزید بھاگتی اس کے پاؤں بری طرح دکھ رہے تھے اور سانس بھی بری طرح پھول رہا تھا دائیں ہاتھ پر موجود گھنی جھاڑیوں میں جائے پناہ کی تلاش میں اس راستے پر چل دی

"روک بائیک یہی اندر گئی ہے"  
مکرم نے فصیح سے کہا تو فصیح نے بائیک روکی

"اللہ پاک پلیز مجھے بچالے"  
حنین بڑے سے پتھر کے پیچھے بیٹھتی ہوئی اپنے لیے دعا مانگنے لگی اسے قدموں کی آواز صاف سنائی دے رہی تھی اپنے ہی ہاتھوں سے حنین نے اپنا منہ بند کر لیا

"چل یار واپس چلتے ہیں زیادہ دیر رکنا یہاں پر خطرے سے خالی نہیں ہے کہیں لینے کے دینے نہ پڑ جائیں"

سنسان جگہ اور رات کے پھیلے سنائے کو دیکھتا ہوا مکرم فصیح سے بولا فصیح نے اس کی بات کی تائید کی جب دور کہیں سے حنین کو بائیک اسٹارٹ کرنے کی آواز آئی تو اس نے خدا کا شکر کیا کھڑے ہو کر

دیکھا تو وہ دونوں وہاں موجود نہیں تھے اب وہ اپنی کانپتی ہوئی ٹانگوں کو ساتھ پیٹھر سے ٹیک لگا کر واپس بیٹھ گئی

حنین کو سمجھ میں نہیں آ رہا تھا وہ واپس کیسے جائے سیل فون تو وہ اپنا نوین سے بات کر کے وہی چھوڑ کر آگئی تھی اگر وہ واپس جاتی اور وہی لڑکے اسے پھر مل جاتے اس سے آگے حنین سے کچھ سوچا ہی نہیں گیا۔۔۔ مگر وہ ساری رات اس سنسان جگہ پر بھی کیسے گزار سکتی تھی رات کے اس پہر سردی کافی بڑھ رہی تھی کوئی گرم کپڑا یا چادر بھی اس کے پاس موجود نہیں تھی حنین اپنے دونوں پاؤں کو دباتے ہوئے یہی سوچ رہی تھی مشکل سے اسے دس منٹ گزرے تھے جب اسے غُرانے کی آواز آنے لگی حنین نے سر اٹھا کر دیکھا اس کا دل بری طرح دہل کر رہ گیا مشکل سے دس قدم کے فاصلے پر ایک بڑا سا کالے رنگ کا کُتا زبان باہر نکالے اسی کو دیکھ رہا تھا حنین ڈرتی ہوئی آہستہ سے دوبارہ کھڑی ہوئی۔۔۔ اسے دوبارہ رونا آنے لگا، کتا اب بھی لمبی زبان باہر نکالے اسی کو دیکھ رہا تھا حنین نے کلمہ پڑھ کر ایک بار پھر دوڑ لگانا شروع کر دی کُتا بھی بھونکتا ہوا اس کے پیچھے بھاگنے لگا پندرہ سے بیس منٹ تک وہ سڑک پر بھاگتی رہی اور کُتا اس کے پیچھے بھونکتا ہوا بھاگتا رہا

اب حنین کی آنکھوں کے آگے اندھیرا چھانے لگا مگر تھوڑی ہی دور اس سڑک پر ایک کار کھڑی نظر آئی کوئی شخص اپنی کار سے باہر نکلا سیل فون کان سے لگائے ٹہل رہا تھا

"پلیز ہیلپ می" حنین چیختی ہوئی اس آدمی کی طرف بڑھی آزاد کو ایک سیکنڈ لگا تھا ساری سچویشن سمجھنے میں، کسی لڑکی کے پیچھے کُتا لگا تھا اور وہ بھاگتی ہوئی اسکی جانب آرہی تھی اس سے پہلے وہ کُتا چھلانگ لگا کر اس لڑکی پر حملہ کرتا آزاد نے اپنے ہاتھ میں موجود سیل فون کھینچ کر اس کُتے کو مارا جس پر وہ ڈر کر وہاں سے بھاگ گیا۔۔ حنین پھولی ہوئی سانس کے ساتھ اپنے سامنے کھڑے آزاد کو دیکھنے لگی

"ہنی"

آزاد اپنے سامنے کھڑی حنین کو فوراً ہی پہچان گیا بے ساختہ اس کے منہ سے اس کا نام ادا ہوا،، حنین اپنی پھولی ہوئی سانس کو بحال کرتی آزاد کے قریب آئی اپنے دونوں ہاتھوں سے اس کی جیکٹ کو مضبوطی سے پکڑا اور آنکھیں بند کئے اس سے پہلے وہ چکرا کر نیچے گرتی آزاد نے اسکے بے ہوش وجود کو تھام کر نیچے زمین پر آستہ سے لٹایا

"ہنی آنکھیں کھولو کیا ہوا تمہیں"

وہ حنین کا سر اپنے گھٹنے پر ٹکائے اس کا گال تھپتھپاتا ہوا پوچھنے لگا۔۔ آزاد نے ایک نظر سنسان روڈ پر ڈال کر دوبارہ حنین کے بے ہوش وجود کو دیکھا،، پھر اسے اٹھا کر اپنی کار کے پاس لے آیا اور اسے کار کی پچھلی سیٹ پر لٹایا۔۔۔



آزہاد کو حیرت ہو رہی تھی کہ اتنی رات گئے سنسان جگہ پر وہ اکیلی کیا کر رہی تھی۔۔۔ کار میں لٹانے کے بعد وہ سڑک پر جا کر اپنا موبائل اٹھانے لگا جس کی اسکرین چکنا چور ہو گئی تھی نفی میں سر ہلاتا ہوا وہ کار کی طرف واپس آیا

اس کے ساتھ آج بیٹ لک یہ ہوئی تھی کہ وہ نکر اور فصیح کے پاس سے واپس گھر جانے کے لیے نکلا تو ایک گھنٹے کی ڈرائیو کے بعد اس کی کار خراب ہو گئی تھی اتنی رات گئے سخت سردی میں وہ اپنی کار سے نکل کر فصیح اور نکر کے موبائل پر پچھلے آدھے گھنٹے سے کال ملا رہا تھا دونوں ہی اس کی کال ریسپونڈ نہیں کر رہے تھے پھر یوں اچانک حنین اس کے سامنے چلی آئی

آزہاد ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا گردن موڑ کر وہ حنین کو دیکھنے لگا اس وقت سردی میں وہ بتلے سے ٹاپ میں موجود تھی کسی احساس کے تحت آزہاد نے اپنی جیکٹ اتار کر حنین کے اوپر ڈالی،، اب وہ اپنی برابر والی سیٹ پر سے پانی کی بوتل اٹھا کر بوتل سے منہ لگا کر پانی پیتا ہوا حنین کو دیکھت لگا، ہتھیلی میں پانی بھر کر اس نے حنین کے منہ پر چھڑکا

"ہنی"

نوین ایک دم حنین کا نام پکار کر بیڈ سے اٹھی اس کے برابر میں لیٹا ہوا شاہنواز نوین کے جاگنے سے خود بھی بیدار ہو گیا اور لیمپ ان کیا

"کیا ہوا تمہیں،، نوین تم ٹھیک ہو" شاہنواز نوین کو دیکھتا ہوا پوچھنے لگا

"جی، بس ویلے ہی ہنی کو خواب میں دیکھا وہ رو رہی تھی تو میں ڈر گئی"

نوین اپنے آپ کو نارمل کرتی ہوئی شاہنواز کو بتانے لگی پھر سائیڈ ٹیبل پر رکھا ہوا اپنا فون اٹھا کر کو کال کرنے لگی

"کیا کر رہی ہو نوین ٹائم دیکھا ہے تم نے اس وقت رات کے 3 بج رہے ہیں کیوں اس کو نیند سے ڈسٹرب کر رہی ہو وہ سو رہی ہوگی اس وقت"

شاہنواز نوین کا فون اسکے ہاتھ سے لیتا ہوا بولا

"اس کی آواز سن لی تھی تو مجھے تسلی ہو جاتی"

نوین شاہنواز کو دیکھتی ہوئی بولی

"نوین میں مانتا ہوں تمہیں حنین سے محبت ہے مگر اسے خود سے اتنا اٹچ بھی مت کرو کہ بعد میں وہ تمہارے بغیر رہ ہی نہ سکے،، وہ ساری زندگی تو تمہارے ساتھ نہیں رہے گی کل کو اس کی بھی شادی ہوئی ہے یوں ہر آدمی گھنٹے بعد فون کر کے اس کی خبر گیری کرنا ایک ایک پل کی اس سے اپڈیٹ لینا

اس طرح یا تو وہ خود تم سے دور ہو جائے گی یا پھر اتنا اٹچ کے وہ کسی دوسرے کے ساتھ ایڈجسٹ ہی نہیں ہو پائے گی"

شاہنواز نوین کا ہاتھ تھام کر اسے سمجھانے لگا

"بہن ہے وہ میری شاہنواز مجھ سے کبھی بھی دور نہیں ہو سکتی نہ کوئی دوسرا اسے مجھ سے دور کر سکتا ہے"

نوین شاہنواز کو دیکھتی ہوئی بولی

"اور کل کو اگر اس کی شادی ایک ایسے انسان کے ساتھ ہو جاتی ہے جسے تمہاری اس سے ایچ منٹ ایڈیٹ کرے تو"

شاہنواز نوین کو دیکھ کر پوچھنے لگا اسے معلوم تھا نوین کی کمزوری اس کی بہن ہے مگر ہر رشتے کو نارمل رکھ کر چلنا چاہیے وہ یہ بات نوین کو نہیں سمجھا پاتا تھا

"تو ظاہری بات ہے کسی کی اریٹیشن ختم کرنے کے لیے میں اپنی بہن سے اپنا تعلق ختم نہیں کر سکتی اس لیے میں اس انسان کو ہی اپنی بہن کی زندگی سے نکال دوں پھینکو گی"

نوین کندھے اچکا کر شاہنواز کو آسان سا حل بتانے لگی جس پر شاہنواز نے مسکرا کر اس کی بات کو مذاق میں لیا

"کیا اتنی ہی محبت تم مجھ سے بھی کرتی ہو"  
شاہنواز نوین کا سر اپنے کندھے پر رکھ کر اس سے پوچھنے لگا

"اب کیا آپ مجھ سے اپنی محبت کا امتحان لیں گے"  
نوین شاہنواز کے کندھے سے سر ٹکائے اسے دیکھتی ہوئی پوچھنے لگی

"امتحان تو تم دے چکی ہوں اور اس میں پاس بھی ہو چکی ہوں"  
شاہنواز نے تکیہ پر اپنا سر رکھتے ہوئے نوین کا سر اپنے سینے پر رکھا اور لیمپ آف کر دیا

---

نیند میں عباس کو کسی کی چیخوں کی آوازیں سنائی دیں جیسے دور سے کہیں کوئی زور زور سے چیخ رہا تھا

"دیا"  
عباس نیند میں برہڑایا پھر اسے دروازے کی دستک سنائی دی تو عباس کی آنکھ کھلی۔۔۔ وہ آوازیں دیا کی  
نہیں تھی سچ مچ کوئی چیخ رہا تھا وہ بیڈ سے اٹھ کر اپنے کمرے سے باہر نکلا

"سر کومل بے بی کی طبیعت اچانک خراب ہو گئی ہے،، آج شاہنواز سر اور آزہاد سر دونوں ہی گھر پر  
موجود نہیں ہیں۔۔۔۔۔ میم اور میں انہیں سنہال سکتے آپ پلیز کومل بے بی کو آکر دیکھ لیں"

عباس کے دروازہ کھولتے ہیں کوثر پریشان ہو کر بولے لگی عباس ساری صورتحال کو سمجھتا ہوا کوثر کے ساتھ چل دیا

---

"کومل بیٹا نہیں خدا را اسے چھوڑ دو پلیز، میں تمہارے آگے ہاتھ جوڑتی ہوں"

کوثر کے پیچھے عباس پہنچے تو اسے وجیہ کی آواز سنائی دی وہ کچن کے دروازے پر وہیل چیئر پر بیٹھی رو رہی تھی

"عباس بیٹا دیکھیں کومل کو سمجھائے میرا دل بیٹھا جا رہا ہے یہ اپنے آپ کو نقصان نہ پہنچا دے کہیں"

عباس کو آتما دیکھ کر وجیہ بے بسی سے روتی ہوئی بولی

"آنٹی آپ پریشان مت ہو، کوثر آپ آنٹی کو لے جائیں یہاں سے"

عباس وجیہ کو تسلی دیتا ہوا کوثر سے بولا وہ سر ہلا کر وہیل چیئر چلاتی ہوئی وہاں سے وجیہ کو لے گئی

عباس نے جیسے ہی کچن میں قدم رکھا فوراً ہی نیچے بیٹھ گیا اگر وہ نیچے نہ بیٹھتا تو کومل کا وار خالی نہیں جاتا کانچ کا جگ فز پر گر کر چھنکا کے سے ٹوٹا عباس نے سر اٹھا کر کومل کو دیکھا وہ ہاتھ میں بڑی سی چھری لیے گھڑی تھی

"لاؤ کومل یہ چھری مجھے دے دو" عباس اٹھ کر کومل کے قریب آستہ قدم بڑھاتا ہوا بولا

"دور رہو تم مجھ سے ورنہ میں تمہیں مار ڈالوں گی"

کومل نے شیف سے گلاس اٹھا کر دوبارہ عباس کا نشانہ لیا وہ ایکدم سائڈ پر ہوا کانچ کا گلاس کرچیوں کی صورت فرش پر بکھر گیا۔۔۔ کل شام کی طرح وہ عباس کو کوئی بچی نہیں لگ رہی تھی، نہ ہی وہ اس وقت چھوٹے بچوں کی طرح ری ایکٹ کر رہی تھی بلکہ پنک کمر کے نائٹ ڈریس، شرٹ اور ٹراؤزر میں کھلے بالوں کے ساتھ وہ اب بالکل ایک ڈمی سہمی لڑکی لگ رہی تھی

"کومل دیکھو یہ چھری مجھے دے دو میں تمہیں کچھ نہیں کہوں گا پرامس"

عباس مزید قدم بڑھاتا ہوا اس کے قریب آیا

"میں نے کہا نہ، دور رہو مجھ سے"

کومل نے عباس کو اپنے قریب آتا دیکھ کر اپنا ہاتھ بلند کر کے خود پر وار کرنا چاہا مگر اب کومل کا چھری والا ہاتھ وہ مضبوطی سے پکڑ چکا تھا

"میں کہتی ہو چھوڑ دو مجھے ورنہ میں تمہیں مار ڈالوں گی"

کومل چیختی ہوئی عباس کو دیکھ کر بولی اب وہ پوری طاقت لگا کر چھری سے عباس کی طرف وار کرنا چاہ رہی تھی اس کی آنکھیں بے خوف تھی اور چہرے پر عجیب وحشت طاری تھی

عباس نے بہت ممکن کوشش کی تھی کہ کومل اپنے آپ کو نقصان نہ پہنچا سکے لیکن جب اس نے دوسرے ہاتھ سے اس سے چھری پکڑنے کی کوشش کی تو وہ اپنے آپ کو نہیں بچا سکا چھری سے اس کی کلائی پر کٹ لگا مگر وہ کومل کے ہاتھ سے چھری نیچے گرانے میں کامیاب ہو گیا تھا

"چھوڑو مجھے میں کہتی ہو چھوڑو"

اب کومل پر ایک جنون طاری تھا وہ زور زور سے دونوں ہاتھ چلاتی ہوئی دیوانہ وار چیختی ہوئی عباس کو مارنے لگی عباس نے اس کے دونوں ہاتھوں کو قابو کیا

"خاموشی سے چلو اپنے کمرے میں" عباس اب غصے میں کومل کو دیکھ کر بولا پھر اس کو مضبوطی سے پکڑ کر کچن سے باہر نکالے لگا

"چھوڑو مجھے"

اب کومل نیچے فرش پر بیٹھ کر پاؤں زمین سے رگڑتی ہوئی زور زور سے اپنے ہاتھ عباس کو مارنے لگی

"ایسے نہیں مانو گی تم"

عباس نے کومل کو فرش سے اٹھا کر کھڑا کیا اور اپنے کندھے پر ڈالا

"کون سا روم ہے ان کا"

وہ اب بھی زور زور اپنے ہاتھ عباس کی کمر پر مارتی ہوئی چیخ رہی تھی، جس کا عباس نے نوٹس لیے بغیر کوثر سے پوچھا۔۔۔

کوثر نے کومل کے کمرے کا دروازہ کھولا عباس اسکو اس کے روم میں لے کر آیا اور اس کو بیڈ پر لٹانے لگا

وجہ روٹی ہوئی کبھی آزاد کا نمبر ملا رہی تھی تو کبھی شاہنواز کا۔۔۔

مگر آزاد کا سیل آف تھا اور شاہنواز کے موبائل پر مسلسل بیلز جارہی تھی

عباس کومل کو مضبوطی سے پکڑنے کے باوجود، وہ مسلسل چیخیں مار کر بیڈ سے اٹھنے کی کوشش کر رہی تھی اور زور زور سے اپنے پاؤں چلا رہی تھی تب کوثر نے جلدی سے سرنج نکالی اور کومل کے بازو میں انجیکٹ کی۔۔۔ جس سے کومل ہوش و خروش سے بیگانہ ہو گئی تب عباس نے اس کے دونوں بازو چھوڑے



"سر آپ کے تو زخم آیا ہے"

کوثر نے عباس کی کلائی کو دیکھتے ہوئے کہا وجیہ بھی فکر مندی سے اسے دیکھنے لگی

عباس کے ہاتھ سے نکلتا ہوا خون کومل کے ہاتھ اور آستین پر بھی لگا ہوا تھا مگر اب وہ بے ہوش تھی

"اُس اوکے زخم زیادہ گہرا نہیں ہے" عباس وجیہ کو پریشان دیکھتا ہوا مسکرا کر کہنے لگا

"زخم۔ تو زخم ہوتا ہے کوثر جاو فرسٹ ایڈ باکس لے کر آؤ" وجیہ آنسو صاف کرتی ہوئی کوثر سے بولی

"آئی آپ پریشان مت ہوں میں ٹھیک ہوں"

عباس وجیہ کو دیکھتا ہوا کہنے لگا بیٹا

"آپ یہاں بیٹھ جاؤ آپ نے میری بیٹی کی جان بچاتے ہوئے اپنے آپ کو زخمی کر لیا"

عباس کرسی پر بیٹھا تو وجیہ اس کے ہاتھ کا جائزہ لیتی ہوئی بولی

"آئی مجھے واقعی پین نہیں ہو رہا مگر آپ اس طرح پریشان ہوگی تو مجھے اچھا نہیں لگے گا"

وجیہ عباس کو پریشان دیکھ کر بولا وجیہ کوثر کی لائے فرسٹ ایڈ باکس سے عباس کی بینڈج کرنے لگی

"تم۔۔۔ تم تو وہی ہونا جس نے آپی کے سامنے خود کو میرا بوائے فرینڈ کہہ کر مجھے پھنسایا تھا"

شاید بے ہوش ہونے سے پہلے وہ اپنے حواسوں میں موجود نہیں تھی، مگر اب ہوش میں آنے کے بعد وہ آزاد کو اچھی طرح پہچان گئی تھی اس کی بات سن کر آزاد کے چہرے پر مسکراہٹ آئی

"تم نے مجھے پہچان لیا ویلے ایک راز کی بات بتاؤ بھولا تو میں تمہیں اس دن کے بعد سے خود بھی نہیں ہو"

آزاد نے پچھلی سیٹ پر ذرا جھک کر رازدارانہ انداز میں حنین سے کہا حنین سیٹ سے اٹھ کر بیٹھ گئی

"میرے سامنے زیادہ ڈائلاگز مارنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ میں اپنا سیل نمبر تمہیں آج بھی نہیں دینے والی"

حنین نے کار میں بیٹھے اس شخص کی خوش فہمی کو دور کرتے ہوئے جواب دیا

"اب سیل نمبر کی کیا ضرورت ہے تم خود میرے کار میں موجود ہو"

آزاد کی بڑبڑاہٹ حنین نے صاف سنی تو اسے تھوڑی دیر پہلے والا واقعہ یاد آ گیا وہ کار میں بیٹھے اس اجنبی سے کیوں باتیں کر رہی تھی اور وہ اس پر بھی کیسے بھروسہ کر سکتی تھی

"کیا ہوا"

آزہاد اس کے سیریز فیس ایکسپریشن دیکھتا ہوا پوچھنے لگا تو حنین ہوش کی دنیا میں آئی اور اپنے اوپر آزہاد کی جیکٹ سے خود کو کور کرتی ہوئی وہ ایک دم کار سے اتری

"ہنی، کیا ہوا۔۔۔ بات تو سنو"

اسے کار سے اترنا دیکھ کر آزہاد خود بھی کار سے نکلا اور حنین کو پکارا

"ہنی مجھے صرف آپ کی کہتی ہیں، وہ بھی پیار سے۔۔۔ تمہیں مجھے اس نام سے پکڑنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے"

حنین نے مڑ کر ایک بار پھر اس کی خوش فہمی کو دور کرنا ضروری سمجھا

"تو میں بھی تو تمہیں پیار سے بول رہا ہوں یار"

آزہاد اس کے ساتھ چلتا ہوا بولا

"کیوں"

حنین رک کر اسے دیکھتی ہوئی پوچھنے لگی

"سمپل پیاری جو لگ رہی ہو اس لئے" آزہاد نے آسان سے لفظوں میں اسے دیکھ کر کہا پھر مسکرایا۔۔۔

وہ آزہاد کو دیکھ کر گھورتی ہوئی وہاں سے جانے لگی

"اچھا یہ تو بتا دو جا کہاں رہی ہو اتنی رات کو وہ بھی اکیلے"

اب کی بار آزاد نے بڑی نرمی سے اس کا ہاتھ پکڑ کر پوچھا تو حنین نے زور سے اس کا ہاتھ جھٹکا

"تم نے سمجھ کیا رکھا ہے مجھے، آخر کیوں اتنا فری ہو رہے ہو پہلی ملاقات سے --- جس طرح کے تم مرد لگ رہے ہو اس طرح کے مرد مجھے زہر لگتے ہیں اور جس طرح کی تم مجھے لڑکی سمجھ رہے ہو میں اس طرح کی لڑکی ہرگز نہیں سمجھ آیا تمہیں"

حنین اچھی طرح اس کی طبیعت صاف کرتی ہوئی بولی

"کس طرح کا مرد لگ رہا ہوں میں تمہیں اور کس طرح کی لڑکی نہیں ہوں تم"

آزاد نے اپنے سامنے کھڑی اس احسان فراموش لڑکی کو دیکھ کر پوچھا جس کی تھوڑی دیر پہلے اس نے اپنا موبائل شہید کر کے جان بچائی تھی اور ابھی بھی وہ اس کے احساس سے ہی پوچھ رہا تھا کیونکہ اسکا اتنی رات کو سنسان جگہ پر اکیلے جانا آزاد کو مناسب نہیں لگا تھا

"لڑکیاں دیکھ کے فلرٹ کرنے والا مرد --- تمہاری یہ نیو ماڈل کار مہنگا سیل فون اور برانڈ کپڑوں دیکھ کر کوئی دوسری لڑکی امپریس ہو سکتی ہے مگر میں نہیں"

حنین اس کی مزید عزت افزائی کرتی ہوئی بولی

"تمہارے پاس شکل ہے جو تم سے فلٹ کیا جائے گورا رنگ لمبے بال خوبصورتی کی علامت نہیں۔۔۔  
چھوٹا قد، چپٹی ناک واپس کرو میری جیکٹ اور بھاڑ میں جاؤ میری بلا سے"

آزہاد اب اس سے بالکل اسی لہجے میں مخاطب ہوا جیسے وہ عام طور پر لڑکیوں سے مخاطب ہوتا تھا جبکہ دوسری طرف حنین کا صدمے میں سے منہ کھلا رہ گیا۔۔۔ اس کی ہانٹ کم تھی مگر ناک۔۔۔ ناک تو ہرگز چپٹی نہیں تھی۔۔۔ حنین نے بے ساختہ اپنی ناک کو چھوا۔۔۔ اور دانت پیس پر آزہاد کی جیکٹ اتار کر اس کی طرف اچھالی اور غصے میں تن فن کرتی وہاں سے جانے لگی جبکہ آزہاد سر جھٹک کر اپنی جیکٹ شولڈر پر رکھتا ہوا اپنی گاڑی کی طرف مڑا

حنین ابھی چند قدم ہی چلی تھی تو اسے رات کے سناٹے میں سانپ کی پھنکار سنائی دی، چاند کی روشنی میں اس نے ایک بڑے سانپ کو دیکھا جو جھاڑیوں میں سے نکل کر ریگلتا ہوا سرک پر آ رہا تھا

"آزہاد"

خوف کے مارے وہ زور سے چیخ کر آزہاد کا نام پکارتی ہوئی دوبارہ اس کی طرف بھاگی، وہ جو اپنی کار کی طرف بڑھ رہا تھا حنین کے چیخنے پر دوبارہ اس کی طرف مڑا حنین بھاگتی ہوئی اس کے پاس آئی اور اس کے دونوں بازو پکڑے

"وہاں پر بہت بڑا سانپ ہے مجھے ابھی ابھی نظر آیا، آئی تمھیں ہم دونوں کو کار میں بیٹھنا چاہیے"  
حنین ڈر کے مارے بڑی بڑی آنکھیں کرتی ہوئی خوف کے آثار چہرے پر لیے آزہاد کو بتانے لگی

"فلرٹ کرنے کا ویلے یہ بھی اچھا طریقہ ہے"

وہ حنین کے ہاتھ اپنے بازو سے ہٹاتا ہوا بولا اور کار کی طرف بڑھنے لگا تب حنین نے دوبارہ اس کا ہاتھ پکڑا

"مجھے ڈر لگ رہا ہے اور تم مرد ہو کر ایک لڑکی کے ساتھ اس طرح کیسے کر سکتے ہو"  
حنین کو رونا آنے لگا

"اب کیا اپنی گود میں اٹھا کر تمہیں کار میں ڈالو، گندی شکلیں بنا کر رونا بند کرو ورنہ تمہیں بین بجاتا ہوا دیکھ کر سانپ یہی آجائے گا اور چپ کر کے کار میں بیٹھو"

وہ ابھی بھی بنا لحاظ کئے بولا اپنا ہاتھ چھڑا کر کار میں بیٹھ گیا، حنین اس کی بات کو انکوری کرتی ہوئی جلدی سے خود بھی کار کی پچھلی سیٹ پر بیٹھی۔۔۔ وہ کار میں بیٹھ کر اپنے آنسو صاف کر رہی تھی آزاد نے مڑ کر ایک نظر حنین کو دیکھا پھر اپنے برابر والی سیٹ پر پانی کی بوتل اٹھا کر حنین کی طرف بڑھائی جسے حنین پکڑ کر گھٹا گھٹ پانی پینا شروع کر دیا

"مجھے سردی بھی لگ رہی ہے"

جب پیاس بجھی تو اب وہ دوبارہ روتی ہوئی آزاد کو دیکھ کر بولی

"تو میں کیا کرو"

آزہاد نے لاپروا انداز میں اس سے پوچھا

"یہ اپنی جیکٹ دے دو پلیز"

حنین اس بڑھتی ہوئی سردی میں اسکی جیکٹ کو نیدوں کی طرح دیکھتی ہوئی بولی

"کیوں دے دو میں تمہیں اپنی جیکٹ، کیا میں فولاد کا بنا ہوا نظر آ رہا ہو، یہ سردی مجھ پر بھی افیکٹ کر سکتی ہے"

آزہاد نے بے مروتی کی حد کرتے ہوئے کہا۔۔۔ جس پر حنین نے منہ پر تو نہیں مگر دل میں اسے گالی سے نوازا

"نہ دو، کوئی بات میں نہیں،، میں تمہیں اچھا خاصا مرد سمجھ رہی تھی تبھی غلطی سے مانگ لی یہ جیکٹ"

حنین نے بھی لاپروا انداز اختیار کرتے ہوئے اسے بولا

"میں اچھا خاصا مرد ہی ہو،، یقین نہیں آ رہا تو دو کیا۔۔۔ اپنی مردانگی کا ثبوت"

آزہاد پچھلی سیٹ پر جھکتا ہوا حنین سے پوچھنے لگا۔۔۔ حنین پیچھے سیٹ پر ٹیک لگا کر پوری سیٹ کے اندر گھس گئی

"نہیں مجھے اس کار میں تمہارے ساتھ اکیلے نہیں بیٹھنا"  
حنین کار کا لاگ کھول کر اترنے لگی

"ہنی ڈیئر شرافت سے کار میں بیٹھی رہو کیونکہ سانپ نے اگر تمہیں کاٹ لیا۔۔۔ تو وہ زہر بھی مجھے ہی نکالنا پڑے گا"

حنین نے کار کے دروازہ بند کیا اور بے بسی سے آزہاد کو دیکھنے لگی۔۔۔ تب آزہاد نے اپنی جیکٹ اس کے اوپر اچھالی جو حنین پہننے لگی

"کیا کر رہی تھی تم اتنی رات کو اس جگہ پر اکیلے"  
آزہاد اس کو دیکھتا ہوا پوچھنے لگا تو حنین نے اس کو مزہ کے ساتھ فارم ہاؤس آنے سے لے کر دوسرے فارم ہاؤس سے دو لڑکوں کے پیچھے لگنے اور پھر کچے سے جان بچانے والا واقعہ سنایا۔۔۔

حنین کو وہ ان دو لڑکوں جیسا نہیں لگا، ہاں چہرے سے وہ مغرور اور بات کرنے کا انداز اس کا بدتمیزوں والا تھا۔۔۔ مگر اس کی آنکھوں سے ان لڑکوں کی طرح ہوس نہیں ٹپک رہی تھی

"یعنی پہلے تم نے دو ٹانگوں والے کُتوں کو اپنے پیچھے لگایا۔۔۔ پھر ان سے بچ کر نکلی تو چار ٹانگوں والا کُتا تمہارے پیچھے لگا،،، تب تم یہاں پہنچی"



آزہاد نے اس کی بات سن کر لمبا سانس کھینچا اور حنین کو دیکھا

"تم یہاں آخر کس کا انتظار کر رہے ہو یہاں رکنا خطرے سے خالی نہیں ہے چلو یہاں سے"

حنین تو اب مزہ کے ساتھ یہاں آکر پچھتا رہی تھی آزہاد کو یوں ریلیکس بیٹھا دیکھ کر وہ بولی

"مشورہ دینے کا شکریہ کار خراب ہے میری"

آزہاد اس کو دیکھتا ہوا بولا پھر مڑ کر کار کی سیٹ سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا

"کیا مطلب کار خراب ہے۔۔۔ اب ہم کیا کریں گے"

حنین اس کی بات سن کر پریشانی سے پوچھنے لگی

"لفٹ لینے کا انتظار ہنی ڈیئر جب تک کوئی دوسری کار یہاں سے نہیں گزرتی تب تک"

وہ حنین کو دیکھے بغیر کار کی سیٹ سے ٹیک لگائے انکھیں بند کیا بولا

حنین کی کٹے سے جان بچانے کے چکر میں اس کے موبائل کا بھی کچومر نکل گیا تھا اب وہ بھلا یہاں پر کیسے کسی کو مدد کے لیے بلا سکتا تھا اگر حنین اس کے ساتھ موجود نہیں ہوتی تو وہ اکیلا ہی ڈیڑھ دو گھنٹے کا فاصلہ طے کر کے فصیح اور نکریم کے پاس پیدل چلا جاتا حنین کی وجہ سے اسے خود بھی رات کو سردی میں اس سانسان جگہ پر گزارنی تھی

آزہاد کی بات سن کر حنین کی شکل رو دینے والی ہو گئی۔۔۔ وہ خود اکیلے جانے کا رسک ہرگز نہیں لے سکتی تھی اور رات کو اس طرح کسی اجنبی کے ساتھ اکیلے گاڑی میں تنہا بیٹھ کر وقت گزارنا اسے سخت امتحان لگ رہا تھا وہ صرف دعا کر سکتی تھی کہ جلد سے جلد کوئی دوسری کاریہاں پر آجائے

---

سسکیوں کی آواز سن کر آزہاد نے آنکھیں کھولی صبح کا آغاز ہو چکا تھا۔۔۔ سیٹ سے ٹیک لگائے کب آنکھ لگی آزہاد کو خبر بھی نہیں ہوئی، سر موڑ کر اس نے پچھلی سیٹ پر دیکھا تو حنین اس کی جیکٹ پہنے ہوئے دونوں پاؤں سیٹ کے اوپر رکھے رونے میں مصروف تھی

"کیا مسئلہ ہو گیا تمہارے ساتھ صبح صبح"

صبح ہوتے ہی اس کی روتی شکل دیکھ کر آزہاد جی بھر کے بیزار ہوا تھا جتنی پیاری شکل کی وہ مالک تھی اتنی ہی گندی شکل بنا کر روتی تھی

"نہ ہی میں تمہیں اپنا مسئلہ بتا سکتی ہو اور نہ ہی تم کچھ کر سکتے ہو اس لیے خاموش ہو کر بیٹھ جاؤ پلیز"

حنین بے بسی سے اسے دیکھتی ہوئی بولی اور آنسو پوچھنے لگی

"سُوسُو؟؟؟"

وہ حنین کو دیکھ کر اندازہ لگاتا ہوا بولا کیونکہ جس طرح وہ بے بسی شو کر رہی تھی اس کی بات سے یہی اندازہ لگایا جاسکتا تھا ورنہ صبح صبح اسے اور کیا مسئلہ ہو سکتا تھا۔۔۔ آزاد کی بات سن کر حنین بلاوجہ شرمندہ ہونے لگی وہ اس بات سے انکار بھی نہیں کر سکتی تھی اسے مزید رونا آنے لگا وہ کہاں پھنس گئی تھی اور تین گھنٹے سے وہ کس اذیت میں مبتلا تھی برداشت کرنے کے سوا کچھ کر بھی نہیں پارہی تھی،، اور اب تو اس سے برداشت بھی نہیں ہو رہا تھا

"کس نے کہا تمہارات کو آدھی پانی کی بوتل چڑھا جاؤ ایسا تو ہونا ہی تھا"

آزاد بظاہر افسوس کا اظہار کرتا ہوا بولا مگر اس کی شکل دیکھ کر کہیں سے نہیں لگ رہا تھا کہ اسے افسوس ہو رہا ہے۔۔ حنین کو مزید دونا آنے لگا

"اچھا رو تو نہیں یار،، یہ پکڑو پانی کی بوتل اور وہاں اس سائیڈ پر جاؤ" آزاد نارمل انداز میں اس کی طرف پانی کی بوتل بڑھاتا ہوا اسے جھاڑیوں کی طرف اشارہ کرنے لگا

"تمہارا کہنے کا کیا مطلب ہے یوں اس طرح کھلے میں"

حنین نے رونا بھول کر غصے میں اپنی بات ادھوری چھوڑی

"تو تم کیا چاہتی ہو یہاں کار میں"

آزہاد حیرت زدہ ہو کر اس سے پوچھنے لگا

"شٹ آپ، تمہیں تو ذرا بھی تمیز نہیں کہ لڑکی سے کیسے بات کی جاتی ہے" حنین اس کے بولے پر ایک دم بولی مگر آزہاد کے بگڑے ہوئے تیور دیکھ کر ایک دم نرم پرگئی

"میرا مطلب ہے کہ ایک لڑکی اس طرح یوں باہر --- بھلا کیسے"

آزہاد کو اپنی طرف غصے میں دیکھ کر اب وہ آرام سے اسے بولی تھی --- کیا معلوم وہ اس کو اپنی کار سے ہی اتار دے اور دوبارہ اسے اپنی جیکٹ چھین لیتا

"تو تمہارے لڑے یہاں پر واش روم کہاں سے اریج کرو ملکہ عالیہ --- تمہیں جو کرنا ہے وہ کرو ویسے بھی یہ تمہارا مسئلہ ہے اور کافی ذاتی قسم کا مسئلہ ہے مگر دھیان رکھنا میری کار خراب نہ ہو"

آزہاد اسے وارننگ دیتا ہوا لاپرواہ انداز میں دوبارہ سیٹ سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا

جس پر حنین کو دوبارہ رونا آنے لگا

"اُف"

اس کے رونے پر آزہاد ایک دفعہ پھر بیزار ہوا ہاتھ میں پانی کی بوتل پکڑ کر کار کا دروازہ کھول کر باہر نکلا

"چلو نکلو،، فوراً باہر نکلو میری کار سے"  
اب وہ حنین کی سائیڈ کا پچھلا دروازہ کھول کر اسے بولنے لگا

"اچھا ناں سوری اب نہیں روگی"  
حنین اس کو سریز موڈ میں دیکھ کر روتی ہوئی بولی

"باہر نکلو"  
اب کی بار وہ غصے میں حنین کو آنکھیں دکھاتا ہوا بولا۔۔ ناچار حنین کو کار سے باہر نکلنا پڑا

اب وہ حنین کا ہاتھ پکڑ کر سڑک کر اس کرتا ہوا جھاڑیوں کے اندر کی طرف اسے لے گیا۔۔۔ حنین  
چھوٹے چھوٹے قدم اٹھا کر بے مشکل ہی اس کے ساتھ چلنے پر مجبور تھی

"وہ جو بڑا سا درخت نظر آ رہا ہے اس کے پیچھے جاو جلدی"  
آزہاد دس قدم دور ایک بڑے سے درخت کی طرف ہاتھ سے اشارہ کرتا ہوا اسے آرڈر دینے لگا ساتھ ہی  
اس کو پانی کی بوتل بھی تھمائی

"اور تم"  
حنین گھبراتی ہوئی اسے دیکھ کر بولی

"میں یہی کھڑا ہوں"

آزہاد اس کی طرف پشت کر کے کھڑا ہو گیا

"اور اگر دوبارہ سے کوئی سانپ یا پھر کوئی"

حنین نے اپنے خوف کے پیش نظر خدشہ ظاہر کرنا چاہا

"ہنی پانچ منٹ کے اندر واپس آؤ"

آزہاد غصے میں اسے بولا

حنین نے درخت کے پیچھے جاتے ہوئے دو بار پیچھے مڑ کر دیکھا، آزہاد اس کی طرف پیٹھ کیے کھڑا تھا

"کیا تم سو گئی ہو" تھوڑی دیر گزرنے کے بعد آزہاد نے اونچی آواز میں پوچھا

"خاموشی سے ویلے ہی کھڑے رہو"

آزہاد کو حنین کی آواز سنائی دی

"ہنی ڈیئر یہ تم کون سے کاموں میں لگ گئی ہو"

مزید تھوڑی دیر گزری آزاد پھر بولا

"کیا تم تھوڑی دیر چپ نہیں رہ سکتے"  
حنین پھر جھنجھلاتی ہوئی بولی

"کیا سیلاب لے کر آنا ہے تمہیں اس جگہ پر"  
آزاد وہاں پر کھڑا بیزار ہوتا ہوا دوبارہ بولا

"کیا تم ہر دوسری لڑکی سے اسی طرح بات کرتے ہو، تمہیں بات کرنے کی تمیز ہے کہ نہیں"  
اچانک حنین اس کے سامنے آکر بولی آزاد ایک بار پھر غصے میں اپنے سامنے کھڑی اس احسان فراموش  
لڑکی کو گھورنے لگا جو اپنا مطلب نکالنے کے بعد ایک دم چوڑھی ہو گئی تھی

"تمہیں اپنے گھر کے لئے واپسی کرنی ہے یا پھر اسی جگہ پر سرٹھنا ہے"  
آزاد حنین کو اس کے لہجے کی سنگینی کا احساس دلاتا ہوا بولا

"نہ تمہاری کار ٹھیک ہے نہ تمہارا موبائل ٹھیک ہے پہلے تم اپنی مدد خود تو کرو اور یہ پکڑو اپنی جیکٹ"  
حنین جیکٹ اتار کر اس کی طرف اچھالتی ہوئی وہاں سے جانے لگی

"میری تازہ تازہ رائے تمہارے بارے میں یہ ہے کہ تم ایک احسان فراموش اور موقع پرست لڑکی ہو"  
آزہاد اس کے پیچھے آتا ہوا بولا

"میرا بھی اپنے بارے میں کچھ ایسا ہی خیال ہے اور مجھے یہ بھی لگتا ہے ایک لڑکی کو کسی لڑکے کے سامنے ایسا ہی ہونا چاہیے"  
حنین اس کو دیکھتی ہوئی بولی آزہاد اسے غور سے دیکھنے لگا وہ چاہ کر بھی اس کے چودہ طبق روشن نہیں کر سکا، اتنے میں انہیں کار کی آواز سنائی دی وہ دونوں ہی وہاں سے باہر کی سائڈ نکلے

"تھینک گاڈ"

حنین کو دور سے کوسٹر آتی دکھائی دی جس میں وہ مزہ کے ساتھ آئی تھی اس کی خوشی کی کوئی انتہا نہیں رہی، وہ آزہاد کو انگور کر کے کوسٹر کو ہاتھ کے اشارے سے رکے لگی آزہاد اپنی جیکٹ ہاتھ میں پکڑا وہی کھڑا ہوا حنین کو خوش ہوتے ہوئے دیکھ رہا تھا

"ہنی ڈیئر میں چاہو گا تم مجھے یہاں سے جاکر بالکل نہ بھولو بلکہ اپنے دماغ میں محفوظ رکھو"  
آزہاد حنین کو دیکھتا ہوا نہ جانے کیوں کہہ گیا

"تم کہیں سے بھی اس قابل نہیں ہو کہ تمہیں یاد رکھا جاسکے، ہاں تمہاری شکل یاد آجائے تو اس وقت صرف ایک لفظ دماغ میں آسکتا ہے اور وہ ہے بدتمیز"



حنین رات سے اب تک کے سارے احسانات بھلا کر بے مروتی کی انتہا کرتی ہوئی بولی۔۔۔۔۔  
مگر اس کی بات پر آزہاد کے چہرے پر مسکراہٹ آئی،،،

زندگی میں پہلی بار اپنی طبعیت سے ہٹ کر اس نے کسی لڑکی کی اتنی ہیلپ کی تھی اور وہ پہلی لڑکی  
تھی جو آزہاد کو اتنی باتیں سنارہی تھی اور اپنی نیچر کے برخلاف جا کر آزہاد اس کی اتنی باتیں سن بھی رہا  
تھا۔۔۔

کوسٹر کے قریب آنے پر حنین نے ایک دفعہ پھر اسے ہاتھ کے اشارے سے روکا

"حنین تم یہاں کیا کر رہی ہو، تمہیں کچھ احساس بھی ہے کتنی پریشان ہو گئی تھی میں،، سب تمہیں  
رات سے ڈھونڈ رہے ہیں اور تم کتنی بدتمیز اور لاپرواہ لڑکی ہو، تمہاری وجہ سے ہم سب پریشان ہوئے  
ابھی ہم یہاں سے تمہاری گمشدگی کی رپورٹ کروانے جا رہے تھے اور یہ کون ہے تمہارے ساتھ"  
کوسٹر روکنے کے ساتھ ہی مزہ کو سٹر سے اترتی اور حنین کو دیکھ کر نان اسٹاپ شروع ہو گئی۔۔۔۔۔ مزہ  
نے ڈر کے مارے ابھی تک نوین یا پھر صالحہ میں سے حنین کے بارے میں کسی کو کچھ بھی نہیں بتایا  
تھا

"مزہ میرے ساتھ ایک ٹریجیڈی"

حنین نے مزہ کو بتانا چاہتا تب آزہاد حنین کے پاس آیا اور اس کی بات مکمل ہونے سے پہلے بول پڑا

"ہنی تم نے مزنہ کو نہیں بتایا تھا کہ تمہیں یہاں پر مجھ سے ملنے آنا تھا"

آزہاد سنجیگی سے حنین کو دیکھتا ہوا پوچھنے لگا جس پر حنین آنکھیں پھاڑے اسے دیکھنے لگی کوسٹر میں موجود تمام افراد باری باری باہر نکل رہے تھے

"یہ کیا بکواس کر رہے ہو تم"

آزہاد کو ایک بار دوبارہ گھٹیا پن پر اترتا ہوا دیکھ کر حنین غصے میں بولی

"ایک منٹ تم چپ کرو حنین، کون ہیں آپ اور حنین کو کیسے جانتے ہیں" مزنہ الجھتی ہوئی آزاد سے مخاطب ہو کر بولی

"یہ تو خود سوچنے کی بات ہے ہنی کسی غیر لڑکے سے تو یوں ملنے نہیں آئے گی وہ بھی اتنی رات کو،،"

کیا مجھے اب بھی بتانا پڑے گا کہ میں حنین کا بوائے فرینڈ ہو"

آزہاد حنین کو احسان فراموشی کی سزا دیتا ہوا مزنہ سے بولا جس پر حنین صدمے سے آزاد کو دیکھنے لگی وہ پہلے بھی اسے اس کی آپی کی نظروں میں مشکوک کر چکا تھا اور اب مزنہ کی نظر میں بھی

"ریلیکس ہنی ڈئیر مزنہ تمہاری اچھی فرینڈ ہے اور یہ تمہاری آپی کو ہمارے بارے میں کچھ نہیں بتائے گی۔۔۔ ویسے بھی ماما ڈیڈ کو لے کر میں نیکسٹ منٹھ آ ہی جاؤں گا تمہاری آپی سے ملوانے"

اب آزاد حنین کے پریشان چہرے کو دیکھتا ہوا بولا  
جبکہ مزہ آزاد کی بات سن کر خاموش رہی

"تم اپنی جیکٹ اور موبائل بھی وہی چھوڑ کر آگئی تھی"  
مزہ حنین کو دیکھ کر کہنے لگی

"مجھ سے ملنے کی خوشی میں دونوں چیزیں بھول گئی تھی، بٹ ڈونٹ وری میری جیکٹ رات میں میرے  
ساتھ ہنی نے بھی شئیر کر لی تھی"

آزاد حنین کو دیکھ کر مسکراتا ہوا مزہ کو جواب دینے لگا۔۔۔ مزہ اثبات میں سر ہلا کر واپس کوسٹر میں  
بیٹھ گئی جبکہ حنین اسے بے یقینی سے دیکھے جارہی تھی

"ارے آزاد آپ یہاں کیا کر رہے ہیں، حنین کو جانتے ہیں آپ پہلے سے"  
کافی دیر سے خاموش کھڑی ماریہ آزاد کے پاس آکر بولی

"اوو تو تم بھی ہنی کی کلاس فیلو ہو"  
آزاد اپنے دوست اسامہ کی سسٹر کو دیکھ کر پہچان گیا تھا تبھی ماریہ سے پوچھنے لگا

"نہیں حنین تو جونیئر ہے ہم سے، میں مزہ کے ساتھ پڑھتی ہوں"

ماریہ مسکراتی ہوئی اسے بولی

"ماریہ ایسا ہے کہ مجھے تمہارے موبائل سے ایک کال کرنی ہے ہنی اپنا موبائل لانا بھول گئی تھی اور میرے موبائل کی بیٹری لو ہو گئی ہے"

آزہاد اب کام کی بات پر آتا ہوا ماریہ سے بولا اور پھر ماریہ کے موبائل سے کال کر کے اپنے ڈرائیور کو یہاں کا ایڈریس سمجھانے لگا تاکہ وہ اسے یہاں سے آکر لے جائے

"کوشش کرنا اب دوبارہ تمہارا مجھ سے سامنا نہ ہو"  
حنین جاتے جاتے آزہاد کو دیکھ کر سنجیدگی سے بولی

"ڈارلنگ اتنے بڑے بڑے ڈائلاگز نہیں بولتے، اس ایک رات میں جتنے میں نے تم پر احسان کیے ہیں ان سب احسانوں کا بدلہ سود سمیت واپس لینے جلد آؤں گا۔۔۔ یہ سب جو میں نے تمہارے ساتھ کیا ہے وہ اسلیئے کہ تم مجھے اچھی طرح سے یاد رکھو اور دوسرا تمہیں یہ بھی بتانا تھا میں تمہاری سوچ سے بھی دس گنا زیادہ بدتمیز ہو۔۔۔ تیسری ملاقات ہماری بہت جلد ہوگی انتظار کرنا میرا"  
آزہاد حنین کو مسکرا کر آنکھ مارتا ہوا اپنی کار میں بیٹھ گیا

"کومی میرا بے بی اتنا خاموش کیوں بیٹھا ہے آج"

آزہاد جب گھر پہنچا تب اسے وجہ سے کل رات کے متعلق معلوم ہوا وہ سب سے پہلے کومل کو دیکھنا چاہتا تھا جو صبح سے ہی اپنے کمرے میں گم سم سی بیٹھی تھی آزہاد اس کے برابر میں بیڈ پر بیٹھتا ہوا بولا

"بھائی جب اس رات اس نے یوں کر کے کپڑے اتارے ناں"

کومل کچھ سوچتی ہوئی بولے لگی اور ساتھ ہی اپنی شرٹ اتارنی چاہی ویلے ہی آزہاد نے جلدی سے اس کے دونوں ہاتھ پکڑے

"اے بری بات،، بھائی نے منع کیا تھا ناں اس طرح سے دوبارہ کرنے کو،، اچھے بچے اس طرح نہیں کرتے۔۔۔ بالکل اچھا نہیں لگتا"

آزہاد اس کی شرٹ ٹھیک کرتا ہوا نرمی سے اسے سمجھانے لگا

"کومی کو بھی اچھا نہیں لگا تھا اس وقت، وہ بہت زور سے رو رہی تھی"

کومل آزہاد کو دیکھتی ہوئی بولی اسکی آنکھوں میں عجیب بے بسی کی کیفیت شامل تھی تب آزہاد نے اپنا ہاتھ اس کے ہونٹوں پر رکھ کر اسکا منہ بند کر دیا اور کومل کو گلے سے لگا لیا

"ششش کومل خاموش ہو جاو"

ایسا پہلی بار نہیں تھا جب اس نے کپڑے اتارنے والا ایکٹ کیا تھا یا پھر ایسی باتیں دہرائی ہو جیسے  
سن کر انسان دوسرے سے نظر نہ ملا پائے

"فضل --- فضل --- کوثر کہاں پر ہے"

آزہاد نے سرونٹ کو بلا کر کوثر کا پوچھا کومل ابھی بھی آزہاد کے گلے سے لگی ہوئی تھی

"سروہ آج صبح میڈم (وجیہ) سے چھٹی لے کر اپنے گھر چلی گئی تھی اسے ضروری کام تھا کچھ"  
فضل نے آزہاد کو کوثر کے بارے میں انفارم کیا تو آزہاد کا موڈ خراب ہوا

"کال کر کے اسے یہاں پر شام تک آنے کے لیے کہو اور اسے یہ بھی اچھی طرح سمجھا دینا کہ میں  
کومل کی طرف سے کوئی بھی لاپرواہی برداشت نہیں کروں گا۔۔۔ یہاں جاب کرنی ہے تو ڈھنگ سے  
کرے۔۔۔ ڈراز میں سے مجھے کومل کا میڈلسن باکس نکال کر دو"

آزہاد سمجھ گیا کہ کوثر کی غیر موجودگی اور وجیہ کی طبیعت خرابی کی وجہ سے کومل نے صبح کی میڈلسن  
نہیں لی ہوگی تبھی اس کی رات کے بعد دوبارہ ایسی کنڈیشن ہو رہی ہے۔۔۔ آزہاد نے کومل کو میڈلسن  
کھلائی تب دروازہ ناک ہوا

"عباس اندر آجاؤ میں بھی تمہارے پاس ہی آنے والا تھا"

دروازے پر موجود عباس سے آزہاد مخاطب ہوا۔۔۔ کومل عباس کو دیکھ کر دوبارہ آزہاد کے گلے لگ گئی

"میں دراصل تمہاری سسٹر کی طبیعت پوچھنے آیا تھا، فضل نے بتایا تم بھی یہی موجود ہو اس لیے بیڈروم میں آگیا۔۔۔ آئی تھینگ ہم بعد میں بات کر لیتے ہیں"

عباس کومل کی حرکت دیکھ کر، اس کی آنکھوں میں اپنے لیے خوف اجنبی پن دیکھتا ہوا آزہاد سے بولا

"اس کی ضرورت نہیں ہے تم یہی بیٹھو، کومل کو میڈیسن دے کر ویلے بھی میں تمہارے پاس ہی آنے والا تھا، تمہارا شکریہ ادا کرنے۔۔۔ ممانے بتایا کہ کل تم نے کس طرح ہماری ہیلپ کی"

آزہاد نے عباس کو چیئر پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔۔۔ کومل آزہاد کے سینے میں آدھا چہرا چھپائے ایک آنکھ سے سامنے بیٹھے عباس کو دیکھنے لگی

"شکریہ کرنے کی تمہیں بھی ضرورت نہیں جب دوست کہا ہے تو پھر شکریہ جیسی فارملیٹیز میں کیا پڑتا"

عباس مسکراتا ہوا آزہاد کو دیکھتا ہوا بولا مگر وہ اپنے اوپر کومل کی نظر محسوس کر سکتا تھا

"تمہارا ہاتھ کیسا ہے اب، زخم زیادہ گہرا تو نہیں آیا"

آزہاد نے عباس سے پوچھا

"بھائی یہ انکل کون ہیں"

عباس کے کچھ بولے سے پہلے کومل نے آزہاد کے سینے سے چہرہ ہٹایا اسے دیکھ کر پوچھنے لگی۔۔۔ اب کی بار عباس کومل کے منہ سے اپنے لیے انکل کا لفظ سن کر مسکراتا ہوا اسے دیکھنے لگا جبکہ اس آزہاد نے کومل کو آنکھیں دکھائی

"کومی یہ انکل نہیں ہے بھائی کے فرینڈ ہیں"

آزہاد پیار سے کومل کو سمجھانے لگا

"نہیں بہت گندے انکل ہیں یہ کل رات کو مجھے پکڑ رہے تھے یہاں سے پکڑا تھا کومی کو"

کومل آزہاد کو اپنی بات کا یقین دلاتے ہوئے اپنے ہاتھوں کی طرف اشارہ کر کے بتانے لگی۔۔۔ کل رات جب وہ کومل کو کچن سے کھینچ کر باہر لا رہا تھا تب اس نے واقعی کومل کے ہاتھوں کو بہت سختی سے پکڑے تھے کیونکہ وہ قابو میں نہیں آرہی تھی

"کومل کیا آپ مجھ سے دوستی کریں گیں جیسے میں آپ کے بھائی کا فرینڈ ہوں ویسے ہی میں آپ کا

بھی فرینڈ بننا چاہتا ہوں"

عباس کومل کو دیکھتا ہوا بولا آزہاد عباس کو دیکھنے لگا مگر عباس کومل کے چہرے کے تاثرات دیکھنے لگا جو کہ اس کی بات سن کر خفا خفا سے تھے



"آپ نے کومی بے بی کو آئی بولا تھا اس لیے وہ اب آپ کی فرینڈ نہیں بنے گی" کومل ماتھے پر شکن لاتی ہوئی عباس کو دیکھ کر بولی جس پر عباس کو اپنی ہنسی ضبط کرنی پڑی

"اوکے پھر میں اپنے کان پکڑ کر آپ سے سوری کر لیتا ہوں اب تو آپ میری فرینڈ بنیں گی" عباس کومل کو دیکھتا ہوا دوبارہ پوچھنے لگا آزاد کومل کے پاس بیٹھا خاموشی سے ان دونوں کی باتیں سن رہا تھا

"سوری"

عباس اپنے دونوں کان پکڑتا ہوا بولا جس پر کومل بچوں کی طرح تالیاں بجا کر ہنسنے لگی

"فرینڈز"

کومل نے بیڈ سے اتر کر عباس کے آگے ہاتھ بڑھایا عباس نے ایک نظر آزاد کو دیکھا۔۔۔۔ آزاد کے چہرے پر اس وقت ہلکی سی اسمائل تھی جیسے اسے عباس کا کومل سے بے تکلف ہونا برا نہیں لگا مگر سچ تو یہ تھا کوئی بھی پاگل لڑکی سے دوستی کرنے کا رسک نہیں لے سکتا تھا کومل سے زیادہ تر لوگ ڈرتے تھے

عباس نے کومل سے ہاتھ ملایا تو کومل عباس کی کلائی پر بینچ دیکھنے لگی جہاں کل رات اس نے عباس کو زخم دیا تھا ویسے ہی کومل کے مسکراتے لب سکھر گئے اس کے چہرے سے مسکراہٹ غائب ہوئی تو عباس نے بھی مسکرانا بند کیا اور خاموشی سے کومل کو دیکھنے لگا

اب وہ اپنے دونوں کان پکڑے عباس کو دیکھنے لگی یعنی اسے اپنی کل والی حرکت یاد تھی اور وہ اپنی حرکت پر شرمندہ تھی جس کا اظہار وہ کان پکڑ کر رہی تھی اور اس سے معافی مانگ رہی تھی

اس کے معصوم سے انداز پر عباس کے ساتھ ساتھ آزاد کے چہرے پر بھی مسکراہٹ آئی عباس نے مسکرا کر اس کے دونوں ہاتھ کانوں سے نیچے کیے

---

"آزاد تمہاری سسٹر کی میموری کافی شارپ ہے وہ باتیں یاد رکھتی ہے یہ ایک اچھی علامت ہے"

آزاد نے کومل کو میڈیسن دی تھی وہ اس کے زیر اثر سو رہی تھی تب آزاد اور عباس لان میں آ کر بیٹھے عباس آزاد کو دیکھتا ہوا کہنے لگا

"ہاں ڈاکٹرز کہتے تو ہیں اسے کچھ عرصہ گے گا اس فیس سے نکلنے میں --- کبھی کبھی وہ نارمل لڑکی کی طرح ری ایکٹ کرتی ہے مگر کبھی کبھی ہو بالکل اپنے حواسوں میں نہیں ہوتی،، کس کے سامنے کیا بات کرنا ہے کس طرح کا عمل کرنا ہے اسے سمجھ نہیں آتا"

آزہاد کے لہجے میں افسردگی کا رنگ گھلا ہوا تھا

"تمہاری سسٹر ٹھیک ہو سکتی ہے، تھوڑی زیادہ محنت توجہ اور ٹائم سے مجھے یقین ہے"  
عباس آزہاد کو اداس دیکھ کر اس کی امید باندھتا ہوا بولا تو آزہاد افسردگی سے مسکرایا

"ٹائم اور توجہ ہی تو دیتے آرہے ہیں پچھلے ایک سال سے"  
آزہاد عباس کو کہنے لگا عباس سے بات کرتے ہوئے اس وقت وہ اپنی شخصیت سے بالکل الٹ لگ رہا  
تھا

"اگر تم مائیڈ نہیں کرو تو کومل کے ساتھ میں تھوڑا سا ٹائم اسپینڈ کر لیا کرو"  
عباس کی بات پر آزہاد نے چونک کر اسے دیکھا

"سوری اگر تمہیں برا لگا تو میرا مطلب تھا ایسے کیسز میں گھر والوں کی توجہ کے علاوہ اگر کوئی ایسا انسان  
جسے کومل اپنا دوست سمجھئے تو وہ اچھا محسوس کرے گی کہ ہر نارمل انسان کی طرح اس کا بھی دوست  
ہے بس ایسے ہی کچھ سوچ کر بولا میں نے" عباس آزہاد کے سنجیدہ تعصبات دیکھ کر اسے وضاحت  
دینے لگا

"تمہیں معلوم ہے عباس جب میں پاکستان واپس آیا تو میری فصیح اور مکرّم سے دوستی ہوئی اس کے باوجود میں نے اپنی دوستی کو لمٹ میں رکھا ہے میں نے کبھی انہیں اپنے گھر آنے کی دعوت نہیں دی جبکہ تم سے دوسری ملاقات میں تمہیں یہاں رہنے کی آفر کی،، وجہ جانتے ہو کیو۔۔۔ کیونکہ تھوڑا بہت ہی سہی لیکن مجھے لوگوں کی نیتوں کا ان کے چہرے سے اندازہ ہو جاتا ہے۔۔ میں اپنی بہن سے بہت پیار کرتا ہوں اور اگر تم اس کے فریڈ بنے ہو تو مجھے یقین ہے تم اس کے ایک اچھے دوست ثابت ہو گے"

آزہاد کی بات سن کر عباس نے شکر ادا کیا کہ آزہاد نے اس کی باتوں کا غلط مطلب نہیں لیا

"اگر مائڈ نہیں کروں تو کیا میں پوچھ سکتا ہوں آخر کیا وجہ ہوئی جو کومل یوں" عباس کی بات پر آزہاد ایک بار پھر چونک کر سنجیگی سے اسے دیکھنے لگا

تب ہی مین گیٹ سے کار اندر داخل ہوئی جس میں سے کوثر نکلی آزہاد کی بات سن کر فضل نے ڈرائیور کو اسے لینے کے لئے بھیج دیا تھا

"پھر کبھی بتاؤں گا کوثر آگئی ہے اسے کچھ ضروری بات کرنی ہے"

آزہاد مسکرا کر چیئر سے اٹھتا ہوا بولا تو عباس نے اثبات میں سر ہلایا وہ سمجھ نہیں پایا آزہاد نے اس کو ٹالا ہے یا ان ڈائریکٹ انکار کیا ہے یا وہ واقعی اسے بعد میں بتانے کا ارادہ رکھتا ہے آزہاد کو جاتا ہوا دیکھ کر وہ بھی اپنی انیکسی میں چلا گیا

"ہاں تو کیا نام بتایا آپ نے ڈیڈ کی پرسنل سیکرٹری کا"

آج شاہ نواز کی غیر موجودگی میں آزاد اس کے آفس آیا وہ اس وقت شاہنواز کی کرسی پر برہمان مشتاق صاحب (مینجر) سے مخاطب ہوا

"نوین --- نوین مرزا"

مینجر کشمکش میں مبتلا تھا وہ شاہنواز یا نوین کے متعلق پرسنل انفارمیشن کسی کو نہیں دے سکتا تھا مگر یہاں شاہنواز کا بیٹا ہی آکر اس سے پوچھ گچھ میں لگا تھا اس لیے وہ گھبراتا ہوا بولا

"مجھے بیس منٹ کے اندر معلوم کر کے بتائیں دبئی کے کس ہوٹل یا ولا وہ دونوں موجود ہیں اور یہ ٹور کتنے پرسنٹ آفیشلی ہے ان ساری ڈیٹیلز سے مجھے آگاہ کریں"

آزاد مینجر گھبرائے ہوئے چہرے کو دیکھ کر سنجیدگی سے بولا

"جی سر"

مینجر آزاد سے بولتا ہوا جانے لگا

"مشتاق صاحب ڈیڈ اس کمپنی میں 50 پرسنٹ کے مالک ہیں جبکہ ففٹی پرسنٹ ہی اس کمپنی میں میرا بھی شیئر ہے، آپ کو بتانے کا مقصد صرف اتنا ہے کہ اگر کچھ بھی غلط انفارمیشن دی گئی تو انجام آپ کو بھگتنا ہوگا"

آزہاد مینیجر کو وارن کرتا ہوا بولا

"یس سر"

مینیجر نے ایک بار پھر مہذب انداز میں آزہاد کو جواب دیا

"اب آپ تشریف لے جائے اور امتیاز صاحب کو روم میں بھیجئے"

آزہاد نے شاہنواز کے متعلق انفارمیشن لینے کے بعد اب آفس کے معاملات کی بھی انفارمیشن لینا بھی ضروری سمجھا

ابھی وہ شاہنواز کی پرسنل سیکرٹری کے بارے میں سوچ ہی رہا تھا جسے اس نے ابھی تک نہیں دیکھا تھا مگر اب وہ اس معاملے کو سنجیدگی اور قریب سے دیکھنا چاہتا تھا کیونکہ شاہنواز کے بدلے ہوئے رنگ اور ڈھنگ سے اب اس کے ساتھ ساتھ وجہ بھی مشکوک ہونے لگی تھی، تبھی ٹیبل پر رکھا ہوا فون بجا

"یس"

آزہاد نے سوچوں کو جھٹکتے ہوئے ریسپور اٹھایا

"سر کو فصیح صاحب اور نکریم صاحب آپ سے ملنا چاہتے ہیں"

پی۔اے نے اس کو آگاہ کیا

"او کے اندر بھیجیں ان دونوں کو"

آزہاد میں ریسپور واپس رکھا اس دن فارم ہاؤس سے واپسی کے بعد فصیح اور نکرَم سے اس کی آج ملاقات ہو  
رئی تھی

"کیا بڑی ناراض ہو گیا تو۔۔۔ کل سے کچھ خبر ہی نہیں ہے تیری"  
فصیح اور نکرَم دونوں آفس کے روم میں آئے نکرَم آزہاد سے پوچھنے لگا

"جن سے میں ناراض ہو جاؤں ان کو منہ نہیں لگاتا جبکہ تمہیں میں نے خود ہی صبح کال کر کے بتایا تھا  
کہ آج میں آفس آنے کا ارادہ رکھتا ہوں"  
آزہاد نکرَم کو دیکھتا ہوا بولا

"تجھے نہیں معلوم فارم ہاؤس سے جانے کے بعد تو نے کیا کچھ مس کر دیا۔۔۔ کیا حسینائے تھی یار  
قسم سے میرا تو نشہ ابھی تک نہیں اترتا"  
فصیح فارم ہاؤس کا منظر یاد کرتا ہوا ٹھنڈی آہ بھر کر بولا

"یہ نشہ تمہارا اسی دن اترے گا جب تمہیں معلوم ہوگا کہ تم ایڈز جیسی مہلک بیماری میں مبتلا ہو گئے ہو"  
آزہاد نے جتنے آرام سے کہا نکرَم ہنستا ہوا فصیح کا مذاق اڑانے لگا

"ایسی بد دعائیں دے کر ڈرا تو مت یار"

فصیح اب سیدھا ہو کر بیٹھتا ہوا بولا

"او تو اب سمجھا یہ پرہیز جی بھی ہے ایڈز کے ڈر سے"

مکرم آزاد کو دیکھتا ہوا پوچھنے لگا۔۔۔ ان خرافات میں وہ خود بھی زیادہ پڑنے کا قائل نہیں تھا مگر موقع محل دیکھ کر فصیح کا ساتھ دے دیا کرتا جبکہ آزاد نے شروع سے اس چیز سے فاصلہ رکھا تھا

"صرف ایڈز کا ہی ڈر نہیں ہے خوف خدا بھی کوئی چیز ہوتی ہے ویسے بھی ایک حرام چیز تو منہ لگی ہوئی ہے دوسرے کی طلب اگر شدت اختیار کر گئی تو حلال طریقہ ہی اپناؤ گا"

آزاد ریولنگ چیئر پر جھولتا ہوا مکرم کو بتانے لگا

"یعنی حلال طریقے سے حلال ہونے کا سوچا ہے تو نے"

فصیح کی بات پر وہ تینوں ہنسنے

"حلال ہونے کا نہیں کرنے کا"

آزاد پی۔ اے سے اپنے ساتھ ان دونوں کے لیے کافی کا بولے لگا



"کوئی بکری بھی تلاش کی ہے یا ابھی تک سوچوں میں اٹکا ہوا ہے" فصیح نے معنیٰ خیزی سے پوچھا تب  
آزہاد کو حنین یاد آئی

"اس بات کو چھوڑو یہ بتاؤ اسامہ کی بہن مریم کس کالج میں پڑھتی ہے" آزہاد فصیح سے پوچھنے لگا کیونکہ  
لڑکیوں کی انفارمیشن اسی کے پاس ہی مل سکتی تھی

"ریٹلی اسامہ کی بہن"  
مکرم ہنستا ہوا آزہاد سے کنفرم کرنے لگا

"شٹ آپ،، کچھ پوچھنا ہے اس سے" آزہاد کا جیسے مریم کے نام پر منہ کرٹوا ہوا

"اے مریم کو چھوڑ تجھے معلوم ہے اس دن تیرے فارم ہاؤس سے نکلنے کے بعد کون ملی وہی حسینہ  
جسکا تو موبائل نمبر لینے میں کامیاب نہیں ہو سکا تھا"  
فصیح اس رات کا حنین کا قصہ یاد کر کے آزہاد کو بتانے لگا

"ہنی"

آزہاد کے لبوں سے بے آواز حنین کا نام ادا ہوا اور چہرے کے تاثرات ایک دم سنجیدہ ہو گئے

"مان گیا یار کیا لڑکی تھی، اس لڑکی سے نہ تو تُو نمبر نکلا سکا اور نہ ہی وہ لڑکی اس ڈفر کے ہاتھ لگی اس رات"

مکرم ہنستا ہوا آزہاد کو بتانے لگا جس پر اب آزہاد کو غصہ آنے لگا یعنی اس رات حنین کی پیچھے لگنے والے لڑکے اسی کے دوست تھے

"ایک بار اس حسینہ کو ذرا نظر آنے دے پھر دیکھنا کیسے بختی ہے وہ میرے ہاتھ سے" فصیح مکرم کو دیکھتا ہوا بولا۔۔۔ تبھی آزہاد ایک جھٹکے سے کرسی سے اٹھا اور تیزی سے قدم بڑھاتا ہوا فصیح کے پاس آیا ایک دم اس کا گریبان پکڑ کر اسے کرسی سے اٹھایا

"کیا بکواس کی تو نے اس کے متعلق دوبارہ بول" آزہاد غصے میں فصیح کا گریبان پکڑتا ہوا پوچھنے لگا۔۔۔ جس پر فصیح اس کا انداز دیکھتا رہ گیا مکرم بھی کرسی سے اٹھ کر کھڑا ہوا

"یار تجھے ہو کیا گیا اچانک" فصیح نے آزہاد کا ہاتھ اپنے گریبان سے ہٹانا چاہا مگر اس وقت آزہاد کے ہاتھوں کی مضبوط گرفت اور آنکھوں میں غصہ دیکھ کر وہ دونوں حیران رہ گئے

"اس کے متعلق اگر کوئی گندی سوچ دوبارہ تمہارے دماغ میں آئی یا آئندہ کبھی اس کو میلی نظر سے دیکھنا تو میں تجھے زمین کے اندر زندہ گاڑ دو گا فصیح"

آزہاد ابھی ابھی فصیح کا گریبان پکڑتا ہوا غصے میں اسے بولا

"ریلیکس یار کیا ہو گیا تجھے، ایک لڑکی کے لیے تو اتنا جذباتی ہو رہا ہے وہ صرف ایک لڑکی ہے ہم دوست ہیں تیرے"

مکرم موتھے کی سنگینی کو دیکھتا ہوا آزہاد سے نرم لہجے میں بولا۔۔۔ جس پر آزہاد نے فصیح کا گریبان چھوڑا

"رائٹ ہم دوست ہیں"

آزہاد اپنی کرسی پر بیٹھتا ہوا بولا مکرم کے اشارے پر فصیح بھی کرسی پر بیٹھ گیا

آزہاد کو نہ جانے کیوں فصیح کا اس طرح حنین کے متعلق بولنے پر غصہ آگیا اور وہ غصے میں فصیح کا گریبان پکڑ بیٹھا جبکہ فصیح شروع سے ہی لڑکیوں کے متعلق ایسی ہی سوچ رکھتا تھا۔۔۔ آزہاد سگریٹ سلگاتا ہوا اپنے دماغ کو ٹھنڈا کرنے لگا

"کل تم آفس گئے تھے خیریت"

شاہنواز کل رات کو ہی واپس لوٹا تھا اور وہ اس وقت آفس کے لئے تیار بیٹھا ناشتہ کر رہا تھا۔۔۔ تبھی ناشتے کی ٹیبل پر موجود آزاد سے پوچھنے لگا

"ہاں سوچ رہا ہوں اب باقاعدگی سے اور سنجیدگی سے آفس اور دوسرے معاملات کے جائزہ لوں"

آزاد ناشتہ کرتی ہوئی وجیہ پر ایک نظر ڈال کر شاہنواز کو دیکھتا ہوا کہنے لگا

"تم پہلے گھر کے معاملات کا جائزہ تو لو میرے پیچھے کومل کی حالت بگڑی اس وقت تمہیں گھر پر ہونا چاہیے تھا نہ کہ سیر سپاٹوں میں مصروف"

شاہنواز آزاد پر طنز کرتا ہوا بولا کیونکہ صبح جب اس نے وجیہ کی کال دیکھی تو موبائل پر بات کرنے سے اسے کومل کے بارے میں معلوم ہوا

"ڈیڈ اس رات سیر سپاٹوں میں اور دنیاوی رنگینیوں میں کون مشغول تھا یہ آپ زیادہ بہتر جانتے ہیں،،

میں دوستوں کے پاس سے گھر آنے کے لیے نکل رہا تھا راستے میں میری کار خراب ہو گئی ورنہ مجھے اپنی بہن کی ایک باپ کی طرح ہی فکر رہتی ہے اسی وجہ سے آج میں نے دوسرے سائیکسٹس سے کنسرن کیا ہے۔۔۔ ویلے آپ کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ منڈے سے آفس جوائن کر رہا ہوں کیونکہ اب مجھے آپ کی طرف سے بھی فکر لاحق ہو گئی ہیں"

آزاد شاہنواز کو جتنا ہوا کہنے لگا جس پر شاہنواز کے ساتھ ساتھ وجیہ نے بھی چونک کر آزاد کو دیکھا

"کیا مطلب ہے تمہارا کون سی فکروں کے متعلق بات کر رہے ہو"  
وجیہ نے چونک کر آزاد سے پوچھا

"آپ نے غور نہیں کیا دن بدن ڈیڈ کی پرسنٹی میں بڑھتے ہوئے نکھار کو۔۔۔ کل رات دبئی سے واپسی کے بعد ڈیڈ کچھ زیادہ ہی فریش دکھائی دے رہے ہیں"  
آزاد شاہنواز کو سلگاتا ہوا ناشتے سے بھرپور انصاف کرنے لگا۔۔ جس پر وجیہ خاموش جبکہ شاہنواز کو غصہ آگیا

"کیا بکواس کر رہے ہو اپنی ماں کے سامنے میرے متعلق"  
شاہنواز غصے میں آزاد کو دیکھتا ہوا بولا

"آپ دعا کریں یہ بکواس ہی ہو تو زیادہ اچھا ہے"  
آزاد اب سنجیگی سے شاہنواز کو دیکھ کر بولا خاموش بیٹھی وجیہ ان دونوں کو دیکھ رہی تھی

"آپ خاموش بیٹھی میرا منہ دیکھ رہی ہیں، تمیز سکھائے اس بدتمیز کو کہ باپ سے کیسے بات کی جاتی ہے"

شاہنواز وجیہ کو بولتا ہوا اٹھ گیا اور آفس کے لئے نکل گیا  
اب وجیہ آزاد کی طرف دیکھنے لگی

"آپ بے فکر رہیں میں سب ٹھیک کر دوں گا"  
آزہاد وجیہ کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ کر اسے تسلی دیتا ہوا بولا

جہاں تک اسے معلومات ملی تھی اس سے آزہاد نے یہی نتیجہ اخذ کیا تھا نوین مرزا نامی سیکرٹری سے  
شاہنواز کا افیئر ہے اب وہ نوین مرزا سے آفس میں روبرو ملنے کا ارادہ رکھتا تھا

"کوثر سے کہہ کر کومل کو ریڈی کروائے جب تک میں چنچ کر کے آتا ہوں"  
آزہاد وجیہ کو سوچوں میں گم دیکھ کر بولا اور کرسی سے اٹھ کر اپنے کمرے کی طرف چلا گیا

حنین کو نوین کل رات ہی ایئرپورٹ سے اپنے ساتھ واپس گھر لے آئی تھی۔۔۔ سونے سے پہلے ان  
دونوں نے کافی دیر تک باتیں کی،،، صبح نوین تو آفس کیلئے روانہ ہو گئی تھی مگر حنین نے اپنی طبیعت  
میں بیزاری محسوس کر کے کالج سے آف کر لیا

آج وہ ریسٹ کرنا چاہتی تھی اور صبح سے ہی ریسٹ کر رہی تھی اس لیے اب آرام کر کر کے وہ تھک  
گئی تھی تو اس نے اپنی اجڑی ہوئی وارڈروب سے سارے کپڑے نکال کر انہیں سلیقے سے ہینگ کرنا  
شروع کر دیا

فارم ہاوس سے واپسی کے بعد مزہ نے اس سے آزہاد کے متعلق پوچھا مگر حنین ٹال گئی کیونکہ اس کو معلوم تھا وہ جتنا بھی مزہ کو سچ بتاتی کہ وہ آزہاد ہو نہیں جانتی مگر مزہ اس کی بات پر کبھی یقین نہیں کرتی اور اس آزہاد کو،، اس بدتمیز انسان کو تو وہ واقعی نہیں بھولی تھی

وارڈروب سیٹ کرنے کے بعد وارڈروب کی دراز میں سے اپنی دوسری استعمال کی چیزیں نکال کر اس نے بیڈ پر پھیلائی

"حنین باجی رات کا کھانا بنا دیا ہے میں نے، اب میں گھر کے لیے نکل رہی ہو"

صابرہ کا روزمرہ کا یہی روٹین تھا روز حنین کہ کالج سے آنے کے بعد گھر کی صفائی کرنا اور پھر شام کا کھانا بنا کر مغرب تک واپس گھر چلے جانا۔۔۔ صابرہ کے جانے کے بعد حنین نے باہر کا دروازہ لاک کیا اور خود واش روم چلی گئی

مشکل سے دو منٹ ہی گزرے ہو گئے اسے باہر کا دروازہ کھلنے کی آواز آئی نوین کے گھر آنے کا سوچ کر وہ مطمئن ہو گئی

آزہاد حنین کا ایڈریس کل ہی معلوم کر چکا تھا، مگر بدلہ لینے کے لیے نہیں۔۔۔ بدلہ تو اس سے حنین لے چکی تھی اسکی نیندیں حرام کر کے، ایڈریس معلوم کرنے کے بعد اس کا دل حنین کے متعلق

سوچے جا رہا تھا اس لیے اپنے دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر اس وقت وہ حنین کے فلیٹ کے دروازے پر موجود تھا۔۔۔ پہلے اس نے سوچا وہ شریفوں کی طرح ڈور بیل بجانے کے بعد گھر میں داخل ہوں مگر حنین نے کبھی بھی آزاد کو شریف نہیں سمجھنا تھا تو پھر اس نے شریفوں والا طریقہ اپنانے کی بجائے ماسٹر کی سے دروازے کا لاک کھولا اور فلیٹ کے اندر داخل ہو گیا

فلیٹ کے اندر داخل ہو کر وہ سرسری جائزہ لیتا ہوا اس بیڈروم میں داخل ہوا جہاں کی لائٹ ان تھی۔۔۔ بیڈ پر خاص قسم کا بکھرا ہوا سامان دیکھ کر اس کے ہونٹ سیٹی بجانے والے انداز میں سکھڑے

"اونلی تمھارٹیو"

چیزوں کا تفصیلی جائزہ لینے کے بعد وہ منہ ہی منہ میں برہڑایا۔۔

اس کی نظر واشروم کی جلتی ہوئی لائٹ پر پڑی تو وہ سب چیزوں کو ایک سائیڈ پر کرتا ہوا جوتوں سمیت بیڈ پر لیٹ گیا بیڈ پر پڑا ہوا پکیٹ ہاتھ میں اٹھایا چہرے پر بغیرتی والی مسکراہٹ سجائے وہ اسے گیند کی طرح اچھالتا ہوا حنین کے باہر نکلنے کا انتظار کرنے لگا

حنین واش روم سے باہر نکل کر جو اپنی ڈراز سیٹ کرنے کا ارادہ رکھتی تھی سامنے بیڈ پر آزاد کو لیٹا ہوا دیکھ کر بے اختیار اس کے منہ سے چیخ نکلی۔۔۔ آزاد بیڈ پر لیٹا ہوا، ہاتھ میں اس کی اتنی پرسنل چیز لیے۔۔۔ حنین کا چہرہ شرمندگی سے اور پھر غصے سے سرخ ہونے لگا



"بیڈ ڈیز ویری بیڈ"

آزہاد نے کمینگی سے بوٹے ہوئے پیکٹ حنین کے اوپر اچھالا اب وہ حنین کو دیکھتا ہوا مسکرا رہا تھا

"تمہاری ہمت کیسے ہوئی میرے بیڈروم میں گھس کر یوں میری پرسنل چیزوں کو چھونے کی" حنین اس کی بات کو اگنور کر کے غصے میں بولی

"معلوم نہیں کیوں مگر پہلی ملاقات سے ہی تمہارے اور میرے بیچ میں لفظ "پرسنل" کچھ عجیب سا لگتا ہے۔۔۔ کیا تم اپنے روم میں یہ مینا بازار یونہی سجالے رکھتی ہو" وہ ابھی بھی بیڈ پر لیٹا ہوا حنین کو اشتیاق بھری نظروں سے دیکھتا ہوا پوچھ رہا تھا

"بند کرو اپنی بے ہودہ گفتگو بدتمیز انسان اور نکلو میرے گھر سے،، ایک منٹ۔۔۔ فلیٹ کا دروازہ تو لاک تھا تم اندر کیسے آئے"

حنین نے اس کو نکل جانے کے لئے بولا مگر اچانک اس کو خیال آیا کہ وہ گھر کے اندر کیسے آیا

"سمجھ میں نہیں آ رہا تمہارے اس سوال کو معصومانہ کہو یا بچکانہ"

آزہاد بیڈ سے اٹھ کر حنین کے قریب آتا ہوا بولا

"کیا چاہتے ہو تم۔۔۔ دیکھو تم اپنا بدلہ مجھ سے لے چکے ہو"

حنین اپنے سامنے کھڑے آزاد کو دیکھ کر بولی تو وہ مزید قدم بڑھاتا ہوا حنین کے پاس آیا حنین پیچھے کی طرف قدم بڑھانے لگی

"کیا چاہتا ہوں میں یہی تو میں بھی سوچے جا رہا ہوں اور اس الجھن کو ہی تو سلجھانے کے لیے تمہارے پاس آیا ہوں۔۔۔ مگر تمہیں دیکھ کر تو میں مزید الجھ گیا ہوں"

حنین مزید پیچھے ہوتی ہوئی دیوار سے جا لگی آزاد اس کے نزدیک آ کر غور سے اس کو دیکھتا ہوا بولے لگا

"دیکھو تم آپ مجھے پریشان کر رہے ہو۔۔۔ پلیز یہاں سے چلے جاؤ"

حنین اس کو اپنے قریب دیکھ کر گھبراتی ہوئی بولی

"ڈسٹرب پہلے تم نے مجھے کیا ہے۔۔۔ میں اپنے آپ میں الجھ کر رہ گیا ہوں اور اس الجھن کو سلجھانے کے لیے تمہیں اب مجھ سے ملنا پڑے گا کیونکہ اب یہ ایک ملاقات مجھے کافی نہیں لگ رہی اگر تم مجھ سے کل ملنے آتی ہوں تو میں ابھی اور اسی وقت ایک شریف آدمی کی طرح تمہارے گھر سے چلا جاؤں گا نہیں تو تم میری بدتمیزیوں سے اب تک اچھی طرح واقف تو ہو گئی ہوگی"

آزاد اس کے مزید قریب آ کر اپنا چہرہ حنین کے چہرے کی طرف جھکاتا ہوا اس سے کہنے لگا

"تم مجھے اس طرح بلیک میل نہیں کر سکتے، میں تم پر واضح کر چکی ہوں کہ میں ویسی لڑکی نہیں ہوں

تم اپنے یہ ڈائلاک اس لڑکی کے سامنے بولو جو تمہارے اس اسٹائل سے امپریس ہو"

حنین کا سر بے مشکل آزہاد کے کندھے کو چھو رہا تھا حنین اس کے سینے پر اپنے دونوں ہاتھ رکھ کر آزہاد کو پیچھے ہٹانے لگی تاکہ اپنے فرار کا راستہ بنا سکے

"تم مجھے وہ اسٹائل بتاؤ جس سے تم امپریس ہوگی"

آزہاد اپنے سینے پر رکھے حنین کے دونوں ہاتھوں کو پکڑ کر دیوار پر لگاتا ہوا مزید حنین کے چہرے کے آگے جھکا آزہاد غور سے حنین کے ہونٹوں کو دیکھ رہا تھا جبکہ حنین گھبراتی ہوئی اس کی نظروں کو۔۔۔  
دور بیل کی آواز پر وہ دونوں چونکے

"آئی تمہنگ آپی آگئی او گاڈ اب کیا ہوگا"

حنین ایک دم پریشان ہو گئی اور بوکھلاتی ہوئی بولی۔۔۔ آزہاد اس کے دونوں ہاتھوں کو آزاد کر کے پیچھے ہٹا اور اس کے پریشان چہرے کو دیکھ کر مسکراتے لگا

"ارے واہ آپی جی بھی آگئی،، چلو اچھا ہے ان سے بھی ملاقات ہو جائے گی آج"

آزہاد بولتا ہوا کمرے سے نکلنے لگا تب ہی حنین نے اسکا بازو پکڑا

"کو تم کہاں جا رہے ہو"

نوبین کے بارے میں سوچ کر تو حنین کی جان پر بن آئی تھی وہ پریشان ہوتی ہوئی آزہاد سے پوچھنے لگی

"دروازہ کھولے آپی جی کے لیے"

آزہاد حنین سے اپنا بازو چھڑا کر نارمل سے انداز میں بولا اور دوبارہ کمرے سے باہر نکلنے لگا تو حنین اس کے سامنے آئی

"تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا آپی تمہیں یہاں دیکھ کر مجھے جان سے مار دیں گیں۔۔۔۔ تم دروازہ نہیں کھول رہے ہو بلکہ بیک ڈور سے واپس جا رہے ہو"

حنین اس کو دیکھ کر جلدی سے بولی

"اور تمہیں ایسا کیوں لگ رہا ہے کہ میں تمہاری بات مانوں گا"

آزہاد حنین کا گھبرایا ہوا چہرہ دیکھ کر آرام سے اس سے پوچھنے لگا

"آزہاد پلیز، آپی تیسری بیل کے بعد خود دروازے کا لاک کھولے گی یہاں سے چلے جاؤ"

حنین اب رو دینے والی ہوئی اور آزہاد سے منت کرنے لگی آزہاد کو ہنسی کے ساتھ حیرت بھی ہوئی کہ وہ اپنی بہن سے کس قدر ڈرتی ہے

"ریلکس ڈارلنگ،، میں یہاں سے چلا جاتا ہوں لیکن کل میں تمہارا کالج آف ہونے کے بعد انتظار کروں گا۔۔۔ اگر تم مجھے وہاں نہیں ملی تو میں شام میں دوبارہ تمہارے پاس آؤں گا، تمہارے بیڈ روم میں۔۔۔

تمہارے بے حد نزدیک"

آزہاد اس کو دیکھتا ہوا پیار بھری دھمکی دے کر ڈرائنگ روم کے راستے سے باہر نکل گیا۔۔۔ ویسے ہی نوین چابی سے دروازے کا لاک کھول کر فلیٹ کے اندر داخل ہوئی

صبح کا آغاز ہوا تو عباس اپنے لیے کافی بنا کر، ہاتھ میں کافی کاگ تھامے اپنے بیڈ روم میں داخل ہوا

کافی کاگ سائیڈ ٹیبل پر رکھ کر اس نے سائیڈ ٹیبل پر رکھا فریم اٹھایا۔۔۔ اب وہ فریم میں موجود تصویر کو دیکھ رہا تھا

"کل رات آنی سے موبائل پر بات ہوئی تھی میری، تب معلوم ہوا انکی طبیعت ٹھیک نہیں آفس سے واپسی پر اب ان سے ملتا ہوا آگاہا،، تمہیں اس لیے بتا رہا ہوں کہ تم کہتی تھی کہ میں ہمیشہ اپنے پاپا اور ممی کی طرح کسی بھی رشتے دار سے تعلق نہیں رکھنا چاہتا، تو اب دیکھ لو میں تمہاری بات کو ویلیو دے رہا ہوں تمہارے گھر جا کر"

عباس فریم میں موجود تصویر سے باتیں کرنے لگا پھر تصویر کو واپس ٹیبل پر رکھ کر واش روم میں چلا گیا"

چل میرے گھوڑے ٹک ٹک ٹک چل میرے گھوڑے ٹک ٹک ٹک"

کوئل ہاتھ سے فٹبال کو فرش پر مارتی ہوئی لونگ فراک کے اوپر دو پونیاں باندھے انیکسی کے اندر داخل ہوئی لیونگ ایریا کر اس کرتی ہوئی وہ بیڈ روم میں آئی ساتھ ہی ہاتھ میں موجود فٹبال اس نے زور سے

سامنے دیوار پر مانی چاہی مگر فٹبال دیوار کی بجائے سائیڈ ٹیبل پر بھاپ اڑتی ہوئی کافی کے مگ سے ٹکرائی  
کافی کا مگ برابر میں رکھے فریم پر لگا اور دونوں ہی چیزیں نیچے گری

"یس"

کومل ہاتھ مکا بنا کر مٹھی زور سے ہلاتی ہوئی اپنے کارنامے پر خوشی کا اظہار کرتی بولی

شور کی آواز سن کر عباس واش روم سے باہر نکلا کافی کا مگ جو کہ چند سیکنڈ پہلے اس نے ٹیبل پر رکھا  
تھا اب وہ نیچے فرش پر لڑھک رہا تھا مگر غصہ اسے فریم کے گرنے پر آیا جس کی کمرچیاں فرش پر بکھری  
ہوئی تھی اور دیا کی تصویر پر کھولتی ہوئی کافی گر چکی تھی عباس کی نظر دروازے پر کھڑی کومل پر پڑی  
جو بڑا سامنہ کھولے اپنے کندھے لہراتی ہوئی ہنس رہی تھی

"یہ کیا کیا تم نے" عباس غصے میں کومل کو دیکھتا ہوا اس سے پوچھنے لگا

"شارٹ مارا تھا" کومل فخر سے اس کو اپنا کارنامہ بتانے لگی

"تمہیں معلوم ہے تم نے میرا کتنا نقصان کیا ہے"

عباس گھورتا ہوا کومل کے پاس آکر اس سے پوچھنے لگا

"فرینڈ غصہ نہیں کرتے ہیں کومی کے گھر میں بہت سارے کافی کے مگز ہیں وہ تمہیں ان میں سے ایک لا کر دے دے گی"

کومل اپنے نئے فرینڈ کی ناراضگی سے ڈرتی ہوئی بولی

"میں کافی کے مگ کی بات نہیں کر رہا ہوں بلکہ اس تصویر کی بات کر رہا ہوں جو تمہاری اس بچگانہ حرکت کی وجہ سے خراب ہو گئی ہے"

عباس کومل کو گھورتا ہوا بولا

کومل سر نیچے کر کے فرش پر گرمی تصویر کو دیکھنے لگی جس پر گرم کافی اپنے نشان چھوڑ گئی تھی

"یہ بھی تمہاری فرینڈ ہے"

کومل عباس کا غصہ اگنور کرتی ہوئی معصومیت سے پوچھنے لگی

"نہیں یہ میرے لیے فرینڈ سے بھی زیادہ ہے اور اس کی تصویر کو تم نقصان پہنچا چکی ہو اس لیے اس وقت یہاں سے سیدھی شرافت سے چلی جاؤ" عباس نے کومل کا بازو پکڑ کر اسے اپنے بیڈروم سے باہر نکالا اور بیڈروم کا دروازہ بند کر لیا

"تم فرینڈ نہیں تم انکل ہوں کومی بے بی اب تم سے بات نہیں کرے گی"

کوئل کھڑکی سے جھانک کر اسے منہ چڑھاتی ہوئی وہاں سے چلی گئی غصہ کرنے کی وجہ سے اب عباس فریڈ سے دوبارہ انکل بن چکا تھا

---

آج ایک بہت بڑا پروجیکٹ شاہنواز کی کمپنی کو ملا تھا جس کی خوشی میں اس نے شہر کے مشہور ہوٹل میں پارٹی رکھی تھی سارے بڑے بڑے بزنس مین اور دوسری کمپنی کے مالک اس پارٹی میں مدعو تھے

آج کے دن پارٹی کے لئے نوین نے خاص اپنے لئے ڈریس بنوایا تھا اور وہ مسلسل شاہنواز کے ساتھ اس کے دوست احباب اور مختلف لوگوں سے مل رہی تھی جبکہ حنین ایک کونے کی ٹیبل پر بیٹھی مسلسل نوین کو دیکھ رہی تھی

نوین نے اسے اپنے ساتھ چلنے سے منع بھی کیا تھا کیونکہ یہ ایک بزنس پارٹی تھی نوین کو معلوم تھا وہ یہاں آکر بور ہو جاتی مگر وہ نوین سے ضد کر کے یہاں پر آئی تھی

کیونکہ آج کلج آف ہونے سے آدھے گھنٹے پہلے ہی وہ کلج سے نکل آئی تھی تاکہ آزہاد کا اس کا سامنا نہ ہو سکے یہاں بھی وہ نوین کے ساتھ اسی وجہ سے آئی تھی کہ کہیں آزہاد اسے کلج میں موجود نہ پا کر آج دوبارہ گھر پر آئے تو اسے حنین نہ لے



مگر یہاں پر موجود سب لوگوں کو چہرے پر آرٹیفیشل مسکراہٹ سجائے ایک دوسرے سے باتیں کرتے دیکھ کر وہ واقعی بور ہو رہی تھی اس لیے چیئر سے اٹھ کر بھیڑ سے نکلتی ہوئی ہوٹل کے اس جگہ پر چلی گئی جہاں کوئی موجود نہیں تھا

یہ ہوٹل کی بیک سائڈ تھی،، ہر تھوڑی دیر بعد کوئی ایک آدھ ویٹر ہی وہاں سے گزرتا۔۔۔ قریب ہی بڑے سے سوئمنگ پول کے پاس حنین بیٹھ گئی

نوین کے باس اسے بہت اچھے گے وہ حنین سے بہت شفقت سے لے لے تھے اسے ایسے ہی ڈیسنٹ لوگ پسند تھے اور ایک وہ تھا آزاد۔۔۔ ایک دم سے اس کی سوچوں کا رخ آزاد کی طرف گیا جس کا امپریشن حنین پر پہلی ملاقات سے ہی اچھا نہیں پڑا تھا تھوڑی بہت انسانیت اس نے دوسری ملاقات میں دکھائی بھی تو آخر میں کیا کیا۔۔۔

لڑکیوں سے کیسے عزت سے بات کی جاتی ہے شاید یہ بات اس کو چھو کر بھی نہیں گزری تھی یا پھر وہ تھا ہی بے باک اور بدتمیز قسم کا

جو بھی تھا حنین کو اس کا یوں بیڈروم میں آنا ذرا پسند نہیں آیا وہ یہ ساری باتیں نوین کو کیسے بتا سکتی تھی نوین چاہے اس کے کتنے ہی نخرے کیوں نہ اٹھا لے یا کتنی ضد پوری کر لے مگر کسی کسی معاملے میں وہ حنین کے ساتھ کافی سخت ہو جاتی تھی

حنین سوئنگ پول پر دائرے کی شکل میں بنے ٹائیلز پر بیٹھی ہوئی اپنی سوچوں میں لگن تھی

---

"تم یہاں کیا کر رہے ہو شاہنواز کی نظر اپنی طرف آتے ہوئے آزاد پر پڑی جو بلیک ڈنر سوٹ میں ملبوس چلتا ہوا اسی کے پاس آ رہا تھا اس کے قریب آتے ہی شاہنواز نے اس سے پوچھا

"آپ کی جاسوسی ڈیڈ"

جتنی سنجیگی سے شاہنواز نے سوال کیا تھا اتنی ہی سنجیگی سے آزاد نے جواب دیا آزاد کی بات سن کر شاہنواز کے چہرے کے زاویے بگڑے تو آزاد شاہنواز کے تاثرات دیکھ کر مسکرانے لگا

"ریلیکس جوک تمہا، میں نے سوچا کل سے تو آفس جوائن کرنا ہی ہے کیونکہ آج اس پارٹی میں بھی شرکت کر لی جائے تاکہ آپ اپنے بیٹے کا تعارف دوسرے لوگوں سے بھی کروا دیں"

آزاد اب نارمل انداز میں شاہنواز سے بولا تو شاہنواز اسے اپنے ساتھ لے کر پارٹی میں موجود دیگر افراد سے ملوانے لگا

"خورشید صاحب (مینجر) کو تو تم جانتے ہو باقی سارے آفس کے ورکرز کا تم سے کل ہی تعارف ہو جائے گا جب تم آفس جوائن کرو گے ہاں تمہیں نوین سے ملواتا ہوں"

سب سے تعارف کروانے کے بعد اب شاہنواز نے ویٹر سے، آفس کی کالیکس کے ساتھ بیٹھی ہوئی نوین کو بلانے کے لیے کہا پھر شاہنواز کا کوئی دوست آگیا تو شاہنواز آزاد کو اس سے ملوانے لگا

"سر آپ نے بلایا"

نوین کی آواز پر شاہنواز کے ساتھ ساتھ آزاد نے بھی پلٹ کر نوین کو دیکھا

"ہاں نوین میں نے تمہیں آزاد سے ملنے کے لیے بلایا ہے یہ ہے میرا بیٹا آزاد اور یہ کل سے ہی آفس جوائن کرے گا اور آزاد یہ ہیں مس نوین مرزا آفس کی سب سے اہم اور محنتی وکر ہونے کے ساتھ ساتھ میں پرسنل سیکرٹری"

شاہنواز ان دونوں سے ایک دوسرے کا تعارف کرا رہا تھا جبکہ وہ دونوں پلک جھپکائے بناء خاموشی سے ایک دوسرے کی طرف دیکھ رہے تھے۔۔۔

نوین آزاد کو پہلی نظر میں ہی پہچان گئی تھی یہ وہی بدتمیز لڑکا تھا جو حنین کو اس دن تنگ کر رہا تھا اور خود نوین سے بھی بدتمیزی سے مخاطب ہوا تھا

دوسری طرف آزاد ناصر نوین کو پہچانا بلکہ اسے اچھا خاصا دھچکا بھی نوین کی شکل کو دیکھ کر لگا تھا اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ حنین کی بہن اس کے ڈیڈ کی پرسنل سیکرٹری ہو سکتی ہے

"کیا تم دونوں پہلے سے ایک دوسرے کو جانتے ہو"

شاہنواز ان دونوں کی خاموشی کا نوٹس لیا وہ دونوں ہی خاموشی سے ایک دوسرے کی طرف دیکھ رہے تھے

"نہیں اتنا خاص نہیں جانتے ایک بار سہ سہری سی ملاقات ہوئی تھی،، ویل آپ سے مل کر خوشی ہوئی

مسٹر آزاد شاہ"

نوبین نے ناچاہتے ہوئے بھی اخلاقیات نبھاتے ہوئے زبردستی کا مسکرا کر کہا اور ساتھ ہی ہاتھ ملانے کے لئے آگے ہاتھ بڑھایا (جو کہ بزنس پارٹنر میں عام بات تھی)

"مگر مجھے کوئی خاص خوشی نہیں ہوئی تم سے مل کر"

آزاد اس کے اپنی طرف بڑھے ہوئے ہاتھ کو اگنور کرتا ہوا اپنے دونوں ہاتھ پینٹ کی پاکٹ میں ڈالے

نوبین کو دیکھ کر سنجیگی سے بولا جس پر نوبین کی مسکراہٹ غائب ہونے کے ساتھ ساتھ شاہنواز کے

چہرے پر بھی سنجیگی آگئی

"یہ کیا بد تمیزی ہے آزاد"

نوبین نے اپنا بڑھا ہوا ہاتھ نیچے کیا تو شاہنواز ناگواری سے آزاد کو دیکھتا ہوا بولا

"بد تمیزی کیسی ڈیڈ جو میں نے اس کے بارے میں فیل کیا وہی اسکو بولا"

آزہاد شاہنواز کو بولتا ہوا وہاں سے چلا گیا

"تم فیل مت کرنا تھوڑی لاپرواہی کی نیچر ہے آزاد کی"  
آزاد کے جانے کے بعد شاہنواز نوین کو دیکھتا ہوا بولا

"اُس اوکے میرے خیال میں اب مجھے بھی چلنا چاہیے"  
نوین شاہ نواز کی طرف دیکھ کر مسکراتی ہوئی بولی مگر اسے پہلے کے مقابلے میں آج آزاد پر اور بھی زیادہ  
غصہ آیا

"اتنی جلدی کیوں" شاہنواز نوین کو دیکھتا ہوا پوچھنے لگا

"ہنی بور ہو رہی ہوگی شاہنواز"  
نوین اب بات شاہنواز سے کر رہی تھی مگر اس کی آنکھیں چاروں طرف حنین کو ڈھونڈ رہی تھی

"اوکے چلی جانا پانچ منٹ کے لیے میرے ساتھ آکر مسٹر رحمان سے مل لو وہ پوچھ رہے تھے تمہارا"  
شاہنواز نوین کو دیکھتا ہوا بولا تو نوین کو اس کے ساتھ چلنا پڑا مگر اس کا دماغ آزاد کو یہاں دیکھ کر اب  
حنین میں اٹک گیا تھا

"اگر ہنی کی بہن ڈیڈ کی پرسنل سیکریٹری ہے تو ڈیڈ اور ہنی کی بہن کے اسکیئنڈل کی خبریں آجکل موو کر رہی ہیں۔۔۔۔۔ مطلب ڈیڈ کا افیر ہنی کی بہن کے ساتھ۔۔۔۔۔"

کچھ تھا جو آزہاد کو بہت ہی زیادہ برا لگا تھا وہ دوپیک چڑھا کر وہاں سے نکل کر پول والی سائیڈ پر آیا جہاں پہلے سے حنین موجود تھی

وہ جو پول کے قریب بیٹھی ہوئی اپنی سوچوں میں گم تھی کسی کو اپنے قریب آتا دیکھ کر سوچو کے بھنور سے نکلی چمکتے ہوئے شوز پر نظر پڑنے کے بعد حنین نے سر اٹھا کر اپنے سامنے کھڑے آزہاد کو دیکھا

"تم یہاں پر بھی پہنچ گئے"

حنین کھڑی ہو کر حیرت سے اس کو دیکھتی ہوئی بولی آخر وہ کوئی انسان تھا یا پھر کوئی جن، جو ہر جگہ اس کے پیچھے چلا آتا تھا

"یہ میرا گمان ہے یا واقعی تو میرے سامنے ہو"

آزہاد نے دو بار زور سے اپنی آنکھیں جھپکائی شاید آج دوپیک میں ہی اس کو چڑھ گئی تھی تبھی تو اسے اپنے سامنے حنین کھڑی نظر آ رہی تھی اس وقت وہ اپنے ڈیڈ اور نوین کو بالکل فراموش کر چکا تھا

"میرے سامنے زیادہ بننے کی ضرورت نہیں ہے، تم میرا پیچھا کرتے کرتے یہاں تک آئے ہو آخر کیوں کر رہے ہو تم مجھے تنگ"

حنین چڑ کر اس سے پوچھنے لگی

"اب میں اپنا پرابلم سمجھ گیا ہوں، میں نے تمہارا پیچھا نہیں کیا بلکہ تمہیں بہت زیادہ مس کیا کیونکہ نہ ہی تم آج کالج آئی اور نہ ہی اپنے گھر پر موجود تھی۔۔۔ لیکن دیکھ لو میرے سچے دل سے یاد کرنے پر تم آج بھی میرے سامنے موجود ہو"

آزہاد حنین کو دیکھتا ہوا بولا اور ساتھ ہی اس کا ہاتھ تھامتا کہ اسے چھو کر محسوس کر سکے کہ وہ واقعی اس کے سامنے کھڑی ہے

"مطلب تم آج دوبارہ میرے فلیٹ میں آئے تھے اور کالج بھی۔۔۔ اس طرح میرے پیچھے اپنا ٹائم ویسٹ کر کے تمہیں کچھ حاصل نہیں ہوگا"

حنین اس کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ کیے نوٹس کیے بغیر آزہاد کو دیکھتی ہوئی بولی جس پر آزہاد اس کو دیکھ کر مسکرایا

"آزہاد ٹائم ویسٹ کرنے والوں میں سے نہیں ہے ڈارلنگ، اسے جو شے پسند آجائے وہ اس پر اپنی مہر لگا کر اسے حاصل کر لیتا ہے"

آزہاد حنین کا تھما ہوا ہاتھ اپنے ہونٹوں کی طرف لے جاتا ہوا بولا تو حنین ایک جھٹکے سے اپنا ہاتھ کھینچا  
آزہاد کو حنین کی حرکت کچھ خاص پسند نہیں آئی جمبی اس نے قریب آکر حنین کی کمر کے گرد اپنے  
دونوں بازو حائل کیے اور خود سے حنین کو نزدیک کیا

"آج تمہارہ چہرہ دیکھ کر تو میں یہ بھول ہی گیا کہ تم کس کی بہن ہو، مگر میں چاہتا ہو تم یہاں سے  
جا کر اپنی بہن کو بتاؤ کہ آزہاد چیز کیا ہے"  
آزہاد بولتا ہوا حنین کے چہرے پر جھکنے لگا

"آزہاد چھوڑو مجھے یہ تم کیا کر رہے ہو"  
حنین اس کی گرفت میں مچلتی ہوئی اپنے دونوں ہاتھوں سے آزہاد کو پیچھے ہٹانے لگی اس کے منہ سے  
آتی ہوئی بدلو سے حنین کا دل متلانے لگا

"بہت حفاظت کرنی پڑے گی اب تمہاری بہن کو تمہاری"  
آزہاد اپنے ہونٹ حنین کے ہونٹوں کے نزدیک لایا

"آزہاد پلیز"  
وہ اپنا چہرے کا رخ دوسری سائیڈ کر کے احتجاجاً چیخا۔۔۔



آزہاد نے اپنا ایک ہاتھ اس کی کمر سے ہٹا کر اس کا چہرہ تھاما تھا، حنین نے پوری طاقت لگا کر اسے دھوکا دیا۔۔ ایک مٹے لگا تھا اسے آزہاد کے حصار سے نکلے ہوئے مگر دوسرے ہی مٹے حنین کا چلنے ٹائل سے پاؤں سلیپ کیا اور اب وہ پول کے اندر تھی

عباس دو گھنٹے پہلے کسی کام سے گھر سے باہر نکلا تھا، ابھی وہ کار پارک کر کے آنیکسی کی طرف بڑھنے لگا تو اسے کوثر دکھائی دی جو کہ کافی پریشان دکھائی دے رہی تھی

"سب خیریت ہے کوثر آپ یہاں کیوں کھڑی ہیں اس وقت"

عباس نے پریشان حال کوثر سے پوچھا

"آدھا گھنٹہ گزر گیا ہے کومل بے بی کا کچھ معلوم نہیں کہاں ہیں۔۔۔۔۔ یہ امجد (گارڈ) تھوڑی دیر دروازہ کھلا چھوڑ کر باہر نکل گیا تھا واپس آیا تو گیٹ کھلا ہوا تھا۔۔۔ کومل بے بی کو ہم سب مل کر پورے گھر میں تلاش کر چکے ہیں۔۔ ابھی فضل اور امجد باہر نکلے ہیں ان کو ڈھونڈنے کے لیے"

کوثر نے پریشان ہو کر ساری صورتحال عباس کو بتائی

"او گاڈ ایک تو یہ لڑکی بھی نا، آنٹی اور آزہاد تو کافی پریشان ہوں گیں"

عباس کو وجہ اور آزہاد کا خیال آیا تبھی وہ کوثر کی جانب دیکھتا ہوا پوچھنے لگا

"شاہ نواز سر اور آزہاد سر تو گھر پر موجود نہیں ہے وجیہ میڈم کو ابھی ہم سب نے نہیں بتایا وہ پریشان ہو گئیں تو ان کی طبیعت بگڑے گئی لیکن اب سوچ رہی ہوں،، آزہاد سر کو کال کر کے بتادو"

کوثر پریشانی سے عباس کو بولنے لگی

"اس کی ضرورت نہیں پڑے گی کوثر پیچھے مڑ کر اوپر کی طرف دیکھیں اپنی کومی بے بی کے کارنامے وہ کہاں پر پہنچی ہوئی ہیں"

عباس جو کہ کوثر کی بات سن رہا تھا اچانک اس کی نظر گھر کی چھت پر پڑی وہاں اسے کومل کھڑی نظر آئی

"خدا کا شکر ہے کومل بے بی مل گئی،، کال سے ہی ان کا موڈ خراب ہے میں ابھی انہیں بھلا کر نیچے لاتی ہوں"

کوثر شکر ادا کرتی وہاں سے جانے لگی

"آپ رکیں کوثر، کومل کو میں نیچے لے کر آ جاتا ہوں۔۔۔ فضل اور امجد دونوں کو کال کر کے فوراً بلائیں یوں مین گیٹ کھلا چھوڑنا مناسب نہیں ہے اور آپ آنٹی کے پاس جائیں"

عباس کوثر کو بولتا ہوا گھر کی چھت پر جانے لگا

"کیا کر رہی ہو تم یہاں پر اکیلی"

عباس چھت پر پہنچ کر کومل سے پوچھنے لگا جو کہ چھت کی دیوار پر کونیاں لٹکائے نیچے دیکھ رہی تھی  
عباس کی آواز پر اچانک مڑی

"تمہیں کیوں بتاؤں تم فرینڈ تھوڑی ہو ڈانٹا تھا تم نے کومی بے بی کو"  
کومل کل والی بات یاد کر کے عباس سے ناراض ہوتی ہوئی بولی

"اور تم نے کیا کیا تھا کل صبح کافی گرا کر دیا کی تصویر خراب کر دی تمہیں معلوم ہے وہ ایک ہی تصویر  
تھی اس کی میرے پاس"

عباس اسے اس کا کارنامہ یاد دلانے لگا مگر وہ اب اس کی بات سن کر بالکل خاموش ہو گئی

"دیا کی تصویر خراب کر دی اس کو نقصان پہنچا دیا کومی نے"  
عباس کو سمجھ نہیں آیا وہ آہستہ آہستہ کیا بڑبڑا رہی ہے مگر اچانک اس کے اوسان خطا ہوئے جب ایک  
دم اس نے کومل چھت کی دیوار کے اوپر چڑھتے ہوئے دیکھا

"یہ کیا کر رہی ہو کومل، دیوار سے نیچے اتر فوراً"  
عباس نے بھاگ کر کومل کے پاس آنا چاہا

"وہی رک جاؤ ورنہ کومی نیچے گود جائے گی"

کومل کسی ضدی اور ناراض بچے کی طرح عباس کو دھمکی دینے لگی، وہی عباس کے قدموں کو بریک گے وہ کومل سے چھ سے سات قدم کے فاصلے پر کھڑا تھا اسے ڈرتھا کہیں اسکے اگے قدم بھی آگے بڑھانے پر کومل واقعی اپنی بات پر عمل نہ کر لے

"نیچے کودنے سے تمہیں چوٹ گے گی درد ہوگا اور خون نکلے گا۔۔۔ ہو سکتا ہے تمہاری یہ ٹانگیں بھی ٹوٹ جائے اور ہاتھ بھی،، پھر تم کبھی بھی فٹبال نہیں کھیل سکو گے۔۔۔ اب اپنے فرینڈ کی بات مانو اور اپنا ہاتھ میرے ہاتھ میں دو"

عباس نے اس کو چھت سے گرنے کے نتائج بتانے کے بعد اپنا ہاتھ آگے بڑھایا

"مگر تم کومی کے فرینڈ نہیں ہو تم دیا کہ فرینڈ ہو"

کومل عباس کو دیکھ کر اداسی سے بولی

"غلط عباس صرف اور صرف کومی کا فرینڈ ہے اور کسی کا بھی نہیں"

عباس نے ابھی بھی اس کی طرف ہاتھ بڑھائے رکھا تھا اب وہ آستے آستے اسکی طرف قدم بڑھا رہا تھا

"پھر کومی اور عباس فٹ بال کھیلیں۔۔۔ مزا آئے گا۔۔۔ آآآ"

کومل کو بات کرتے کرتے دھیان نہیں رہا کیسے اس کا پاؤں سلپ ہوا اور وہ چھت سے نیچے گری

دوسری طرف عباس کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئی وہ تیزی سے دیوار کی طرف بھاگتا ہوا آیا مگر تب تک  
کوئل گر چکی تھی

---

"بچاؤ"

سوئنگ پول اس کی ہائیٹ سے کافی زیادہ گہرا تھا دوسرا حنین کو سوئنگ بھی نہیں آتی تھی حنین ہاتھ  
پاؤں مارتے ہوئے چلانے لگی

"ہنی"

آزہاد جو ایک دم حنین کے پول میں گرنے سے بوکھلا گیا تھا اس کو ڈوبتا ہوا دیکھ کر اپنا کوٹ اٹارتا ہوا  
خود بھی حنین کو بچانے کی غرض سے پول میں کودا اور جب وہ حنین کو پول سے باہر نکال کر لایا تو  
حنین کی آنکھیں بند تھی وہ بے ہوش تھی۔۔۔۔۔ آزہاد نے اس کو پاس رکھی ریلیکسنگ چیئر پر لٹایا

"ایکسیوز می سر اینی پروبلم"

وہاں سے گزرتا ہوا ویٹر آزہاد کے پاس آکر پوچھنے لگا

"ارنج ٹاول کو ٹیکلی"

آزہاد ویٹر کو بولتا ہوا حنین کا لونگ اسکرٹ گھٹنوں سے نیچے کرنے لگا، سردی کافی زیادہ تھی اور پول کا پانی بہت ٹھنڈا تھا، آزہاد نے اپنا کوٹ اٹھا کر حنین کے اوپر ڈالا

"ہنی آنکھیں کھولو پلیر، میں کچھ نہیں کر رہا صرف تمہیں تنگ کر رہا تھا"

اب آزہاد حنین کے گال تھپتپاتا ہوا اسے اپنی بات کا یقین دلانے لگا۔۔۔ حنین ویلے ہی آنکھیں بند کئے لیٹی تھی۔۔۔ آزہاد نے دوبارہ اس کے گال تھپتپانے کے ساتھ ہلکا سا پیٹ دیا تو حنین نے کھانستے ہوئے آنکھیں کھولیں۔۔۔ حنین اب آزہاد کو دیکھ رہی تھی اور آزہاد نے آنکھیں بند کر کے شکر ادا کیا

"کیا جان لینے کا ارادہ تھا میری"

آزہاد حنین کے گال پر اپنی انگلیوں سے پھیرتا ہوا اس سے پوچھنے لگا

"کیا ہو رہا ہے یہاں پر"

نہیں حنین کو ڈھونڈتی ہوئی وہی آگئی مگر وہاں کا منظر دیکھ کر وہ حیرانگی سے پوچھنے لگی

حنین پول کے پاس رکھی چیئر پر لیٹی ہوئی تھی جبکہ آزہاد اسی چیئر پر ایک سائیڈ پر حنین کے بالکل قریب بیٹھا ہوا تھا اور ان دونوں کے ہی لباس بھیکے ہوئے تھے

"آپی آئی سوئیر میں نے کچھ نہیں کیا وہ میں سوئنگ پول میں"  
نوین کی آواز پر آزہاد اور حنین دونوں نے نوین کو دیکھا۔۔۔ حنین بجلی کی رفتار سے چیئر کی دوسری سائیڈ سے اٹھی اور جلدی سے اپنی صفائی دینے لگی اتنے میں ویٹر ٹاول لے کر آیا

"یہ لیجئے سر"

ویٹر آزہاد کو ٹاول دینے لگا مگر نوین نے جھپٹ کر اس سے ٹاول لیا حنین کے پاس آکر آزہاد کا کوٹ حنین کے اوپر سے تقریباً کھینچ کر آزہاد کی طرف اچھالا جسے آزہاد نے کچ کیا

"اسی سائیڈ کا گیٹ اوپن کروائے"  
نوین ویٹر سے بولتی ہوئی ٹاول حنین کے گرد لپیٹنے لگی

"یہ کیز پکڑو اور یہی سے جا کر کار میں بیٹھ جاؤ میں آتی ہوں"  
نوین حنین کو کار کی کیز تھما کر گیٹ کی طرف اشارہ کرتی ہوئی بولی

حنین نے ڈر کے مارے ایک نظر بھی آزہاد کو دیکھے بنا نوین سے کار کی کیز لی اور وہاں سے چلی گئی۔۔۔ حنین کو جاتا ہوا دیکھ کر آزہاد بھی اپنا کوٹ ہاتھ میں تھامے وہاں سے جانے لگا

"تم رکو"

نوبن كى آواز ٲر آزهادر كا اور ٲلٹ كر نوبن كو ديكهنے لكا اس كے چهرے ٲر اس وقٹ بلا كى سنخيكى تهي۔۔۔  
نوبن آزهادر كو ديكهتي هوئي چل كر اس كے ٲاس آئي

"میں نے تمہیں پہلے بهى كہا تھا ميرى بهن سے دور رھو، میں اب بهى تمہیں كہ رهي هو تم ہنى سے دور  
رھو"

وہ آزهادر كى آنكھوں میں آنكھیں ڈالے خود بهى سنخيكى سے آزهادر كو ديكھ كر گويا هوئي

"مجھے يہ بات پہلے معلوم نہيں تهي ڈيڈ كى سيكرٹرى تم هو بلکہ يہ بات مجھے آج معلوم هوئي ہے لہذا میں  
نے پہلے تو تمہیں نہيں كہا مگر آج میں تم سے آج كہ رها هوں اور آخرى دفعہ كہ رها هوں ميرے باٲ  
سے دور رھو"

آزهادر نوبن كو اسى كے انداز میں بولا مگر آخرى جملے ٲر اس نے باقاعدہ آنكھیں دكھاتے هوئے ايك ايك لفظ  
ٲر زور ديا تھا

جس ٲر نوبن كے چهرے ٲر زيرىلى مسكراہٹ آئي۔۔۔ اس كى مسكراہٹ صاف ظاھر كر رهي تهي كہ وہ  
اپنے سامنے كھڑے شخص كى يا اسكى بات كى رتي برابر ٲروا نہيں كرتى يہ بات آزهادر كو سُلگا گئي



"آزہاد تم ایسا کیوں نہیں کرتے کہ یہ بات ایک بار اپنے ڈیڈ سے بھی کہہ کے دیکھو، دیکھتے ہیں تمہارے ڈیڈ تمہاری اس بات پر کتنا عمل کرتے ہیں کیونکہ میں تو تمہاری بات پر ہرگز عمل نہیں کرنے والی"

نوین اب بھی مسکراتی ہوئی آزہاد کو کہنے لگی جیسے اس نے تھوڑی دیر پہلے، اپنی ہونے والی انسلٹ کا آزہاد سے بدلہ لیا ہو۔۔۔ اب وہ اپنے آپ کو کافی ہلکا پھلکا محسوس کر رہی تھی

"ڈیڈ میری بات پر عمل کریں گے انہیں میری بات پر عمل کرنا پڑے گا اور عمل تو تم بھی میری بات پر کرو گی نوین مرزا ورنہ اس کا خمیازہ تمہیں اپنی بہن کی صورت بھگدنا پڑے گا کافی خوبصورت ہے تمہاری بہن کسی تازہ کلی کی طرح، اس کے اندرونی بیرونی ہر پرسنل معاملات کی خبر رکھتا ہوں میں۔۔۔ اگر تم نے مجھے مزید اپنی اوقات دکھائی ناں تو وقت ضائع کئے بغیر چٹکی میں مسل کر رکھ دوں گا میں تمہاری بہن کو"

آزہاد اس کے چہرے کے سامنے ہاتھ لا کر چٹکی بجاتا ہوا بولا۔۔۔ اب کی بار نوین کے فیس ایکسپریشن دیکھ کر مسکرانے کی باری آزہاد کی تھی

"پہلے میں تمہیں صرف ایک بدتمیز انسان سمجھتی تھی لیکن آج معلوم ہوا تم ایک گھٹیا انسان بھی ہو" آزہاد کو بولنے کے ساتھ نوین نے اپنے ہاتھ کی مٹھی بند کی تاکہ آزہاد کے منہ پر وہ خود کو تھپڑ لگانے سے باز رکھ سکے۔۔۔۔ آزہاد اس کے چہرے پر غصے کے تاثرات کے ساتھ اس کے ہاتھ کی بند مٹھی دیکھنے لگا

"کیا ہوا مجھے مارنے کا دل چاہ رہا ہے ایسا سوچنا بھی مت کیونکہ میں صرف بدتمیز اور گھٹیا انسان ہی نہیں بہت خطرناک انسان بھی ہوں"

آزہاد آنکھیں دکھا کر نوین کو دیکھتا ہوا اپنی بات ازبر کروا کر وہاں سے جاتے جاتے پلٹا

"بچا کر اور بہت زیادہ چھپا کر رکھنا اپنی بہن کو مجھ سے، لوگ مجھے یوں ہی بدتمیز نہیں کہتے، بہت زیادہ بہت چاہیے میری بدتمیزوں کو برداشت کرنے کے لیے"

آزہاد نوین کو بولتا ہوا وہاں سے چلا گیا۔۔ جبکہ اس کے لفظ نوین نے برداشت نہیں ہو رہے تھے

"بچاؤ مجھے"

عباس نے دھڑکنے والے دل کے ساتھ چھت کی دیوار سے جھک کر دیکھا تو لمبا سانس خارج کیا

چھت کی دیوار سے گے پائپ (جو کہ پانی ڈرین کرنے کے لیے لگایا گیا تھا) کو مل اب چہرے پر خوف کے اثر لائے اس پائپ کو پکڑ کر ہوا میں اپنے دونوں پاؤں چلا رہی تھی

"کومل اپنا ہاتھ دو ایک ہاتھ سے پائپ پکڑی رہنا دوسرا ہاتھ مجھے دو" عباس دیوار سے نیچے جھک کر اپنا ہاتھ کومل کی طرف بڑھاتا ہوا بولا

"کیا کومی بے بی نیچے گرے گی تو وہ مر جائے گی"

کومل نے ایک نظر نیچے ڈرائیو رے پر ڈالی پھر اپنا سر اوپر کر کے عباس سے سوال کرنے لگی

"نہیں یہ اتنی اونچائی نہیں ہے اور کومی بے بی بھی کافی ڈھیٹ شے ہے ایسے نہیں مرے گی بس چند ایک ہڈی ضرور ٹوٹ جائے گی تمہاری،،، اب باقی کی تفریح اوپر آکر کرنا جلدی ہاتھ پکڑاؤ اپنا"

عباس اپنا غصہ کنٹرول کرتا ہوا مزید دیوار سے جھک کر کومل کی طرف اپنا ہاتھ بڑھاتا ہوا بولا تاکہ کومل اس کا ہاتھ تھام لے

جب کومل نے بغیر کسی بے وقوفی یا پاگل پن کا مظاہرہ کرتے ہوئے ایک ہاتھ اونچا کر کے عباس کی طرف بڑھایا تو اس نے شکر ادا کر کے کومل کا ہاتھ مضبوطی سے پکڑا اور اپنی طرف کھینچتے ہوئے دوسرا ہاتھ بھی پکڑا

کومل کے دونوں ہاتھوں کو کھینچ کر وہ اسے دیوار کے پار چھت پر لانے میں کامیاب ہوا اور اپنا پھولا ہوا سانس بحال کرنے لگا

"واہ تم تو میرے فریڈ ہونے کے ساتھ ساتھ سپرین بھی ہو بس پیچھے چادر نہیں ٹنگی ہوئی"  
کومل عباس کو خوشی سے دیکھتی ہوئی بولی

جس پر عباس نے اس کا بازو پکڑا اور خاموشی سے سیڑھیاں اترتا ہوا اسے نیچے لایا اس کے کمرے میں  
لے جا کر اسے بیڈ پر بٹھایا

"ذرا بھی احساس ہے تمہیں کتنا پریشان کرتی ہو تم اپنے گھر والوں کو بدتمیز لڑکی"  
عباس کو لگا کہ کمرے میں آکر اب کومل کی جان کو کوئی خطرہ نہیں ہے اس لیے اس پر غصہ کرتا  
ہوا بولا

"کومی بدتمیز نہیں ہے اور لڑکی بھی نہیں ہے بلکہ ایک چھوٹا سا بے بی ہے"  
کومل ناراض ہوتے ہوئے عباس کو دیکھ کر بتانے لگی کیونکہ اس کا فریڈ دوبارہ بدل گیا تھا اور اس پر  
غصہ کر رہا تھا

"کوئی بے بی شے بی نہیں ہو تم اچھی خاصی بڑی لڑکی ہو تم،، آئندہ اگر کوئی اوٹ پٹانگ حرکت کی نہ تو  
رکھ کر دوں گا"

عباس نے ڈرانے کے لیے ہاتھ فضا میں بلند کیا تو کومل آنکھیں بند کر کے پیچھے ہوئی

"فوراً لیٹو بیڈ پر"

عباس نے ڈپٹے ہوئے کومل سے کہا کومل جلدی سے بیڈ پر لیٹ گئی

"یہ کمفرٹر کون اوڑھے گا"

عباس گھورتا ہوا اس سے پوچھنے لگا

"تم اڑھاؤ گے ناں"

کومل کا جواب سن کر وہ اس کو گھورتا ہوا کومل پر کمفرٹر ڈال کر اس کے روم سے باہر نکل گیا

"کیا ہوا کوئی بات ہو گئی ہے"

اس سے پہلے ایسا کبھی نہیں ہوا تھا کہ شاہنواز کی آمد پر نوین نے اسے اسمائل نہیں دی تھی اس کا کوٹ اتار کر ہینگ نہیں کیا تھا شاہنواز اس کے رویے کا نوٹس لیتا ہوا اس سے پوچھنے لگا

"آپ کو یاد ہے چند دن پہلے میں نے بتایا تھا کہ ایک لڑکا ہنی سے اس کا نمبر مانگ رہا تھا اور اس

لڑکے نے مجھ سے بھی کافی بدتمیزی کی تھی،، شاہنواز وہ لڑکا آزاد تھا"

نوین شاہنواز کو دیکھتی ہوئی اس کے سامنے چیئر پر بیٹھ کر شاہنواز کو بتانے لگی

"آزہاد۔۔۔ آزاد نے حنین اس کا نمبر مانگا تھا"

شاہنواز کو نوین کی بات سن کر کافی حیرت ہوئی کیونکہ شاہنواز اپنے بیٹے کی سرگرمیوں سے واقف تھا وہ پینے پلانے کے چکر میں ملوث رہتا مگر لڑکیوں سے دوستی کافی لمٹ میں رکھتا

"کیوں وہ لڑکا آپ کا بیٹا ہے تو آپ کو یقین نہیں آ رہا میری بات کا"  
نوین شاہنواز کو دیکھتی ہوئی پوچھنے لگی

"میں نے ایسا کب کہا کہ میں تمہاری بات پر یقین نہیں کر رہا اچھا اٹھو یہاں آؤ"  
شاہنواز نے نوین کو چیئر سے اٹھا کر روم میں موجود صوفے پر لا کر بٹھایا اور خود بھی اس کے پاس بیٹھا

"شاہنواز کوئی میرے بارے میں کچھ بھی بات کریں مجھے شاید اتنا برا نہیں لگے مگر کل آزہاد نے ہنی کے متعلق بہت غلط بات بولی ہے،،، آپ ہنی سے میری انٹیمٹ جانتے ہیں میری بہن مجھے بے حد عزیز ہے۔۔۔ آزہاد کی باتوں کو لے کر میں کافی ڈسٹرب ہو گئی ہو"  
نوین شاہنواز کو کل رات آزہاد کی بولی ہوئی باتیں بتانے لگی جسے سن کر شاہنواز کے ماتھے پر ناگوار لکیر واضح ہوئی

"تم نے مجھے کل رات کو ہی کیوں نہیں بتایا یہ سب"  
نوین کے منہ سے آزہاد کی باتیں سن کر شاہنواز کو آزہاد پر غصہ آنے لگا

"میں آپ کو رات کو ڈسٹرب نہیں کرنا چاہتی تھی مگر اس وقت آپ کو یہ سب کچھ اس لیے بتا رہی ہو تاکہ میں اور ہنی آگے جا کر ڈسٹرٹ نہ ہو۔۔۔ ایک بات اور بھی آزاد کو ہم دونوں کے متعلق شک ہو گیا ہے"

نوین پریشانی سے دیکھتی ہوئی شاہنواز کو بولی تو شاہنواز اس نے نوین کا ہاتھ تھاما

"مجھے اندازہ ہے اس بات کا کہ آزاد کو کہیں نہ کہیں سے ہمارے متعلق بھنک پڑ گئی ہے خیر تمہیں آزاد کی باتوں کو لے کر پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے میں سننبھالوں گا سب اور حنین سے متعلق بھی تم بے فکر ہو جاؤ میں سوچتا ہوں کچھ" شاہنواز کی بات سن کر نوین تھوڑا ریلیکس ہوئی

"میں آپ کے لیے کافی منگواتی ہوں" نوین مسکرا کر صوفے سے اٹھنے لگی

"کافی بات منگوانا پہلے یہاں آؤ"

اس کو اٹھتا ہوا دیکھ کر شاہنواز اپنے بازو پھیلاتا ہوا بولا تو نوین مسکرا کر اس کے سینے سے لگی

"اب کی بار دو دن کیسے گزر گئے بالکل معلوم نہیں ہوئے"

نوین دوہی میں گزرے ہوئے وہ پل یاد کر کے شاہنواز سے بولی

"میں بھی بالکل یہی سوچ رہا ہوں اب جلد از جلد کچھ سوچنا پڑے گا"

شاہنواز نوین کو باہوں میں لیے کہہ رہا تھا کہ اچانک اس کے روم کا دروازہ کھلا۔۔۔ وہ دونوں ہی بوکھلا گئے اور پیچھے ہٹے آزاد روم کے اندر داخل ہوا

"یہ کیا طریقہ ہے اس طرح کسی کے روم میں داخل ہوا جاتا ہے"

شاہنواز صوفے پر بیٹھا رہا جبکہ نوین فوراً کھڑی ہو گئی تھی

اس طرح یوں اچانک آنے کی کوئی درکر تو ہمت نہیں کر سکتا تھا آزاد کو دیکھ کر نوین کا منہ حلق تک کڑوا ہوا

"ڈیڈ یہ آفس کسی دوسرے کا نہیں بلکہ میرے باپ کا ہے۔۔۔ اوو غلط بول گیا جتنا یہ آفس آپ کا ہے اتنا میرا بھی ہے۔۔۔ کیا کچھ پرسنل کام ہو رہا تھا کافی گھبرا گئے تھے آپ"

آزاد تنقیدی نگاہوں سے نوین کو دیکھتا ہوا شاہنواز کی کرسی پر جا بیٹھا

"بلکہ اس بند کرو اپنی اور جو کہنے آئے ہو وہ کہو نہیں تو اپنے روم میں جاؤ"

شاہنواز اس کی بات پر بھڑکتا ہوا بولا

"بات تو کرنی ہے آپ سے ڈیڈ مگر کسی دوسرے کے سامنے نہیں۔۔۔ ہے یو گیٹ آؤٹ فروم ہیر"

آزاد شاہنواز کو جواب ہوا اچانک نوین کو دیکھ کر بولا نوین کا چہرہ غصے اور خجالت سے سرخ ہو گیا



"یہ کون سا طریقہ ہے بات کرنے کا آزاد، کیا سارے میوز اور ایٹیکسٹس تم امریکا چھوڑ کر آ گئے ہو معلوم نہیں ہے تمہیں لیڈرز کو کیسے مخاطب کیا جاتا ہے"

شاہنواز صوفی سے اٹھ کر اب آزاد پر مزید بھڑکتا ہوا بولا مگر آزاد اتنے ہی مزے سے کرسی پر بیٹھا ہوا جھول رہا تھا

"میں ککے ککے کے ایمپلائز کے سامنے بات کرنا پسند نہیں کرتا ڈیڈ، اس کو باہر بھیجیں"

آزاد اب نوین کو بالکل انور کر کے شاہنواز کو دیکھتا ہوا بولا

"وہ کہیں نہیں جائے گی جو بھی بولنا ہے اس کے سامنے بولو" شاہنواز برہم ہوتا ہوا بولا

"سر میں آتی ہوں تھوڑی دیر بعد" نوین شاہنواز کو کہہ کر آزاد کو گھورتی ہوئی وہاں سے نکل گئی جس پر آزاد کے لب پھیلے

"ڈیڈ مجھے یہ آپ کی سیکرٹری کچھ خاص پسند نہیں ہے میں چاہتا ہوں اس کو جلد سے جلد آفس سے فارغ کر دیا جائے"

آزاد اب بہت ریلیکس موڈ میں شاہنواز کو دیکھتا ہوا بولا شاہنواز چلتا ہوا آزاد کے قریب آیا

"اور نوین کی چھوٹی بہن اس سے تو شاید اس کا موبائل کا نمبر مانگ رہے تھے تم، ویسے کل کیا دھمکیاں دے رہے تھے نوین کو اس کی بہن کے متعلق"

شاہنواز نے اس کے سامنے کھڑا ہو کر پوچھنے لگا تو آزاد شاہنواز کو دیکھ کر کرسی سے کھڑا ہوا اور ڈھیٹ بن کر مسکرانے لگا

"ہنی کی بات کر رہے ہیں آپ وہ تو بہت کیوٹ سی ہے شکل بھی شاید اسکی اپنی ماں پر بھی گئی جبکہ آپ کی سیکرٹری نے یقیناً اپنے باپ کے نقش چرائے ہو گے۔۔۔ خیر مجھے نوین کی شکل سے کیا لینا دینا، رہی بات ہنی کے موبائل نمبر لینے کی وہ بات تو اب بہت پرانی بات ہو چکی ہے اب تو میں کچھ اور ہی سوچ رہا ہوں۔۔۔ ویسے میں آپ کو بتا دوں کہ کل میں نے نوین کو دھمکی نہیں دی تھی اسے وارن کیا تھا مگر افسوس اس نے میری وارننگ کو دھمکی سمجھا شاید اب کوئی چھوٹا موٹا ٹریلر دکھانا پڑے گا"

آزاد کچھ سوچتا ہوا شاہنواز سے بولا

"کیا کرو گے تم" شاہنواز غصے میں آزاد کو دیکھتا ہوا پوچھنے لگا

"جب سب کو علم ہوگا تو آپ کو بھی معلوم ہو جائے گا بس آپ اپنی سیکرٹری پر کم اور آفس پر زیادہ دھیان دیں"

آزاد شاہنواز کے دونوں شانوں پر اپنے ہاتھ رکھتا ہوا اسے مشورہ دینے لگا

"آزہاد بات یہ ہے کہ اگر تمہاری کسی بھی حرکت سے نوین کی بہن کو یا نوین کو کوئی بھی تکلیف پہنچی یا پھر کسی بھی قسم کا نقصان پہنچا تو یاد رکھنا کہ میں تمہارا باپ ہوں اور ابھی تمہیں بہت آرام سے سمجھا رہا ہوں تم شرافت کا مظاہرہ کرو اسی میں تمہاری بھلائی ہے"

شاہنواز اپنے کندھے سے آزہاد کے ہاتھ ہٹا کر اسے سائڈ میں کر کے خود اپنی چیئر پر بیٹھ گیا

"ڈیڈ کیا ہے نہ کہ جو مجھے تکلیف دیتا ہے میں اسے دہری تکلیف دیتا ہوں اور رہی بات نقصان پہنچانے کی تو ایک بزنس مین کو نفع نقصان کا سوچنا ہی نہیں چاہیے اور جہاں تک بات ہے شرافت کا مظاہرہ کرنے کی تو ابھی تک میں نے شرافت کا مظاہرہ ہی کیا ہوا ہے مگر میں ایسا زیادہ دیر تک نہیں کر سکتا۔۔۔۔۔ آپ کو اپنے بڑھتے ہوئے قدم روکنے ہو گے ڈیڈ ورنہ آگے آپ مجھ سے کسی بھی بات کی توقع کر سکتے ہیں"

آزہاد شاہنواز کو دیکھ کر کہتا ہوں اس کے روم سے چلا گیا

آزہاد آفس کے اپنے روم میں آ کر بیٹھا ویلے ہی دروازہ کھلا اور نوین چلتی ہوئی آزہاد کے روم نے آئی ٹیبل پر اپنی دونوں ہتھیلیاں جما کر ہلکا سا جھکی

"کل تم نے جو بھی ہنی کے متعلق کہا آزاد وہ میں نے بہت مشکل کر کے ضبط کیا تھا، آگے سے میری بہن کے متعلق بولنا تو دور کی بس سوچنا تک نہیں ورنہ نوین مرزا سے تمہیں دشمنی کس قدر مہنگی پڑ سکتی ہے تم اس کا اندازہ نہیں لگا سکتے  
نوین سنجیگی سے آزاد کو دیکھتی ہوئی بولی

"کس کی پریشانی سے تم میرے روم میں آئی ہو یہ میرے باپ کا روم نہیں ہے اور نہ ہی میں اپنے باپ کی طرح ملازموں کو منہ لگانا پسند کرتا ہو بلکہ انہیں انکی اوقات میں رکھتا ہوں یہ بات آئندہ کے لئے یاد رکھنا۔۔۔ ایک بات اور بھی یاد رکھنا نوین مرزا اگر تم نے اپنی راہوں کا تعین درست سمت پر نہیں کیا تو تم میرے منہ سے بولے ہوئے الفاظ تو جیسے تیسے نے برداشت کر گئی لیکن اگر تم نے اپنی حرکتیں نہیں چھوڑی تو جو میں تمہاری بہن کے ساتھ کروں گا وہ تمہارے لئے برداشت کرنا بہت مشکل ہو جائے گا۔۔۔ چلو اب دفع ہو جاؤ میرے روم سے" آزاد اس کو سنجیگی سے بولتا ہوا ایک بار پھر کرسی پر ریلیکس ہو کر بیٹھ گیا

"تمہیں اپنے ملازموں کو منہ لگانا پسند نہیں ہے نہ آزاد،، اب تم دیکھنا کہ یہ ٹکے کی ملازمہ کیسے تمہارے سر پر ناچتی ہے۔۔۔ نوین مرزا چیز کیا ہے اور اس کی اوقات کیا ہے اس کا تمہیں بہت جلد اندازہ ہو جائے گا"

آزاد نوین کو بولتی ہوئی اس کے کمرے سے باہر نکل گئی جبکہ آزاد لائٹس سے سیگنٹ سلگاتا ہوا نوین کی بولی ہوئی باتوں کو سوچنے لگا

.....

شاہنواز مجھے آپ سے ضروری بات کرنا تھی لہج کے بعد شاہنواز ایک فائل میں گھم تھا جب نوین اپنی ٹیبل سے اٹھ کر شاہنواز کی ٹیبل پر آئی

"بولو میں سن رہا ہوں"

شاہنواز نے فائل ایک طرف رکھی اور نوین کی طرف متوجہ ہوا

"مجھے ہنی کے متعلق آپ سے ضروری بات کرنا تھی شاہنواز"

نوین شاہنواز کو دیکھ کر بولی

"بولو کیا کہنا چاہتی ہوں تم ہنی کے بارے میں"

شاہنواز اب غور سے نوین کو دیکھتا ہوا پوچھنے لگا

شاہنواز میں خورشید صاحب (مینجر) کے بیٹے رافع سے ہنی کی شادی کرنا چاہتی ہوں وہ اچھا سلجھا ہوا لڑکا ہے پلیز آپ اس سلسلے میں خورشید صاحب سے بات کریں"

نوین شاہنواز کو دیکھتے ہوئے بولی سچ تو یہ تھا کہ وہ آزاد کی باتوں سے ڈر چکی تھی اور حنین کے لیے کوئی رسک نہیں لینا چاہتی تھی

"آریو سیریز نوین، مجھے حیرت ہو رہی ہے تمہاری اس بچگانہ بات پر۔۔۔ حنین کی ابھی عمر ہی کیا ہے اتنی چھوٹی عمر میں تم اس کی شادی کے بارے میں کیسے سوچ سکتی ہوں۔۔۔ آخر ایسا کیا مسئلہ درپیش آگیا ہے" شاہنواز کو جیسے نوین کی سوچ پر حیرت ہوئی

"شاہنواز آپ میری ٹینشن نہیں سمجھ سکتے مجھے آپ کے بیٹے سے خوف محسوس ہو رہا ہے وہ ہنی کے ساتھ کچھ بھی"

نوین پریشان ہوتی ہوئی شاہنواز کو دیکھ کر بولی

"آزہاد کچھ نہیں کر سکتا حنین کے ساتھ اور شادی ان سب مسئلوں کا حل نہیں ہوتا میں نے تمہیں کہا ہے نہ کہ میں حنین کے متعلق سوچوں گا، یقین کرو کچھ بہتر ہی سوچوں گا۔۔۔ اب ریلکس جاؤ" شاہنواز نوین کو یقین دہانی کراتا ہوا بولا تو نوین مسکرا کر اٹھنے لگی مگر آنکھوں کے آگے اندھیرا چھایا تو وہ دوبارہ ٹیبل پکڑ کر چیئر پر بیٹھ گئی

"کیا ہوا تم ٹھیک ہو"

شاہنواز اٹھ کر نوین کے پاس آیا اور اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر فکر مندی سے پوچھنے لگا

"آپ صرف ہنی کا مسئلہ حل کریں باقی دوسرے مسئلے میں خود سولو کر لوں گی"

نوبن شاہنواز کو دیکھ کر لا پرواہ انداز میں بولی

"کیا مطلب لو میں تمہاری اس بات کا۔۔۔ کیا سولو کرلو گی تم۔۔۔ نوبن یہاں میری طرف دیکھو اور مجھے بتاؤ کہ کیا بات ہے"

شاہنواز ایک عمر گزار چکا تھا یوں اچانک نوبن کا چکرانا اور اب نظریں چرانا اسے بہت کچھ سمجھا رہا تھا

"آپ کو احتیاط سے کام لینا چاہیے تھا شاہنواز، خیر میں آپ کو اس وقت کوئی ٹینشن نہیں دینا چاہتی، آج صبح ہی مجھے معلوم ہوا ہے۔۔۔ ایم پریگنٹ۔۔۔ میں کل ہی گلینالوجیٹ سے اپوائنٹمنٹ لے کر اس پروبلیم کو سولو کرتی ہو"

نوبن اب نرمی سے بولتی ہوئی شاہنواز کا حیرت زدہ چہرہ دیکھنے لگی

"اتنی بڑی بات تم مجھے صبح بتانے کی بجائے اب بتا رہی ہو نوبن۔۔۔ تم ہوتی کون ہو یہ فیصلہ کرنے والی، یہ بچہ میرا ہے یہ میٹر میرا ہے۔۔۔ اسکو کیسے سولو کرنا ہے میں تم سے بہتر جانتا ہوں"

شاہنواز اس سے ناراض ہوتا ہوا بولا اور اب وہ اپنا ہینگ کیا ہوا کوٹ پہن رہا تھا

"پہلے ہی کتنے مسئلہ آگئے ہیں یہ بات بتا کر میں آپ کو ٹینس نہیں کر سکتی تھی اور اس مسئلہ کا

سلوشن میں نے نکال لیا ہے وقت اور حالات کے حساب سے یہی سوٹیبل ہے"

نوبن شاہنواز کو دیکھ کر خود بھی کرسی سے اٹھتی ہوئی بولی

"نوبن تمہیں ہمارا بچہ مسئلہ لگ رہا ہے"  
شاہنواز افسوس سے اس کو دیکھتا ہوا پوچھنے لگا

"تو آپ بتائیں شاہنواز اس وقت یہ مسئلہ نہیں ہے تو اور کیا ہے۔۔۔ دنیا والوں کے سامنے آپ اپنی  
فیملی کے سامنے میں اپنی بہن کے سامنے کیا جواب دوں گیں ہم"  
نوبن اب سیریز ہو کر شاہنواز سے پوچھنے لگی

"جو سچ ہے ہم وہی جواب دیں گے اور تم کوئی الٹی سیدھی حرکت نہیں کروں گی۔۔۔ ابھی اور اسی وقت  
تم میرے ساتھ اپنے پراپر چیک اپ کے لیے چل رہی ہو"  
شاہنواز نوبن کو دیکھتا ہوا بولا

"ٹھیک ہے مگر اس وقت ہم کہیں نہیں جا رہے، آج آزاد کا فرسٹ ڈے ہے آفس میں ویلے بھی،  
میں کل کا اپنی فرینڈ ڈاکٹر شہلا سے اپوائنٹمنٹ لے لیتی ہو وہ گائنا لوجسٹ ہے میں اسی کو چیک اپ  
کروانا چاہتی ہو یہی ٹھیک رہے گا"

نوبن شاہ نواز کا کوٹ اتار کر واپس ہینگ کرتی ہوئی بولی



آج آزہاد کا آفس میں دوسرا دن تو وہ ساری فائلز منگوا کر خورشید صاحب (مینجر) سے آفس کی معلومات اور ورکرز کے بارے میں جان کاری لے رہا تھا تھوڑی دیر پہلے اس نے لیپ ٹاپ پر موجود سیو ڈیٹا اور ساری فنڈنگ چیک کی تھی

"خورشید صاحب آپ کل لنچ بریک کے بعد ایک میننگ آرگنائز کریں جس میں آفس کے تمام ورکرز کی شمولیت لازمی ہو، میں تمام ورکرز کے سامنے ان کے روبرو ہو کر، انہیں اپنے کام کا انداز اور کچھ قواعد بتانا چاہتا ہوں۔۔۔ یہ فائلز میں نے دیکھ لی ہیں پرسوں جو ٹینڈر ہماری کمپنی کو ملا ہے مجھے اس کی ساری ڈیٹیلز آدھے گھنٹے میں اپنی ٹیبل پر چاہیے"

آزہاد نے خورشید صاحب کو بوٹے ہوئے لیپ ٹاپ پیچھے کھسکایا جس پر وہ پچھلے ایک گھنٹے سے نظر جمائے ہوئے تھا، اب وہ اپنا سر پیچھے چھیڑ ٹیک کر آنکھیں بند کرتا ہوا کرسی پر جھوٹے لگا۔۔۔

خورشید صاحب آزہاد کا اشارہ سمجھ کر کمرے سے نکل گئے ابھی اسے چند سیکنڈ ہی گزرے تھے کہ آزہاد کا موبائل بجنے لگا۔۔۔

آزہاد نے آنکھیں کھول کر اپنے موبائل کی اسکرین کو دیکھا اسے واجد کال کر رہا تھا

واجد اس کے آفس کا ہی ایک ورکر تھا جس سے آزہاد کی کل ملاقات ہوئی تھی اس نے اپنا تعارف کرواتے ہوئے آزہاد کو اپنی وفاداری کا بھی بتایا کہ وہ آفس کے متعلق ہر اندر باہر کے معاملے اور آفس کی ہر چھپی ہوئی باتوں پر نظر رکھے ہوئے ہے۔۔۔ آزہاد اس کے چہرے پر چھائی کمینگی دیکھ کر سمجھ گیا

یقیناً وہ سہی بول رہا تھا وہ ایسے ہی کاموں میں ماہر انسان ہے تب ہی آزہاد نے اس کو ایک نئے کام پر لگا دیا

"ہاں واجد بولو کیسے کال ملائی"  
آزہاد کال ریسو کرتا ہوا واجد سے پوچھنے لگا

"سر چھوٹا منہ اور بڑی بات مگر خبر بھی بہت ضروری ہے اور بہت بڑی ہے اس وجہ سے آپ کو کال ملائی"  
واجد تھوڑا ہچکچاتا ہوا بولا

"فضول گوئی میں ٹائم برباد کرنے والے لوگ پسند نہیں مجھے، کام کی بات پر آؤ فوراً"  
آزہاد بیزار ہوتا ہوا اس سے بولا

"سر۔۔ شاہنواز سر اور نوین میڈم آدھے گھنٹے پہلے آفس سے نکلے تھے مگر وہ اس وقت ایک ہوسپٹل میں۔۔۔ میرا مطلب ہے میٹرنٹی ہوم میں موجود ہیں"  
واجد کی بات سن کر آزہاد ایک دم کرسی سے سیدھا ہو کر بیٹھا

حنین کو بار بار پر پرسوں رات والا منظر یاد آنے لگا کیسے آزہاد اس کو سوئنگ پول سے بچا کر لایا تھا اس وقت وہ ہوش میں نہیں تھی مگر وہ محسوس کر سکتی تھی آزہاد کی آواز میں اپنے لے پریشانی،، اپنے لے فکر اور ہوش میں آنے کے بعد شاید اس کی آنکھوں میں محبت بھی۔۔۔۔۔

"نہیں نہیں یہ میں کیا سوچنے لگ گئی اس بدتمیز انسان کے بارے میں"  
حنین نے فوراً اپنے دماغ میں آنے والی سوچ کو جھٹکا

"آخر اسے کیا ضرورت ہے یوں میرے پیچھے پڑنے کی اچھا خاصا پیسے والا انسان ہے،، شکل و صورت بھی ڈھنگ کی ہے لڑکیوں کی کمی تمھوڑی ہوگی اسے بھلا"  
حنین اپنی سوچوں میں گم جا کر آئینے کے سامنے کھڑی ہوئی

"تو شکل و صورت میں میں کونسی کم ہو"

اب وہ شیشے کے سامنے کھڑی خود اپنا جائزہ لینے لگی پھر اپنے بالوں کو اسکارف کی مدد سے باندھنے لگی

"افسوس قد سے مار کھا گئی ہنی تم۔۔۔ ویلے تو ہائیٹ اتنی چھوٹی نہیں لیکن شاید آزہاد کے شوڈر تک آتی ہوگی میں"

حنین سوچتی ہوئی دوبارہ بیڈ پر لیٹ گئی اسے ایک اور منظر یاد آیا جب آزہاد اس کے بیڈروم میں آیا تھا

"تم مجھے بتا دو تم میرے کس اسٹائل سے امپریس ہوگی"

آزہاد کے بولے گئے الفاظ حنین کو یاد آئے۔۔۔۔۔ ساتھ ہی یہ بھی کہ وہ اس کے کتنے نزدیک کھڑا تھا اور اس کی بولتی ہوئی نظریں۔۔۔ حنین نے اپنا نچلا ہونٹ دانتوں سے دبایا

"نزدیک تو وہ میرے پرسوں رات کو بھی تھا۔۔۔ اس کے منہ سے آتی وہ عجیب سی اسمیل۔۔۔ شاید ڈرنگ کی تھی"

یہ سوچ آتے ہی حنین کا دل برا ہونے لگا

"مجھے اور کچھ بھی سوچنا نہیں چاہیے اس کے متعلق، اس کی کلاس میں اور میری کلاس میں نمایاں فرق ہے۔۔۔ وہ ڈرنگ کرتا ہے ہر عام بگڑے ہوئے امیر زادوں کی طرح یقیناً اسے لڑکیوں سے فرینڈ شپ کا بھی شوق ہوگا کئی گرل فرینڈز ہوگیں اس کی"

حنین مزید بدل ہوئی

"اور سب سے بڑھ کر آپی۔۔۔ آپی کے سامنے تو میں اپنی سوچ ظاہر بھی نہیں کر سکتی وہ سیدھا سیدھا میرا گلا دبانے میں دیر نہیں لگائے گی"

ڈور بیل کی آواز پر حنین نے گھڑی میں ٹائم دیکھا۔۔۔ نوین کے آفس سے آنے کا ٹائم ہو گیا تھا وہ دروازہ کھولنے لگی

شکر ہے پرسوں رات پارٹی سے واپسی پر ڈرائیونگ کے دوران نوین نے اس سے زیادہ پوچھ گچھ نہیں کی۔۔۔ صرف نوین نے اتنا پوچھا تھا کہ وہ پانی میں کیسے گری

جس پر حنین نے اسے بتایا کہ اس کا پاؤں سلپ ہوا تھا اور آزاد نے اس کو بچایا۔۔۔ آزاد اس جگہ پر کب آیا، کیا کر رہا تھا یہ اسے نہیں معلوم۔۔۔ نہ جانے وہ اصلی بات کیوں چھپا گئی اور یہ بھی نہیں بتا سکی کہ آزاد ان کے فلیٹ میں بھی آچکا ہے

پرسوں رات کو ہی ڈرائیونگ کے دوران نہ جانے کیا سوچ کر نوین نے حنین کو بتایا کہ آزاد اس کے باس کا بیٹا ہے۔۔۔ حنین کو محسوس ہوا جیسے نوین اور بھی کچھ بولنا چاہ رہی تھی مگر وہ خاموش رہی

"تم"

حنین نے دروازہ کھولا تو آزاد کو اپنے سامنے کھڑا پایا حنین نے حیرانگی سے اس سے پوچھا اس کے چہرے پر سنجیگی چھائی ہوئی تھی وہ جواب دینے کی بجائے پورا دروازہ کھول کر فلیٹ کے اندر داخل ہوا اور دروازے کو لاک کر دیا

چھ بجے عموماً عباس آفس سے گھر آ جاتا تھا۔۔۔ وہ تھوڑی دیر پہلے ہی گھر آیا تھا ونڈو سے اس کی نظر گھر کے لان میں پڑی، اسے کومل چیئر پر بیٹھی ہوئی نظر آئی۔۔۔ عباس کچن میں چلا گیا، انیکسی کی صفائی

تو میڈ کر جاتی تھی مگر کھانا زیادہ تر وہ خود آفس سے آنے کے بعد بناتا تھا وجہ نے ایک دو بار اسے پیشکش کی تھی کہ وہ یہاں آکر ان کے ساتھ کھانا کھا لیا کرے مگر اس نے سہولت سے انکار کر دیا ابھی وہ کچن میں ہی موجود کوکنگ کر رہا تھا

کام کرنے کی عادت ویلے بھی اس کو شروع سے ہی تھی جب سے اس نے ہوش سنبھالا تھا اپنے پاس اپنے پیرنٹس کے علاوہ کسی دوسرے رشتے کو نہیں دیکھا تھا مگر تھوڑا بڑا ہو کر اسے معلوم ہوا اس کے پیرنٹس نے لو میرج کی تھی جس کی وجہ سے ان سے کوئی نہیں ملتا تھا اور نہ ہی کسی سے کانٹیکٹ تھا

چار سال پہلے اس کا اپنے پیرنٹس کے ساتھ اتفاق سے پاکستان آنا ہوا مگر حالات کی ستم ظرفی یہ ہوئی وہاں اس کی مدر کی ڈیوٹی ہو گئی تب اس نے فرسٹ ٹائم اپنے رشتے داروں کو دیکھا اپنی خالا ماموں چچا اور ان کے بچوں کو بھی

دیا سے بھی اس کی تب ہی ملاقات ہوئی تھی، وہ اس کی خالہ کی بیٹی تھی اور ایک اچھی نیچر کی لڑکی بھی۔۔۔ یہی وجہ تھی کہ اپنے فادر کے ساتھ پاکستان سے واپسی کے بعد بھی اس کا دیا سے کانٹیکٹ رہا

کھانا تیار ہو چکا تھا عباس دوبارہ لیونگ روم میں آیا بیڈ روم میں جانے لگا دوبارہ اس نے کھڑکی سے لان میں دیکھا کومل اب دونوں پاؤں اوپر کیے چیئر پر بیٹھی تھی۔۔۔۔ اس نے بیڈ روم میں جانے کا ارادہ ترک کیا اور باہر نکل کر لان کی طرف آگیا

"کومی بے بی پلیز کھالے نا، آپ کی میڈیسن کا ٹائم ہو گیا ہے"

عباس کومل کے پاس پہنچا تو کوثر کومل کے پاس کھڑی اس کی منتیں کر رہی تھی کہ وہ اپنی دوا کھالے

"تم گندی آنٹی ہو چلی جاؤ کومی کبھی تم سے یہ کڑوی میڈیسن نہیں کھائے گی"

کومل نے کوثر کو دیکھ کر چڑتے ہوئے کہا کوثر عباس کو دیکھنے لگی

"کیا بات ہے بھئی کوثر آپ کیوں ہماری کومی بے بی کو تنگ کر رہی ہیں"

عباس کوثر سے پوچھتا ہوا کومل کے برابر والی چیئر پر بیٹھا

"سر کومی بے بی میڈیسن نہیں لے رہی ہیں ضد کر رہی ہیں کہ آزاد سر کو بلایا جائے۔۔۔۔ آزاد سر نے جب سے آفس جوائن کیا ہے وہ ٹھیک طرح سے انہیں ٹائم نہیں دے پا رہے اس وجہ سے کومی بے بی مجھ سے بھی ناراض ہو گئی ہیں"

کوثر نے ساری بات عباس کے سامنے رکھی

"یہ موٹی کوثر جھوٹ بول رہی ہے یہ اکیلے میں کومی بے بی سے بات نہیں کرتی، کومی بے بی سے کھیلتی بھی نہیں،، کومی بے بی کو ڈراتی بھی ہے کہ کھانا نہیں کھایا تو تمہیں روم میں بند کر دوں گی۔۔۔ اگر شاور نہیں لیا تو واشروم میں بند کر دوں گی۔۔۔ یہ اکیلے میں کومی بے بی پر غصہ کرتی ہے۔۔۔ اس کے بڑے بڑے دانت اور ناخن نہیں ہیں مگر یہ موٹی پوری چڑیل ہے"

کومل نے عباس کے سامنے کوثر کی ساری پول پٹی کھول دی جس پر کوثر شرمندہ ہونے لگی

"بری بات ہوتی ہے کومی ایسے کسی کو نہیں کہتے۔۔۔ کوثر لائے کومی بے بی کی میڈیسن مجھے دیجیے اور اب یہاں سے جائیں" عباس نے کومل کو ٹوٹے ہوئے کوثر سے ہاتھ بڑھا کر میڈیسن لی جو کوثر عباس کو تھما کر وہاں سے چلی گئی

"اب کومی کوثر سے میڈیسن نہیں کھائے گی بلکہ اپنے فرینڈ سے کھائے گی"

عباس نے شیشی کھول کر ایک ٹیبلٹ نکالی اور ہتھیلی پر رکھ کر کومل کی طرف بڑھائی جسے کومل نے عباس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ مار کر نیچے پھینک دی

"فرینڈز ایسے نہیں ہوتے ہیں، فرینڈز اچھے ہوتے ہیں وہ سات میں کھیلتے ہیں اور باتیں بھی کرتے ہیں ان کے ساتھ مزہ بھی آتا ہے تم غصہ کرتے ہو اور ڈانٹتے بھی ہو کوثر موٹی آنٹی چڑیل ہے اور تم مونچھوں والے انکل"



کومل نے عباس سے ناراض ہو کر شکوہ کیا اور عباس نے اپنے لیے تعریفی کلمات سن کر اسے گھورا

"صرف ایک کومی ہی چھوٹا بے بی ہے باقی تو سب آنٹی اور انکل ہیں۔۔۔ اچھا اب یہ میڈلسن لو جلدی سے، آج کے بعد نہ میں غصہ کروں گا نہ ڈانٹوں گا"

عباس نے دوسری ٹیبلٹ اپنی ہتھیلی پر رکھ کر اس کی طرف بڑھائی کومل نے ہاتھ مار کر دوبارہ وہ ٹیبلٹ گرا دی

"کومل"

عباس نے غصے میں اس کا نام لے کر اسے گھورا

"دیکھا تم ابھی بھی کومی پر غصہ کر رہے ہو کوئی کومی بے بی سے پیار نہیں کرتا"

کومل کو رونا آنے لگا

"تو یار تم پیار کرنے والی حرکتیں بھی تو کرو۔۔۔ اچھا سوری اب غصہ نہیں کروں گا پرامس یہ میڈلسن لے لو اچھے بچوں کی طرح ویسے بھی کومی بہت پیارا سا بے بی ہے"

عباس نے کومل کو بہلاتے ہوئے دوبارہ ٹیبلٹ نکال کر اس کی طرف بڑھائی کومل نے ایک بار پھر ہاتھ مار کر اسے پھینک دی

عباس نے بنا کچھ بولے بنا اس کو گھورے دوسری ٹیبلٹ اس کی طرف بڑھائی، کومل نے اسے بھی ہاتھ مار کر پھینک دی چوتھی اور پانچویں بار بھی عباس نے بناء کچھ کھے اس کی طرف ٹیبلٹ بڑھائی مگر کومل نے بھی ڈھیٹ پن سے وہی عمل دہرایا

ایک بار پھر عباس نے شیشی سے ٹیبلٹ نکالی اور اپنی ہتھیلی پر رکھ کر کومل کی طرف بڑھائی کومل نے جیسے ہی اس پر ہاتھ مارنا چاہا عباس نے فوراً مٹھی بند کر لی اور دوسرے ہاتھ سے کومل کا ہاتھ نرمی سے پکڑا اور میڈیسن اس کے منہ کی طرف بڑھائی

"اگر کومی کو اپنے فرینڈ کے ساتھ فٹ بال کھیلنا ہے تو وہ یہ ٹیبلٹ فٹافٹ کھائے گی"

عباس نے ٹیبلٹ اس کے منہ میں ڈالی اور پانی کا گلاس اس کے ہاتھ میں تھمایا

اب اپنے کھے کے مطابق عباس کو کومل کے ساتھ فٹبال کھیلنا تھی

آج کومل خوش تھی کیونکہ عباس آج انکل سے دوبارہ اس کا فرینڈ بن گیا تھا وہ بھی اچھا والا

2k likes per next part ajj he post kiya jaye ga 😊🌹: Sham e

inteqam

By zeenia sharjeel

"لوک کیوں کر رہے ہو دروازے کو"

حنین نے آگے بڑھ کر دروازے کا لوک کھولنا چاہا مگر آزہاد اس کا بازو پکڑ کر اسے کھینچتا ہوا لیونگ روم تک لایا اور وہاں موجود بڑے سے جھولے پر حنین کو دھکا دیا ساتھ ہی اس نے اپنا کوٹ بھی اتار کر اس جھولے پر حنین کے پاس پھینکا

حنین آزہاد کے اس انداز پر حیرت زدہ ہو کر اسے دیکھنے لگی

"دیکھو آزہاد ہم آرام سے کسی اور دن بیٹھ کر تفصیل سے بات کر لے گے، اس وقت آپ کے آنے کا ٹائم ہے پلیز تم ابھی چلے جاؤ یہاں سے"

وہ پہلے بھی حنین کے بولے پر اس کے فلیٹ سے چلا گیا تھا حنین کو لگا وہ اب بھی اس کی بات سمجھ جائے گا مگر آج حنین کو اس کے تیور دیکھ کر ذرا سا خوف آ رہا تھا، کچھ اسکے انداز میں بدلاؤ تھا جو حنین کو الجھا رہا تھا۔۔۔ آزہاد نے اس کی بات سنتے ہوئے فرج سے پانی کی بوتل نکالی، بوتل سے منہ لگا کر پانی پینے لگا

"آرام سے بیٹھ کر بات کرنے کا ٹائم اب گزر گیا ہے۔۔۔ اب آرام سے بات کرنے کا کوئی فائدہ ہی نہیں اور بے فکر رہو تمہاری آپی آج کافی لیٹ آئے گی، وہ بچہ ایبورٹ کروا رہی ہے اس وقت"

آزہاد بہت نارمل سے انداز میں حنین کو بتا کر مزید بوتل سے پانی پینے لگا یہی تو اسکے اپر کلاس طبقے کی خصوصیت تھی، گناہ کر کے فوراً ہی ثبوت کو مٹا دینا آزہاد کو پورا یقین تھا اس کا باپ بھی نوین کو لے کر یہی کام کروانے گیا ہوگا

"کیا بکواس کر رہے ہو تم میری آپی کے بارے میں،، اتنی گھٹیا بات بوٹے ہوئے تمہیں شرم آنی چاہیے۔۔۔ نکل جاو فوراً یہاں سے ورنہ میں آپی کو بتا دوں گی کہ تم ہمارے فلیٹ تک پہنچ گئے ہو" حنین کو آزہاد کی بات سن کر شدید غصہ آیا جبھی وہ چیختی ہوئی بولی جس پر آزہاد ہنسا

"تمہاری بہن ایک گرمی ہوئی لڑکی ہے اور گرمی ہوئی لڑکی کے بارے میں گھٹیا بات کرتے شرم کیسی،، تم مجھے اپنی بہن سے ڈرا رہی ہو میں تو چاہتا ہوں آج جو جو میں تمہارے ساتھ کرو وہ سب تم اپنی آپی کو ضرور بتاؤں"

آزہاد نے بوٹے ہوئے پانی کی بھری بوتل حنین کے سر پر انڈیل لی

"یہ کیا بیہودگی ہے"

اچانک آزہاد کی حرکت پر وہ تلملا اٹھی اور آزہاد کا ہاتھ پکڑنے لگی

"اسے بے ہودگی نہیں کہتے ہنی ڈیئر اصل بے ہودگی تو میں تمہارے ساتھ اب کروں گا"

آزہاد اپنے ایک ہاتھ حنین کے دونوں ہاتھوں قابو کرتا ہوا دوسرے ہاتھ موجود پانی کی بوتل سے اب حنین کے شولڈرز اور گلے میں پانی ڈالتا ہوا اس کے کپڑے بھگونے لگا۔۔۔ پانی کی خالی بوتل پھینک کر اس نے حنین کو بھی دھکا دیا حنین فرش پر جا گری

"آج تمہاری بہن کو تمہاری حالت دیکھ کے معلوم ہوگا کہ مینٹلی ٹارچر کیسے کیا جاتا ہے"

آزہاد ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کرتا ہوا اپنی آستین فولڈ کر کے حنین کی طرف قدم بڑھانے لگا

"آزہاد"

حنین نے ڈر کر اس کا نام پکارا تھا اور اٹھ کر اپنے بیڈ روم کی طرف بھاگی اس سے پہلے وہ بیڈ روم کا دروازہ بند کرتی آزہاد نے زور سے دروازہ پر اپنا ہاتھ مارا دروازہ زور سے کھلنے پر وہ نیچے جا گری

"نہیں نہیں آزہاد پلیز نہیں"

آزہاد حنین کے قریب آ کر اسے اٹھانے لگا تا تب وہ روتی ہوئی چیختی

وہ اسے اپنے حصار میں لیے حنین پر جھکا حنین نے زور زور سے اس کے سینے پر اپنے ہاتھ مارنا شروع کر دیے۔۔۔

آزہاد اس کے بالوں سے اسکارف کھینچ کر اس کے دونوں ہاتھ کمر تک لے جا کر باندھنے لگا

"میرا گناہ کیا ہے آزاد، مجھے میرا جرم بتاؤ"  
حنین روتی ہوئی اس سے پوچھنے لگی تب آزاد نے اسے کندوں سے پکڑا

"یہ تو کہاوت سنی ہوگی نہ تم نے کہ آٹے کے ساتھ گھن بھی پستا ہے آج تم اپنی بہن کا کیا بھگتان  
بھروں گی"

آزاد حنین کو دیکھتا ہوا پتھر یلے لہجے میں بولا

حنین کے کندھوں سے اپنے ہاتھ ہٹا کر اپنا بازو اس کی کمر کے گرد باندھ کر دوسرے ہاتھ سے اس کا  
منہ دبوچا

"معلوم ہے تمہیں وہ اپنی اداؤں اور جلووں سے کس کا دل بہلاتی ہے، کس کے بستر کی زینت بنی  
ہوئی ہے پچھلے ایک سال سے۔۔۔ معلوم ہے تمہیں کس کے ساتھ تمہاری بہن نے ناجائز تعلقات  
استوار کیے ہیں۔۔۔ میرے باپ کے ساتھ"

آزاد نے آخری جملہ دانت پیس کر کہا اور حنین کو بیڈ پر دھکا دیا

اب وہ اپنی ٹائی اتار کر بیڈ کے پاس حنین کے قریب آنے لگا حنین نے روتے ہوئے پیچھے سرکنا شروع  
کیا تو آزاد نے اس کے دونوں پاؤں پکڑ کر اپنی ٹائی اس کے گرد باندھنا شروع کر دی

"میری بہن اور اپنے فادر کے جرم کی سزا تم مجھے کیوں دے رہے ہو آزاد۔۔۔ میرا کیا قصور ہے مجھ پر ترس کھاؤ پلیز"

حنین اب بے بسی سے روتی ہوئی چیخ کر آزاد سے بولی

"تمہاری بہن کو دو دن پہلے آگاہ کیا تھا میں نے اگر اس نے اپنے قدم نہیں روکے تو میں اس کی بہن کو ہرگز چھوڑنے والا۔۔ مگر کل وہ آفس آکر الٹا مجھے چیلنج کر گئی کہ میرے سر پر ناچے گی یا تو تمہاری بہن تم سے محبت نہیں کرتی یا پھر اس نے میری باتوں کو سیریس نہیں لیا۔۔۔ آج وہ میرے ڈیڈ کے ساتھ گئی ہے اپنا گناہ اور ناجائز ثبوت مٹانے۔۔۔۔ اپنے باپ کو تو میں اچھی طرح بتاؤں گا ہی مگر اس سے پہلے میں تمہاری بہن کو ایسا سبق دینا چاہتا ہوں جسے وہ ساری زندگی یاد رکھے"

حنین کے پاؤں سائیڈ پر کرتا ہوا وہ اس کی گردن پر جھکا اس سے پہلے آزاد کے ہونٹ حنین کی گردن کو چھوتے

"اس سے بہتر ہے میرا گلا دبا دو آزاد، مجھے مار کر بھی تمہارا انتقام پورا ہو جائے گا۔۔۔ پلیز مجھے مار دو مگر یوں پامال مت کرو"

حنین کی آواز، آزاد کے کانوں میں گونجی تو آزاد سر اٹھا کر اسے دیکھنے لگا حنین کی آنکھیں

رو رو کر سرخ ہو چکی تھی وہ اس وقت مکمل طور پر آزہاد کی حصار میں سسک رہی تھی۔۔ دو بہنیں اور ان دونوں کی مختلف سوچ آزہاد نے دل میں سوچا، اس نے اپنا ہاتھ حنین کے کندھے سے ہٹا کر حنین کی آنکھوں کو چھونا چاہا تو حنین نے اپنے چہرے کا رخ دوسری سمت کر لیا

آزہاد اٹھ کر بیٹھا اور بیڈ سے نیچے پاؤں لٹکا کر بیٹھ گیا اب اس کی پشت حنین کی طرف تھی اپنی پاؤں سے سگریٹ لائٹر نکال کر وہ سگریٹ پینے لگا حنین ابھی بھی بیڈ پر لیٹی ہوئی اسی کو خوف سے دیکھ رہی تھی

وہ اپنی سسکیاں منہ میں ہی دبائی ہوئی اپنے ہاتھوں پر زور دے رہی تھی کہ کسی طرح اس سے کُھل جائے مگر آزہاد نے اس کے ہاتھ بہت کس کر باندھنے تھے وہ صرف انہی کھولنے کی کوشش کر سکتی تھی سگریٹ پینے کے بعد آزہاد نے گردن موڑ کر حنین کو دیکھا

حنین کو ایک بار پھر اس سے خوف آنے لگا اسے لگا اب وہ اس کا گلا دبا دے گا اپنا انتقام پورا کرنے کے لئے۔۔۔ کیپری سے چھلکتی ہوئی سفید پنڈلیوں پر آزہاد کی نظر پڑی اس نے حنین کے پاؤں کو چھونے کی کوشش کی حنین نے جلدی سے اپنے پاؤں سمیٹے ایک دفعہ دوبارہ اسے رونا آنے لگا تب آزہاد نے اس کے پیروں کو سیدھا کر کے پاؤں پر بندھی ٹائی کھولنے لگا



"ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے تمہارا گلا تو میں ہرگز نہیں دبائے والا نہ ہی تمہارے ساتھ وہ کرنے والا ہوں جس کا غصے میں سوچا تھا۔۔۔ بدتمیز اور بیہودہ تو میں بہت ہوں مگر اس لیول تک کا نہیں بن سکتا جتنا تم نے سوچ لیا ہے"

آزہاد حنین کے پاؤں کھولتا ہوا سنجیگی سے بولا

"تمہیں اپنی بہن کو سمجھانا ہوگا ہنی، وہ میری ماں کا گھر برباد کر رہی ہے میں اپنی ماما کی آنکھوں میں آنسو نہیں دیکھ سکتا جیسے اس وقت تمہاری آنکھوں میں مجھے آنسو برداشت نہیں ہوئے"

اب وہ حنین کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اس کو بٹھاتا ہوا اس کے ہاتھ کھولنے لگا

"بہت غصہ ہے مجھے نوین پر، اتنا کہ میں اس کو تکلیف دینا چاہتا ہوتا کہ وہ تڑپے۔۔۔ مگر میں اسے تڑپانے کے لئے شاید میں تمہیں ازیت نہیں دے سکو کیونکہ میں۔۔۔۔"

آزہاد اب اسکارف سے حنین کے بالوں کو دوبارہ قید کرتا ہوا اپنی بات ادھوری چھوڑ کر حنین کا چہرہ دیکھنے لگا اور حنین اس کی بات کا انتظار کرنے لگی

"کیونکہ تم"

آزہاد بیڈ سے اٹھ کر کمرے سے نکلنے لگا تب حنین الجھ کر ایک دم بولی آزہاد نے اسے مڑ کر دیکھا

"کیونکہ میں تمہاری بہن جتنا گھٹیا نہیں ہوں"

15 منٹ پہلے نوین گھر پہنچی تھی شاہنواز نے ہی اس کو گھر ڈراپ کیا تھا۔۔۔ نوین کے اصرار پر شاہنواز اسے اس کی دوست ڈاکٹر شہلا (کاغنی) کے پاس اسے لے گیا تھا جو کہ کوئی اتنی مشہور نہیں بلکہ ایک نارمل سے میڈیٹل ہوم کی ڈاکٹر تھی

نوین نے ڈاکٹر شہلا کے پاس جانے کا اصرار اس لیے کیا تاکہ وہ اس سے اپنی مرضی کی رپورٹ تیار کروا سکے۔۔۔ شہلا کو نوین سے اتنی محبت نہیں تھی کہ وہ دوستی میں یہ کام کر دیتی بلکہ نوین کی دی گئی پرکشش اماؤنٹ سے وہ الٹراساؤنڈ کی نقلی رپورٹ بنانے کے لیے تیار ہوئی تھی

نوین شاہنواز کے ساتھ خوش تھی جیسا سال بھر سے چل رہا تھا کم از کم حنین کی شادی تک ایسے ہی چلتا رہتا تو اچھا تھا مگر نوین کو بچ میں یوں اچانک آزہاد کا آنا بری طرح کھلا تھا وہ نہ صرف اس کے اور شاہنواز کے بچ آیا تھا بلکہ اس کے اور حنین کے بچ میں بھی آنے کی کوشش کر رہا تھا جو کہ نوین بالکل بھی برداشت نہیں کر سکتی تھی۔۔

اپنے اور اپنی بہن کے بچ تو وہ اسے بالکل بھی نہیں آنے دے گی یہ تو طے تھا مگر اب نوین کو شاہ نواز کی طرف سے بھی دھڑکا لگا رہتا تھا

نوبن نے اپنے قدم مزید جمانے کے لئے جھوٹ کا سہارا لیا مگر ساتھ ہی اب وہ کچھ آزہاد کو بھی باور کروانا چاہتی تھی

آج حنین نے اس کے لئے دروازہ نہیں کھولا تھا نوبن نے گھر میں آکر حنین کے روم میں جھانکا وہ روم کی لائٹ کھولے آنکھوں پر ہاتھ رکھے لیٹی تھی۔۔۔ نوبن کے دو بار پکارنے پر بھی وہ ویسے ہی لیٹی تھی

نوبن اس کے رویے کو نوٹس کیے بغیر اپنے روم میں آگئی اور چیخ کرنے کے بعد کچن میں جا کر اپنے لئے کھانا گرم کرنے لگی

"ایبارشن کروا لیا آپ نے"

ابھی کھانے کا دوران ہی ہوا تھا تب اسے حنین کی آواز آئی نوبن نے سر اٹھا کر حیرت سے حنین کو دیکھا وہ ڈائننگ ٹیبل کے سامنے سینے سے ہاتھ باندھے کھڑی اس سے سوال کر رہی تھی

"کیا بکواس کی ہے تم نے ہنی، دماغ درست ہے تمہارا تمہاری ہمت کیسے ہوئی اس طرح بے ہودہ بکواس کرنے کی، وہ بھی اپنی بڑی بہن کے سامنے" نوبن کو حنین کے رویے اور بات کے انداز سے کچھ گڑبڑ کا احساس تو ہوا مگر پھر بھی وہ چہرے پر غصے کے تاثرات لائے سختی سے اس پر چیخنے لگی

"اونچی آواز میں چیخ کر میری آواز کو دبائے مت آپ۔۔۔ آپ نے کیسے ہمت کر لی اتنا بڑا اور غلیظ قدم اٹھانے کی آپ کا اپنے باس کے ساتھ ناجائز"

حنین ایک بار پھر بولی

"میں کہتی ہوں بکو اس بند کرو اپنی،، کس نے بھرے ہیں تمہارے کان میں پوچھتی ہوں کس نے تمہارے ذہن میں میرے خلاف زہر اندیلا ہے نام بتاؤں مجھے اس کا"

اب کی بار نوین پہلے سے بھی زیادہ زور سے چیخی تھی ساتھ ہی وہ کرسی کسکا کر حنین کے سامنے آئی اور سختی سے اس کا بازو جھنجھوڑا تبھی حنین نے اسکا دوسرا ہاتھ اٹھا کر اپنے سر پر رکھا

"میری قسم کھا کر بولیں آپ، جو کچھ میں نے بولا ہے اس میں کوئی سچائی نہیں ہے آگے سے میں آپ کو ایک لفظ نہیں بولوں گی"

حنین آنکھوں میں نمی لیے نوین سے پوچھنے لگی نوین نے غصے میں گھور کر اپنا ہاتھ اس کے سر سے ہٹایا

"آزہاد سے کانٹیکٹ ہے تمہارا کس حد تک بڑھایا ہوا ہے تم نے اس سے اپنا ریلیشن،، مجھے بالکل سچ بتانا ہنی"

یہ تو طے تھا حنین کو جو بھی کچھ بھنک پڑی تھی وہ آزہاد سے ہی پڑی ہوگی کیونکہ آج کل اسی نے قسم کھائی ہوئی تھی نوین کا جینا حرام کرنے کی

"جس طرح کا تعلق آپ کا اس کے فادر کے ساتھ ہے میرا اس سے نہیں ہے مگر آج میری آنکھوں سے اس نے پردہ ہٹایا اور مجھے بتایا کہ میری بہن کتنی گرمی ہوئی اور ہلکے کردار کی مالک ہے"

حنین روتی ہوئی بولی مگر نوین کے پڑنے والے ہاتھ نے حنین کو آگے کچھ بھی بولنے سے روک دیا

حنین بے یقینی سے اپنے گال پر ہاتھ رکھے نوین کو دیکھنے لگی جو ابھی بھی ہو غضب ناک نظروں سے اس کو گھورنے میں مصروف تھی

"کمرے میں جاؤ اپنے"

نوین آنکھیں دکھاتی ہوں یہ حنین سے بولی

حنین ابھی بھی اپنی بہن کو دیکھ رہی تھی اس کی آنکھوں میں کوئی پشیمانی کوئی شرمندگی حنین کو نظر نہیں آئی حنین کا دل مزید خراب ہوا

"جاؤ"

اب کی بار نوین گلا پھاڑ کر چیخی تو حنین خاموشی سے اپنے کمرے میں چلی گئی

"آزہاد چھوڑو گی نہیں میں تمہیں"

نورین دل میں بولتی ہوئی اپنے بیڈروم میں آگئی اور موبائل اٹھا کر شاہنواز کو کال ملانے لگی

"اوکے میں اس سے پوچھتا ہوں مگر تم ٹینشن نہیں لو ڈاکٹر نے تمہیں ٹینشن فری رہنے کے لیے کہا ہے"

شاہنواز نے نورین کی ساری بات سن کر اسے تحمل سے سمجھاتے ہوئے کہا شاہنواز نے محسوس کیا اس وقت نورین کافی غصے میں تھی

"میں ٹینشن نہیں لو شاہنواز اس سچویشن میں کہ جب میری چھوٹی بہن جسے میں نے پالا ہے جو میرے سامنے اپنی زبان نہیں کھولتی، آج میرے سامنے کھڑے ہو کر مجھ سے میرے اور آپ کے تعلقات کا پوچھ رہی ہے۔۔۔ شاہنواز آزہاد نے اس کو نہ جانے کیا کچھ بولا ہے یہاں تک کہ آپ کے بیٹے نے مجھے میری بہن کی نظروں میں یہ کہہ کر گرا دیا کہ میں اپنا بے بی ایبارٹ کروا کر آ رہی ہو اور آپ کہہ رہے ہیں کہ میں خوش رہو" نورین اپنے کمرے کا دروازہ بند کر کے مسلسل کمرے کے چکر کاٹتی ہوئی شاہنواز کو باتیں سنارہی تھی

"میں نے تم سے کہا ہے ناں نورین، میں اس سے جاکر پوچھتا ہوں اب ریلیکس ہو جاؤ اور سونے کی کوشش کرو کل آفس کے بعد میں تمہارے پاس آؤں گا پھر ہم دونوں مل کر حنین کے لئے کچھ ڈسائڈ کرتے ہیں"

شاہنواز بہت مشکلوں سے اسے ٹھنڈا کرتا ہوا کال رکھ چکا تھا۔۔۔ لمبا سانس کھینچ کر وہ ٹیرس سے اپنے روم میں آیا جہاں وجیہ بیڈ پر سو رہی تھی ایک نظر اس پر ڈال کر وہ کمرے سے نکلا اور آزہاد کے روم میں پہنچا

"کہاں سے آرہے ہو تم"

راکنگ چیئر پر بیٹھا آزہاد سموکنگ کر رہا تھا شاہنواز نے اس سے سوال کیا

"کومل کے روم میں تھا ابھی تھوڑی دیر پہلے سوئی ہے وہ"

آزہاد شاہنواز کو دیکھ کر پاس رکھی ایش رُے میں سگریٹ مسلتا ہوا بولا

"میں ابھی کی بات نہیں کر رہا ہوں اور آفس کے بعد کہاں گئے تھے تم"

شاہنواز نے سنجیدہ تاثرات کے ساتھ آزہاد سے پوچھنے لگا

"میں نے آپ سے پوچھا آپ آفس میں لنچ بریک کے بعد کہاں مصروف تھے یا کیا کچھ کرتے پھر رہے تھے"

وہ شاہنواز کے روبرو آ کر بولا

"تم میرے باپ نہیں ہو، میں تمہارا باپ ہوں، کیوں ملنے گئے تم حنین سے اور کیا بولا ہے تم نے اسے" شاہنواز اب آزاد کو غصے میں دیکھ کر سخت لہجے میں پوچھنے لگا

"سچائی بتائی ہے میں نے اسے، اصلیت بتائی ہے اس کی بہن کی۔۔۔ یہی بتایا ہے کہ تمہاری بہن ہے" (kept) میرے باپ کی کیپٹ )  
آزاد نے بے خوفی سے شاہنواز کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا

"آزاد"

شاہنواز زور سے چیخا اور اسکا ہاتھ فضا میں بلند ہوا آزاد اب بھی شاہنواز کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے اسے دیکھ رہا تھا

"آپ کو کیا لگتا ہے مجھے خبر نہیں ہے آپ کی حرکتوں کی، آج آپ جو عظیم کام کرنے اس تھرڈ کلاس لڑکی کو لے کر میٹرنٹی ہوم گئے تھے شرم آرہی ہے مجھے آپ کو اپنا باپ کہتے ہوئے۔۔۔ میں صرف خاموش ہو تو اپنی ماں کی وجہ سے، آپ کے کروت ان کے سامنے لاکر میں ماما کی آنکھوں میں آنسو نہیں دیکھ سکتا۔۔۔ اب جبکہ بات آپ کے اور میرے درمیان کھل گئی ہے تو آپ اسے میری درخواست سمجھے آرڈر، دھمکی، وارننگ یہ جو چاہے سمجھیں۔۔۔ آپ کو اپنے تعلقات نوین مرزا سے ختم کرنے ہوں گے"

آزاد اب سنجیگی سے شاہنواز کو دیکھتا ہوا بولا



"نہیں تو کیا کر لو گے تم"

شاہنواز جو کافی دیر سے خاموش کھڑا اس کی باتیں سن رہا تھا اپنے بیٹے سے پوچھنے لگا

"سمپل ڈیڈ میں اسے جان سے مار دوں گا"

آزہاد نے بہت آرام سے یہ جملہ بولا تھا مگر دروازے پر وجیہ کو دیکھ کر اس نے اب کچھ بھی بولنے سے اپنے آپ کو باز رکھا

وجیہ ویئل چیئر پر بیٹھی دونوں باپ بیٹوں کو ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔ آزہاد کے دروازے کی طرف دیکھنے پر شاہنواز نے مڑ کر دیکھا تو وجیہ کو دروازے پر دیکھ کر ایک پل کے لیے وہ اس سے نظریں چرا گیا آزہاد چلتا ہوا وجیہ کے پاس آیا

"آپ پریشان مت ہو ماما سب ٹھیک ہو جائے گا میں سب ٹھیک کر دوں گا"

آزہاد ویئل چیئر کے سامنے بیٹھ کر وجیہ کا ہاتھ تھامتا ہوا بولا تو وہ مسکرا دی

"سو جاؤ کافی رات ہو چکی ہے"

وجیہ دوسرے ہاتھ سے آزہاد کے بال پر ہاتھ پھیرتی ہوئی اس سے کہنے لگی اور بہت ساری نی آنکھوں کی بجائے اپنے ہی اندر اتلاری

آزہاد نے وجیہ کا ہاتھ اپنے ہونٹوں سے لگایا اور اٹھ کر ویٹل چیئر چلاتا ہوا اس کے کمرے میں لے جانے لگا

"میں خود لیٹ جاؤں گی آزاد، اب جاؤ تم اپنے روم میں"

آزہاد نے وجیہ کو سہارا دینا چاہا تاکہ وہ اسے بیڈ پر لٹا دے تو وجیہ منع کرتی ہوئی آزاد کو بولی اور مسکرا کر اسے اپنی آنکھوں سے یقین دلایا

آزہاد اپنے روم میں جانے لگا تبھی شاہنواز اپنے روم میں داخل ہوا آزاد شاہنواز پر ایک نظر ڈال کر وہاں سے نکل گیا وجیہ نے ویٹل چیئر سے کھڑے ہونے کی کوشش کی تو شاہنواز میں آگے بڑھ کر اسے تھامنا چاہا

"مجھے سہارا مت دو شاہنواز اب اس کی ضرورت نہیں" وجیہ نے شاہنواز کو بولا اب وہ خود ویٹل چیئر سے اپنا ایک پاؤں زمین پر جما کر سائیڈ ٹیبل کا کونہ پکڑتی ہوئی خود بیڈ پر لیٹنے کی کوشش کرنے لگی شاہنواز خاموش کھڑا اسے دیکھتا رہا پھر بولا

"وجیہ میں آپ کو بتانا چاہتا تھا کہ" شاہنواز نے ہمت جمع کر کے بولنا چاہا

"تمہیں بھی اب سونا چاہیے شاہنواز رات کافی ہو گئی ہے"

وجہ کی بات سن کر شاہنواز خاموشی سے لائٹ بند کر کے بیڈ کی دوسرے سائیڈ پر لیٹ گیا

"نام کیا ہے اس کا" شاہنواز کو اندھیرے میں وجہ کی آواز سنائی دی اس نے وجہ کی طرف دیکھا تو وہ آنکھوں پر ہاتھ رکھے لیٹی تھی

"نورین"

شاہنواز نے وجہ کو جواب دیا اسے لگا وجہ کچھ اور بھی پوچھے گی مگر اب وجہ کی طرف سے مکمل خاموشی تھی

---

حنین کالج سے واپس آئی تو نورین گھر پر ہی موجود تھی اور اپنے کمرے میں موبائل پر کسی سے محو گفتگو تھی نہ اس نے حنین کے کالج سے واپس آنے کا نوٹس لیا حنین کے سلام کا جواب بھی سر ہلا کر دیا

صبح جب حنین کالج کے لئے تیار ہو رہی تھی تب اس نے حنین سے اس کا موبائل مانگا تھا اور موبائل اپنے پاس رکھتی ہوئی اسے سختی سے منع کیا تھا کہ وہ آزہاد سے نہیں ملے گی

حنین اپنے لے کھانا ٹرے میں رکھ کر اپنے بیڈروم میں آگئی اور دوپہر کا کھانا کھانے لگی تب نوین اس کے روم میں آئی اور وارڈروب سے حنین کے لیے ڈریس نکالے لگی

"شام میں میرے آفس کے کلک خورشید صاحب اپنی مسز اور بیٹے کے ساتھ ہمارے گھر ڈنر پر آرہے ہیں۔۔۔ رافع اچھا لڑکا ہے کافی شریف ہے اور مہذب اور تمیزدار بھی،، میں چاہتی ہوں تم اسے ایزاے گیسٹ اسے اچھی طرح کمپنی دو"

نوین اس کا ڈریس بیڈ پر رکھتی ہوئی بولی اور واپس اپنے کمرے میں چلی گئی

حنین نے باقی کا کھانا بے دلی سے کھا کر ایک ناگوار نظر ڈریس پر ڈالی اور سونے کے لیے لیٹ گئی

---

آج دوپہر اسکی آفس کے ورکرز کے ساتھ میٹنگ تھی۔۔۔۔ خورشید صاحب کو آج جلدی جانا تھا اس لیے وہ شام میں ہی آفس سے ہال ف لیف پر چلے گئے تھے خورشید صاحب سے ہی آزاد کو یہ خبر ملی تھی کہ نوین مرزا جاب چھوڑ چکی ہے اس خبر پر آزاد کو حیرت کے ساتھ خوشی بھی ہوئی وہ سوچ رہا تھا کہ شاید حقیقت کھولنے کی بعد ڈیڈ اپنے کچے ہوئے فعل پر شرمندہ ہیں یا پھر جو بھی بات ہو وہ تھوڑا ریلیکس ہوا

مگر کل رات سے اسے بار بار حنین کی یاد آرہی تھی کل اس نے یقیناً حنین کو ہرٹ کیا تھا یہی سوچ کر وہ شرمندہ تھا۔۔۔ وہ صبح سے ہی وقفے وقفے سے حنین کا نمبر ٹرائی کر رہا تھا مگر اس کا نمبر صبح سے مسلسل آف تھا

نہ جانے کیوں اسے لگ رہا تھا جیسے کوئی نیا باپ کھل چکا ہے ان چند دنوں سے حنین کو سوچنا دنیا کا سب سے اچھا کام لگتا تھا، اس حقیقت کے بعد بھی کہ حنین کی بہن سے اس کے ڈیڈ کا فیئر ہے اس بات کو سوچ کر اسے غصہ آجاتا اور وہ اپنے آپ کو بہت بے بس محسوس کرتا مگر جب حنین کا چہرہ آنکھوں کے پردے کے سامنے لہراتا تو وہ اسے سوچنے سے خود کو روک نہیں پاتا

کل وہ کیا کرنے والا تھا حنین کے ساتھ اگر وہ انتقاماً حنین کے ساتھ کچھ غلط کر دیتا تو شاید عمر بھر کے لیے نہ صرف حنین سے بلکہ خود سے بھی نظریں نہیں ملا پاتا۔۔۔ اس وقت شام کے سات بج چکے تھے اب اسے گھر کے لئے نکلنا تھا تب ہی اس کے روم کا دروازہ کھلا

"کہاں غائب ہو گیا یار تو"

مکرم روم میں آنے کے ساتھ آزاد کو دیکھتے ہوئے پوچھا فصیح بھی اس کے ساتھ ہی موجود تھا

"غائب کہاں ہونا ہے آفس جوائن کیا ہے تو بڑی ہو گیا ہو۔۔۔ تم دونوں سناؤ کیا پروگرام ہے تم دونوں کا

آج"

آزہاد باری باری اُن دونوں سے ملتا ہوا پوچھنے لگا

"ہمارا جو بھی پروگرام ہو تیرے بنا ادھورہ ہے۔۔۔ چل آج کسی اچھے سے ہوٹل میں ڈنر کرتے ہیں"  
فصیح آزہاد کو دیکھتا ہوا بولا

"آج موڈ نہیں ہے یار پھر کبھی سی"  
آزہاد کا واقعی اس وقت گھر جانے کا ارادہ تھا تبھی وہ فصیح کو انکار کرتا ہوا بولا

"معلوم ہے مجھے، تو اس دن والی بات کو لے کر مجھ سے ابھی تک ناراض ہے"  
فصیح نے برا سامنہ بنا کر آزہاد کو دیکھتے ہوئے کہا

"پاگل ہو گیا ہے تو وہ دوست ہے ہمارا ہم سے ناراض نہیں ہو سکتا۔۔۔ چل یار آزہاد کہیں اچھی سی جگہ  
ڈنر کرتے ہیں کافی دن ہو گئے ہیں۔۔۔ اس بے وقوف کا شکوہ بھی دور ہو جائے گا"  
اب کی بار مکرم آزہاد کو دیکھتا ہوا بولا

"فارمل ڈریسنگ کی ہوئی ہے یار عجیب گے گا"  
وہ دونوں کو جینز شرٹ اور جیکٹ میں ملبوس دیکھ کر بولا

"نخرے مت دکھا فل ہیرو لگ رہا ہے چل اٹھ جا"  
فصیح اس کو دیکھتا ہوا بولا مکرم بھی کھڑا ہوا تو آڑھاد کو بھی ان دونوں کے ساتھ جانا پڑا

---

آدھا گھنٹہ گزر گیا تھا اسے رافع کے ساتھ اس ہوٹل میں آئے ہوئے۔۔۔ اسے اپنی آپی کی منطق ہی نہیں سمجھ میں آئی تھی،، جب اس نے رافع کی فیملی کو گھر پر ڈنر کے لئے انوائٹ کیا تھا تو بھلا یہ شوشہ کیوں چھوڑا کہ تم دونوں باہر جا کر ڈنر کر آؤ

نوین کے ایسا بولنے پر جہاں حنین نے الجھ کر اپنی بہن کو دیکھا تھا اس سے زیادہ کنفیوژن ہو کر رافع نے اپنی مدر کو دیکھا جو کہ نوین کی ہی ہم خیال تھی

انہوں نے کہا کہ بڑوں کی محفل میں آپ دونوں بچے بور ہو جاؤ گے اس لئے باہر جا کر انجوائے کرو

رافع واقعی ایک فرما بردار بیٹا تھا جو "جی ممی" کہہ کر حنین کو گھر سے آدھے گھنٹے کی ڈرائیو پر موجود ایک ہوٹل میں لے آیا مگر یہاں لانے کے بعد وہ حنین سے زیادہ کنفیوز دکھائی دے رہا تھا

اردگرد ٹیبل پر سب کپلرز ہی موجود تھے دھیمے سروں میں میوزک بج رہا تھا کوئی نہ کوئی کپل اپنے پارٹنر کے لیے کسی گانے کی فرمائش کر دیتا تو پھر وہ گانا گنگنایا جاتا حنین کافی بیزار ہو رہی تھی

رافع اس سے پانچ منٹ بعد کوئی نہ کوئی سوال پوچھ لیتا ہے جس کا حنین سرسری انداز میں جواب دے دیتی۔۔۔ رافع دوبارہ منرا بوتل سے گلاس میں پانی نکال کر پیتا کبھی اپنے گلاس ٹھیک کرنے لگ جاتا حنین نے نوٹ کیا وہ فرما بردار لڑکا کافی شرمیلا اور کم گو بھی ہے

"رافع میرے خیال میں اب ہمیں واپس جانا چاہیے سب ویٹ کر رہے ہوں گے ہمارا" حنین نے نرمی سے رافع کو دیکھ کر کہا کہیں وہ ہرٹ نہ ہو جائے اس کی بات سن کر۔۔۔ مگر وہ بھی کیا کرتی وہ اسے اتنی ہی دیر برداشت کر سکتی تھی

"جی بالکل میں کافی دیر سے آپ کو یہی بات کہنا چاہ رہا ہوں" رافع حنین کو دیکھتا ہوا فوراً بولا

"نیکسٹ سونگ جو آپ کے سامنے پیش خدمت ہے وہ ایک سونگ ہی نہیں بلکہ کسی کے احساسات کی ترجمانی ہے۔۔۔ یہ نوجوان اپنے دل کی بات اس سونگ کے ذریعے اس محفل کی اس خوبصورت لڑکی کو بتانا چاہتا ہے جس پر وہ اپنا دل ہار بیٹھا ہے"

انائٹسمینٹ کے بعد تالیاں بجی۔۔۔ حنین جو واپس گھر جانے کے لیے چیئر سے اٹھ کر کھڑی ہوئی اچانک لائٹز بند ہو گئیں۔۔۔ اسپاٹ لائٹ دائرے کی شکل میں حنین پر پڑی تو وہ ایک دم گھبرا گئی



اسپاٹ لائٹ کا بنا دائرہ حنین کے اوپر سے دوبارہ اسٹیج پر آیا جہاں اسے آزاد گلی میں گٹار ڈالے، کھڑا  
نظر آیا، حنین نے حیرت سے اسکو دیکھا۔۔۔ گٹار کے تاروں کو انگلیوں سے چھیڑتا ہوا اس نے نظر اٹھا  
کر حنین کو دیکھا دونوں کی نظریں ملی لائٹز بھی ان ہو چکی تھی

Dil mang raha hai mohlat

Tere sath dharknay ki...

Tere naam se jeene ki

Tere naam se marnay ki....

Tere sang chalo har dam

Ban kar k parchaai....

Ek bar ijaazat de

Mujhe tujh main dhalnay ki....

Daikha hai jab se tum ko

Main ne yeh jana hai...

Meri khuwish k sehar main bas tera thikana hai....

Main bhoool gaya khud ko bhi  
Bus yaad raha ab touu.,...  
Aa teri hatili pe is dil ko main rakh doo...

Dil bol raha hai hasrat  
Har had se guzarnay ki....  
Tere naam se jeene ki tere naam se marnay ki...

آزہاد انکھیں بند کیے ایک جذب کے عالم میں گانا گا رہا تھا۔۔۔ حنین کو لگا گانا گاتے ہوئے وہ وہاں  
موجود نہیں تھا کہیں اپنی ہی خیالوں کی دنیا میں گم تھا کیونکہ مرکز نگاہ حنین بھی تھی اس لیے اسے  
واپس چیئر پر بیٹھنا پڑا تھا مگر جیسے ہی گانا ختم ہوا اور تالیوں کی آواز گونجی وہ رافع کو کچھ کھے بنا وہاں  
سے اٹھ کر چلی گئی۔۔۔ آزہاد نے حنین کو وہاں سے جاتا دیکھ کر گٹار وہی موجود دوسرے لڑکے کو پکڑا  
کر خود بھی اسٹیج سے اترتا ہوا اس کے پیچھے چلا گیا

"ہنی رکو میری بات تو سنو یار"  
ہوٹل سے باہر نکلتا ہوا آزہاد حنین کے پیچھے آیا اور اسے پکارا

"آخر مسئلہ کیا ہے تمہارے ساتھ، میں جہاں جاتی ہوں تم وہی میرے پیچھے آن دھمکتے ہو"  
حنین رک کر اپنے دونوں ہاتھ سینے سے باندھے آزاد کو سنجیدگی سے دیکھ کر کہنے لگی

"اب تو مجھے خود بھی محسوس ہوتا ہے بلکہ پورا یقین ہے میں جب تمہیں دل سے اور بہت شدت سے یاد کروں گا، تمہیں اپنے سامنے موجود پاؤں گا"

آزاد حنین کا چہرہ دیکھتا ہوا بولا اس وقت اسے حنین کو اپنے سامنے دیکھ کر کتنی خوشی ہو رہی تھی،  
حنین بنا کچھ بولے اسے گھورتی ہوئی دوبارہ مڑی

"ہنی اچھا میری بات تو سنتی جاو"

آزاد اس کا ہاتھ پکڑتا ہوا بولا

"ہاتھ چھوڑو میرا اور آئندہ مجھے چھونے کی ضرورت نہیں ہے"

حنین اس سے اپنا ہاتھ چھڑاتی ہوئی بولی انتہائی درجے کا بدتمیز انسان تھا وہ، صرف اسکی آواز اچھی تھی وہ  
الگ بات تھی

"یعنی تمہیں میرے چھونے سے سم تمھنگ سم تمھنگ فیل ہونے لگا ہے"

وہ شرارتی انداز میں حنین کی آنکھوں میں جھانکتا ہوا اس سے پوچھنے لگا

"تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے کیا، سم تمھنگ سم تمھنگ والی بیماری تمہیں ہی ہو سکتی ہے۔۔۔ اگر مجھے سم تمھنگ سم تمھنگ ہوا تو وہ تم سے ہرگز نہیں ہوگا"

حنین اس کی خوش فہمی دور کرتی ہوئی بولی

تھوڑی دیر پہلے ہی فصیح اور نکریم کے ساتھ وہ ڈنر کرنے کے لئے اسی ہوٹل میں آیا تھا جہاں اسکی کی نظر حنین پر پڑی تھی وہ کسی لڑکے کے ساتھ وہاں پر پہلے سے موجود تھی آزاد الجھن بھری نظروں سے اس لڑکے کو دیکھ رہا تھا۔۔۔ نہ جانے کس خیال کے تحت سامنے اسٹیج پر ایک لڑکے کو بلا کر اس نے اناؤنسمنٹ کروائی تھی

"ہنی کہاں جا رہی ہیں آپ"

ابھی وہ دونوں بات ہی کر رہے تھے رافع ان کے پاس آیا اور حنین سے بولا

"کون ہو تم"

حنین کے کچھ بولنے سے پہلے آزاد اسے کڑے تیوروں سے دیکھتا ہوا پوچھنے لگا

"میرا فرینڈ ہے یہ، تمہیں کوئی پرابلم ہے"

رافع کہ کچھ بولنے سے پہلے حنین جھٹ سے بولی تو آزاد نے حنین کو گھورا

"میں تم سے نہیں اس سے پوچھ رہا ہوں تم خاموش رہو"

آزہاد حنین کو بولتا ہوا دوبارہ رافع کی طرف مڑا رافع اپنی عینک ٹھیک کرنے لگا

"میرا نام رافع ہے میں ایم بی بی ایس کے لاسٹ ایئر کا اسٹوڈنٹ ہوں۔۔۔ ہنی جی سے یہ میری فرسٹ میٹنگ ہے۔۔ ان کی سسٹر اور اپنی ممی کے کہنے پر میں انہیں یہاں لایا تھا۔۔۔ آپ کی تعریف" رافع اپنا گلہ کھنگھارتا ہوا اپنا مکمل تعارف کروانے کے بعد آزہاد سے پوچھنے لگا

"سب سے پہلی بات تو میں تمہیں یہ بتا دو کہ اس کا نام ہنی نہیں حنین ہے۔۔۔۔ ہنی اسے پیار سے صرف میں یا پھر اس کی بہن بول سکتی ہے، تم آئندہ کیلئے خیال رکھنا۔۔۔ کچھ باتیں بہت چھوٹی ہوتی ہیں مگر مجھے بری لگ جاتی ہیں۔۔۔ ویلے میرا نام آزہاد ہے اور میری اصل تعریف یہ ہے کہ میں ہنی کا بوائے فرینڈ ہوں"

آزہاد نے رافع کا اوپر سے نیچے تک جائزہ لیتے ہوئے اسے جتا کر کہا

"کیا بکواس کر رہے ہو تم، ہر دوسرے انسان کے سامنے خود کو میرا بوائے فرینڈ بول کر کیا ثابت کرنا چاہتے ہو تم"

حنین غصے میں آزہاد کو دیکھتی ہوئی بولی

"ریلیکس ڈارلنگ اکیلے میں کتنا ہی غصہ کر لو مگر کسی دوسرے کے سامنے تو میرا لحاظ کر لیا کرو یا"

آزہاد ہنی کو پیار سے بہلاتا ہوا بولا۔۔۔ ساتھ ہی رافع کے گلے میں ہاتھ ڈال کر اسے کار پارکنگ کی طرف لے جانے لگا اور دوستانہ لہجے میں اس سے مخاطب ہوا

"کیا ہے نایار رافع کل رات مجھ سے ایک بہت سنگین غلطی ہو گئی تھی میں روز رات کو سونے سے پہلے موبائل پر روز ہنی کی تعریف کرتا ہوں اور پھر اسے گڈ نائٹ کہہ کر سوتا ہوں مگر کل رات بد قسمتی سے میں نے گڈ نائٹ تو بول دیا مگر اس کی تعریف کرنا بھول گیا جیسا کہ وہ اس طرح ری ایکٹ کر رہی ہے یعنی ناراض ہے مجھ سے، اب ایسا ہے کہ تم اچھے بچوں کی طرح گھر جاؤ میں اسے منانے کے بعد خود اسے گھر چھوڑ دوں گا یہ میرا میسج نوین آپ کی لازمی دینا کہ ہنی کی فکر کرنے کے لیے آزاد ہے اب وہ زیادہ ہنی کے لیے پریشان نہ ہو"

آزہاد رافع کو سمجھاتا ہوں اسے پارکنگ ایریا تک لے آیا

"کیا بات کر رہے ہو تم رافع سے۔۔۔ رافع یہ جو بھی کچھ کہہ رہا ہے یقیناً آپ سے جھوٹ بول رہا ہوگا آپ اس کی باتوں میں بالکل بھی نہیں آئیے گا اور اب ہمیں گھر جانا چاہیے"

حنین ان دونوں کی پیچھے چلتی ہوئی آئی اور اب وہ آزاد کو اگنور کر کے رافع سے بولنے لگی

"حنین دیکھئے آپ دونوں کی بیچ میں مجھے کچھ بھی بولنے کی ضرورت تو نہیں ہے کیونکہ یہ آپ کا اور آزاد بھائی کا پرسنل میٹر ہے مگر پھر بھی میں آپ کو سمجھانا چاہوں گا کل رات جو بھی کچھ ہوا میں مانتا ہوں غلطی سراسر ان کی تھی مگر پلیز آپ آزاد بھائی کو معاف کر دینا یہ واقعی بہت شرمندہ ہیں"

رافع کے بولے پر حنین حیرت سے پوری آنکھیں کھولے رافع کو دیکھنے لگی اور پھر اتنی حیرت سے آزاد کو بھی، جو مسکراتا ہوا داد دینے والے انداز میں رافع کا شولڈر تھپتھپاتا رہا تھا۔۔۔ رافع جب اپنی کار کی طرف بڑھنے لگا تو حنین بھی اس کے پیچھے جانے لگی

"ہنی رکو ناں، میری بات سنو تمہیں آج کچھ بہت خاص بتانا ہے مجھے، اس کے بعد میں تمہیں تھوڑی دیر میں گھر ڈراپ کر دوں گا"

آزاد نے ایک بار پھر حنین کا ہاتھ تھام اسے بہت اپنائیت سے کہا رافع اپنی کار پارکنگ ایریا سے باہر کی طرف نکال چکا تھا اور اس جگہ پر اس وقت زیادہ رش بھی نہیں تھا

"کیا بولا تم نے رافع کو کل رات کے بارے میں"

حنین اپنا ہاتھ چھڑا کر سنجیگی سے آزاد کو دیکھتی ہوئی پوچھنے لگی

"اس سے میں نے بولا کہ کل رات میں، میں ہنی کو موبائل پر نائٹ کس دینا بھول گیا اسی وجہ سے وہ مجھ سے ناراض ہے"

آزاد مسکراتا ہوا حنین کو اپنا کارنامہ بتانے لگا بے ساختہ حنین کا ہاتھ اٹھا اس سے پہلے آزاد اس کا ہاتھ پکڑتا، وہ آزاد کے گال پر تھپڑ کی صورت پڑھ چکا تھا

"آخر کیا سمجھا ہوا ہے تم نے مجھے کیوں میرے کردار کو دوسروں کے سامنے مشکوک بنانے لگے ہوئے ہو تم"

حنین اور بھی کچھ بولتی مگر آزاد نے غصے میں اس کی جیکٹ کے دونوں کالر پکڑ کر اسے خود سے قریب کر کے اونچا بھی کیا

"تمہڑ کیوں مارا تم نے مجھے ہاں"

وہ آنکھوں میں بے انتہا کا غصہ لیے سخت لہجے میں حنین سے پوچھنے لگا

"یہ تمہڑ نہیں ہے انعام ہے میری طرف سے، جو کل تم نے میرے ساتھ کیا اس کا بھی اور جو تم لوگوں کو میرا بوائے فرینڈ بولتے رہتے ہو اس کا بھی"

حنین ایک بار پھر اس کا احسان بھول چکی تھی کہ آج وہ سر اٹھائے اگر بات کر رہی ہے تو اسی کی وجہ سے وہ کل اس کی عزت کو داغدار کر کے نہیں گیا تھا۔۔۔۔۔ اسے یاد تھا تو بس اتنا کہ وہ اس کے ہاتھ پاؤں باندھ کر اس کے ساتھ کیا کچھ کرنے لگا تھا اور تیسری بار اس نے حنین کا کردار مشکوک کیا تھا

"اور اب جو میں تمہارے ساتھ کروں گا اس پر یقیناً تمہیں مجھے گولی مارنے کا دل چاہے گا" وہ حنین کی جیکٹ کے کالر چھوڑ کر اس کو بازو سے پکڑ کر کھینچتا ہوا اپنی کار کی طرف لے گیا اور پچھلی سیٹ پر اسے پھینک کر خود بھی کار کے اندر بیٹھا



"کیا کر رہے ہو تم آزاد پیچھے ہو"

آزاد اس کے دونوں ہاتھ پکڑ کر قریب ہوا حنین گھبراتی ہوئی بولی

"معافی مانگو پہلے"

وہ حکم دینے والے انداز میں بولا۔۔۔ حنین بغیر کچھ بولے اسے دیکھنے لگی

"بہت اکڑ ہے تم میں۔۔۔ دو منٹ کے اندر تمہارا غرور مٹی میں ملا سکتا ہو۔۔۔ معافی مانگو مجھ سے"

آزاد اس کی دونوں ٹانگیں کھینچ کر اسے کار کی پچھلی سیٹ پر لٹاتا ہوا بولا

"سوری"

حنین نے اس کی حرکت پر خوفزدہ ہو کر ہلکی آواز میں بولا۔۔۔ نہ جانے وہ اس بات کو کیسے فراموش کر بیٹھی تھی کہ وہ کتنا بدتمیز ہے

"زور سے بولو آواز نہیں آئی مجھے"

آزاد حنین کو دیکھتا ہوا بولا

"میں سوری بول چکی ہو، تم نے میرے ساتھ کل بھی برا نہیں کیا تھا تم آج بھی نہیں کر سکتے"

حنین سیٹ پر لیٹی ہوئی اسے یاد دلا کر بولی

"میں ابھی بھی تمہارا رپ نہیں کرو گا، بے فکر رہو اپنے ہونٹوں کی گارنٹی دیتا ہو یہ تمہیں نہیں چھوئے گے مگر ان ہاتھوں کی کوئی گرانٹی نہیں ہے۔۔۔ زور سے معافی مانگو آواز آنی چاہیے مجھے"

آزہاد نے بے حد سنجیدگی سے جملہ ادا کیا

"سوری"

جب اس نے آزہاد کے ہاتھ کا لمس اپنی ٹانگوں پر محسوس کیا وہ زور سے بولی

"گڈ، اٹھ کر بیٹھو"

آزہاد اسے بازو سے پکڑ کر بھٹاتے ہوئے بولا

"کیا تم جاننا چاہتی ہو کہ کل میں تمہارے ساتھ وہ سب کیوں نہیں کیا"

آزہاد اب اپنا غصہ بھلائے حنین کو دیکھتا ہوا پوچھنے لگا

"نہیں"

جو وہ بولنا چاہتا تھا حنین نہیں سسنا چاہتی تھی اس لیے کار کا دروازہ کھولنے لگی

"مگر میں تمہیں بتانا چاہتا ہوں میں نے کل تمہارے ساتھ غلط کیوں نہیں کیا"  
آزہاد اس کا بازو پکڑ کر حنین کا رخ اپنی طرف کرتا ہوا بولا حنین نے اس سے اپنا بازو چھڑانا چاہا تو آزہاد  
اس کا چہرہ اپنے دونوں ہاتھوں میں اب وہ حنین کے ہونٹوں کو دیکھ رہا تھا

اور حنین اپنی سانس روکے خاموشی سے اسے دیکھنے لگی مگر اتنے میں کار کا شیشہ کسی نے باہر سے  
بجایا۔۔۔ کار کے اندر وہ دونوں ہی چونکے آزہاد باہر نکلا اور اس کے پیچھے حنین بھی

"کہاں غائب ہو گیا تھا یار تو"  
نکرم آزہاد سے پوچھنے لگا اور حنین آنکھوں میں خوف لیے نکرم اور فصیح کو دیکھنے لگی وہ ان دونوں کے  
چہرے کیسے بھول سکتی تھی

"ابھی تم دونوں جو یہاں سے میں تھوڑی دیر میں آتا ہوں"  
آزہاد نے ایک نظر حنین کے چہرے کے تاثرات دیکھے پھر ان دونوں سے مخاطب ہوا

"چل تو دوبارہ سے انجوائے کر"  
فصیح آنکھ مارتا ہوا آزہاد سے بولا۔۔۔ کبھی کبھی فصیح کی بے وقت کے ہانکنے کی عادت آزہاد کو زہر لگتی  
تھی ان دونوں کے جانے کے بعد وہ حنین کی طرف مڑا

"تم ان گھٹیا لڑکوں کو پہلے سے جانتے ہو یعنی تم انکے ساتھ لے ہوئے ہو اور تم بھی ان کی طرح میرے ساتھ"

حنین کی آنکھوں میں بے یقینی تھی وہ چھوٹے چھوٹے قدم پیچھے کی طرف اٹھاتی ہوئی گیٹ کی طرف جانے لگی

"کیا بول رہی ہو تم وہ دونوں فرینڈز ہیں میرے، مگر یہ بات مجھے اس دن معلوم نہیں تھی کہ تمہارے ساتھ بدتمیزی کرنے والے فصیح اور مکرم ہو گے۔۔۔ وہ اب کبھی تمہاری طرف نظر اٹھا کر نہیں دیکھیں گے پلیر ہنی میری بات سنو"

حنین آزاد کی بات سنے بغیر اب تیز قدم بڑھاتی ہوئی گیٹ سے باہر نکلی آزاد اس کے پیچھے چلنے لگا تاکہ حنین کے دل میں آئی بدگمانی دور کر سکے اور اپنی فیلنگز اس سے شیئر کر سکے

"مجھے تمہاری کوئی بات نہیں سننی ہے اب کبھی بھی میرا پیچھا کرنے کی یا میرے گھر آنے کی ضرورت نہیں ہے"

حنین اسٹاپ پر آکر ٹیکسی کو ہاتھ کے اشارے سے روکتی ہوئی بولی

"تم میری بات سنے بغیر ایسے نہیں جاسکتی"

آزاد حنین کا بازو پکڑ کر سنجیدگی سے اسے دیکھتا ہوا بولا

"تم میرے ساتھ زبردستی نہیں کر سکتے آزاد" حنین آزاد سے اپنا بازو چھڑا کر ٹیکسی میں بیٹھ گئی۔۔۔  
تھوڑی دیر بعد جب ٹیکسی چلی تو آزاد دھول اڑاتی ہوئی ٹیکسی کو غصے سے دیکھتا رہ گیا

---

رافع کے گھر پہنچا اس کے آدھے گھنٹے بعد ٹیکسی سے حنین گھر پہنچی رافع نوین کو آزاد کا میسج دے چکا تھا جس پر نوین شک ہو کر رہ گئی تھی۔۔۔ حنین گھر آئی تو اس وقت نوین نے اسے کوئی سوال نہیں کیا مگر خورشید صاحب کی فیملی کے جانے کے بعد نوین حنین کی کلاس لینے کے لئے اس کے بیڈ روم میں پہنچ گئی

"جب میں نے تمہیں منع کیا تھا کہ تم آزاد سے نہیں ملو گی تو تم نے اس کو وہاں پر کیوں بلایا"  
نوین حنین کے کمرے میں آکر سخت لہجے میں اس سے پوچھنے لگی

"آپی میرا موبائل آپ ہی کے پاس ہے آپ چیک کر سکتی ہیں کہ اس میں آزاد کا نمبر کہیں سیف نہیں ہے، میرا اس سے کوئی کونٹیکٹ نہیں ہے اور مجھے نہیں معلوم کہ وہ وہاں پر کیسے موجود تھا"  
حنین کو اپنی صفائی دیتے ہوئے غصہ آنے لگا

"اسے کوئی آہام ہوتا ہے یا پھر کوئی خواب آتا ہے کہ تم وہاں پر موجود ہوتی ہو، ہنی وہ میرے منہ پر اپنے آپکو تمہارا بوائے فرینڈ بول چکا ہے۔۔۔ مزہ کے سامنے اس نے یہ بات کی ہے اس لئے مجھے بے

وقوف بنانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے اور نہ خود کو بیوقوف بنانے کی ضرورت ہے۔۔۔ اگر وہ تمہاری آگے پیچھے گھوم رہا ہے تو وہ تم سے ٹائم پاس کر رہا ہے تم اس کو ہرگز سیریس مت لو۔۔۔ یہ جو امیر زادے ہوتے ہیں نایہ ان کے وقتی شوق ہوتے ہیں، وہ ویلے بھی مجھ سے خار کھاتا ہے تمہیں صرف اور صرف استعمال کر رہا ہے۔۔ تم سمجھو اس بات کو"

نورین نے غصے میں حنین کو اپنی طرف سے سمجھانے کی کوشش کی  
تو حنین بیڈ سے اٹھ کر نورین کے سامنے آئی

"میرا آزاد سے کوئی افیئر نہیں ہے آپ یہ میں آپ کو بتا چکی ہوں مگر اب میں بار بار آپ کو اپنے کردار کی وضاحت نہیں دوں گی۔۔۔ آپ کو جو سمجھنا ہے، جو میرے بارے میں سوچنا ہے سوچیں کیونکہ میں آپ کو کچھ بھی سوچنے سے نہیں روک سکتی، ویلے بھی جو انسان جیسا ہوتا ہے وہ دوسرے کو بھی ویسا ہی سمجھتا ہے"

حنین اپنی بات کر کے مڑنے لگی تب نورین نے اس کا بازو سختی سے پکڑا

"تم مجھے کیا سمجھتی ہو ہنی یہ بتاؤ آج مجھے، ایک لڑکا جس کا کل تک کچھ اتنا پتہ نہیں تھا وہ تمہاری زندگی میں آتا ہے اور تمہاری بہن کو کرکٹر لیس کہتا ہے تم اس کی بات پر بلیو کر لیتی ہو۔۔۔ تمہیں اپنی بہن پر اعتبار نہیں ہے جس نے تمہیں پالا بڑا کیا وہ بدکردار لگ رہی ہے اور اس آزاد کی بات تمہیں سچ لگ رہی ہے"

نورین دکھی لہجہ اختیار کرتی ہوئی بولی

"تو پھر آپ صاف صاف کہہ کیوں نہیں دیتی کہ آپ کا آزاد کہ فادر سے کوئی ریلیشن نہیں" حنین  
الجبھتی ہوئی نوین کو دیکھ کر پوچھنے لگی

"جیسے تم مجھے اپنے کردار کی وضاحت نہیں دو گی ایسے ہی میں تمہیں یا پھر کسی دوسرے کو بھی اپنے  
کردار کی وضاحت نہیں دو گی ہنی۔۔۔ آزاد کے فادر سے میرا ناجائز رشتہ نہیں ہے شاہنواز سے میرا جائز  
تعلق ہے نکاح کیا ہے انہوں نے مجھ سے"

نوین نے جیسے حنین کے اوپر دھماکا کیا یہ خبر دھماکے سے کم نہیں تھی حنین حیرت سے اپنی پوری  
آنکھیں کھولے نوین کو دیکھ رہی تھی جبکہ نوین اس کو حیرت زدہ چھوڑ کر کمرے سے چلے گئی

.....

"شاہنواز آج آپ آئے کیوں نہیں، میں نے آپ کا ویٹ کیا"  
نوین اپنے کمرے میں آکر شاہنواز کو کال کر کے شکوہ کرنے لگی

"آفس سے تھوڑی دیر پہلے ہی نکلنا ہوا ہے نوین، تم بھی موجود نہیں تھی آزاد بھی سات بجے اٹھ گیا  
تمہا"

شاہنواز نوین کو بتانے لگا

"آپ نے منع کیا ہے مجھے افس آنے سے ورنہ صحیح تو یہ ہے مجھے گھر میں بیٹھنا پسند نہیں۔۔۔ اب آپ کو یقیناً پروہلم ہو رہی ہوگی اکیلے"

وہ شاہنواز کے احساس سے بولی

"اب تم اس کنڈیشن میں آفس آؤں گی تمہیں ریسٹ کی ضرورت ہے نوین۔۔۔ ریسٹ زیادہ ضروری ہے ہمارے بچے کے لیے"

شاہنواز نوین کو سمجھانے لگا

"شاہنواز میں نے ہنی کو ہمارے نکاح کے بارے میں بتا دیا مجھے ایسا کرنا پڑا کیونکہ آزادانہ نے اس کو نہ جانے کیا کیا بول دیا ہے، میں اپنی بہن کی آنکھوں میں اپنے لیے مزید بدگمانی نہیں دیکھ سکتی۔۔۔"

شاہنواز آپ پلیز کچھ کریں میں بہت پریشان ہوں"

نوین بیچاگی سے بولی تو شاہنواز نے گہرا سانس کھینچا

"نوین میں نے سوچ لیا ہے کہ اب وجہ کو حقیقت بنانے کا وقت آگیا ہے میں تمہارے اور اپنے نکاح کے بارے میں اسے بتا دوں گا۔۔۔ اسے دکھ ہوگا وہ ناراض ہوگی مگر وہ اس حقیقت کو قبول بھی کر لے گی تمہیں جلد از جلد اس گھر میں لے آؤں گا مگر پلیز تم ٹینشن مت لو" شاہنواز نوین کو سمجھاتا ہوا بولا



"اور آزاد۔۔۔ وہ کیاری ایکٹ کرے گا اس خبر پر،، کیا وہ مجھے اس گھر میں آپ کے ساتھ برداشت کرے گا"

نوبل نے کنفیوز ہوتے ہوئے شانواز سے سوال کیا

"یقیناً ہم دونوں کے رشتے کے متعلق جاننے کے بعد وہ غصہ کرے گا مگر کبھی نہ کبھی تو اسے بھی یہ حقیقت معلوم ہونی ہے۔۔۔ وقت کے ساتھ ساتھ اس کا غصہ ٹھنڈا ہو جائے گا تم اس کی فکر نہیں کرو۔۔۔ یہ گھر جتنا آزاد کا ہے اتنا ہی میرا بھی ہے اس لیے تمہیں یہاں لانے سے کوئی اعتراض نہیں کر سکتا"

شانواز نوبل کو سمجھانے لگا جیسے سب کچھ بہت آسان ہو

"شانواز اور ہنی کے بارے میں آپ نے کیا سوچا ہے مجھے اپنی بہن کے لیے آزاد کی طرف سے دھڑکا لگا رہتا ہے وہ اسے کوئی نقصان نہ پہنچا دے"

نوبل اب اصل پریشانی شیئر کرنے لگی

"تم حنین کی فکر مت کرو اسے فوری طور پر چند دنوں میں پنڈی اپنے ماموں کے پاس بھیج دو، جب تم یہاں میرے پاس آ جاؤ گی میری بیوی کی حیثیت سے،، اور چند ماہ بعد جب آزاد کا غصہ ٹھنڈا ہو جائے گا تب حنین کو واپس بلا لیں گے یا پھر جیسی بھی صورتحال ہوگی اس کے متعلق دیکھ لیں گے کہ کیا

کرنا ہے "شاہنواز خود بھی ریلیکس انداز میں نوین کو ریلیکس کرتا ہوا بولا۔۔۔ جب ویٹل چیئر پر روم میں وجیہ کی آمد ہوئی تو شاہنواز فون بند کر چکا تھا

"میری چھوٹی سی بہن مجھ سے ابھی بھی ناراض ہے کیا"

حنین اپنے روم میں بیٹھی ہوئی ایل۔ای۔ڈی پر کوئی مووی دیکھ رہی تھی تب نوین اس کے پاس آکر بولی

آج وہ دونوں بہنیں ہی گھر پر موجود تھی نوین نے شاہنواز کے کہنے پر آفس سے جاب چھوڑ دی تھی اور آج اس نے حنین کو بھی کالج نہیں جانے دیا تھا۔۔۔ حنین کا موبائل بھی ابھی تک نوین کے پاس ہی موجود تھا جو حنین نے اس نے مانگا بھی نہیں تھا

"آپ میری بہن ہے اگر کچھ برا بھی کریں گیں تو بھی میں آپ سے کب تک ناراض رہ سکتی ہو۔۔۔ میں آپ سے ناراض نہیں ہوں آپ کی مگر جو قدم آپ نے اٹھایا ہے آپ کو نہیں لگتا کہ وہ کتنا غیر مناسب ہے"

حنین ریوٹ سے پاور اف کا بٹن پریس کرتی ہوئی نوین کو دیکھ کر بولی

"میں عقل اور شعور رکھنے والی ایک بالغ لڑکی ہوں۔۔۔ نکاح میرا شرعی حق ہے ایسا کیا غیر مناسب فعل کیا ہے میں نے" نوین حیرت سے حنین کو دیکھتی ہوئے پوچھنے لگی

"آپنی نکاح کرنا آپ کا حق ہے مگر کسی دوسری عورت کے حق پر ڈاکہ ڈالنا یہ مناسب ہے کیا۔۔۔ آپ کے پاس، جن سے آپ نے نکاح کیا ہے ان کا ایک جوان بیٹا ہے آپ کی عمر کا۔۔۔ آپی آپ۔۔۔۔۔ آخر کیا سوچ کر آپ نے یہ قدم اٹھایا"

حنین ایک دم ہراساں ہو کر بولی

"دیکھو ہنی ابھی تم کم عمر ہو، کیا صحیح ہے کیا غلط ہے تم نہیں سوچ سکتی آج کل کے دور میں پیسہ بہت ویلیو رکھتا ہے جس کے پاس پیسہ نہیں سمجھو اس کی کوئی عزت نہیں اب تم میری باتوں سے یہ مت سمجھ بیٹھنا کہ شاہنواز سے میں نے پیسوں کی لالچ میں شادی کی ہے پہل شاہنواز نے کی۔۔۔ انہوں نے مجھے پسند کیا ایک شریف انسان کی طرح نکاح کی آفر کی، جسے میں نے سوچنے سمجھنے کے بعد ایکسپٹ کر لی۔۔۔ ان کی شرافت، مخلص طبیعت، انکی نظروں میں اپنے لئے احترام دیکھتے ہوئے اور یہ بھی سچ ہے ان سب چیزوں کے ساتھ وہ ایک اسٹیبلش برنس مین ہیں۔۔۔ آج کل کے دور میں آسائش کی کس کو ضرورت نہیں ہوتی ان سب چیزوں کے آگے اگر انکی ایج زیادہ ہے تو یہ سب چیزیں مل کر اس خامی پر پردہ ڈال دیتی ہیں اور رہی ان کی وائف کی بات تو میں کبھی بھی ایک ٹیپیکل سوتن بنکر جاہلوں والا بی بیو نہیں کر سکتی وجیہ کے ساتھ"

نوین بہت تحمل سے حنین کو اپنا نظریہ بتاتے ہوئے اس کا برین واش کرنے لگی

"یہ سب آپ کی سوچ ہے ہم دونوں بہنیں ہیں مگر ہماری سوچے ایک دوسرے سے ملتی ہوں ایسا ضروری نہیں، مجھے آزہاد کی مدر سے ہمدردی ہے خیر مجھے لگتا ہے آزہاد کو آپ کے نکاح کے بارے میں نہیں معلوم وہ اپنی مدر سے بے حد پچی ہے مجھے اس کی باتوں سے اندازہ ہوا ہے۔۔۔ وہ طوفان کھڑا کر دے گا آپی"

چند ملاقاتوں میں حنین اتنا تو آزہاد کو جان چکی تھی تبھی نوین کو آگاہ کرنے لگی

"کچھ نہیں کر سکتا وہ صرف بے بسی سے تماشہ دیکھنے کے علاوہ بشرطیکہ تم میرے ساتھ دو۔۔۔ ہنی دیکھو میں تمہاری بہن ہو مجھے یہ بتانے کی ضرورت نہیں ہے کہ مجھے تم سے کتنا پیار ہے،، دو سے تین دن بعد تم پنڈی فاروق ماموں کی طرف جارہی ہو مگر اس بات کی کانوں کان کسی کو خبر نہیں ہونی چاہیے۔۔۔ میں نہیں چاہتی آزہاد کو کسی طرح تمہارے بارے میں معلوم ہو،، میں اس گھر میں پہنچ جاؤں سب کچھ معمول پر آجائے پھر چند دنوں بعد میں تمہیں واپس بلا لو گی۔۔۔ میرا ساتھ دو ہنی میں تم سے تمہارا ساتھ اپنا گھر بسانے کے لیے نہیں مانگ رہی بلکہ تمہیں اس آزہاد سے بچانے کے لیے ایسا کر رہی ہو،، پرامس کرو تم پنڈی جاؤ گی بغیر کسی کو کچھ بولے"

نوین بچوں کی طرح اسے بہلا کر کہنے لگی تو حنین نے اپنا سر اقرار میں ہلایا اور نوین کے بڑھے ہوئے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ دیا نوین نے خوش ہو کر حنین کو گلے لگایا

"آپی کیا آپ اس دن واقعی ابارشن؟؟ میرا مطلب ہے"

کسی خیال کے تحت حنین جھجھکتے ہوئے نوین سے پوچھا

"ایسا کچھ نہیں ہے ایم ایکسپیکٹڈ"

بہت سوچ سمجھ کر نوین نے اسے جواب دیا تو حنین حیرت سے نوین کو دیکھنے لگی، نوین اسے دیکھ کر مسکرا دی

---

"وجیہ مجھے آپ سے ضروری بات کرنا ہے بلکہ کچھ بتانا ہے آپ کو"  
وجیہ جو کہ رات کے وقت اپنے بیڈ پر لیٹنے کی کوشش کر رہی تھی شاہنواز اس کو سہارا دے کر خود بیڈ پر بٹھانے میں مدد کرنے لگا

"ابھی بھی کچھ بتانے کے لئے باقی ہے"  
وجیہ شاہنواز کو دیکھ کر پوچھنے لگی اس دن کے بعد سے ان دونوں میں بات چیت تقریباً بند تھی۔۔۔  
شاہنواز اگرچہ خود سے بات کرتا تو وجیہ اسے ہاں یا نہیں میں مختصر سا جواب دے دیتی

"جی ابھی بھی بتانے کے لئے بہت کچھ بچا ہے اور وہ سب آپ کے لئے جاننا ضروری ہے" شاہنواز خود بھی بیڈ پر بیٹھتا ہوا وجیہ سے بولا

"ڈیڑھ سال پہلے نوین میرے پاس جاب کرنے کے لیے آئی تھی تب مجھے محسوس ہوا کہ وہ اسے جاب کی ضرورت ہے مگر جاب میں نے نوین کو اس کی ضرورت کی وجہ سے نہیں دی تھی اس کی قابلیت اور کانفیڈنس کو دیکھ کر دی تھی، بعد میں بھی وہ اپنے کام میں رسپانسبل پرسن ثابت ہوئی"

شاہنواز وجیہ سے اپنی بات کا آغاز کر چکا تھا وجیہ غور سے شاہنواز کو دیکھتی ہوئی اس کی باتیں سن رہی تھی۔۔۔ تھوڑی دیر رکے کے بعد وہ دوبارہ بولا

"وجیہ آپ نے میرے ساتھ 27 سال کا عرصہ گزارا ہے اس میں آپ کو یہ تو اندازہ ہو گیا ہوگا میں کوئی دل پھینک یا نظر باز قسم کا مرد نہیں ہوں بے شک آپ سے شادی میں نے اپنی مرضی سے کی، میں کبھی آپ کے علاوہ کسی دوسرے کا خیال اپنے دل میں نہیں لایا مگر نوین کے جاب کرنے کے بعد معلوم ہی نہیں میرا دل کب بدلے لگا۔۔۔ نہ چاہنے کے باوجود میں نوین کو چاہنے لگا اس کے بارے میں سوچنے لگا وہ مجھے اچھی لگنے لگی۔۔۔ ایک سال پہلے میں اس سے نکاح کر چکا ہوں نوین بیوی ہے میری"

کتنے آرام سے وہ اپنی دوسری شادی کا بتا کر وجیہ کے جسم سے روح کھینچ رہا تھا وجیہ سے کچھ بولا نہیں گیا وہ خاموشی سے نم آنکھوں کے ساتھ شاہنواز کو دیکھتی رہی

"وجیہ آئی ایم سوری مجھے معلوم ہے میں نے آپ کا دل دکھایا مگر میں اس وقت اپنے دل کا کیا کرتا، خود کو گناہ کرنے سے روکا تو نوین سے جائز بندھن باندھ لیا۔۔۔ ایسا نہیں ہے کہ میرے دل میں آپ کی محبت ختم ہو گئی ہے میرے دل میں آپ کی محبت کا آج بھی قائم ہے مگر اب آپ کے ساتھ دل

کے آدھے حصے میں نوین بھی بستی ہے۔۔۔ آج یہ ساری بات میں آپ سے اس لیے شیئر کر رہا ہوں۔۔۔"

شاہنواز کے جملے سے وجیہ کی آنکھوں سے آنسو، لڑی کی صورت گالوں پر آئے

"نوین کو اور میرے آنے والے بچے کو میری ضرورت ہے میں اسے یہاں لانا چاہتا ہوں۔۔۔ مگر آپ کی آمادگی سے" شاہنواز وجیہ کو دیکھتا ہوا اس سے پوچھنے لگا وجیہ دونوں ہاتھوں سے اپنے گال پر سے آنسو صاف کر کے مسکرائی

"جب تم نکاح مجھے بغیر بتائے کر چکے ہو تو اسے یہاں لانے کے لئے اجازت کیسی۔۔۔ یہ جتنا میرا گھر اتنا تمہارا بھی ہے اور مرد تو ویلے بھی خود اپنی مرضی کے مالک ہوتے ہیں" وجیہ بیڈ پر لیٹی ہوئی کہنے لگی

"وجیہ آپ مجھ سے پلیز ناراض مت ہو اس طرح مجھے اچھا نہیں لگے گا" شاہنواز وجیہ کا ہاتھ تھام کر شرمندہ لہجے میں بولا

"بہت کچھ ہمیں اچھا نہیں لگتا مگر ہمیں برداشت کرنا پڑتا ہے جیسے میں کر رہی ہوں ویلے ہی تم بھی کرلو۔۔۔ روم کی لائٹ بند کردو شاہنواز میں سونا چاہتی ہوں" وجیہ اپنا ہاتھ کھینچتی ہوئی دوسری طرف کروٹ لے کر لیٹ گئی

.....

"صبح سویرے عباس آفس کے لیے اپنی انیکسی سے باہر نکلا اس کی نظر کومل پر پڑی جو اپنے کمرے کی کھڑکی میں خاموش کھڑی تھی عباس کچھ سوچتا ہوا اپنے کار کی طرف جانے کی بجائے گھر کے اندر داخل ہوا

"کیا بات ہے آج کومی بے بی کافی چپ چپ ہے"

عباس کومل کے کمرے میں داخل ہوتا ہوا اس سے مخاطب ہوا کومل نے ایک نظر عباس کو دیکھا اس کی آنکھوں میں شناسائی کی کوئی رمق نہیں تھی بلکہ اجنبی تاثر لیے وہ عباس کو دیکھ کر واپس کھڑکی سے باہر دیکھنے لگی

"کیا ارادہ ہے شام میں کومی بے بی نے عباس کے ساتھ فٹ بال کھیلنی ہے یا پھر کارٹون مووی دیکھنا ہے کیونکہ کومی بے بی کا فرینڈ اس کے لیے بہت سیڈیز لے کر آیا ہے" عباس کومل کے پاس آتا ہوں اسے بتانے لگا

"کون ہو تم"

کومل اسے اجنبی نگاہ سے دیکھتی ہوئی پوچھنے لگی تو عباس کو حیرت کا جھٹکا لگا



"میں عباس"

عباس نے اسے دیکھ کر حیرت سے کہا

"کون عباس میں تو میں نہیں جانتی" کومل عباس کو گھورتی ہوئی بولی وہ اس وقت کسی چھوٹے بچے کی طرح ری ایکٹ کرنے کی بجائے بالکل نارمل لڑکی لگ رہی تھی

"عباس کومی بے بی کا فرینڈ"

عباس حیرت سے اس کو اپنا آپ یاد دلانے لگا

"اس نے بھی تو کہا تھا کہ وہ میرا فرینڈ ہے پھر اس نے میرے ساتھ کیا کیا۔۔۔ تم بھی اپنے آپ کو فرینڈ کہہ رہے ہو وہی کرنا چاہتے ہوں دوبارہ،، جو اس دن اس نے کیا تھا"

کومل عباس کو دیکھتی ہوئی بولی اچانک اس کی آنکھوں میں عباس کو دیکھ کر خوف طاری ہونے لگا اب وہ عباس کو دیکھ کر ڈرتی ہوئی پیچھے ہٹنے لگی

"کومل یہاں دیکھو پہچانو مجھے میں عباس ہوں تمہارا دوست تمہیں کبھی کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا"

عباس اس کے پاس آتا ہوا بولا

"میری پاس مت آنا۔۔۔ بچاؤ مجھے پلیز کوئی تو ہیلپ کرو میری اس سے"

کومل دیوانہ وار اسے دیکھ کر چیخنے لگی اور عباس کو دھکا دے کر کمرے سے بھاگنے لگی مگر اس سے پہلے وہ کمرے سے باہر نکلتی آزاد کمرے میں آن پہنچا

"پلیز میری ہیلپ کرو مجھے اس سے بچالو"  
کومل ڈرتی ہوئی آزاد کو دیکھ کر بولی

"پلیز میری ہیلپ کرو مجھے اس سے بچالو"  
کومل ڈرتی ہوئی آزاد کو دیکھ کر بولی

آزاد نے عباس کی طرف دیکھا تو اس کے پیروں کے نیچے سے زمین نکل گئی، ناجانے اب آزاد کیا سمجھ بیٹھے کہ وہ اس کی بہن کے ساتھ کیا کر رہا تھا

"کومل وہ عباس ہے تمہارا فرینڈ اس سے مت ڈرو"  
آزاد کومل کو دونوں بازوؤں سے تھام کر اسے سمجھانے لگا۔۔۔ عباس کو تھوڑا اطمینان ہوا مگر وہ ابھی بھی ان دونوں کو حیرت سے دیکھ رہا تھا

"جھوٹ بول رہے ہو تم، لے ہوئے ہوں اس کے ساتھ، اس دن بھی تو دو لوگ تھے تم دونوں ہی مل کر مجھے"

کومل چیختی ہوئی اس سے پہلے اپنا جملہ مکمل کرتی

"کومل بس کرو آزاد ہوں میں تمہارا بھائی،، ہوش میں آؤ"  
آزاد تیز آواز میں اس کو دونوں بازوؤں کو جھنجھوڑتا ہوا بولا

"کوئی میری مدد کرو پلیز مجھے بچا لو ان دونوں سے"  
آزاد کومل کو تھامتا ہوا بیڈ پر لے جانے لگا

جبکہ وہ آزاد کے ہاتھوں سے نکلنے کی پوری کوشش کر رہی تھی اور زور زور سے چیخ کر رہی تھی،  
عباس ایک کونے میں سن کھڑا ان دونوں کو دیکھ رہا تھا۔۔۔ آزاد اب کومل کو کندھوں سے پکڑ کر بیڈ  
پر لٹا رہا تھا مگر کومل اب بھی بے قابو ہو کر زور زور سے چیخ رہی تھی اپنے کندھے پر آزاد کے ہاتھوں  
کو ناخنوں سے نوچ کر ہٹانے کی کوشش کر رہی تھی

"ڈیوائیڈر کی سیکنڈ ڈراز سے جلدی سے میڈیسن باکس نکالو"  
آزاد نے گم سم کھڑے عباس کو دیکھ کر کہا وہ سر ہلاتا ہوں جلدی سے میڈیسن باکس نکال کر لایا

کومل زور زور چیخ کر بیڈ پر اپنی ایڑھیاں رگڑ رہی تھی جبکہ گھر میں موجود ملازم کمرے سے باہر ہی کھڑے  
تھے اس وقت کسی کو بھی کمرے کے اندر آنے کی اجازت نہیں تھی سوائے کوثر کے، کوثر ناجانے اتنی

دیر سے کہاں غائب تھی وہ فوراً ناجانے کہاں سے بھاگتی ہوئی روم کے اندر آئی اور جلدی سے سرج نکال کر انجکشن میں بھرنے لگی۔۔۔

عباس نے آگے بڑھ کر کومل کے پاؤں پکڑنے چاہیے کیونکہ وہ اپنا پورا زور لگا کر اٹھنے کی کوشش کر رہی تھی آزہاد نے اس کو مشکل سے ہی قابو کیا ہوا تھا

"نہیں عباس اس کے پاؤں مت پکڑنا وہ اور زیادہ بے قابو ہو جائے گی"

آزہاد عباس کا ارادہ بھانپ کر فوراً بولا عباس پیچھے ہو کر کھڑا ہو گیا۔۔۔ اب کوثر کومل کو انجکشن لگا رہی تھی

شاید کومل کا ماضی بہت بھیانک تھا عباس کو ایک دم دیا یاد آگئی وہ اب نم آنکھوں سے کومل کو دیکھ رہا تھا جس کے وجود میں اب حرکت ہونا بند ہو گئی تھی۔۔۔ شاید یہ انجکشن کا کمال تھا۔۔۔ آزہاد کومل پر کمفرٹر ڈالتا ہوں عباس کے پاس آیا

"آو میرے روم میں چلتے ہیں، تین سے چار گھنٹے بعد کومل نارمل ہو جائے گی"

آزہاد بولتا ہوا کومل کے کمرے سے باہر نکل گیا عباس بھی اس کے پیچھے آزہاد کے کمرے میں پہنچا

عباس کو اس وقت آفس جانا تھا مگر اب وہ آفس کو بھول کر آزہاد کے کمرے میں موجود صوفے پر بیٹھا اور مسلسل کومل کے بارے میں سوچ رہا تھا۔۔۔ آزہاد اسے سوچوں میں گم چھوڑ کر اپنا ڈریس لیتا ہوا چیلنج کرنے چلا گیا کیونکہ اسے بھی آفس نکلنا تھا

"کومل کے بارے میں سوچ رہے ہو تم ابھی تک"  
آزہاد چیلنج کر کے واپس روم میں آیا تو سوچوں میں گم عباس سے پوچھنے لگا

عباس خاموشی سے آزہاد کی طرف دیکھنے لگا اس میں اب کی بار ہمت نہیں تھی کہ وہ آزہاد سے پوچھتا  
آخر کومل کو کیا ہوا ہے آج وہ خود بہت کچھ سمجھ چکا تھا

"ایک دن تم نے مجھ سے پوچھا تھا کہ کومل کے ساتھ کیا ہوا ہے"  
آزہاد اسے خاموش دیکھ کر دوبارہ بولا اور ساتھ ہی اپنے شوز پہننے لگا

"جب تک مجھے بالکل اندازہ نہیں تھا مگر آج کومل کا بی ہیویر دیکھ کر اور اس کی باتیں سن کر اندازہ ہو رہا ہے۔۔۔ یہ دنیا بہت بے رحم، سنگدل اور بے حس درندہ صفت لوگوں سے بھری ہے مجھے بہت دکھ ہو رہا ہے آزہاد کومل کے بارے میں جان کر"

عباس کے چہرے سے دکھ صاف چھلک رہا تھا عباس کی بات سن کر آزہاد نے چونک کر اسے دیکھا

"کبھی کبھی ویسا نہیں ہوتا عباس جیسا ہم سوچ رہے ہوتے ہیں حقیقت اس کے برعکس بھی ہوتی ہے"

ریسٹ وایچ کلائی پر باندھتا ہوا آزاد عباس سے بولا تو عباس اس کی بات سن کر کنفیوز ہو کر اسکو دیکھنے لگا

"شاید تم بھی آفس کے لئے نکل رہے تھے، میں بھی آفس کے لیے لیٹ ہو رہا ہوں شام میں ملتے ہیں"

آزاد کے بولے پر عباس اقرار میں سر ہلاتا ہوا اس کے روم سے نکل گیا

.....

کالج سے اب سارے اسٹوڈنٹ کا رش چھٹ گیا تھا۔۔۔ وہ پچھلے دو دن سے اس وقت کالج آف ہونے کے ٹائم پر آتا اور گاڑی میں بیٹھ کر حنین کا انتظار کرتا۔۔۔ آج تیسرا دن تھا حنین کو نہ دیکھے ہوئے بے بسی اب غصے میں ڈھلنے لگی کیونکہ وہ اس کی کال بھی نہیں اٹھا رہی تھی نہ کالج آرہی تھی۔۔۔۔

آج آزاد واپس آفس جانے کا ارادہ نہیں رکھتا تھا بلکہ نوین کے فلیٹ میں جا کر حنین سے ملنے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔۔ بیشک نوین گھر پر موجود ہو وہ اس سے ڈرتا نہیں تھا

وہ حنین سے ملنا چاہتا تھا، اس سے بات کرنا چاہتا تھا، دیکھنا چاہتا تھا۔۔۔ آزاد نے اپنی کار نوین کے فلیٹ کی طرف موڑی

---

"چھوڑیں آپ کی چکروں میں پڑ گئی ہیں ڈاکٹر نے آپ کو ریسٹ کا بولا ہے۔۔۔ جائے یہ پیزا میں بیک کر لیتی ہو"

حنین کچن میں آئی تو نوین کو پزا کا سامان پھیلائے مصروف انداز میں دیکھ کر بولی

حنین کو نوین کے ہاتھ کا پزا بے حد پسند تھا اکثر وہ چھٹی والے دن نوین سے فرمائش کر کے پیزا بنواتی مگر اس وقت نوین کی کنڈیشن کو دیکھ کر اسے کچن سے جانے کا کہنے لگی

"تمہیں پسند ہے نا میرے ہاتھ کا پیزا اس لیے بنا رہی ہو۔۔۔ معلوم نہیں واپس پنڈی سے تمہارا کتنے دنوں بعد آنا ہو"

نوین اداسی سے مسکراتی ہوئی بولی اور بکھرا ہوا سامان سمٹنے لگی۔۔۔ اگر اسے آزاد کا خطرہ نہیں ہوتا تو وہ اپنی بہن کو اپنے سے کبھی بھی دور نہیں کرتی

"اگر اتنی ہی اداسی ہو رہی ہے تو پھر بھیج کیوں رہی ہیں مجھے، آپ میں آپ کی بات کا احترام کرتے ہوئے پنڈی تو جا رہی ہو مگر اس کے بدلے میں ایک بات آپ کو بھی میری ماننا پڑے گی" حنین نوین کی جانب دیکھتی ہوئی کہنے لگی

"اور وہ کیا بات ہے" نوین دونوں ہاتھ سینے سے باندھتے ہوئے حنین کی طرف دیکھ کر پوچھنے لگی

"میں پرسوں پنڈی نہیں جا رہی بلکہ آپ کے ریسپشن کے بعد جاؤں گی اور آپ میری اس بات سے بالکل انکار نہیں کریں گی۔۔۔ میری ایک ہی بہن ہے میں اس کی خوشی میں شریک ہوئے بغیر میں ہرگز نہیں جانے والی"

حنین سیریس ہو کر بولی تھی تو نوین مسکرا دی

کل رات میں ہی اسے شاہنواز نے اپنے اور وجیہ سے ہونے والی گفتگو کے متعلق بتایا تھا۔۔۔ اب وہ چار دن بعد ایک بڑے پیمانے پر دعوت رکھنے کا ارادہ رکھتا تھا جس میں دوست احباب اور قریبی رشتے کی موجودگی میں وہ اپنے اور نوین کے رشتے کو منظر عام پر لاسکے اور اسی دن وہ نوین کو اپنے ساتھ اپنے گھر لانے کا ارادہ رکھتا تھا نوین اس بات کو لے کر کل رات سے بہت زیادہ خوش تھی

"چھوٹی تم شروع سے ہی ایویشنل ڈائلاگز بول کر مجھ سے اپنی ہر بات منگواتی ہو، یہ کوئی اچھی بات نہیں ہے"



نوین اسے آنکھیں دکھاتی ہوئی کہنے لگی جبکہ اندر سے کہیں وہ بھی یہی چاہتی تھی کہ اس کے اسپیشل  
ڈے پر اس کی بہن بھی اس کے سامنے موجود ہو

"ایموشنل ڈائلاگز نہ بولو تو آپ نے ماننا بھی کب ہے۔۔۔ خیر آج شام میں بھی آپ کے ساتھ شاپنگ  
پر جارہی ہوں تاکہ اپنے لے ریسیشن پارٹی کا اچھا سا ڈریس لے سکوں"  
حنین اسماعیل دیتی ہوئی بولی جس پر نوین مسکرا دی

آج شام نوین اپنے لے ایونٹ کے حساب سے ڈریس لینے کا ارادہ رکھتی تھی شاہنواز نے خود تو آنے کا  
منع کر دیا تھا البتہ ایک بھاری اماؤنٹ اس کے اکاؤنٹ میں ضرور ٹرانسفر کروا دی تھی تاکہ وہ اچھی طرح  
اپنی شاپنگ کر لے۔۔۔ ابھی وہ دونوں کچن میں باتوں میں مصروف تھی تب ڈور بیل بجی

"میڈ آگئی میں دروازہ کھول کر آتی ہوں"  
نوین حنین کو بولتی ہوئی کچن سے نکلی گئی جبکہ حنین پیزا کی ٹرے اوون میں رکھنے لگی

.....  
"تم۔۔۔ تمہاری ہمت کیسے ہوئی میرے گھر داخل ہونے کی" نوین نے جیسے ہی زرا سا دروازہ کھولا  
اچانک آنے والا پورا دروازہ کھول کر فلیٹ کے اندر داخل ہوا پہلے تو نوین پریشان ہوئی مگر پھر آزہاد کی  
حرکت دیکھ کر وہ غصے سے اس کے پیچھے آتی ہوئی بولی

"ہنی کو بلاؤ مجھے اس سے بات کرنی ہے۔۔۔ ہنی"

آزہاد نوین کی بات کو اگنور کرتا ہوا سنجیگی سے بولا اور ساتھ ہی حنین کے بیڈ روم کی سمت دیکھ کر اس کا نام بھی پکارا

"تم"

حنین جو کہ کچن میں موجود تھی آزہاد کی آواز سن کر کچن سے نکل کر آئی حیرت سے اسے دیکھتی ہوئی بولی

آزہاد نے پیچھے مڑ کے کچن کے دروازے پر حنین کو دیکھا اس کے چہرے پر چھائی بیزاری ختم ہوئی آنکھوں میں نرم تاثر ابھرا۔۔۔ وہ اپنے سامنے کھڑی حنین کو دیکھ رہا تھا اور نوین حیرت زدہ ہو کر آزہاد کو دیکھ رہی تھی جبکہ حنین بے یقینی سے اسے دیکھ رہی تھی

"ہنی تمہیں اس دن میری بات سننی چاہئے تھی وہاں سے اس طرح نہیں آنا چاہیے تھا۔۔۔ مجھے تم سے بات کرنی ہے"

آزہاد اب بھی حنین کو دیکھ کر نرم لہجے میں بولا

"ہنی فوراً اپنے کمرے میں جاؤ" نوین آزہاد کے لہجے اس کا انداز پر تشوی زدہ ہو کر حنین کو کہنے لگی

آزہاد نے ناگواری سے نوین کی طرف دیکھا نوین بھی اسے ناگوار نظروں سے ہی دیکھ رہی تھی

"ہنی رکو میری بات سنو"

حنین کو اپنے کمرے میں جاتا ہوا دیکھ کر آزہاد ایک بار پھر بولا مگر اسے غصہ تب آیا جب حنین نے اپنے کمرے میں جا کر دروازہ بند کر لیا وہ غصے میں لب بھینچ کر بند دروازے کو دیکھنے لگا جبکہ دوسری طرف نوین کے چہرے پر مسکراہٹ آ گئی

"مل لے ہنی سے، کرلی اس سے بات،، ہو گئی تسلی،، اب فوراً میری فلیٹ سے نکلو یہ تمہارا آفس ہرگز نہیں ہے یہ میرا فلیٹ ہے اور میرے فلیٹ میں کوئی بھی منہ اٹھا کر چلا آئے یہ بات مجھے قطعی پسند نہیں اس لیے آئندہ خیال رکھنا"

نوین صوفے پر بیٹھی ہوئی بہت مغرور انداز میں بولے لگی

"تم اور تمہاری بہن دونوں ہی بہت ضدی ہیں۔۔۔ عقل مند لوگ وہ ہوتے ہیں جو سامنے والے کو دیکھ کر ضد کریں اب تم دونوں ہی اپنی اپنی ضد کا انجام بھگتو گی۔۔۔ تمہیں تو میں اچھی طرح بتاؤں گا ہی لیکن اب تمہاری بہن سے بھی اچھی طرح نمٹو گا"

آزہاد صوفے پر بیٹھی ہوئی نوین کو دیکھ کر بولا اس وقت یہ لڑکی اسے دنیا کی سب سے زہر لڑکی لگی مگر اس وقت اسے حنین پر بھی غصہ آیا تھا

"آزہاد چار دن کی بات ہے، چار دن کے بعد تو تم روز ہی مجھے دیکھو گے آفر آل چار دن بعد میں تمہارے گھر جو آرہی ہو، پھر کون کسی نمٹتا ہے یہ بھی آگے جا کر دیکھ لیں گے۔۔۔ کیا ہوا میری بات سمجھ میں نہیں آرہی،، کنفیوژن ہو رہی ہے پلیز جاؤ، جا کر اپنی ماما سے پوچھو تمہارے گھر پر کیا قیامت گزر چکی ہے تم ابھی تک لاعلم ہو۔۔۔ یقین مانو اس وقت تمہیں وجیہ کے پاس ہونا چاہیے اس کے آنسو پوچھنے کے لئے"

نوبین اس کو دیکھ کر ہمدردانہ رویہ اختیار کرتی ہوئی بولی

آزہاد خاموشی سے نوبین کو دیکھتا رہا اس کی باتیں آزہاد کا دماغ کھولا رہی تھی وہ آفس کی بجائے اپنے گھر جانے کے لیے نکل گیا

.....

"یعنی ڈیڈ نے نوبین سے شادی کر لی ہے۔۔۔ جیہی وہ گھر آنے کی بات اتنی بے خوفی اور اتنے کونفیڈنس سے بول رہی ہے اگر ایسی بات ہے تو میں اسے اپنے گھر میں لکے نہیں دوں گا بلکہ میں اسے ڈیڈ کی زندگی سے بھی نکال دوں پھینک دوں گا۔۔۔ نوبین مرزا میں تمہیں بخشوں گا نہیں۔۔۔ اب تم سہی معنوں میں پچھتاؤ گی"

آزہاد ڈرائیونگ کرتا ہوا مسلسل سوچ رہا تھا اب اسے شاہنواز کے پاس جانا تھا اس سے سوالات کرنے تھے

عباس شام میں آفس سے گھر آیا تختہ کومل کی طبیعت پوچھنے اس کی طرف چلا گیا

کوثر عباس کو کومل کی کنڈیشن بتانے لگی

"تو کومی بے بی ٹیڈی کے ساتھ بیٹھی ہیں، اس ٹیڈی سے اپنے فرینڈ کو نہیں ملوؤں گی کومی"

عباس کو مل کے پاس آیا اس کی آنکھوں میں اپنے لیے شناسائی کی جھلک دیکھ کر بیڈ پر اس کے سامنے

بیٹھ گیا

"یہ کسی سے نہیں ملتا، نہ کسی سے بات کرتا ہے صرف کومی کے سارے سیکریٹز سنتا ہے کیونکہ اس کے کان بہت بڑے ہیں، کسی دوسرے سے وہ سیکرٹ شیئر نہیں کرتا کیونکہ اس کے پاس زبان نہیں ہے۔۔۔۔۔ یہ ٹیڈی نہیں ہے کومی کا بہت اچھا فرینڈ ہے"

عباس نے نوٹ کیا وہ آج معمول سے ہٹ کر کافی سیریس تھی

"عباس اس ٹیڈی سے زیادہ اچھا فرینڈ ثابت ہو سکتا ہے بے شک اس کے کان بڑے نہیں ہیں مگر وہ کومی کے سارے سیکریٹ آسانی سے نہ صرف سن سکتا ہے بلکہ زبان ہوتے ہوئے بھی وہ کبھی کومی کے سیکرٹ کسی سے شیئر نہیں کر سکتا۔۔۔ کیونکہ عباس کومی کا بہت اچھا فرینڈ ہے"

عباس کو مل کو دیکھتا ہوا سنجیدگی سے بولا

"پھر کومی جو بات عباس سے کہے گی عباس وہ مانے گا"

کو مل عباس کو دیکھتی ہوئی پوچھنے لگی

"عباس کومی بے بی کی ہر بات مانے گا"

عباس کو کو مل کا چہرہ دیکھ کر اس پر بہت ترس آیا۔۔۔ اس کا دل بہلانے کی خاطر وہ بولا

"اس ٹیڈی کا شولڈر بہت چھوٹا ہے کومی اس پر اپنا سر نہیں رکھ سکتی کیا کومی عباس کے شولڈر پر اپنا سر رکھ کے تھوڑا سا رو لے"

کو مل گود میں موجود ٹیڈی کو پھینک کر اچانک عباس کے قریب آئی اور اس کے کندھے پر سر رکھ کر رونے لگی۔۔۔ عباس اس کی حرکت پر تھوڑا سا پریشان ہوا اسے سمجھ میں نہیں آیا وہ کیا کرے مگر

عباس نے اس کو رونے سے منع نہیں کیا، نہ پیچھے ہٹایا۔۔۔ وہ خاموش ویسے ہی بیٹھا رہا اور کومل کو رونے دیا

"دل ہی دل میں کیا کیا سوچتا رہتا ہے یہ چھوٹا بے بی"

جب کومل نے رونا بند کیا اور اس کے کندھے پر سر ہٹایا تو عباس اپنی انگلی کے پوروں سے اس کے گال سے آنسو صاف کرتا ہوا پوچھنے لگا عباس اسے اس وقت کسی چھوٹی بچی کی طرح ٹریٹ کرنے لگا

"کومی کا دل چاہ رہا ہے وہ اس گھر سے دور چلی جائے کومی کو یہاں سے لے چلو پلیز"

عباس کومل کی انوکھی سی فرمائش پر اسے خاموشی سے دیکھتا رہا

"اوکے اب رونا نہیں میں آنٹی سے پریشن لے کر آتا ہوں پھر کومی اور اس کا فریڈ آج بہت سارا گھومے گئیں پھریں گئیں مگر ایک وعدہ کرو مجھ سے کبھی بھی کومی عباس سے یہ نہیں کہے گی کون عباس، کومی کسی عباس کو نہیں جانتی،، معلوم ہے صبح جب کومی نے عباس کو نہیں پہچانا تو عباس کو بہت دکھ ہوا تھا"

کومل عباس کی بات سن کر اسے ایسے دیکھنے لگی جیسے اسے عباس کی بات سمجھ میں نہیں آئی ہو۔۔۔

عباس سمجھ گیا وہ آج صبح والا قصہ ذہن سے فراموش کر بیٹھی ہے۔۔۔ عباس واقعی وجیہ کے پاس کومل کو اپنے ساتھ لے جانے کی پریشن لینے چلا گیا

"کیوں کی آپ نے اس گھٹیا لڑکی سے شادی"

آزہاد شاہنواز کے بیڈروم کا دروازہ کھول کر اندر آتا ہوا زور سے دھاڑا

"یہ کون سا طریقہ ہے باپ سے بات کرنے کا، نوین کا نام تمیز سے لو"

شاہنواز جو بیڈ پر بیٹھا ہوا وجیہ کا ہاتھ تھامے اسے کچھ بات کر رہا تھا اچانک آزہاد کے اس طرح آنے اور چیخنے پر خود بھی برہم ہوا

"جو آپ نے طریقہ کار اپنایا ہے اس پر اسی طریقے سے بات کرنا بنتا ہے۔۔۔ آپ کے ساتھ رشتہ جوڑ کر وہ میری ماں نہیں بن سکتی نہ ہی وہ کبھی میری ماں کی جگہ لے سکتی ہے جو میں اس کا نام تمیز سے لو۔۔۔ کیوں کیا آپ نے مما کے ساتھ ایسا، کیوں کیا آپ نے کومل اور میرے ساتھ ایسا۔۔۔ جواب دیں آپ مجھے"

آزہاد پہلے سے زیادہ زور سے اونچی آواز میں چیخا

"ہوتے کون ہو تم مجھ سے جواب طلب کرنے والے۔۔۔ تم مجھ سے پیدا ہو، میں تم سے پیدا نہیں۔۔۔ جو یہاں کھڑے ہو کر مجھ سے جواب طلب کرنے آئے ہو۔۔۔۔۔ جو بھی جواب دینا ہے میں اسے دو گا کوئی بھی بات پوچھنے کا حق وجیہ رکھتی ہے۔۔۔ تمہارے لے بہتر یہی ہے کہ تم اس وقت میرے کمرے سے چلے جاؤ"



شاہنواز وجیہ کے پاس سے اٹھ کر آزاد کے مقابل آکر کھڑا ہوتا ہوا بولا

"یہ تو کنفرم ہے ڈیڈ وہ عورت یہاں اس گھر میں نہیں آئے گی، آپ اسے لے کر خود بھی کہیں اور چلے جائیں جیسے آپ کو ہماری پروا نہیں ایسی زندگی میں اب ہمیں بھی آپ کی ضرورت نہیں ہے" آزاد شاہنواز کو دیکھتا ہوا بولا ضبط اور غصے سے اس کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں کیونکہ سامنے اس کا باپ کھڑا تھا، آزاد اس پر چیخ کر غصہ کر کے ہی تو اپنے دل کا غبار نکال سکتا تھا

"نہیں آج سے چار دن بعد اسی گھر میں آئے گی اور یہی رہے گی، یہ گھر جتنا تمہارا ہے اتنا ہی میں بھی مالک ہوں اس گھر کا"

شاہنواز اپنے جوان بیٹے کو جتنا ہوا بولا جو قد میں اونچا نکل کر شاید خود کو شاہنواز کا باپ سمجھ رہا تھا

"ٹھیک ہے پھر آپ کو اپنا یہ گھر اور نئی بیوی مبارک ہو،، میں یا میری ماں تو اس گھر میں نہیں رہے گے اب"

آزاد شاہنواز کو بولتا ہوں وجیہ کو دیکھنے لگا جو کافی دیر سے خاموشی سے دونوں باپ بیٹے کو دیکھ رہی تھی

"تمہیں جہاں جانا ہے شوق سے جاؤ وجیہ تمہارے ساتھ نہیں جائے گی"

شاہنواز آزاد کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اس سے بولا آزاد شاہنواز کو کوئی بھی جواب دیئے بغیر چلتا  
ہوا وجیہ کے پاس آیا

"آپ، میں اور کومل اب اس گھر میں نہیں رہے گے، میں کوثر کو اور ساجدہ کو بھیج رہا ہوں ضرورت کی  
چیزیں اور کپڑے پیکنگ کرنے کے لئے"  
آزاد وجیہ کے پاس آکر اسے دیکھتا ہوا بولا

"آزاد یہاں بیٹھو میرے پاس میں اور کومل اس گھر سے کہیں نہیں جائے گے اور نہ ہی تم کہیں جاؤ  
گے"

وجیہ اس کا ہاتھ تھام کر اسے اپنے پاس بٹھاتی ہوئی بولی وجیہ کی بات بات سن کر آزاد نے حیرانگی  
سے اسے دیکھا وہی شاہنواز استزائیہ ہنس کر کمرے سے نکل گیا

"کیونکہ آپ نے ڈیڈ کے سامنے ایسا، کیوں ہونے دے رہی ہیں آپ اپنے ساتھ ایسا۔۔۔ جب آپ کے  
پاس آپ کا بیٹا موجود ہے تو کیا ضرورت ہے ایسے کھوکھلے سہارے کی آپ کو،، میں آپ کے ساتھ  
کسی بھی قسم کی زیادتی یا حق تلفی ہوتا ہوا نہیں دیکھ سکتا ماما"  
آزاد وجیہ کو دیکھتا ہوا بے بسی سے بولا ایک بار پھر اسے شدید غصہ آنے لگا

27 سال میں کبھی بھی شاہنواز نے مجھ سے زیادتی نہیں کی، کبھی بھی میرا حق نہیں مارا تمہارے ڈیڈ نے، اچھے شوہر ہونے کا ثبوت دیا ہے آزاد مگر جب محبت بوڑھی اور معذور ہو جائے تو مرد بیچارہ کس سے شکوہ کرے۔۔۔۔۔ شکایت ہے مجھے تمہارے ڈیڈ سے مگر وہ میرا اور شاہنواز کا معاملہ ہے ہم دونوں میاں بیوی کے بیچ کا معاملہ۔۔۔۔۔ نوین کے یہاں آنے سے پہلے شاہنواز مجھ سے اجازت لے چکا ہے اور میں اسے اجازت دے چکی ہوں۔۔۔۔۔ ویسے بھی جو ہونا تھا وہ ہو چکا ہے بیٹیوں شور شرابے سے چیخ و پکار سے کچھ بھی پہلے جیسا نہیں ہو سکتا نا، اور اب اگے جو ہونا ہے وہ بھی ہو کر رہے گا۔۔۔۔۔ بس میں اس گھر میں مزید کوئی طوفان یا تماشہ نہیں دیکھنا چاہتی۔۔۔۔۔ وعدہ کرو آزاد تم نوین کے یہاں آنے کے بعد کوئی تماشہ ہنگامہ نہیں کرو گے"

وجہ تحمل سے آزاد کو اپنی بات سمجھاتے ہوئے آخر میں اس سے وعدہ لینے لگی کیونکہ آزاد کے چہرے کے اتار چڑھاؤ بتا رہے تھے وہ چپ ہرگز نہیں بیٹھنے والا

"یہ کون سی محبت ہے ماما آپ کی ڈیڈ سے، انہوں نے آپ کے ساتھ عمر کے اس حصے میں بے وفائی کی اور آپ ہیں کہ ان کی خوشی کی خاطر۔۔۔۔۔ یہ سب آپ ان کی خوشی کی خاطر کر رہی ہیں ناں" آزاد وجہ کا ہاتھ تھام کر پوچھنے لگا وجہ اپنی آنکھ میں آئے آنسو پوچھنے لگی

"شاہنواز میری حق تلفی نہیں کرے گا وہ مجھ سے اور نوین سے برابری کا سلوک رکھے گا اس نے وعدہ کیا ہے مجھ سے، وہ مجھے یہاں سے نہیں جانے دے گا آزاد۔۔۔۔۔ نہ ہی اس عمر میں، میں دربر ہونا چاہتی ہوں۔۔۔۔۔ بس میں چاہتی ہو سب اس گھر میں خوش رہے تم وعدہ کرو ایسے ہی ہوگا"

وجیہ ایک بار پھر آزہاد سے وعدہ لینے لگی۔۔۔ آزہاد نے وجیہ کا تھاما ہوا ہاتھ اپنے ہونٹوں سے لگایا

"اگر آپ خوش رہے گئیں تو میں کوشش کرو گا کہ سب خوش رہے لیکن آپ کی آنکھوں میں آنسو آئے تو میں پروس کرتا ہوں اس دن اس گھر کا ہر فرد روئے گا"

آزہاد وجیہ کو بولتا ہوا کمرے سے نکل گیا

آج تین دن گزر گئے تھے اور آزہاد کا تین دن سے یہی معمول تھا آفس سے گھر آنے کے بعد وہ اپنے فلیٹ میں چلا آتا فصیح اور نکر کے ساتھ تین دن سے لگاتار ڈنک کر رہا تھا یہ فلیٹ آزہاد کا اسی کام میں استعمال ہوتا

"تین دن سے تو نے مجھے پریشان کر دیا یار۔۔۔ تو جگر ہے اپنا وہ بات بتا جو تجھے روز پینے پر مجبور کر دیتی ہے میں تیرا دوست، تیرا یار، تیرا بھائی تیری ہیلپ کروں گا۔۔۔ بول دے تجھے کیا پرابلم ہے تجھے کیا چاہیے"

آزہاد گلاس سے منہ سے لگائے واٹن پینے میں مگن تھا تب فصیح اس سے پوچھنے لگا مگر آزہاد نے فصیح کی بات سن کر بغیر کچھ بولے گلاس ٹیبل پر رکھا اور اپنا سر صوفے کے پیچھے ٹیک کر آنکھیں بند کر لی

"تو بول نہ تجھے کیا چاہیے میرے دوست"

فصیح خود بھی نٹے میں آزہاد کا ہاتھ ہلاتا ہوا دوبارہ اس سے پوچھنے لگا جس پر آزہاد نے نٹے سے سرخ آنکھیں کھول کر فصیح کو گھورا اور فصیح کا ہاتھ جھٹکا اپنے لئے دوبارہ ڈنگ بنانے لگا

"تو اس کو کیا دے سکتا ہے سالے تو تو خود اپنے باپ کے رحم و کرم پر چل رہا ہے"  
مکرم نٹے میں بے ڈھنگے پن سے قہقہہ لگاتا ہوا فصیح کا مذاق اڑانے لگا

"تو چپ کر بے، اسکی حالت دیکھ ایسے وقت پر دوست کام آتے ہیں۔۔۔ آزہاد مسئلہ بتایا، بول دے  
کیا چاہیے تیرے کو"  
فصیح نٹے میں دھت دوبارہ آزہاد سے پوچھنے لگا

"انتقام۔۔۔ انتقام لینا ہے مجھے، بدلہ چاہیے میرے کو۔۔۔ اور کیا چاہیے۔۔۔ کیا چاہیے آزہاد کو"  
آزہاد نٹے میں فصیح کو دیکھتا ہوا بولا پھر سوچنے لگا

اپنے باپ اور نوین سے اسے انتقام لینا تھا اس کے علاوہ اور کیا چاہیے تھا اس کو۔۔۔ نٹے سے چور  
آنکھوں کے سامنے اس کا حسین چہرہ نظر آیا

"ہاں۔۔۔۔ ہنی وہ بھی چاہیے آزہاد کو"  
آزہاد یاد کرتا ہوا بولا پھر زور سے ہنستا ہوا گلاس میں نیچی ہوئی ڈنگ پینے لگا

"میں تیرا دوست تجھے ہنی لا کر دو گا، تُو فٹ ایڈریس بول۔۔ ایک کال کرنے کی دیر ہے میرے آدمی  
آج رات کو ہی تیری ہنی اس کے گھر سے اٹھا لائے گے"  
فصیح ہوش کھولے ہوئے پہلے ہی بیٹھا تھا جوش میں آکر آزاد سے بولا

"فصیح تو دکھنے میں جتنا چپ ہے اس سے زیادہ چپ تیری لینگوٹج ہے۔۔۔ مت منہ کھولا کر یار میرے  
سامنے، وہ بھابی ہے تیری آئندہ اس کا نام مت لینا عزت دے اسے، ورنہ میں تیرے یہ سارے  
دانت توڑ دو گا۔۔ اور ٹوٹے ہوئے دانتوں کے ساتھ تو جتنا واہیات گے گاناں۔۔۔ کوئی لڑکی پیسے لے  
کر بھی تجھے منہ نہیں لگائے گی"

آزاد نٹے کی حالت میں فصیح کو وارن کرتا ہوا بولا۔۔۔ فصیح اپنے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر خاموشی سے  
سعادت مندی کا مظاہرہ کرتا ہوا پیچھے ہو کر بیٹھ گیا۔۔ آزاد نے اپنے لے ایک اور پیک بنایا

"آج تم دونوں کو ایک راز کی بات بتاتا ہوں۔۔۔ جب میں نے اسے پہلی دفعہ دیکھا تو وہ پہلے یہاں آئی  
اور چپک کر رہ گئی"

آزاد اپنی کنپٹی پر انگلی ماکر، انگلی کو گھماتا ہوا بولا پھر وہ اپنی انگلی دل کی طرف لے آیا

"اس کے بعد یہاں۔۔۔ اور اب وہ مجھے ہر جگہ دکھتی ہے یار وہ دیکھ ابھی بھی سامنے کھڑی ہے"

آزہاد اب سامنے دروازے کی طرف انگلی سے اشارہ کرتا ہوا بولا فصیح اور مکرم دونوں بے وقوفوں کی طرح  
دروازے کی طرف حنین کو ڈھونڈنے لگے

"بہت بے بسی محسوس ہو رہی ہے یار مکرم، تین دن سے میں اسے بہت شدت سے یاد کر رہا ہوں مگر  
وہ سامنے نہیں آ رہی"

اس وقت وہ بہت زیادہ نشے میں تھا اتنا کہہ چلنے کے لیے قدم بھی اٹھاتا تو لڑکھڑا کر گر پڑتا

"اے سالے ڈرا کیوں رہا ہے تو، ابھی تو کہہ رہا تھا کہ وہ دروازے کے پاس کھڑی ہے"  
فصیح نشے میں بند ہوتی ہوئی آنکھیں کھول کر آزہاد کو دیکھتا ہوا پوچھنے لگا

"نہیں سمجھو گے تم دونوں، کوئی بھی نہیں سمجھے گا، کوئی نہیں سمجھ سکتا"  
آزہاد ان دونوں کی طرف دیکھ کر بولا دوبارہ صوفے کے پیچھے سر ٹیک کر اپنی آنکھیں بند کر لی

"میں سمجھ گیا بیٹا تجھے کون سا مرض لاحق ہو گیا ہے۔۔۔ اے فصیح بہت سیریس کنڈیشن ہے اسکی،  
کچھ نہ کچھ کرنا پڑے گا سالے۔۔۔ یہ دوست ہے اپنا"

مکرم فصیح کو دیکھتا ہوا بولا پھر اپنے ڈرائیور کو کال کر کے آزہاد کے فلیٹ پر بلایا تاکہ ڈرائیور ان دونوں کو  
انکے گھر چھوڑ سکے

وائٹ کلر کی میکسی جس پر سلور اور گولڈن کلر کا کام ہوا تھا اس پر ریڈ کلر کی لپ اسٹک لگائے وہ بے حد حسین لگ رہی تھی۔۔۔ یہ ڈریس اس نے نوین کے ساتھ جا کر چار دن پہلے خاص آج کے فنکشن کے لیے لیا تھا آج اس نے نوین سے ضد کر کے فرسٹ ٹائم میک اپ بھی کروایا تھا

اس وقت حنین نوین کے دونوں ہی بیوٹی سلون میں موجود تھی۔۔۔ نوین پریل اور آسمانی کلر کی میکسی میں خود بھی بہت پیاری لگ رہی تھی مگر حنین کو دیکھ کر بے ساختہ اس کا دل چاہا کہ وہ اپنی بہن کی نظر اتارے

"یہ غلط بات ہے چھوٹی، آج کی وی آئی پی گیسٹ میں ہوں مگر مجھے لگتا ہے سب کی نظریں تم پر سے ہٹیں گی تو کوئی مجھے دیکھے گا"

نوین مسکراتی ہوئی اسے پیار سے دیکھتی ہوئی بولی

"سب کے بارے میں تو ایسا نہیں کہہ سکتے البتہ سر کی نظریں صرف آپ پر ہی ٹکی رہے گی اتنا مجھے معلوم ہے"

حنین کی بات سن کر نوین مسکرا دی

"چلو اب باقی کی باتیں کار میں کر لینا ڈرائیور آگیا ہے ہمیں لینے"



نوبل مکمل تیار ہو چکی تھی تبھی حنین سے بولی

"ایسے مت بولیں آپ! ابھی میرا ہیئر اسٹائل بننا باقی رہ گیا ہے" حنین نوبل کو بتانے لگی

"اف ہنی شاہنواز دو بار کال کر چکے ہیں اور ہم آئیڈی لیٹ ہو چکے ہیں وہاں سارے گیسٹ آچکے ہیں بس ہمارا ہی انتظار ہو رہا ہے۔۔۔ ویسے بھی کھلے بال زیادہ سوٹ کریں گے اب چلو بس"

نوبل کے پاس شاہ نواز کی دو بار کال چکی تھی اس نے ڈرائیور بھیج دیا تھا تاکہ وہ ان دونوں کو ہوٹل لے آئے جہاں آج بڑے پیمانے پر تقریب ارنج کی گئی تھی

"آپ! آج پہلی دفعہ تو آپ نے اتنا تیار ہونے دیا ہے پلیز زیادہ دیر نہیں گے گی صرف ففٹین منٹ گے گے"

حنین ضد کرتی ہوئی بولی

"ابھی 20 منٹ کا راستہ بھی طے کرنا ہوگا ہنی، ٹھیک ہے میں ڈرائیور کے ساتھ جا رہی ہوں، وہ مجھے چھوڑ کر تمہیں دوبارہ لینے آ جائے گا تب تک تم کمپلیٹ تیار ہو چکی ہوگی سیل فون ہے نا تمہارے پاس"

نوبل نے خود ہی حل نکالے ہوئے کہا

وہ حنین کا دل بھی نہیں توڑنا چاہتے تھی کیونکہ حنین کو صبح کی فلائٹ سے پنڈی روانہ ہونا تھا اور آج کی رات صالحہ کے پاس کے اسٹے کرنا تھا مگر نوین کا شاہنواز کے پاس بھی پہنچنا ضروری تھا۔۔۔ اس لیے وہ ڈرائیور کے ساتھ نکل گئی

---

"ایکسیکوزمی حنین آپ کا ہی نام ہے"

ریسپشن پر بیٹھی ہوئی لڑکی حنین کے پاس آکر پوچھنے لگی جس پر حنین نے اقرار میں سر ہلایا

"آپ کا ڈرائیور آگیا ہے، وہ آپ کو بلا رہا ہے باہر"

وہ لڑکی حنین کو ڈرائیور کا میسج دینے لگی

حنین نے موبائل میں ٹائم دیکھا ابھی مشکل سے دس منٹ ہی گزرے تھے اور اس کے موبائل پر ڈرائیور کی کوئی کال بھی نہیں آئی تھی وہ کنفیوز ہو کر پارلر سے باہر نکلی سامنے ایک لڑکا کھڑا تھا جو کسی سے موبائل پر بات کر رہا تھا

حنین کو دیکھ کر اس نے ایک نظر دوبارہ اپنے موبائل کی اسکرین پر ڈالی پھر دوبارہ حنین کو غور سے دیکھنے لگا

"چلیے ممیم آپ کا ویٹ ہو رہا ہے"

وہ لڑکا حنین کے پاس آکر کہنے لگا

"مگر تم کون ہو تم نے تو ہمیں پک نہیں کیا تھا"

حنین کنفیوز ہو کر بولی

"میں انہی کا ڈرائیور ہوں، سر شاہنواز نے ہی مجھے یہاں آپ کو لینے کے لئے بھیجا ہے"

وہ چار قدم کے فاصلے پر کھڑا حنین کو بولے لگا

"ارکو ذرا مجھے بات کرنے دو"

حنین اپنا موبائل کلج سے نکال کر نوین کو کال ملانے لگی۔۔۔ تبھی وہ لڑکا حنین کے قریب آیا

"ہوشیاری دکھائے بغیر خاموشی سے کار میں بیٹھو"

حنین نے اپنا سر نیچے کر کے دیکھا اس لڑکے کے ہاتھ میں پستول تھی جس کا رخ حنین کے پیٹ کی طرف تھا۔۔۔ حنین خوف سے اس کا چہرہ دیکھنے لگی۔۔۔ ڈرائیور کے چہرے پر بالکل سنجیدگی طاری تھی

پالر کے گیٹ پر گارڈ بھی موجود تھے مگر اتنے قریب پسٹل دیکھ کر حنین کی ہمت نہیں ہوئی وہ پیچھے مڑ کر گارڈز کو دیکھتی یا پھر کوئی بھی آواز نکالتی اس لئے خاموشی سے چلتی ہوئی اس کار کی طرف آئی، جس کی طرف اس ڈرائیور نے اشارہ کیا تھا ڈرائیور اس کے پیچھے ہی چل رہا تھا

ڈرائیور نے کار کا دروازہ کھولا تو حنین اندر بیٹھ گئی۔۔۔ جیسے ہی ڈرائیور نے کار کا دروازہ بند کیا وہ پھرتی سے دوسرے سائڈ کا دروازہ کھول کر باہر نکلنے لگی مگر دروازہ لاک تھا

"زیادہ چلاک بننے کی ضرورت نہیں ہے خاموشی سے بیٹھی رہو"  
وہ لڑکا ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ کر پیچھے مڑ کر حنین کو آنکھیں دکھاتا ہوا کہنے لگا

"دیکھو تم جتنے پیسوں کے لئے کام کر رہے ہو میں تمہیں اس سے دگنی قیمت دو گی پلیز مجھے جانے دو"  
حنین پریشان ہو کر اس لڑکے کو دیکھتی ہوئی بولی

اس لڑکے نے اپنی پاکٹ سے رومال نکالا اور حنین کے ہاتھ پکڑنے سے پہلے اس کی ناک پر رکھ دیا اس کے بعد حنین ہوش و خروش سے بیگانہ ہو گئی

ڈرائیور کے موبائل پر کال آنے لگی جسے اس نے ریسپو کی

"جی سر کام ہو گیا ہے میں میڈم کو لے کر 15 منٹ کے اندر فلیٹ میں پہنچ رہا ہوں"

فلیٹ کے بیسمنٹ میں مسلسل چکر کاٹتا ہوا آزہاد واجد کا انتظار کر رہا تھا واجد نے اسے بتایا کہ وہ حنین کو لے کر پہنچنے والا ہے تب سے آزہاد بیسمنٹ میں چکر کاٹتے ہوئے ہر دو سے تین منٹ بعد ایک نظر کلائی پر بندھی ہوئی ریسٹ وائچ پر ڈالتا۔۔۔ واجد کی کار بیسمنٹ کے اندر داخل ہوئی تو آزہاد نے سکون کا سانس لیا

"تم تو پندرہ میں اپنے آنے والے تھے دس منٹ اوپر کیسے گئے"

واجد کار سے نکل کر آزہاد کے پاس آیا تو آزہاد اس سے پوچھنے لگا

"سر مین روڈ پر کافی ٹریفک تھا وہاں سے آنا تھوڑا ر سکی تھا اس لیے تھوڑے لونگ روڈ سے آیا ہوں"

واجد آزہاد کو بتا رہا تھا مگر آزہاد کی نظر کار میں بے ہوش بیٹھی حنین پر تھی جس کا سر سیٹ سے نیچے ڈھلک رہا تھا۔۔۔۔ واجد نے آزہاد کی نظروں کا تعاقب کر کے کار کا دروازہ کھولا وہ حنین کو اٹھانے لگا تب آزہاد سخت لہجے میں بولا

"ہاتھ مت لگاؤ اسے واجد"

واجد سیدھا ہو کر آزہاد کو دیکھنے لگا جس کی پیشانی پر ناگوار بل اچانک نمودار ہوئے

"سر میں تو ہیلپ کر رہا تھا"  
واجد گلا کھنگار کر اپنی صفائی پیش کرنے لگا

"میں نے تم سے مدد مانگی صرف وہ کام کرو جو بولا جائے"  
آزہاد بولتا ہوا کار کے پاس آیا اور بے ہوش پڑے حنین کے وجود کو اپنے بازو میں اٹھاتا ہوا اسے لفٹ تک لایا

فلیٹ کا لاک واجد نے کھولا تھا تو آزہاد حنین کو لے کر اندر داخل ہوا

"جاو واجد باقی کا کام مکمل کرو اور اب کی بار دیر نہیں ہونی چاہیے اور اپنے موبائل سے حنین کی تصویر بھی ڈیلیٹ کرو"

آزہاد واجد کو دیکھتا ہوا آرڈر دینے لگا۔۔۔ واجد یس سر کہہ فلیٹ سے نکل گیا

آزہاد حنین کو بیڈروم میں لا کر بیڈ پر لٹا چکا تھا حنین کا کلچ اپنے پاس رکھ کر وہ باہر کا دروازہ بند کر کے فصیح اور نکرم کو کال کرتا ہوا دوبارہ بیڈ روم میں آیا۔۔۔

حنین آنکھیں بند کئے بیڈ پر لیٹی ہوئی ابھی بھی بے ہوش تھی مگر ساتھ ساتھ وہ آزاد کے ہوش بھی اڑا رہی تھی، آزاد نے فرسٹ ٹائم اسے اتنا تیار سجا سنورا دیکھا تھا، بیڈ پر حنین کے پاؤں کے پاس بیٹھ کر وہ حنین کے پاؤں میں موجود سینڈل کے اسٹیپ کھولے لگا

"دیکھا اپنی ضد کا انجام، یہ ہوتا ہے بات نہ سننے کا نتیجہ۔۔۔ کتنے پیار سے سمجھا رہا تھا بات سن لو میری،، اب اس طرح کتنا برا محسوس کرو گی ہوش میں آکر، مگر کوئی دوسرا آپشن چھوڑا بھی تو نہیں تمہاری بہن نے،، میرے باپ نے خود تم نے"

آزاد حنین کے بے حد قریب آکر اس کا چہرہ دیکھتے ہوئے باتیں کر رہا تھا۔۔۔ اس کی نظریں کبھی حنین کے ہونٹوں کا فوکس کرتی تو کبھی گردن سے نیچے بھٹک کر خوبصورت ابھار پر ٹھہرتی وہ حنین کا ملائم گال پر اپنی انگلیاں پھیرتا ہوا اس کے ہونٹوں پر جھکنے والا تھا تب ہنی نے آنکھیں کھولیں

آزاد کو اپنے اتنے قریب اپنے پر جھکا ہوا دیکھ کر وہ اس کے سینے پر اپنے دونوں ہاتھ رکھ کر پوری قوت سے اسے دھکا دیتی ہوئی ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑی ہوئی

آزاد کا چہرہ دیکھ کر مٹے بھر لگا تھا حنین کو یہ سمجھنے میں کہ پوری کہانی کیا ہے حنین تیزی سے بیڈ روم کے دروازے کی طرف بھاگی اور زور زور بینڈل گھما کر دروازہ کھولنے کی کوشش کرنے لگی

"اب یہ دروازہ تب کھلے گا جب میں چاہوں گا"

آزہاد بیڈ سے اٹھ کر حنین کے پاس آتا ہوا بولا تو حنین مڑ کر آزہاد کو دیکھنے لگی

"تم میرے ساتھ کچھ غلط نہیں کر سکتے آزہاد۔۔۔ پلیز مجھے یہاں سے جانے دو"

حنین چیختی ہوئی بولی تو آزہاد نے حنین کے قریب کر کے اسے بازوؤں سے پکڑا

"آج میں تمہاری ایک نہیں سنوں گا، نہ تمہارے یہ آنسو کام آئے گے نہ ہی تمہاری التجائیں کام آئی گی۔۔۔ آج صرف وہی ہوگا جو میں چاہوں گا"

آزہاد اٹل انداز میں بولتا ہوں حنین کو واپس بیڈ کی طرف لایا اور بیڈ پر دھکا دیا حنین بیڈ پر جاگری

---

جب ڈرائیور حنین کو لینے دوبارہ بیوٹی پارلر پہنچا تو معلوم ہوا وہ پانچ منٹ پہلے کسی اور کار میں نکل چکی ہے

ڈرائیور نے یہ خبر موبائل پر شاہنواز کو سنائی۔۔۔ شاہنواز نے فوری طور پر یہ بات نوین کو نہیں بتائی بلکہ ڈرائیور کو فوراً آزہاد کے بارے میں معلوم کرنے کے لیے بھیجا کہ وہ اس وقت کہاں پر موجود ہے کیونکہ آزہاد خود شاہنواز کی کال ریسپو نہیں کر رہا تھا جبکہ دوسری طرف شاہنواز نوین کو مسلسل بہلائے جا رہا تھا کہ حنین ٹریفک میں پھنسی ہوئی ہے تھوڑی دیر میں آجائے گی مگر جب مزید ایک گھنٹہ گزر گیا اور حنین کا کچھ معلوم نہیں ہوا نا ہی ڈرائیور نے واپس آکر کوئی خبر نہیں دی تو شاہنواز بھی پریشان ہو گیا



"شاہنواز ایک گھنٹے سے اوپر ہو چکا ہے حنین کیوں نہیں آئی پلیز معلوم کریں نہ میری بہن کا، اس کا موبائل کب سے آف جا رہا ہے"

نوبین اب روتی ہوئی شاہنواز سے بولی

"نوبین تم دیکھ تو رہی ہو میں مسلسل ٹرائے کر رہا ہوں پلیز اس طرح اپنے چہرے سے پریشانی شومت کرو، یہاں پر گیسٹ موجود ہیں اور نہ ہی اپنے دماغ کو دکھاؤ۔۔۔ حنین کا ابھی تھوڑی دیر میں معلوم ہو جائے گا"

شاہنواز نوبین کو دلاسہ دیتا ہوا کہنے لگا مگر جیسے ہی اس کی نظر اینٹرنس پر پڑی تو ٹکی کی ٹکی رہ گئی۔۔۔

آزہاد بلیک ڈنر سوٹ میں ملبوس پینٹ کی پاکٹ میں اپنے دونوں ہاتھ ڈالے، چلتا ہوا اسی کی جانب آ رہا تھا اس کے چہرے پر مسکراہٹ تھی چال میں ایک غرور۔۔۔ جسے دیکھ کر شاہنواز کا خون کھولے لگا شاہنواز کی طرح نوبین بھی آزہاد کو ہی دیکھ رہی تھی

"بہت بہت مبارک ہو ڈیڈ زندگی میں ایک اور نیا ہم سفر، میں دعا تو نہیں دے سکتا کہ یہ سفر آگے چل کر آپ کی زندگی کو خوشگوار بنائے مگر تھوڑی سی امید ضرور دلا سکتا ہوں۔۔۔ ویلے آج کے دن اس پر مسرت موقع پر میں بھی آپ دونوں کے لیے ایک پریزنٹ،، سرپرائز گفٹ لایا ہوں امید ہے آپ دونوں کو پسند آئے گا"

آزہاد اپنے چہرے پر مسکراہٹ سجائے شاہنواز کو دیکھ کر کہہ رہا تھا اور شاہنواز سمیت نوین کی نظریں بھی آزاد کے پیچھے اس ڈولی پر تھی جسے آزاد کے آنے کے بعد وہاں لایا گیا تھا۔۔۔ وہ ڈولی ابھی بھی دو لڑکے پکڑے کھڑے تھے

آزاد شاہنواز سے بولتا ہوا مڑا اور ہاتھ کے اشاروں سے ان لڑکوں کو جانے کے لیے کہا۔۔۔ تقریب میں موجود سب لوگ آہستہ آہستہ وہی ارد گرد جمع ہو چکے تھے

"باہر آؤ"

آزاد نے تھوڑا سا جھک کر ڈولی کی طرف اپنا ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا آزاد کے ہاتھ کو ایک نسوانی ہاتھ نے تھاما

وائٹ کلر کی لونگ میکسی چہرے کو سرخ دوپٹے سے گھونگٹ کی صورت چہرہ چھپائے۔۔۔۔ نوین نے بے ساختہ شاہنواز کا بازو بہت زور سے پکڑا تھا وہ آنکھیں پھاڑ کر یہ خوفناک منظر دیکھ رہی تھی سامنے کوئی اور نہیں تھی یقیناً گھونگٹ میں اس کی بہن تھی۔۔۔۔ آزاد اب بھی چہرے پر فاتحانہ مسکراہٹ سجائے نازک سا ہاتھ اپنے ہاتھ میں تھامے قدم بڑھاتا ہوا شاہنواز کے پاس آیا، جو بہت مشکلوں سے ضبط کیا ہوا کھڑا تھا

"لیڈیز اینڈ جینٹلمین جیسے کہ آج کی یہ تقریب خاص کر مشہور بزنس مین شاہنواز شاہ نے اپنی دوسری وائف اور دوسری شادی کو متعارف کروانے کے لئے رکھی ہے،، تو میں آزاد شاہ اپنے ڈیڈ کی اس تقریب کو چار چاند لگانے اور اس تقریب کی مزید رونق بڑھانے کے لیے ساتھ ہی اپنے نکاح کا بھی اعلان کرتا ہوں۔۔۔ جو کہ یہاں آنے سے تھوڑی دیر پہلے انجام دیا جا چکا ہے"

آزاد نے باآواز آعلانیہ انداز میں سب کو دیکھتے ہوئے کہا اور آخر میں شاہنواز اور نوین کو دیکھا جیسے وہ اپنے کارنامے کی ان سے داد وصول کرنا چاہ رہا ہو۔۔۔ آزاد کی اس خبر پر جہاں شاہنواز مشکل سے اپنے غصہ کو ضبط کر کے رہ گیا وہی نوین کی آنکھوں کے آگے اندھیرا چھانے لگا

"کیا ہوا بھئی آپ سب لوگوں کو سانپ کیوں سونگ گیا میں زور دار تالیوں کی آواز میں اپنی زوجہ کا گھونگھٹ اٹھانے کا ارادہ رکھتا ہوں" آزاد کے بولے پر مختلف قمقموں کے ساتھ تالیاں کی آوازیں گونج اٹھی۔۔۔ آزاد نے مسکرا کر نوین کے خوف سے سفید پڑتے چہرے پر جبکہ شاہنواز کہ غصے اور ضبط کی مانند سرخ پڑتے چہرے پر نظر ڈالی اور مڑ کر وہ گھونگھٹ اٹھانے لگا

"اپنا چہرہ تو اوپر کرو ڈارلنگ"

گھونگھٹ اٹھانے کے بعد وہ حنین کے جھکے ہوئے سر کو دیکھ کر آہستہ سے کہتا ہوا حنین کی ٹھوڑی کے نیچے اپنی انگلی ٹکا کر خود اس کا چہرہ اوپر کرنے لگا

حنین نے اپنا سر اٹھایا، کافی زیادہ رونے کے باعث اس کی آنکھیں سرخ ہو چکی تھیں،، نوین جو کہ اندیشوں میں گھری ہونے کے باوجود کتنی دعا کر رہی تھی یہ صرف آزاد کا گھٹیا مذاق ہو،، گھونگھٹ میں اس کی بہن ہرگز نہ ہو حنین کو دیکھ کر شاید وہ صدمے سے نیچے گر جاتی اگر بروقت اسے شاہنواز نہ تھامتا

---

"آزاد پلیز میرے ساتھ یہ سب نہیں کرو"  
حنین بیڈ پر سے اٹھتی ہوئی اپنے آنسو روک کر آزاد سے بولی وہ جو اس کے قریب بڑھتا ہوا آ رہا تھا حنین کو اپنے حصار میں لے لیتا ہوا بولا

"تو پھر تم بنا چوں چرا کے نکاح نامے پر سائن کر دینا"  
آزاد حنین کی آنکھوں میں دیکھتا ہوا نرمی سے بولا حنین کو آزاد کی بات سن کر حیرت کا جھٹکا لگا وہ اس کا چہرہ دیکھنے لگی جیسے وہ اس کی بات سمجھنے کی کوشش کر رہی ہوں آزاد اسے بالکل سنجیدگی سے دیکھ رہا تھا تب حنین کا سر نفی میں ہلایا

"نہیں میں تم سے نکاح نہیں کر سکتی"  
حنین کی بات سن کر آزاد نے اس کی کمر کے گرد اپنی گرفت اور بھی سخت کی

"کس سے کرنا ہے پھر نکاح اس رافع سے"  
اب کی بار آزاد لہجے میں سختی لاتا ہوا حنین سے پوچھنا لگا

"جس سے بھی کرنا ہے مگر تم سے نہیں کرنا، تم مجھ سے اس طرح زبردستی نہیں کر سکتے"  
آزاد کی سخت گرفت میں وہ مچلتی ہوئی اپنا آپ چھڑانے کی کوشش کر کے بولی

"آج تو دونوں صورت ہی زبردستی ہوگی،،، زبردستی نکاح یا پھر"  
آزاد نے اپنی بات ادھوری چھوڑ کر حنین کی کمر سے اپنا ہاتھ اوپر لے جاتا ہوا میکسی کی زپ کھولنی  
چاہی

"آزاد نہیں پلیز"  
حنین نے روتے ہوئے زور زور سے اپنے ہاتھ اس کے سینے پر مارنے شروع کر دیے۔۔۔ آزاد نے  
اس کی دونوں کلائیاں پکڑی

"تمہاری بہن نے میری ماں کے ساتھ اچھا نہیں کیا ہنی مگر میں چاہ کر بھی تم سے غلط نہیں کر سکتا  
لیکن آج اگر تم نے نکاح نامے پر سائن نہیں کیے تو میرے لئے بہت مشکل ہو جائے گا اپنے اندر  
کے جانور کو سلانا"

آزاد اس کو دونوں کلائیوں سے پکڑ کر بیڈ تک لایا اور لا کر بٹھایا

"ہم دونوں کے نکاح کی صورت میں ہی تم واپس اپنی بہن سے مل سکتی ہو، جب کہ تمہاری مزید ضد سے، نہ صرف تم اپنی بہن کا چہرہ دیکھنے کو ترس جاو گی بلکہ ساری زندگی تمہیں اسی فلیٹ میں گزارنی ہوگی۔۔۔ میرے ساتھ، بغیر کسی رشتے کہ۔۔۔ یقین مانو یہ نکاح والے آپشن سے زیادہ مشکل ہوگا"

آزہاد حنین سے بات کرتا ہوا وارڈروب کے پاس آیا اندر سے لال رنگ کا ڈوپٹہ جس کے چاروں طرف گولڈن کلر کا کام ہوا تھا۔۔۔ حنین کے پاس لایا دوپٹے کی تہہ کھول کر اب وہ دوپٹہ، آزہاد حنین کو سر پر اوڑھانے لگا

حنین کو دوپٹہ اوڑھانے کے بعد آزہاد نے اسے بازو سے پکڑ کر اپنا سامنے کھڑا کیا، اب وہ غور سے اسے دیکھنے لگا پھر اپنا ہاتھ آگے بڑھا کر حنین کے گال سے آنسو صاف کرنے لگا

"میں تمہیں آج کے دن کے لیے کبھی معاف نہیں کروں گی"

حنین ناراض نظروں سے آزہاد کو دیکھتی ہوئی بولی

"او کے مت کرنا مجھے معاف بس نکامے پر سائن کر دینا"

آزہاد حنین کو دیکھتا ہوا سنجیگی سے بولا اور کمرے سے باہر نکل گیا وہ گم سم سی گرنے کے انداز میں بیڈ پر بیٹھ گئی

کتنی مشکل سے تو اس نے اپنے دل کے دروازے آزہاد کے بار بار دستک دینے پر بھی بند رکھے تھے۔۔۔ کیونکہ وہ جانتی تھی نوین کبھی بھی ایسا نہیں چاہے گی۔۔۔ وہ خود نوین کے خلاف جا کر کوئی کام کیسے کر سکتی تھی نوین اسکی بہن تھی جس نے اسے پالا بڑا کیا تھا

اور آزہاد۔۔۔ اس کی طرف سے بھی تو حنین کو کم خدشات لاحق نہیں تھے، اس کے ڈرنک کرنے کی عادت،، اس کے گھٹیا دوست اور سب سے بڑی بات آزہاد کا نوین سے نفرت کرنا۔۔۔ آج کے دن اس کے ساتھ کیا ہونے والا تھا وہ اس سے بالکل بے خبر تھی اسلیے اپنا چہرہ دونوں ہاتھوں میں چھپا کر رونے لگی

.....

"آگئے تم دونوں یہ واجد کیوں نہیں پہنچا ابھی تک نکاح خواں کو لے کر"

آزہاد کمرے سے باہر نکلا تو فصیح اور مکرم کو اپنے فلیٹ پر موجود پایا ان دونوں کو دیکھتا ہوا بولا

"اتنی جلدی کیا ہے تجھے اپنے نکاح کی،، اندر سے رونے کی آواز سے تو لگ رہا تھا کہ معرکہ نکاح سے پہلے ہی پار کر لیا"

فصیح معنی خیزی سے آزہاد کو دیکھتا ہوا بولا

"شٹ آپ فصیح دوستی میں مذاق ایک لمٹ تک پسند ہے مجھے، آئندہ اپنا منہ کھلنے سے پہلے سوچنا ورنہ میں دوستی کا لحاظ کیے بنا تمہارا منہ توڑ دوں گا"

آزہاد فصیح پر آیا غصہ کنٹرول کر کے بولا اس وقت اپنا موڈ خراب نہیں کرنا چاہتا تھا

"یار عجیب پاگل آدمی ہے تو مطلب کچھ بھی بول دیتا ہے"

نکرم مزید فصیح کو جھڑکتا ہوا بولا

ڈور بیل بجنے پر ان تینوں کی توجہ دروازے کی طرف گئی نکرم نے آگے بڑھ کر دروازہ کھولا تو واجد کے ساتھ قاضی اور دو افراد اور بھی فلیٹ کے اندر داخل ہوئے

نکاح کا مرحلہ شروع ہوا تو حنین سے رضامندی لینے اور سائن کروانے نکاح خواں کے ساتھ آزہاد بھی کمرے میں گیا

"میں نے قبول کیا"

نکاح خواں کے پوچھنے پر حنین نے آزہاد کو نظر اٹھا کر دیکھا اس کی آنکھوں میں سخت وارننگ تھی تب حنین نے بولا اور نکاح نامے پر بہت سست انداز میں سائن کیے۔۔۔ جس پر آزہاد ریلیکس ہوا جیسے کوئی بہت بڑا معرکہ تمہ ہوا ہو جبکہ خود آزہاد نے بہت پھرتی سے نکاح نامے پر سائن کیے تھے



"آج کل کون سی لڑکی اپنے نکاح پر اتنا روتی ہے"

سب کام سے فارغ ہونے کے بعد آزہاد حنین کے پاس روم میں آیا تو اسے آنسوؤں بہاتا ہوا دیکھ کر بولا۔۔۔ ڈھیر سارا رونے کی وجہ سے اس کی آنکھوں کا سارا کاجل بہہ کر دونوں گالوں تک آچکا تھا

"اگر کسی لڑکی کو مجبور کر کے اس سے زبردستی نکاح کیا جائے تو وہ ایسے ہی روتی ہے"

حنین آزہاد کو ترخ کر جواب دیتی ہوئی بولی۔۔۔ آزہاد گہرا سانس خارج کر کے بیڈ پر حنین کے پاس بیٹھا اور سائیڈ ٹیبل پر رکھے ٹشو باکس سے ٹشو نکالا

"مجھے مجبوراً ایسا کرنا پڑا کیونکہ آرام سے تم ہاتھ ہی کہاں آرہی تھی۔۔۔ ویلے ان آنسوؤں کا سبب صرف زبردستی نکاح کرنا ہی ہے نا۔۔۔ یا کہیں رافع کو دل ول تو نہیں دے بیٹھی تھی"

آزہاد ٹشو پیپر سے بہت احتیاط سے اس کے دونوں گالوں پر پھیلا ہوا کاجل صاف کرتا ہوا آرام سے پوچھنے لگا۔۔۔ آزہاد کی بات سن کر ہنی نے غصے میں آزہاد کا ہاتھ اپنے گال سے جھٹکا

"یار شک تھوڑی کر رہا ہوں تم پر، صرف سوال پوچھ رہا ہوں"

آزہاد حنین کے چہرے پر غصے کے آثار دیکھتا ہوا بولا بھرپور کوشش کرنے کے بعد بھی وہ اس وقت سیریس ہونے کی ایکٹنگ نہیں کر سکتا تھا کیونکہ اس کی مسکراہٹ چھپائے نہیں چھپ رہی تھی جو حنین کو اس وقت زہر لگی

"تمہارے شک کرنے سے مجھے رہتی برابر بھی فرق نہیں پڑنے والا، ویلے بھی اب کیا ہو سکتا ہے کونسا میں رفع سے رشتہ جوڑ سکتی ہوں"

وہ ایک گھنٹے سے اب تک اس کا کافی خون جلا چکا تھا حنین نے بھی اس کا دل جلانا چاہا مگر حنین کی بات سن کر اب وہ بے شرمو کی طرح کھل کر ہنس رہا تھا

"اگر رفع سے تمہیں رشتہ جوڑنے کا زیادہ ہی شوق چڑھا ہے تو میں تمہاری خواہش کا احترام کرتے ہوئے پوری کوشش کروں گا کہ رافع کو ہمارے بچوں کا بہت جلد ماموں بناؤ"

آزہاد کی بات سن کر حنین مزید جل گئی وہ کلائی پر بندھی ہوئی ریسٹ واپس میں ٹائم دیکھتا ہوا کھڑا ہوا

"اب ہمیں نکلنا چاہیے ہنی جلدی سے اپنی اونچی ہینلز پہنوتاکہ تھوڑا بہت ہی سہی میری ٹکر پر آؤ"

اب وہ بالکل سنجیدگی سے حنین کو دیکھتا ہوا یقیناً اس کی ہانٹ پر ٹونٹ کر رہا تھا حنین اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھنے لگی

"کیا ہوا ایلے کیوں دیکھ رہی ہو اب یہ مت سوچنا کہ تمہیں اپنی بیوی بنا کر تمہیں ہیلز بھی اپنے ہاتھوں سے پہناؤں گا۔۔ اس طرح کا مرد میں بالکل بھی نہیں ہوں پہلے ہی بتا دو" حنین کے گھورنے پر وہ سیریس ہو کر بولا۔۔۔ حنین بیڈ سے اٹھ کر اس کے سامنے آ کر کھڑی ہوئی

"بے ہوشی کے وقت میرے پاؤں سے ہیلز کس ٹائم کے مرد نے اتاری تھی، اور تمہیں ٹکر دینے کے لیے مجھے یہ ہیلز کا سہارا لینے کی ضرورت نہیں ہے تم جیسے اونٹ کا میں ایسی ہی مقابلہ کر سکتی ہو" آزاد سر جھکا کر حیران ہونے کی ایکٹنگ کے ساتھ بہت غور سے حنین کی باتیں سن رہا تھا

"پہلے میرے بیڈروم میں تو چلو ڈارلنگ پھر کرلیں گے مقابلہ اور دیکھے گے کون کس کو زیر کرتا ہے" آزاد کا دل چاہا کہ اس کے سرخ ہونٹوں پر اپنے پیار کی مہر لگائے وہ حنین کی ہونٹوں پر جھکا مگر حنین اسے پیچھے دھکا کر بیڈ پر بیٹھتی ہوئی اپنی سینڈلز پہننے لگی

نہ جانے کیوں مگر اسے ابھی رونا آنے لگا۔۔۔ آزاد غور سے اس کی فیس ایکسپریشن دیکھنے لگا پھر حنین کے پاس آکر اسے بازو سے پکڑ کر اپنے سامنے کھڑا کرنے لگا اب حنین کا سر اس کی تھوڑی کو چھو رہا تھا۔۔۔ آزاد نے اس کے سر پر ٹکے ہوئے سرخ دوپٹے کا گھونگھٹ نکالا

"یہ بہت ضروری ہے، تمہارے چہرے پر میری نظریں ٹکی رہی تو ڈرائیونگ کیسے کرو گا" آزاد دوپٹے سے اس کا چہرہ چھپاتا ہوا اب کی بار پوری ایمانداری سے اپنے دل کی بات بولنے لگا

دوسری طرف حنین کو بھی آزاد کا گھونگھٹ نکالنا صحیح لگا کم از کم اب وہ اس کے آنسو تو نہیں دیکھ سکتا تھا۔۔۔ جو حنین اب کی بار دوبارہ اس کے سامنے بہانہ بھی نہیں چاہتی تھی

گھونگھٹ نکالنے کے بعد آزاد حنین کا ہاتھ تھام کر اسے فلیٹ سے باہر لے جانے لگا۔۔۔ حنین کو لگا کہ آزاد نے اس کا ہاتھ تھام کر صحیح کیا یہ بھی ضروری تھا گھونگھٹ کی وجہ سے اور اونچی ہیلز کی وجہ سے شاید وہ ٹھیک سے چل نہیں پاتی۔۔۔ اس لیے وہ خاموشی سے اس کا ساتھ دیتے ہوئے چلنے لگی

---

کار کے بریک لگنے پر سوچوں کا تسلسل ٹوٹا۔۔۔ وہ شاہنواز اور نوین دونوں پر دھماکا کر کے حنین کو اپنے ساتھ گھر لے آیا تھا۔۔۔ اپنے نکاح کی خبر سے شاہنواز اور نوین کے چہرے کے تاثرات دیکھ کر تو آزاد کے دل میں ٹھنڈک پڑی ہی تھی مگر اب باری تھی یہ حقیقت وجہ کے سامنے لانے کی

"کن سوچوں میں گم ہو گئی ہو۔۔۔ ابھی بیڈروم میں فوراً تھوڑی جائیں گے ابھی تو تمہیں تمہاری اس اصلی والی ساس سے بھی ملوانا ہے"

آزاد حنین کی طرف کا کار کا دروازہ کھولے کھڑا تھا حنین کار سے باہر نہیں نکلی اسے دیکھنے لگی۔۔۔ آزاد نے آگے بڑھ کر حنین کا ہاتھ تھاما اور اسے کار سے باہر نکالا اب وہ اسے گھر کے اندر لے کر جا رہا تھا

"آزاد کال کیوں نہیں ریسو کر رہے تھے میں کب سے تمہیں کال۔۔۔ یہ کون ہے"

آزاد جیسے ہی ہال کے اندر داخل ہوا وجہ اپنی وئیل چیئر پر بیٹھی اس کا انتظار کر رہی تھی اپنی بات مکمل کیے بنا وہ آزاد کے ساتھ اندر آتی لڑکی کو دیکھ کر آزاد سے پوچھنے لگی

"موبائل شام سے ہی سائنٹ موڈ پر تھا کیوں خیریت کیا ہوا۔۔۔ کوئل کیا کر رہی ہے"

آزہاد اپنا موبائل پاکٹ سے ٹولتا ہوا کوئل کے بارے میں پوچھنے لگا

"ہاں سب خیریت تھی کوئل تھوڑی دیر پہلے ہی سوئی ہے،،، یہ کس کو اپنے ساتھ لائے ہو"

وجیہ حنین کو دیکھتی ہوئی آزہاد کی باتوں کا جواب دے کر آخر میں اس سے دوبارہ حنین کا پوچھنے لگی

"مما یہ حنین ہے" آزہاد نے بولنے کا آغاز کیا سب کے سامنے تو وہ بہت بے باک اور نڈر ہو کر بولا تھا

وجیہ کے سامنے بس اتنا ہی بول پایا

"صحیح۔۔۔ اب آگے بولو"

وجیہ سچی سنوری خوبصورت لڑکی کو دیکھنے کے بعد آزہاد کی طرف دیکھ کر بولی

"یہ کیا بتائے گا آپ کو میں بتاتا ہوں کیا کارنامہ انجام دے کر آیا ہے آج آپ کا لاڈلا۔۔۔ اسے تو ایوارڈ ملنا چاہیے جو آج اس نے حرکت کی ہے"

آزہاد کو واقعی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ وجیہ کو کیا بولے

مگر ہال میں داخل ہوتا ہوا شاہنواز ایک دم سے آکر تیز آواز میں بولے لگا اس کے ساتھ نوین بھی ہال میں داخل ہوئی

حنین جو کہ خاموش کھڑی تھی نوین کو دیکھ کر اب اس کے گلے جا لگی اور رونے لگی وجہ کو کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ باری باری سب کو دیکھ رہی تھی

"ڈیڈ میں نے عمر کی مناسبت سے کارنامہ انجام دیا ہے۔۔۔ آپ کا اپنے بارے میں کیا خیال ہے جس عمر میں آپ نے کارنامہ انجام دیا ہے اس بات پر تو ایوارڈ کے اصل حقدار آپ ہیں" آزاد چڑ کر شاہنواز کو دیکھتا ہوا بولا

"بلکہ اس بند کرو اپنی اگر میں تمہارا لحاظ کر رہا ہوں اس کا یہ مطلب نہیں کہ تم بدحافظی کرتے جاؤ کیو کی تم نے آج یہ حرکت"

شاہنواز چلتا ہوا آزاد کے پاس آیا اور سخت لہجے میں اس سے پوچھنے لگا جس پر آزاد بنا شرمندہ ہوئے ڈھٹائی سے ہنسا اسکی یہ ہنسی شاہنواز کو مزید غصہ دلا گئی

"آپ ہی کا خون ہو کچھ تو اثر آئے گا آپ کا"

آزاد دونوں کندھے اچکا کر عجیب شان بے نیازی سے بولا شاہنواز نہ جانے کیوں اس کی بدزبانی برداشت کر رہا تھا

جبکہ وجیہ باری باری ان دونوں کو دیکھ رہی تھی اور ان کی بات سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی، پھر وہ ایک نظر نوین اور حنین پر بھی ڈال لیتی حنین ابھی تک نوین کے گلے لگی ہوئی تھی نوین آہستہ آہستہ اسے کچھ پوچھ رہی تھی

وجیہ نوین کو تو پہچان گئی تھی کیونکہ وہ شاہنواز کے ساتھ آئی تھی مگر یہ آزاد کس کو اپنے ساتھ لے کر آیا تھا وجیہ کو سمجھ میں نہیں آ رہا تھا اور وہ نوین کے گلے لگ کر کیوں رو رہی تھی

"میں نے اگر نوین سے نکاح کیا ہے تو اس کی رضامندی شامل تھی یوں تمہاری طرح دن دھاڑے لڑکی کو اٹھوا کر اسے زبردستی نکاح نہیں کیا میں نے"

شاہنواز مزید زور سے چیختا ہوا بولا

"آزاد"

وجیہ نے شاہنواز کی بات سن کر بے ساختہ آزاد کو پکارا۔۔۔ وجیہ آنکھوں میں حیرت اور بے یقینی لیے آزاد کو دیکھ رہی تھی

"مما میں نے ایسا کیوں کیا میں آپ کو سب بتاؤں گا"

آزاد اب نرم لہجے میں وجیہ کے سامنے بیٹھ کر اس کا ہاتھ تھام کر بولا

"یہ کیا بتائے گا آپ کو میں بتاتا ہوں آج آپ کے صاحبزادے نے نوین کی چھوٹی بہن کو پالر سے اٹھوایا، اس سے زبردستی نکاح کیا اور جس شان سے یہ بھرے مجھے میں اپنے نکاح کا اعلان کر کے آیا ہے۔۔۔ اس نے صحیح معنوی میں میری ناک کٹوائی ہے"

شاہنواز غصے میں بھرا وجہ کو بتانے لگا وجہ نوین اور حنین کو سکتے کی کیفیت میں دیکھنے لگی

ڈیڈ یہ تو غلط بات ہے آپ پر دوسری شادی بھی معاف ہے میری پہلی شادی پر آپ اس طرح ری " ایکٹ کر رہے ہیں جیسے آپ کی ناک میری وجہ سے ہی کٹی ہو"

آزہاد وجہ کے پاس سے اٹھتا ہوا شاہنواز کے سامنے کھڑے ہو کر بولا اس کی بات سن کر شاہنواز کا غصے میں ہاتھ اٹھا ہی تھا

"شاہنواز پلیز" وجہ ایکدم بولی تو شاہنواز نے فضا میں بلند اپنا ہاتھ نیچے کیا اور حنین اور نوین دونوں ہی اب باپ بیٹے کو دیکھ رہی تھی آزہاد بھی بنا شرمندہ ہوئے پرسکون انداز میں شاہنواز کو دیکھ رہا تھا

"اس گستاخ کو کہیں کہ میری نظروں کے سامنے سے دور ہو جائے، آج ذلیل کر کے رکھ دیا اس نے دنیا کے سامنے مجھے"

شاہنواز آزہاد کی طرف اشارہ کرتا ہوا وجہ سے بولا



"ریلیکس ڈیڈ آپ زیادہ چیخیں گے یا غصہ کریں گے تو آپ کا بی بی پی ہائی ہوگا میں اپنے روم میں چلا جاتا ہوں"

آزہاد شاہنواز سے ایسے بول رہا تھا جیسے اسے اپنے باپ کا بہت خیال ہو، اس وقت آزہاد کی شکل دیکھ کر واقعی شاہنواز کا بی بی پی ہائی ہونے لگا تھا مگر اسے کیا معلوم تھا اس کا بیٹا اپنے کمرے میں جاتے جاتے بھی اسے آخری جھٹکا لگاتا جائے گا

"چلو ہنی اپنے بیڈ روم میں چلیں"

آزہاد حنین اور نوین کے پاس آیا اور حنین سے مخاطب ہوا مگر یہ جھٹکا صرف شاہنواز کو ہی نہیں لگا وہاں موجود سب افراد کو لگا

"میری بہن تمہارے ساتھ کہیں نہیں جائے گی۔۔ ایسا سوچنا بھی نہیں" سب سے پہلے نوین ہوش میں آئی اور وہ آزہاد کو آنکھیں دکھاتی ہوئی بولی

"میں نے تم سے بات کی یا تم سے کچھ پوچھا"

آزہاد نوین کو دیکھتا ہوا کرخت لہجے میں بولا۔۔۔ نوین اس سے پہلے اسے کچھ بولتی آزہاد دوبارہ انگلی اٹھا کر بولا

"اس گھر میں رہنا ہے تو میرے منہ لگنے کی ضرورت نہیں ہے، نہ ہی میرے معاملات میں ٹانگ اڑانے کی ضرورت ہے جو میرے معاملات میں ٹانگ اڑاتا ہے میں بنا لحاظ کیے اس کی ٹانگ توڑ دیتا ہوں تمہیں بہت خیال رکھنا پڑے گا اپنا"

آزہاد نوین کو تنبیہی کرتا ہوا بولا نوین غصے میں جبکہ حنین افسوس سے آزہاد کو دیکھنے لگی۔۔۔ تھوڑی دیر پہلے وہ اپنے ڈیڈ سے بدتمیزی کر رہا تھا اور اب اس کی بہن سے

"یہ کس لہجے میں بات کر رہے ہو تم نوین سے"

شاہنواز ان تینوں کے قریب آکر آزہاد سے بولا

"میں آپ کی دوسری بیوی سے بات کرنا پسند ہی نہیں کرتا ڈیڈ اب آپ اس کو آج ہی میری نیچر کے بارے میں بتا دیں تاکہ یہ آگے سے مجھ سے نہ الجھے"

آزہاد شاہنواز کو دیکھتا ہوا بولا اور حنین کا ہاتھ پکڑ کر اسے کھینچتا ہوا اپنے بیڈ روم میں لے جانے لگا

"چھوڑو میری بہن کو، شاہنواز اسے روکیں وہ میری بہن کو نہیں لے جاسکتا" نوین تیز آواز میں شاہنواز کو دیکھتی ہوئی بولی آزہاد پر جس کا کوئی اثر نہیں ہوا

"آزہاد حنین کا ہاتھ چھوڑ دو"

شاہنواز نے کمرے میں جاتے ہوئے آزہاد کو چیخ کر کہا مگر بے سود

"آزہاد"

وجیہ نے آزہاد کو پکارا مگر وہ سب کی سنی انسنی کرتا ہوا حنین کا ہاتھ پکڑے اسے اپنے کمرے میں لے گیا اور کمرے کا دروازہ بند کر دیا

---

"ہنی"

نوبین روتی ہوئی چیئر کا سہارا لے کر اپنے آپ کو گرنے سے بچانے لگی۔۔۔ شاہنواز نے اس کے پاس آکر اسے چیئر پر بٹھایا۔۔۔ وجیہ خاموشی سے یہ منظر دیکھنے لگی

"وہ اچھا نہیں کرے گا شاہنواز میری بہن کے ساتھ، ہنی بہت چھوٹی ہے بہت معصوم ہے۔۔۔ اس نے مجھ سے بدلہ لینے کے لیے میری بہن سے شادی کی ہے،،، آپ کو معلوم ہے ناں ہنی مجھے کتنی عزیز ہے"

نوبین روتی ہوئی شاہنواز سے بولی

"تمہاری اپنی طبیعت خراب ہوگی نوبین اس طرح رونے سے۔۔۔ وہ کچھ نہیں کرے گا حنین کو۔۔۔ اس وقت روم میں چلو ہم صبح دیکھ لیں گے"

وہ نوبین کو بولتا ہوا وجیہ کے پاس آیا

"آئیے میں آپ کو روم میں چھوڑ کر آتا ہوں"

شاہنواز وجیہ کی ویئل چیئر تھامنے لگا

"اس کی ضرورت نہیں ہے شاہنواز تم نوین کو لے کر جاؤ میں خود بھی جا سکتی ہو"  
وجیہ شاہنواز کے ویئل چیئر تھامنے سے پہلے ویئل چیئر چلاتی خود اپنے کمرے میں چلی گئی

شاہنواز روتی ہوئی نوین کو تھام کر اپنے نئے روم میں جانے لگا جس میں اس نے پرسوں نیا فرنیچر ڈلوا کر  
ڈیکوریٹ کروایا تھا

---

"کیا طوفان مچا کر رکھا ہے تم نے اپنے گھر میں نہ ہی تمہیں اپنے پرنس کا لحاظ ہے نہ ہی تم میں  
کوئی شرم ہے۔۔۔ تم واقعی ایک بدتمیز انسان ہوں"

آزہاد نے اپنے روم میں لا کر حنین کا ہاتھ چھوڑا اور دروازہ بند کیا تو حنین جو کافی دیر سے خاموش تھی  
کمرے میں آکر اس سے بولی

"میں شروع سے ہی ایسا ہونا ڈارلنگ ممانبتاتی ہیں جس دن میں دنیا میں آیا تھا اس دن میں نے رو رو کر  
ایسا ہی طوفان مچایا تھا سارے ڈاکٹرز اور نرس مجھ سے عاجز آ گئے تھے۔۔۔ جس دن میرے اسکول کا پہلا

دن تھا اسکول پہنچ کر میں نے اتنا ہنگامہ کیا وہاں پر موجود ٹیچر مجھ سے دو گھنٹے میں ہی عاجز آگئے۔۔۔  
 اکیڈمی کے رولز توڑنے پر مجھے تین سے چار دفعہ پنش کر کے وہاں سے نکالا گیا ہے خیر یہ تو سب پرانی  
 باتیں ہیں مگر یہ بات تم نے ٹھیک کہی،، لحاظ میں واقعی بہت کم لوگوں کے سامنے، بہت کم لوگوں کا  
 کرتا ہوں۔۔۔ اور بے شرمی کا عالم تو پوچھو ہی نہیں سامنے والے کو جب تک شرم سے پانی پانی نہ کر دو  
 تو چین نہیں آتا مجھے"

آزاد بولتا ہوا حنین کے پاس آیا اور جھٹکے سے اس کا بازو کھینچ کر اسے اپنی گرفت میں لیتا ہوا اس پر  
 جھکا

"چھوڑو مجھے آزاد، کیا کر رہے ہو"

اپنے سینے پر اس کا جھکاؤ پھر ہونٹوں کا لمس محسوس کر کے حنین ایک دم بوکھلا گئی تھی کبھی وہ اپنے  
 ہاتھ پیچھے کر کے آزاد کے ہاتھ اپنی کمر سے ہٹانے کی کوشش کرتی تو کبھی آزاد کے شولڈر پر ہاتھ مار  
 کر اسے ہٹاتی وہ اپنے طرف سے پورا زور لگا چکی تھی مگر مقابل انتہا کا بوتیز تھا

جس نے ڈھیٹ بن کر اپنا کام انجام دینے کے بعد حنین کو اپنی گرفت سے آزاد کیا۔۔۔ اب وہ جن  
 نظروں سے حنین کو دیکھ رہا تھا حنین واقعی شرم سے پانی پانی ہو گئی

"میرے سامنے فالتو کے ڈرامے کرنے کی نخرے دکھانے کی ضرورت نہیں ہے،، آج شادی ہوئی ہے  
 ہماری جب تک میں چینج کر کے آتا ہوں اپنا ماسٹڈ تیار کرو"

وہ حنین کو کہتا ہوا وارڈروب سے اپنا ڈریس نکالے لگا

"تم پورے جنگلی انسان ہو"

حنین گردن سے نیچے سرخ نشان پر انگلی پھیرتی ہوئی بولی

"سیرپسلی،، بہت بڑا جنگلی ہو میں۔۔۔ اور اس جنگلی پن کے نظارے تم وقفے وقفے سے ساری رات دیکھوں گی"

آزہاد اپنی ایک ٹی شرٹ اس کی طرف اچھالتا ہوا بولا جو کہ حنین کے منہ پر جا کے لگی

"چاہو تو تھوڑی دیر کے لیے پہن لو ویسے زیادہ دیر کُتنے نہیں دوں گا اسے"

آزہاد آنکھ مارتا ہوا اپنے کپڑے لے کر ڈریسنگ روم میں چلا گیا

اس کی باتوں سے حنین کو اب صحیح معنوں میں ٹینشن شروع ہو گئی

.....

"نوبن تم سمجھ کیوں نہیں رہی ہوں حنین اب آزہاد کے نکاح میں ہے، کس حق سے میں جا کر دروازہ کھٹکھٹاؤ اور آزہاد سے کہو تمہاری بیوی تمہارے ساتھ نہیں رہے گی کیونکہ یہ میری بیوی کو برداشت نہیں ہو رہا"

شاہنواز صوفے پر بیٹھا ہوا نوین کو مسلسل سمجھائے جا رہا تھا۔۔۔ نوین مسلسل کمرے کے چکر کاٹی ہوئی شاہنواز سے ایک ہی بات کی بحث کر رہی تھی

"شاہنواز آپ کو معلوم ہے ہنی کے لیے میں بہت بچی ہوں،، میں آزہاد کو ہنی کے ہسبنڈ کے روپ میں ایکسیپٹ کر ہی نہیں سکتی آپ خود کو میری جگہ پر رکھ کر سمجھنے کی کوشش کریں۔۔۔ وہ میری ہنی کے ساتھ بہت برا سلوک کرے گا اگر آپ خاموش بیٹھے رہے گے ناں تو پھر میں کچھ کروں گی" شاہنواز کو اپنی طرف گھورتا ہوا دیکھ کر نوین بھی نڈر ہو کر بولی

"ٹھیک ہے تمہیں جو بہتر لگتا ہے تم وہ کرو میں چیلنج کر کر آتا ہوں" شاہنواز آزہاد کی نیچر بھی جانتا تھا اور اس وقت نوین کو بھی ضد چڑھی ہوئی تھی اس لیے وہ نوین کو بھی اس کے حال پر چھوڑ کر چیلنج کرنے کے لیے اٹھ گیا

نوین اب دانتوں سے ناخن کاٹی ہوئی سوچ رہی تھی کہ کیا کیا جائے اپنے موبائل پر اس کی نظر پڑی تو وہ آزہاد کا نمبر ملانے لگی

آزہاد چیخ کر کے ڈیسنگ روم سے باہر نکلا تو حنین کو اسکی شرٹ (جو آزہاد اسے دے کر گیا تھا) پکڑے کمرے کے پیچ و پیچ کھڑا پایا۔۔۔ وہ چلتا ہوا حنین کے پاس آیا اس کا ہاتھ تھام کر بیڈ کی طرف لے جانے لگا

"نہیں"

حنین نفی میں سر ہلاتی ہوئی بولی جس پر آزہاد کے چہرے کے تاثرات سیریس ہوئے

"کیا مطلب نہیں" آزہاد حنین کا ہاتھ سختی سے پکڑ کر پوچھنے لگا

اس سے پہلے حنین اسے کوئی جواب دیتی آزہاد کا سیل بجا، بگڑے ہوئے موڈ کے ساتھ آزہاد نے اپنا موبائل اٹھایا اور کال رسبو کی

"تم کیا سمجھتے ہو آزہاد میری بہن کو اپنے نکاح میں لا کر آج تم نے میدان مار لیا تم جیت گئے مجھ سے، آج جیت تمہاری نہیں ہوئی ہے آزہاد بلکہ آج تم صحیح معنوں میں ہارے ہو اور یہ ہار تمہیں اپنے بیڈ روم میں تو محسوس نہیں ہوگی۔۔۔ جاؤ جا کر اس وقت اپنی ماں کی آنکھوں میں آنسوؤں کی صورت اپنی ہار دیکھو کیونکہ شاہنواز تو آج میرے پاس ہے"

نوبین کی آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی تو اس کا موڈ نوبین کی بات سن کر مزید بگڑا



"او تھینکس مجھے یاد دلانے کے لیے، آج کا دن تو تمہارے لیے کافی اسپیشل تھا، تم نے اس گھر میں قدم جمالیے۔۔۔ مگر رات ابھی باقی ہے ظاہری بات ہے اس رات کو لے کر حسین خواب تم نے بھی دیکھے ہو گے یہ رات میں تمہاری کتنی اسپیشل بناتا ہوں یہ تم دیکھتی جاؤ"

آزہاد کال ڈسکنکٹ کرتا ہوا حنین کے پاس آیا

"کیا ڈیسیڈ کیا ہے تم نے ہمارے رشتے کے بارے میں"

آزہاد حنین سے اسٹریٹ فارورڈ اس کی مرضی پوچھنے لگا

"میں فوری طور پر ایکسیڈنٹ نہیں کر سکتی زبردستی کے اس رشتے کو، مجھے تھوڑا بہت ٹائم چاہیے۔۔۔ ابھی فوری میں کوئی ریلیشن نہیں بنا سکتی"

حنین اپنے لہجے میں مضبوطی لاتی ہوئی آزہاد سے بولی۔۔۔ ویلے ہی آزہاد نے سختی سے اس کا بازو پکڑا

"ریلیشن نہیں بنا سکتی تو میرے کمرے میں کیا کر رہی ہو نکلویہاں سے"

آزہاد اس کے ہاتھ سے اپنی شرٹ کھینچ کر بیڈ پر پھینکتا ہوا اس کا بازو پکڑ کر اسے اپنے کمرے سے باہر لے گیا اور شاہنواز اور نوین کے بیڈروم کے دروازے پر حنین کو دھکا دیا

حنین آنکھوں میں حیرت سمائے آزہاد کا غصے میرے ری ایکشن دیکھنے لگی۔۔۔ اتنی تذلیل، اتنی زلت اس نے تو کبھی بھی محسوس نہیں کی تھی اگر وہ فوری طور پر تیار نہیں تھی تو آزہاد نے اسے بے عزت

کمر کے اپنے کمرے سے ہی نکال دیا۔۔۔ حنین کی آنکھوں میں آنسو آنے لگے وہ اب بھی دروازے پر کھڑا  
غصے میں حنین کو گھور رہا تھا

"ہنی میری جان" کمرے کا دروازہ کھلا نوین باہر نکلی اور حنین کو پکارتی ہوئی اس کی طرف بڑھی حنین  
ایک بار پھر آنسوؤں سے رونے لگی

"کیا مسئلہ ہے آخر تمہارے ساتھ، آج کیا پوری رات تم نے زلیل کرنا ہے ہمیں، یہ کیا بیہودہ طریقہ  
ہے"

اب شاہنواز روم سے نکلتا ہوا آزاد پر دوبارہ چیخا۔۔۔ آزاد اسے کچھ کے بغیر وجیہ کے روم کی طرف بڑھ  
گیا

"ہنی میری جان چپ ہو جاؤ"

نوین حنین کو اپنے روم میں لا کر اسے بیڈ پر بٹھاتی ہوئی بولی وہ حنین کے مسلسل رونے پر پریشان ہو گئی  
تمھی۔۔۔ شاہنواز بھی اپنے بیڈ کے کنارے پر شرمندہ ہوا صوفے پر بیٹھا تھا۔۔۔ حنین روتے روتے  
چپ ہونے کی بجائے بے ہوش ہو گئی

"شاہنواز دیکھے ہنی کو کیا ہوا اچانک"

نوبن ایک دم گھبراتی ہوئی شاہنواز کو کہنے لگی اس خود بھی رونا آنے لگا، شاہنواز صوفے سے اٹھ کر حنین کے پاس آیا اور نبص چیک کرنے لگا

"مسلسل ڈپریشن کی وجہ سے شاید بی پی لو ہو گیا۔۔۔ جاو گلاس میں پانی لے کر آؤ"

شاہنواز سائیڈ ٹیبل کی دراز سے میڈیسن باکس نکالتا ہوا بولا

"نوبن اسے ریلیکس سونے دو، صبح تک ٹھیک ہو جائے گی اور اب تمہیں بھی ریسٹ کرنا چاہیے"

شاہنواز نوبن سے کہتا ہوا کمرے سے باہر نکلنے لگا

"آپ کہاں جا رہے ہیں"

نوبن شاہنواز سے پوچھنے لگی

"دوسرے روم میں" وہ مختصر سا جواب دے کر کمرے سے باہر نکل گیا

نوبن کا دل اداس ہوا شاہنواز کے اس طرح کمرے سے جانے پر اور اپنی مہن کی حالت دیکھ کر۔۔۔۔

وہ وارڈروب سے اپنا ایک ڈریس نکال کر حنین کو پہنانے لگی

"چاہ کیا رہے ہو تم صرف یہ بتاؤ مجھے"

آزہاد جو وجیہ کے پاس بیٹھا اس کے آنسو صاف کر رہا تھا شاہنواز روم میں آتا ہوا آزہاد کو دیکھ کر پوچھنے لگا پچھلے تین گھنٹے سے اس نے شاہنواز کا ناک میں دم کر کے رکھا ہوا تھا

"یہی کہ آج رات آپ اپنے روم میں یہی رہے،، ڈیڈ آج ماما کو آپ کی ضرورت ہے"

آزہاد کے لہجے میں درخواست تھی شاہنواز نے ایک نظر وجیہ کی سرخ آنکھوں کو دیکھا اور پھر آزہاد کو

"ٹھیک ہے اب تم سیدھا یہاں سے اپنے روم میں جاو گے"

شاہنواز آزہاد سے بولا اور آزہاد کمرے سے نکل گیا۔۔۔ شاہنواز روم کا دروازہ بند کر کے وجیہ کے پاس آیا

"وجیہ یہاں آئیے" شاہنواز بولتا ہوا بیڈ پر بیٹھا وجیہ بہت سارے شکوے لیے شاہنواز کو دیکھنے لگی۔۔۔

شاہنواز نے خود آگے بڑھ کر اسے حصار میں لیا تو وجیہ اس کے سینے پر سر رکھ کر آنسو بہانے لگی

آزہاد وجیہ کے روم سے نکل کر اپنے روم میں جانے کی بجائے نوین کے بیڈ روم میں آیا

"یہ کون سا طریقہ ہے کمرے میں آنے کا"

نوبن جو کہ حنین کا ڈیس چنچ کر کے ابھی اٹھی تھی۔۔۔ آزاد کو روم میں بغیر ناک کیے آتا ہوا دیکھ کر ناگواری سے بولی

"اسے کیا ہوا۔۔۔ ہنی" وہ نوبن کی بات کو انور کر کے حنین کو دیکھتا ہوا اسے پکارنے لگا حنین بیڈ پر آنکھیں بند کئے لیٹی تھی

"تمہاری حرکتوں کی وجہ سے میری بہن کی یہ حالت ہوئی ہے، کیا کیا ہے تم نے اسے کمرے میں لے جا کر بتاؤ مجھے، کیو اسکا بی پی لو ہوا ہے"

نوبن آزاد کے راستے میں آکر اسے گھورتی ہوئی پوچھنے لگی

"دماغ تو خراب نہیں ہو گیا ہے تمہارا، ہٹو راستے سے،، دیکھنے دو مجھے کیا ہوا ہے اسے"

آزاد اس کی فضول سی بات کو خاطر میں نہ لا کر اسے ہٹاتے ہوئے حنین کے پاس آیا

"اس کو آرام کی ضرورت ہے تم ابھی فوراً کمرے سے باہر نکل جاو"

نوبن کا بس نہیں چل رہا تھا وہ آزاد کو شوٹ کر دے اس لیے وہ غصے میں پھنکارتی ہوئے بولی

"یہ کیا کر رہے ہو، کہاں لے کے جا رہے ہو۔۔۔ واپس لٹاؤ اسے"

آزہاد نوین کی بات کا کوئی جواب دیئے بغیر حنین کو اپنے بازوؤں میں اٹھاتا ہوا اپنے بیڈ روم میں لے جانے کا ارادہ رکھتا تھا

"اسے آرام کی ضرورت ہے تو یہ آرام اپنے کمرے میں کریں گی یعنی میرے کمرے میں"

آزہاد نوین کو دیکھ کر جتنا ہوا بولا

"اگر اتنی ہی پرواہ بھی تو اسے یہاں پھینکا کیوں تھا"

نوین دانت پیستی ہوئی آزہاد کو بولی

"میری مرضی"

آزہاد دو لفظوں پر زور دے کر دروازے سے باہر نکلنے لگا

"تم اس کے ساتھ کچھ الٹا سیدھا نہیں کرو گے، دیکھو اس وقت اسے آرام کی ضرورت ہے پلیز"

نوین بے بسی سے بولی کیونکہ ابھی دوبارہ شور و غل ہوتا تو شاہنواز آکر یقیناً اب کی بار نوین پر غصہ کرتا

"الٹا سیدھا کرنا ہوتا تو نکاح کے چکر میں نہیں پڑتا، اب تو جو بھی ہوگا وہ سیدھا سیدھا ہی ہوگا"

آزہاد اپنی باتوں سے اسے پتنگے لگانے لگا۔۔۔ جس پر نوین کا دل چاہا وہ اس کا منہ توڑ دے

"مجھے امید ہے یہ رات تم ہمیشہ یاد رکھو گی"

آزہاد دروازے پر پہنچ کر نوین کی طرف دیکھ کر دل جلانے والی مسکراہٹ اچھال کر کے کمرے سے نکل گیا

اس نے سوچ لیا تھا آج رات تو وہ اپنے باپ کو اس عورت کے پاس ٹکٹے نہیں دے گا اسی لیے اسے حنین کو اپنے کمرے سے نکالنا پڑا۔۔۔ اس کا دل دکھا ہوگا آزہاد جانتا تھا، مگر وہ صبح حنین کو منالے گا وہ یہ بھی جانتا تھا

مسلسل اپنے آپ کو کسی کی نظروں کے حصار میں محسوس کر کے، سوتی ہوئی حنین کی آنکھ کھلی۔۔۔ وہ اپنے آپ کو دوبارہ آزہاد کے کمرے میں موجود پا کر حیران پریشان ہو گئی۔۔۔ آزہاد ابھی بھی داہنے ہاتھ کی کہنی تکیے پر ٹکائے حنین کی طرف کروٹ لے لے اس کو حیران پریشان ہوتا دیکھ رہا تھا

"مجھے ساری رات بے چین کر کے بہت گہری نیند لی ہے تم نے"

وہ اپنی انگلیوں کے پوروں سے نرمی سے حنین کا گال چھوٹا ہوا بولا

حنین اس کا ہاتھ جھٹک کر اٹھنے لگی مگر حنین کے اٹھنے سے پہلے آزہاد نے اپنا بایاں ہاتھ حنین کے اوپر سے لے جا کر میڈس پر رکھا۔۔۔ آزہاد کا ہاتھ حنین کو چھو، تو نہیں رہا تھا مگر اب وہ اٹھنے کی کوشش کرتی تو آزہاد کا ہاتھ اس کے سینے سے ٹچ ہوتا

"میں تو آپنی کے پاس تھی نا،، کیوں لے کر آئے ہو مجھے واپس اپنے بیڈروم میں اور یہ میرے کپڑے کس نے چنچ کیے"

حنین اس کے قریب لیٹی ہوئی حیرت سے اسے دیکھ کر پوچھنے لگی

"رشتہ جو ایسا بنالیا ہے تم سے، پھر بھلا کیوں تمہیں کسی اور کے کمرے میں رہنے دیتا،، بے فکر رہو تمہارے کپڑے تمہاری بہن نے چنچ کیے ہیں اگر میں چنچ کرتا۔۔۔ تو تم اپنے اندر بھی بہت سی چینچنگ محسوس کرتی دوسرا اس وقت میری ٹی شرٹ میں موجود ہوتی"

وہ جتنی سنجیدگی سے حنین سے باتیں کر رہا تھا حنین نے اس کی معنی خیز بات پر گھور کر اسے دیکھا

"ڈرامے بند کرو اپنے، ایسی بات ہوتی تو مجھے اپنے کمرے سے نکالنے ہی نہیں۔۔۔ ہاتھ پیچھے ہٹاؤ اپنا اٹھنا ہے مجھے"

حنین ناراض لہجے میں اس سے بولی رات والی اپنی توہین وہ ابھی تک نہیں بھولی تھی

"ڈرامے میں نہیں ڈرامے تم کر رہی ہو اور وہ بھی کل رات سے۔۔۔ یہ ہاتھ تو نہیں ہٹے گا ہمت ہے تو تم خود ہٹا کر دکھاؤ مان جاؤ گا میں تمہیں"

وہ حنین کے ناراض چہرے کو دیکھ کر بہت پیار سے چیلنج کرتا ہوا بولا



"میں نے تمہیں کل رات بھی بتا دیا تھا زبردستی میں جوڑا گیا رشتہ میں اتنی جلدی ایکسیپٹ نہیں کر سکتی۔۔۔ ویسے بھی تم نے مجھ سے میری بہن کا بدلہ لینے کے لیے نکاح کیا ہے،، ایسے رشتوں میں کہاں پائیداری پائی جاتی ہے بھلا"

حنین ایک بار پھر اس کو جتاتی ہوئی بولی

"تمہیں ابھی بھی یہی محسوس ہو رہا ہے یہ نکاح صرف میں نے تم سے تمہاری بہن کا بدلہ لینے کے لیے کیا ہے" آزاد گہری نظریں اس کے چہرے پر مرکوز کرتا اس سے سنجیگی سے پوچھنے لگا۔۔۔ اس کا اندازہ لب و لہجہ دیکھ کر حنین کا دل زور سے دھڑکا

"تو پھر اور کس لئے کیا ہے مجھے کیا معلوم"

حنین اس سے نظریں چراتی ہوئی انجان بن کر بولی

"چھوٹے قد کی بیوی لے تو اتنا افسوس نہیں ہوتا مگر عقل اس کی چھوٹی ہو تو آدمی کی قسمت ہی پھوٹ جاتی ہے"

آزاد نے جتنی سنجیگی سے بولا حنین نے اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھا۔۔ حنین کے تپے ہوئے چہرے کو دیکھ کر آزاد کے چہرے پر مسکراہٹ رینگلی

"یہ دوسری بار ہے اور بہت زیادہ ہو گیا ہے"

وہ کل سے ہی اس کی ہانٹ پر ٹونٹ کیے جا رہا تھا حنین برا مانتی ہوئی بولی

"اور اب جو پہلی بار ہوگا وہ بھی تھوڑا زیادہ ہوگا"

آزہاد حنین کے ہونٹوں کو فوکس کرتا ہوا معنی خیزی سے بولا۔۔۔ حنین کے اوپر سے اپنا ہاتھ ہٹا کر حنین کو خود سے قریب کر کے وہ اس پر جھکا

"آزہاد پلیز"

وہ کل رات کی طرح اب کی بار اس کے ہونٹوں کو نشانہ بنانا چاہتا تھا۔۔۔ حنین گھبراتی ہوئی بولی

"گھبراؤ نہیں یہ ڈیسنٹ اسٹائل میں"

آزہاد حنین کی گھبراہٹ کو دیکھتا ہوا اس کے ہونٹوں پر اپنا انگوٹھا پھیرتا ہوا بولا

وہ اپنے ہونٹ حنین کے ہونٹوں کے قریب لایا، حنین نے کس کے آنکھیں بند کی جس پر آزہاد کے لب ہلکے سے مسکرائے، بہت نرمی سے اس نے اپنے ہونٹوں سے حنین کے ہونٹوں کو ابھی چھوا ہی تھا۔۔۔۔۔ زور زور سے دروازہ بجنے لگا۔۔۔۔۔ وہ جو سانس روکے لیٹی ہوئی تھی آزہاد کے بیڈ سے اٹھنے پر اپنی سانس بحال کر کے خود بھی اٹھ بیٹھی

"کہاں ہے میری بہن، تم جاگ گئی میری جان کیسی طبیعت ہے تمہاری۔۔۔ تم ٹھیک ہوناں"

آزہاد کے دروازہ کھولے ہی نوین بجلی کی رفتار سے اندر آئی اور ایک دم بولتی ہوئی حنین کے پاس آئی۔۔۔  
آزہاد صبح ہی صبح اسی شکل دیکھ کر بدمزہ ہوا تھا۔۔۔ اب نوین حنین کو اوپر سے نیچے تک دیکھتی ہوئی  
اس کے ہاتھ اور کندھے ٹول رہی تھی

"آپی میں ٹھیک ہوں"

حنین بیڈ پر بیٹھی ہوئی بس اتنا ہی بول کر اسے مطمئن کر سکی

"اگر لیا اچھی طرح چیک اپ، کہیں سے کل رات میں اسے توڑا پھوڑا نہیں ہے۔۔۔ اب نکل جاؤ یہاں  
سے اور دوبارہ اس کمرے میں آنے کی کوشش مت کرنا"  
آزہاد منٹ بھر میں اس کی بے عزتی کرتا ہوا بیڈ کی دوسری سائیڈ پر گیا سگریٹ منہ میں لے کر لائٹر  
سے اسے جلانے لگا

"میں تمہارے اس کمرے پر اور تمہاری شکل پر تھوکتی ہو۔۔۔ سمجھتے کیا ہوا اپنے آپ کو تم گھٹیا  
انسان۔۔۔۔۔ یہاں میں صرف اپنی بہن کو لینے آئی تھی،، چلو ہنی"  
نوین نے آزہاد کو جواب دیا اس کے بولے پر حنین بیڈ اٹھی

نوین کی بات سن کر آزہاد خاموشی سے اس کی شکل دیکھنے لگا نوین بھی اس کی آنکھوں میں آنکھیں  
ڈالے بے خوف ہو کر اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

اچانک ہی ہاتھ میں موجود لائٹر کھینچ کر آزاد نے نوین کی طرف دیوار پر دے مارا۔۔۔ جس پر نوین نے اپنا چہرہ بے ساختہ سائیڈ پر کیا اور حنین کے منہ سے چیخ نکلی لائٹر سامنے دیوار پر لگا

"آزاد کی حرکت پر جہاں نوین نے غصے میں اس کو دیکھا وہی افسوس سے حنین نے اس کا نام پکارا

"کیوں اٹھی تم بیڈ سے خاموشی سے بیٹھو واپس"

وہ حنین کو آنکھیں دکھاتا ہوا ایسے بول رہا تھا، حنین کو لگا جو تھوڑی دیر پہلے آزاد اس کے قریب تھا وہ جیسے کوئی اور اس کا کوئی ہمشکل ہوں۔۔۔ اس کے آنکھیں دکھانے پر حنین خاموشی سے بیڈ پر بیٹھ گئی تو نوین کو اور غصہ آیا

"یہ مت سمجھنا کہ میرا نشانہ چوگ گیا ہے آئندہ مجھ سے زبان سنبھال کر بات کرنا۔۔۔ ورنہ تمہارے چہرے کا نقشہ بگاڑنے میں نہ ہی مجھے کوئی شرمندگی ہوگی نہ ہی افسوس۔۔۔ اپنی اوقات میں رہو صرف میرے باپ کی بیوی ہو تم ورنہ تمہاری حیثیت میرے سامنے اس گھر کے لوگوں سے بھی گئی گزری ہے"

آزاد غصے میں نوین کو دیکھتا ہوا بولا

"میری کیا اوقات ہے یہ تم نے خود اپنے منہ سے بتایا ہے یعنی شاہنواز کی بیوی ہوں میں اور تمہاری کیا اوقات ہے یہ میں تمہیں بہت جلد بتاؤں گی آزاد۔۔۔ ایک بات اور بھی یاد رکھنا میں تمہیں اپنی بہن کی زندگی میں ہر گز برداشت نہیں کر سکتی بہت جلد اس کی زندگی سے نکال دور رکھوں گی"

نوین نے جیسے آزاد کو بولا ہی نہیں بلکہ خود سے وعدہ بھی کیا تھا اس کی بات سن کر آزاد طنزیہ ہنسا

"میرے باپ کی بیوی بن کر بھی تمہاری اوقات دو پیسے کے برابر ہی ہے۔۔۔ آزاد کو اس کی اوقات یاد دلانے والا تو آج تک پیدا ہی نہیں ہوا اور جس طرح تم مجھے اپنی بہن کی زندگی میں برداشت نہیں کر سکتی تو میں بھی تمہیں اپنے اس گھر میں برداشت نہیں کر سکتا۔۔۔ بہت جلد دفع کرو گا تمہیں اس گھر سے مگر اس سے پہلے تمہیں میرے کمرے سے دفع ہونا ہوگا"

آزاد بولتا ہوا نوین کے پاس آیا اور اس کا بازو پکڑ کر کھینچتا ہوا کمرے سے باہر نکال کر دروازہ بند کیا

"آزاد شرم آئی چاہیے تمہیں آپ کے ساتھ اس طرح کا بیہوش کرتے ہوئے۔۔۔ تمہیں اس دن کسی نے غلط بولا تھا کہ وہ ایبارشن کروانے گئی ہیں۔۔۔ شی از پریگنیٹ اور تم ان کے ساتھ۔۔۔۔۔"

حنین کی بات سن کر وہ چونکا مگر حنین مزید کچھ بولے واش روم چلی گئی

"دادا بننے کی عمر میں باپ بننے کا شوق چرھا ہے انہیں"

آزاد وارڈروب سے اپنے کپڑے نکالنے ہوئے ناگواری سے سوچنے لگا

"ارک کیوں گئی آونا"

آزہاد نے پیچھے مڑ کر حنین کو مخاطب کیا وہ خود تو آفس جانے کے لیے فل ڈریس اپ نظر آ رہا تھا مگر حنین کو اپنا حلیہ اس وقت عجیب مضائقہ خیز لگ رہا تھا

اس نے کل رات والا نوین کا وائٹ کرتا اور ٹراؤزر پہنا ہوا تھا کرتا کافی ڈھیلا اور گھٹنوں سے اونچا تھا بال برش کر کے اس نے چٹیا کی شپ میں بل دے کر ایلے ہی چھوڑ دیئے تھے اور اس کے پیروں میں آزہاد کی سلیپرز موجود تھیں کیونکہ اس کی اپنی ہیلز شاید نوین کے روم میں تھیں۔۔۔

ناشتے کی ٹیبل پر اس وقت آزہاد کے پیرنٹس کے ساتھ نوین بھی موجود تھیں۔۔ وہ اس وقت تھوڑی نروس ہو رہی تھی مگر آزہاد کے بولے پر چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی اس کے ساتھ ڈائننگ ٹیبل پر آئی اور آہستہ آواز میں سلام کیا

"آوہنی یہاں بیٹھو" نوین نے آزہاد کے ساتھ حنین کو آتے دیکھا تو اسے اپنے پاس کرسی پر بیٹھنے کے لیے کہا حنین کے لیے ویلے بھی سب اجنبی تھے وہ نوین کے پاس ہی بیٹھنا چاہتی تھی اس لیے اس کے پاس جانے لگی

"ہنی یہاں آکر بیٹھو"

آزہاد کی آواز پر حنین کے ساتھ باقی سب آزہاد کی طرف دیکھنے لگے

"میں آپ کے ساتھ زیادہ کمفر"

حنین نے شاہنواز اور وجیہ کی موجودگی کا لحاظ کرتے ہوئے آزہاد کو آہستہ آواز میں بولنا چاہا

"یہاں بیٹھو"

آزہاد اپنی بات پر زور دیتا ہوا بولا اس کی آنکھوں کو دیکھ کر حنین اسی کے پاس رکھی ہوئی چیئر پر بیٹھ گئی۔۔ نوین کو سخت زہر لگا تھا اس وقت آزہاد کا اس کی بہن پر قبضہ جمانہ

"یہ کوئی طریقہ نہیں ہے بات کرنے کا، اگر وہ اپنی بہن کے پاس بیٹھنا چاہتی ہے۔۔۔ بیوی وہ تب بھی تمہاری رہتی بیٹا۔۔۔ ان چھوٹی چھوٹی باتوں کو ایشوز نہیں بنانا چاہیے آئندہ خیال رکھنا" وجیہ آرام سے آزہاد کو سمجھانے لگی

"اوکے ماما آئندہ خیال رکھوں گا یہ بتائیں آپ کی طبیعت کیسی ہے"

آزہاد نے جتنے پیار سے اور تابعداری سے وجیہ سے بات کی نوین اور حنین دونوں نے چونک کر دیکھا

"ٹھیک ہے میری طبیعت چلو ناشتہ اسٹارٹ کرو"

وجیہ آزہاد کو کہتی ہوئی اس کے برابر میں بیٹھی حنین کو بھی دیکھنے لگی

"اوہو کل رات تعارف تو رہ ہی گیا تھا۔۔۔ مہما یہ ہے حنین آپ کی بہو، مسز آزاد۔۔۔ دکھنے میں یہ کیوٹ ہے مگر اس کے اندر بہت ایٹیٹیوڈ ہے۔۔۔ سب کے سامنے یہ خاموش رہتی ہے مگر اکیلے میں اس کی زبان قہنجی کی طرح چلتی ہے"

آزاد ہلکی سی اسمائل کے ساتھ حنین کو دیکھتا ہوا کہنے لگا تو حنین نے اسے گھورا۔۔۔ یہ منظر دیکھ کر جہاں وجیہ اور شاہنواز کے چہرے پر مسکراہٹ آئی۔۔۔ وہی نوین غصے میں حنین دیکھنے لگی

"اور ہنی ڈیئر یہ ہے میری جنت۔۔۔ اس گھر کی اصلی مالکن پلس کوئن۔۔۔ کیو ڈیڈ صحیح بولاناں میں نے"

آزاد حنین سے وجیہ کا تعارف کرواتا ہوا شاہنواز پوچھنے لگا

"اس میں کوئی شک نہیں ہے وجیہ واقعی اس گھر کی ملکہ ہے" شاہنواز وجیہ کے ٹیبل پر رکھے ہوئے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتا ہوا بولا۔۔۔

وجیہ شاہنواز کو دیکھ رہی تھی اور اس کے چہرے پر وجیہ کو دیکھ کر مسکراہٹ تھی آزاد ان دونوں کو دیکھ کر مسکرانے لگا۔۔۔ جبکہ نوین کا چہرہ اتر گیا اور اپنی بہن کو دیکھ کر حنین کا بھی مگر اسے وجیہ بہت اچھی لگی پروقار سی شخصیت رکھنے والی دھیمے لہجے میں بات کرنے والی



نورین بے دلی سے اپنے پاس رکھی پلیٹ سے سینڈوچ اٹھانے لگی۔۔۔ مگر ابھی اس کا ہاتھ فضا میں ہی تھا کہ اسکے سامنے سے سینڈوچ والی پلیٹ آزاد اٹھا چکا تھا

"لے ماما سینڈوچ کھائیں"

آزاد وجہ کی پلیٹ میں سینڈوچ رکھتا ہوا بولا۔۔۔۔

آزاد کی حرکت پر نورین کا خون کھولا تھا۔۔۔ وہ اس کی کمزوری جان چکی تھی سامنے بیٹھی ہوئی اس کی ماں۔۔۔ اب اسے آزاد کی کمزوری کو اپنے قابو میں کرنا تھا،، تبھی تو وہ آزاد سے اپنی کمزوری (یعنی حنین) واپس لے سکتی ہے جس کے بل بوتے پر وہ کل سے ہی آکر رہا تھا

"ایسے کیوں بیٹھی ہو ناشتہ کرو"

اسے شاہنواز کی آواز آئی۔۔۔ ساتھ ہی نورین کی گود میں رکھا ہوا ہاتھ شاہنواز نے اپنے ہاتھ میں تھاما جس پر شاہنواز اور نورین نے ایک دوسرے کو مسکرا کر دیکھا

"اسلام علیکم"

ٹیبیل پر موجود سب افراد ناشتہ کر رہے تھے عباس کی آواز پر سب نے چونک کر اسے دیکھا۔۔۔ عباس نے دو نئے چہرے دیکھے تو وہ کنفیوس ہوا

"وعلیکم السلام بیٹا کیسے ہو آؤ ناشتہ کرو ہمارے ساتھ"

وجیہ نے عباس کو دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا

"وجیہ خیال کیا کریں فیملی بیٹھی ہے"

شاہنواز نے بے حد آہستگی سے وجیہ کو بولا تھا شاہنواز کوئی یوں ہر ایرے غیرے کو فری کرنا اچھا نہیں لگتا تھا

"وہ بھی فیملی کی طرح ہے ڈیڈ۔۔۔ عباس آویار پرسوں سے تو ملاقات ہی نہیں ہوئی تم سے"

آزہاد نے بھی بے حد آہستگی سے شاہنواز کو کہتے ہوئے باآواز عباس کو بلایا جو شاید نوین اور حنین کو دیکھ کر جھجھک رہا تھا

"نہیں بس میں کومل کے بارے میں پوچھنے آیا تھا، شام میں چکر لگاؤں گا"

عباس آزہاد کو جواب دیتا ہوا بولا

"اچھا ہمارے گھر کے نئے افراد سے تو ملتے جاؤ۔۔۔ یہ ہیں مسسز شاہ نواز ڈیڈ کی دوسری وائف۔۔۔ اور یہ ہیں مسسز آزہاد یعنی میری وائف"

آزہاد نے نوین اور حنین کا عباس سے تعارف کروایا مگر وہ خاموش بیٹھی ہوئی وجیہ کو دیکھنے لگا۔۔۔ جو پھیکے سے انداز میں اسے دیکھ کر اسمائل دے رہی تھی عباس مسکرا بھی نہیں سکا

"او کے شام میں ملتے ہیں۔۔۔ ابھی چلتا ہوں"

عباس کو وہاں رکنا مناسب نہیں لگا ویلے بھی وہ شاہنواز کی موجودگی میں کم ہی آتا تھا کیونکہ اسے محسوس ہوتا تھا آزہاد کے ڈیڈ اسے پسند نہیں کرتے تھے یا پھر وہ ہر ایک سے فری نہیں ہوتے تھے

"کومی کم بے بی بھائی کے پاس آؤ" آزہاد کومل کو دیکھتا ہوا بلانے لگا ٹیبل پر سب کی توجہ کومل کے کمرے کی طرف گئی جو کمرے کے دروازے سے سر نکالے سب کو دیکھ رہی تھی۔۔۔ آزہاد کے بولانے پر جھٹ اس نے سر اندر کر کے دروازہ بند کر لیا شاید نوین اور حنین دونوں کے نئے چہرے دیکھ کر وہ چھپ گئی تھی۔۔۔ آزہاد اپنی کرسی سے اٹھ کر کومل کے روم میں چلا گیا

"کیا میں کومل سے جا کر مل سکتی ہو"

وجیہ نے سر اٹھا کر دیکھا نوین اس سے مخاطب تھی۔۔ شاہنواز نے بھی چونک کر نوین کو دیکھا

"میرے دونوں بچے میرے برعکس تھوڑی ریزرو نیچر کے ہیں جلدی کسی سے گھلتے ملتے نہیں ٹائم لگتا ہے انہیں۔۔۔ تم کوشش کر کے دیکھ سکتی ہو"

وجیہ نے نوین کو دیکھ کر جواب دیا جس پر نوین اسے دیکھ کر مسکرائی

"دونوں ہی پاگل بچے ہیں"

نوین دل ہی دل میں بولتی ہوئی کومل کے کمرے میں چلی گئی

---

کومی کو بھائی نے بلایا، بھائی کے پاس کیوں نہیں آئی کومی"  
آزہاد اپنے سامنے بیڈ پر بیٹھی ہوئی کومل کو دیکھتا ہوا پوچھنے لگا

"صبح صبح کون آگیا ہے بھائی کومی کسی کو نہیں جانتی"  
کومل پنک کلر کے نائٹ ڈریس میں دو پونیاں باندھے حیرت کا اظہار کرتی ہوئی آزہاد کو بولے لگی

"ہیلو کومل کیسی ہو پہچانا تم نے مجھے"  
آزہاد اس سے پہلے کومل کو حنین کے بارے میں بتاتا، نوین کومل کے کمرے میں آتی ہوئی کومل کو  
مخاطب کر کے بولی آزہاد نے مڑ کر ناگوار نظروں سے نوین کو دیکھا

"نہیں آنٹی کومل نے آپ کو نہیں پہچانا" کومل نوین کو اپنی بات کا یقین دلانے لگی

"ارے آنٹی نہیں ہوں میں تمہاری نئی والی ماما ہو"  
نوین مسکراتی ہوئی فرینک انداز میں کومل کو بتانے لگی نوین کی بات سن کر آزہاد کے ماتھے پر شکن

پڑی

"نئی ماما وہ کیا ہوتی ہے ماما تو ایک ہوتی ہے کومی کے پاس اس کی ماما ہے۔۔۔ آپ آنٹی ہو ماما نہیں"

کومل کے ذہن نے جیسے نوین کی بات کو ایکسیپٹ نہیں کیا وہ نفی میں سر ہلاتی ہوئی بولی

"کسی کسی کی دو ماما بھی ہوتی ہیں ڈارلنگ، جب پہلی ماما پرانی ہو جاتی ہیں تو ڈیڈ پھر دوسری ماما لے آتے ہیں۔۔۔ آپ کی ڈیڈ بھی مجھے کل رات آپ کی نئی ماما بنا کر اس گھر میں لے کر آئے ہیں۔۔۔"

اب میں "ہمیشہ" اس گھر میں رہوں گی"

وہ کومل کو فرینک انداز میں سمجھانے لگی۔۔۔ اس نے لفظ ہمیشہ پر زور دے کر آزاد کی طرف مسکرا کر دیکھا تھا۔۔۔ آزاد خار بھری نظروں سے نوین دیکھتا ہوا اس کی بلکواس سن رہا تھا

"اور وہ جو وائٹ کپڑوں میں بھائی کے پاس پری بیٹھی تھی وہ بھی کومی گھر پر رہے گی" کومل اب نوین سے یقیناً حنین کے بارے میں پوچھ رہی تھی اس سے پہلے نوین کچھ بولتی آزاد بول اٹھا

"وہ پری نہیں ہے کومی۔۔۔ وہ لٹائے ہے، بھائی کا لٹائے۔۔۔ بھائی اسے کل رات ہی اپنے ساتھ لے کر آیا ہے اب وہ لٹائے ہمیشہ کومی کے بھائی کے پاس رہے گا۔۔۔ اس کے بیڈروم میں۔۔۔ تاکہ جب جب کومی کا بھائی بور ہو، وہ اس لٹائے سے کھیل کر اپنا دل بہلائے اور خوب انجوائے کرے"

آزاد سیریس ہو کر کومل کو بتانے لگا جس پر کومل بچوں کی طرح تالیاں بجاتی ہوئی ہنسی۔۔۔ آزاد نے ایک نظر نوین کے چہرے پر چھائے غضبناک تاثرات پر ڈالی اور مسکراتا ہوا نفی میں سر ہلانے لگا

اب وہ آفس جانے کا ارادہ رکھتا تھا کومل کے کمرے سے نکلنے لگا اس کی نظر حنین پر پڑی۔۔۔ جو اسے بہت ملامت بھری نگاہ سے دیکھ رہی تھی اسکے چہرے کے تاثرات دیکھ کر آزاد کو اندازہ ہو گیا کہ وہ آزاد کی باتیں سن چکی ہے

"کومل تمہارے متعلق پوچھ رہی تھی تو۔۔۔"

آزاد نے اسے بتانا چاہا مگر وہ آزاد کی بات مکمل ہوئے بغیر وہاں سے چلی گئی

"ہنی بات سنو میری"

آزاد اسے پکارتا ہوا اس کے پیچھے اپنے بیڈ روم کے اندر داخل ہوا

"یار بات تو پوری سن لیا کرو تم کبھی میری"

آزاد حنین کا ہاتھ پکڑ کر اس سے بولا

"تفریح کا سامان ہے میری ذات تمہارے لیے،، مجھ سے کھیلنے کے لئے، دل بہلانے کے لئے اپنے کمرے میں لائے ہو تم مجھے۔۔۔ کیا ہو میں لوائے"

آزاد کا ہاتھ جھٹک کر وہ روتی ہوئی آزاد سے پوچھنے لگی

"نہیں جان ہو تم میری"

اس کے الفاظوں سے حنین کا دل دکھاتھا آزاد نے بولے ہوئے اسے سینے سے لگانا چاہا حنین نے اس کے سینے پر اپنے دونوں ہاتھ رکھے اسے پیچھے دھکیلا

"نہیں آزاد تم ابھی سوچ نہیں بول رہے ہو، سچ تم نے وہاں بولا اپنی بہن اور میری بہن کے سامنے" حنین اپنے آنسو صاف کرتی ہوئی آزاد کو دیکھ کر کہنے لگی

"اپنی بہن کی باتیں نہیں سنی تم نے، کیا ال فعل میری ماما کے بارے میں بول رہی تھی وہ، اس کا لہجہ انداز نہیں نظر آتا تمہیں"

آزاد اب سنجیگی سے حنین سے پوچھنے لگا

"تو تم کہاں کوئی موقع چھوڑتے ہو تم تو بھرپور انداز میں ان سے بدلہ لیتے ہو کبھی ادھار رکھا تم نے کسی بات کا"

حنین واش روم جانے لگی

"ادھار رکھنا مجھے بچپن سے نہیں آتا۔۔۔۔۔ جو بھی اسے بول کر آ رہا ہو ویسا بدلہ لینے کے لیے بولا میں نے یہ سمجھ میں نہیں آ رہا تمہیں"

آزاد نے بگڑتے ہوئے کہا

"لو بدلہ آپنی سے اور ایسی ہی میری ذات کو نشانہ بنا بنا کے بدلے لو مگر جب میرا دل دکھے تو میرے پاس  
مت آنا آئندہ"

حنین بولتی ہوئی دوبارہ واش روم جانے کے لئے مڑی آزاد نے دوبارہ اس کا ہاتھ پکڑا اور اس کا رخ اپنی  
طرف کیا

"آئندہ ایسا نہیں ہوگا اب موڈ ٹھیک کرو اپنا، آفس کے لیے لیٹ ہو رہا ہوں میں"  
آزاد اپنے انداز میں نرمی لاتا ہوا بولا

"تمہیں کیا لگ رہا ہے تمہاری باتوں کا روگ لگا کر میں مزید روگی پاگل سمجھا ہوا ہے۔۔۔ ارے خوشی  
خوشی جاو اپنے آفس۔۔۔ سب کے سامنے تو میں ناشتہ بھی ڈھنگ سے نہیں کر سکی نہ ہی کل رات کو  
کچھ کھایا یہاں کمرے میں بیٹھ کر پیٹ بھر کر ناشتہ کرو گی۔۔۔ اور پھر کوئی مووی دیکھو گی"  
حنین اس کو گھورتی ہوئی دوبارہ واش روم جانے لگی۔۔۔ ایک بار دوبارہ آزاد نے اس کا ہاتھ پکڑا

"اچھا بتاؤ بار بار واش روم کیوں جا رہی ہو"  
اب آزاد کی آنکھوں میں شرارت واضح تھی

"واش روم میں کیوں جایا جاتا ہے تمہیں نہیں معلوم"



حنین تپ کر آزہاد سے پوچھنے لگی

"بھرپور ناشتہ کرنے سے پہلے پیٹ میں ناشتے کی جگہ بنانے کے لیے رائٹ"  
آزہاد نے چٹکی بجا کر شہادت کی انگلی سے اس کی طرف اشارہ کیا۔۔۔ حنین غصے میں کوئی چیز  
ڈھونڈنے لگی جو وہ اس کے سر پر مار سکے مگر اسے پہلے ہی آزہاد کمرے سے باہر نکل گیا

"اول درجے کا کمینہ اور گھٹیا انسان ہے یہ شخص اور تم کیا بھگی بلی بن کر اس کی باتیں مان رہی  
تھی۔۔۔ کیا ضرورت تھی اس ذلیل انسان کے پاس بیٹھ کر ناشتہ کرنے کی"  
شاہنواز اور آزہاد کے آفس جانے کے بعد نوین آزہاد کے کمرے میں آکر حنین پر بگڑتی ہوئی بولی

"اس کی بات نہیں مانتی تو اور کیا کرتی کچھ بعید ہے اس سے۔۔۔ نہ جانے وہ سب کے سامنے کیا کر  
دے، آپ نے کل سے لے کر اب تک دیکھا نہیں کیا کر چکا ہے وہ"  
حنین نوین کو دیکھتی ہوئی کہنے لگی اس بات پر نوین نے بہت غور سے حنین کو دیکھا اور چلتی ہوئی  
حنین کے پاس آئی اور بیڈ پر اس کے سامنے پاس بیٹھی

"کل رات کچھ کیا اس نے تمہارے ساتھ"  
نوین مشکوک نظروں سے اس کو دیکھتی ہوئی پوچھنے لگی تو حنین ایک دم گرڑبڑا گئی

"میرا مطلب ہے زبردستی نکاح کرنا، سب کے سامنے نکاح کا اعلان کرنا، اپنے پرنٹس کے سامنے مجھے روم میں لے کر جانا۔۔۔ گھر میں لا کر اتنا ہنگامہ کرنا کیا یہ سب کم ہے"

حنین ایک ایک کر کے سارے منظر نوین کو یاد کروانے لگی

"وہ سب ٹھیک ہے مگر جو میں پوچھ رہی ہوں وہ بتاؤ اور صرف سچ سچ بتاؤ کیا کچھ کیا اس نے تمہارے ساتھ"

نوین دوبارہ اپنی بات دہراتی ہوئی انتہائی سنجیدگی سے بولی

"آپی آپ غلط سمجھ رہی ہیں، ایسا کچھ بھی نہیں کیا اس نے"

حنین کو آزاد کا جنگلی پن والا مظاہرہ یاد آیا اور پھر جب وہ واقعی ڈیسنٹ طریقے سے۔۔۔ مگر حنین دونوں باتیں گول کرتی ہوئی ایل۔ای۔ڈی کی تاریک اسکرین کو دیکھتی ہوئی بولی۔۔۔ نوین نے اس کا منہ پکڑ کر چہرے کا رخ دوبارہ اپنی طرف کیا

"ایسا کچھ ہونا بھی نہیں چاہیے ہنی،، یہ بات میری ذہن نشین کرلو کوئی ضرورت نہیں ہے اسے فری کرنے کی یا اپنے قریب آنے دینے کی۔۔۔ میں آج ہی کوئی تدبیر نکالو گی کم از کم تمہیں اس کے بیڈروم سے تو نکال سکو۔۔۔ اور بہت جلد اسے تمہاری لائف سے دور پھینک گی مگر تب تک تم نے اس سے خود کو بچائے رکھنا ہے اگر وہ زبردستی کرنے کی کوشش کرے تو چیخ چیخ کر یا پھر اس کے منہ پر تھپڑ مار کر اسے اس کی اوقات یاد دلا دینا"

نوین سیریس انداز میں اسے ایک ایک بات سمجھا رہی تھی، حنین اپنا سر جھکائے اس کی ساری باتیں سن رہی تھی اور سوچ رہی تھی وہ آزاد کو اس کی اوقات کیسے یاد دلانے لگی وہ جو دوسروں کو اوقات میں رکھتا تھا۔۔۔ اتنا بڑا دیو کی طرح، منٹ بھر نہیں لگاتا تھا وہ اس کو قابو کر کے بے بس کرنے میں مگر وہ یہ سب باتیں نوین کو بول کر اس کی مزید باتیں نہیں سن سکتی تھی

"اب یوں بے وقوفوں کی طرح سر جھکا مت بیٹھو میرے سامنے اور دھیان سے میری پوری بات سنو۔۔۔ آزاد سمیت اس کے گھر والوں سے فرہنگ ہونے کی ضرورت نہیں ہے، نہ ہی مستقبل میں تمہیں اس گھر میں رہنا ہے، نہ ہی کسی سے کوئی رشتہ داری رکھنی ہے۔۔۔ اس لیے دیئے طریقے سے سب سے بات کرو اور یہاں اپنا وہ وقت گزارو۔۔۔ میں ایسا کرتی ہوں ڈرائیور کے ساتھ فلیٹ جا کر تمہارے کپڑے لے آتی ہوں۔۔۔ پھر شاہنواز کو اعتماد میں لے کر چند دنوں بعد تمہارا دوبارہ پنڈی کا ٹکٹ کرواتی ہو مگر یہ بات اب بھی کسی کو معلوم نہیں ہونی چاہیے۔۔۔ ہنی جو میں تمہیں کہہ رہی ہوں وہ تمہیں سمجھ میں آ رہا ہے"

حنین کا اتر ہوا چہرہ دیکھ کر نوین آخری بات ذرا سختی سے پوچھنے لگی

"اب ماموں کے پاس پنڈی جانے کا کیا جواز بنتا ہے آپ مجھے جس سے بچانا چاہتی تھی وہ تو مجھے اپنے نکاح میں لے چکا ہے۔۔۔ مامی کی نیچر کا معلوم نہیں ہے آپ کو، وہ دو دن کے بعد ساری مہمان نوازی بھلا کر ڈائریکٹ جانے کا پروگرام پوچھتی ہیں"

حنین بیچاگی سے نوین کو دیکھتی ہوئی کہنے لگی۔۔۔ جس پر نوین نے دانت پیس کر اس کے سر پر ہلکی سی چپت لگائی

"بیوقوف... اسی گھٹیا انسان سے بچانے کے لئے تو تمہیں پنڈی بھیج رہی ہوں اب تو وہ تمہارا شوہر بن گیا ہے اور بھی زیادہ بچ کر اور محتاط ہو کر رہنا ہوگا اس سے۔۔۔ سامنے ہی وہ کتنی بے ہودگی سے ہر بات کر جاتا ہے مجھے تو حیرت ہو رہی ہے جو تم کہہ رہی ہوں کہ کچھ نہیں کیا۔۔۔ ممانی کو جھیلنا اس آزاد کو جھیلنے سے لاکھ درجے بہتر ہے۔۔۔ اب تو تمہیں پنڈی بھیج کر ہی میری ٹینشن ختم ہوگی"

نوین اس کو بولتی ہوئی اپنے کمرے میں چلی گئی اور حنین کو اب کی بار پنڈی جانے کا سن کر الجھن ہی ہونے لگی

شام کا ٹائم تھا وجیہ لان میں بیٹھی سویٹر بُن رہی تھی۔۔۔ کومل تھوڑی دیر پہلے لان میں ہی فٹ بال کھیل رہی تھی، اب لان میں فٹ بال تو موجود تھی مگر کومل نہ جانے کہا غائب تھی۔۔۔ سویٹر بنتے ہوئے وجیہ کی گود سے اون جو کہ گولے کی شکل میں رکھی تھی اچانک نیچے گرا جسے اٹھانے کے لئے وہ ویل چیئر سے جھکنے ہی لگی۔۔۔ تب نوین اس کے پاس آئی اور اون کا گولا اٹھا کر اس کی طرف بڑھایا

"اگر آپ برا نہیں مانیں تو کیا میں آپ کے پاس بیٹھ سکتی ہوں"

نوین وجیہ کو دیکھتے ہوئی اس سے پوچھنے لگی

"تم اس گھر میں آگئی ہوں۔۔ اس گھر کے ایک فرد کی حیثیت سے، تمہارا جہاں دل چاہے تم بیٹھ سکتی ہو"

وجیہ نے اس کے ہاتھ سے اون کا گولا لے کر اسے جواب دیا تو نوین اس کے سامنے رکھی کرسی پر بیٹھ گئی

"کل رات کو شاہنواز کو تمہارے پاس ہونا چاہیے تمہا شاید تم اس کا انتظار کر رہی ہوں گی" وجیہ اپنے عمر سے کافی چھوٹی سوتن کو دیکھتی ہوئی اس سے کہنے لگی

"آپ غلط سمجھ رہی ہیں میں آپ سے کوئی شکوہ شکایت ہرگز کرنے نہیں آئی ہوں آپ کے پاس۔۔۔ رہی بات شاہنواز کی اگر وہ آپ کے پاس موجود تھے تو شاہنواز پر مجھ سے پہلے حق آپ ہی کا ہے کیونکہ آپ پہلی بیوی ہیں ان کی، پہلے ان کی زندگی میں آئی ہیں۔۔۔ وجیہ پلینز اگر آپ کے دل میں کوئی بدگمانی ہے تو اسے نکال دیں کہ میں شاہنواز کو یہاں آپ سے چھیننے کے لئے آئی ہوں میں بھی ایک عورت ہو آپ کے لیے کبھی برا نہیں چاہو گی۔۔۔ شاہنواز نے مجھے آپ کی نیچر کے بارے میں بتایا کیا آپ بہت کائنات بارڈ اور صاف دل کی مالک ہیں۔۔۔ وجیہ میں آپ سے کسی ٹپیکل سوتن جیسا رشتہ نہیں رکھنا چاہتی اگر ہم دو بہنوں کی طرح نہیں مگر اچھی دوست بن کر تو رہ سکتے ہیں"

نوین وجیہ کو دیکھ کر بول رہی تھی اور وجیہ بہت غور سے اس کی بات سنی رہی

"کل رات گھر میں جو بھی کچھ ہوا وہ میرے لیے کافی تکلیف کا باعث تھا میں بہت ٹھنڈا مزاج رکھتی ہو نوین اور گھر میں بھی امن رکھنا پسند کرتی ہوں۔۔۔ یہ چیخ و پکار شور شرابا مجھے خاص پسند نہیں۔۔۔ مجھے معلوم ہے کل جو بھی کچھ ہوا اس میں قصور آزاد کا نکلتا ہے۔۔۔ اس کے انتہائی قدم سے ہی شاہنواز کو غصہ آیا مگر اب جو بھی ہو چکا ہے ہم سب کو ایکسیپٹ کر لینا چاہیے۔۔۔ میں آزاد کو بھی سمجھاؤ گی اور پلیز تم بھی کوشش کرنا کہ گھر کی فضا میں امن قائم رہے"

نوین نے وجہ کی باتوں سے اندازہ لگایا وہ بہت آسان اور سیدھی عورت ہے اس کی بات سن کر نوین مسکرائی

"میں آپ کی بات سے اتفاق کرتی ہوں جی آپ بالکل ٹھیک کہہ رہی ہیں ہم دونوں کو ہی کوشش کرنی چاہیے کہ گھر کے ماحول میں امن قائم رہے۔۔۔ بس ایک چھوٹی سی گزارش ہے آپ سے بلکہ آپ اسے میری درخواست سمجھ لیں دیکھیے وجہ آزاد نے حنین سے زبردستی نکاح کیا ہے، حنین بالکل ایگری نہیں تھی خوش ہونا تو بہت دور کی بات ہے۔۔۔ وہ آزاد کے ساتھ اپنی پوری لائف نہیں گزار سکتی، بچپن سے ہی بہت سینسیٹو ہے۔۔۔۔ وجہ ہنی میری بہن نہیں میری بیٹی کی طرح ہے میں بارہ سال کی تھی جب ہماری امی کا انتقال ہوا یوں سمجھ لیں کہ میں نے اسے پالا ہے۔۔۔ آپ بھی ایک بیٹی کی ماں ہیں اور میری فیلنگز بہت آسانی سے سمجھ سکتی ہیں۔۔۔ وہ کل رات کو آزاد کے رویہ سے کافی ڈسٹرب ہے، دیکھیں نا اسکی ذرا سی سختی برداشت نہیں کر پائی اور بے ہوش ہو گئی۔۔۔ وہ ابھی بھی کافی ڈری سہمی ہوئی ہے۔۔۔ آپ پلیز آزاد سے کہے وہ حنین کو اس رشتے سے آزاد کر دے مجھے معلوم ہے آزاد آپ کی بات کبھی بھی نہیں ٹالے گا"

نوین بہت پریشان ہو کر کہ بہت منت کر کے وجیہ سے بول رہی تھی اور وجیہ حیرت زدہ ہو کر اسے دیکھ رہی تھی

"تم اپنی بہن کو طلاق دلوانے کی بات کر رہی ہوں ابھی تو نیا ریلیشن قائم ہوا ہے۔۔۔ یہ بھی تو ہو سکتا ہے آگے جا کے ان دونوں میں اچھی انڈر اسٹینڈنگ ہو جائے۔۔۔ مجھے معلوم ہے زبردستی کے رشتے کمزور ہوتے ہیں،، لیکن ابھی تو ان کے رشتے کو بنے ہوئے صرف چوبیس گھنٹے ہی گزرے ہیں۔۔۔ میں یہ نہیں کہتی کہ دنیا کیا کہے گی کل شادی آج طلاق،، یا پھر پوری دنیا کو آزاد اور حنین کے رشتے کا معلوم ہو گیا تو اب ان کو سمجھوتہ ہی کرنا پڑے گا۔۔۔ لیکن جبکہ اب ان دونوں کا آپس میں نکاح ہو چکا ہے تو شاید ان دونوں کو ہی اس رشتے کو سمجھنے میں ٹائم دینا چاہیے"

وجیہ بہت سنجیدگی سے نوین کو اپنی بات سمجھانے کی کوشش کر رہی تھی نوین اسکی بات سن کر زبردستی کا مسکرائی

"یہ بات بھی آپ کی ٹھیک ہے آپ کو زیادہ تجربہ ہے،، شادی شدہ ہیں آپ ایکسپیرینس ہے مگر وجیہ ایک بہن ہونے کے ناطے میں اتنا چاہتی ہوں کہ میری بہن اپنی ساری زندگی سمجھوتہ کرتے ہوئے نہیں گزارے میں چاہوں گی، آزاد اور حنین پہلے ایک دوسرے کو اچھی طرح سمجھ لیں ایک دوسرے کے مزاج کو جان لیں ایک دوسرے کی نیچر سے واقف ہو جائیں تب ہی وہ آگے زندگی گزار سکتے ہیں۔۔۔ میرا کہنے کا مطلب ہے ابھی وقتی طور پر اگر آپ ان کے بیڈرومز الگ کروا دیں۔۔۔ کیونکہ ہنی

بالکل مینٹلی طور پر تیار نہیں ہے۔۔۔ آپ میرا مطلب سمجھ رہی ہیں نا۔۔۔ وجیہ ہنی کل رات سے بہت ڈر گئی ہے"

نوین کی بات سن کر وجیہ عجیب کشمکش میں پڑ گئی کیونکہ صبح اسے حنین ڈری ہوئی تو نہیں البتہ تھوڑی نروس ضرور لگی تھی

"ٹھیک ہے میں آزاد سے بات کرتی ہوں اس نے اگر حنین سے کسی انتقام کے لئے یہ رشتہ جوڑا ہے تو پھر ایسے رشتے کا کوئی فائدہ نہیں۔۔۔۔ لیکن اگر آزاد حنین سے فیئر رہ کر رشتہ قائم رکھنا چاہتا ہے تو تم حنین کو بھی تھوڑا بہت سمجھاؤ۔۔۔ میرے خیال میں بیڈرومز الگ کرنے کی ضرورت نہیں پڑے گی پھر"

وجیہ کی بات سن کر نوین خاموش ہو گئی

"جیسا آپ مناسب سمجھیں مگر آپ آج ہی آزاد سے بات کرئیے گا اس کے متعلق"

نوین مسکراتی ہوئی وجیہ سے بولی

عباس تھوڑی دیر پہلے ہی آفس سے گھر آیا تھا اس نے وجیہ کو گھر کے لان میں بیٹھا دیکھ کر اس کے پاس جانے کا ارادہ کیا مگر پھر دور سے ہی اس نے نوین کو آتا دیکھا تو وجیہ کے پاس جانے کا اپنا ارادہ ترک کر دیا اور رات کے لیے ڈنر بنانے کچن میں آگیا



چند منٹ گزرے تو اسے لیونگ روم میں کسی کی موجودگی کا احساس ہوا کچن سے جھانک کر دیکھنے پر اسے کومل صوفے پر بیٹھی ہوئی نظر آئی جو اس کے موبائل سے اپنی سیلفیاں لینے میں مصروف تھی۔۔۔ عباس سارا کام نبھاتا کر کچن سے نکلا

"عباس تمہیں معلوم ہے کومی کے گھر میں ایک آنٹی اور ایک لڑائی آیا ہے"

عباس کو کچن سے برآمد ہوتا دیکھ کر کومل نے خوشی خوشی اسے خبر سنائی

"لڑائی"

عباس نے کنفیوز نظروں سے کومل کو دیکھا

"پہلے کومی اسے پری سمجھی، مگر پھر معلوم ہوا وہ تو ایک لڑائی ہے پیارا سا، جو بھائی اپنے لیے لائے ہیں"

کومل خوش ہوتی ہوئی عباس کو بتانے لگی اور عباس اسے گھور کر دیکھنے لگا

"ایسے نہیں کہتے کومی بے بی، وہ لڑائی نہیں تمہارے بھائی کی وائف ہے" عباس نے سوچا اس نے اپنے دماغ کے مطابق کچھ سمجھ کر اس طرح بولا ہوگا تبھی وہ کومل کو سمجھاتا ہوا صوفے پر اس کے پاس بیٹھا

"وائف --- وہ کیا ہوتی ہے"

اب کومل کنفیوز ہو کر عباس سے پوچھنے لگی --- عباس سوچنے لگا اسے کیا بتائے پھر بولا

"جیسے ڈیڈ ہوتے ہیں، ماما ہوتی ہیں، بھائی ہوتا ہے --- ایسے ہی وائف بھی ہوتی ہے جو پہلے سے ہمارے گھر میں موجود نہیں ہوتی ہے بلکہ ہمیں خود وائف کو لانا پڑتا ہے --- اب تم خاموش ہو کر بیٹھو میں کافی لے کر آتا ہوں"

عباس کومل سے کہتا ہوا اٹھا

"کومی کو بھی اپنی وائف چاہیے"

عباس دو گ میں کافی لے کر آیا تو کومل نے نرالی سی فرمائش کی جس پر وہ ہنسنے لگا

"وائف صرف بوئس لے کر آتے ہیں، گرلز نہیں اور کومی تو ویلے بھی ایک چھوٹا سا بے بی ہے ---"

اب موبائل ٹیبل پر رکھو اور خاموشی سے کافی پیو"

عباس خود بھی کافی پینے لگا

"تو پھر بھائی کی طرح تم بھی وائف لے کر آؤ گے اپنے لئے"

کومل آنکھیں گھما کر سوچتی ہوئی پھر عباس کو دیکھ کر پوچھنے لگی عباس نے کافی کا سپ لے کر کومل کو دیکھا

"ہاں۔۔۔ مگر اتنی جلدی نہیں،، خاموشی سے کافی پیو اب"  
عباس اسے مختصر سا جواب دے کر دوبارہ کافی پینے لگا

"تم پلاو ناں اپنے ہاتھوں سے"  
کومل بچوں کی طرح فرمائش کرنے لگی تو عباس کو اپنا گ رکھ کر دوسرے مگ سے کومل کو کافی پلانے لگا

"عباس تم وائف کب لاو گے"  
کومل کا دماغ شاید اسی بات پر اٹک گیا تھا تب ہی وہ اس سے دوبارہ پوچھنے لگی

"بولا تو ہے اتنی جلدی نہیں۔۔۔ ابھی وائف کے بارے میں سوچا ہی نہیں میں نے"  
عباس نے اسے جواب دینے کے ساتھ ٹشو بکس سے ٹشو نکال کر کافی سے بنے جھانک سے کومل کی مونچھے۔۔۔ ٹشو کی مدد سے صاف کرنے لگا اب وہ اپنی کافی پی رہا تھا اور کومل ایک بار پھر سوچوں میں گم تھی

"اب کیا سوچ رہی ہو کومی بے بی" عباس اسے سوچوں میں گم دیکھ کر کافی کا گھونٹ بھرنے لگا

"ایسا کرو تم کومی بے بی کو اپنی وائف بنا لو جب تم

کومی بے بی کے ساتھ کھیلو گے، اپنا دل بہلاؤ گے اس کے ساتھ انجوائے کرو گے تو کومی بے بی کو بہت اچھا لگے گا"

کومل کی بات سن کر عباس کے منہ میں موجود کافی کلی کی صورت باہر نکلی اب وہ کومل کو حیرت سے دیکھ رہا تھا

دوپہر میں نوین حنین کے کپڑے اپنے فلیٹ سے لے کر آگئی۔۔۔ اس وقت حنین جینز کے اوپر زپر شرٹ میں مبلوس آئیے کے آگے کھڑی اپنے بالوں کو بینڈ کی مدد سے قید کرنے میں مصروف تھی جب آزاد آفس سے اپنے کمرے میں آیا اس کے ہاتھ میں ایک شاپر موجود تھا حنین نے پلٹ کر اسے دیکھا

"اچھا لگ رہا ہے آج آفس سے آنے کے بعد تمہیں یوں اپنے روم میں دیکھ کر"

وہ چلتا ہوا حنین کے قریب آیا اور بینڈ سے اس کے بال دوبارہ آزاد کیے

"یہ کیا ہے"

حنین اس کی بات کو نظر انداز کر کے آزاد کے ہاتھ میں موجود شاپر کو دیکھ کر پوچھنے لگی

"گفٹ۔۔۔ تمہارے گئے" آزہاد نے شاپر میں موجود پیکٹ اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔۔۔ تو حنین اسے دیکھنے لگی شاید وہ صبح اپنے بولے گئے لفظوں کا مداوا اس انداز میں کرنا چاہتا تھا جس سے حنین کا دل دکھاتا تھا

"اوپن اٹ"

آزہاد کے بولے پر حنین نے پیکٹ کھولا اندر ڈیپ ریٹ کلر کا بہت خوبصورت سا ڈریس موجود تھا

"بیوٹیفل"

حنین ستائشی نظروں سے ڈریس کو دیکھتی ہوئی بولی

"ویری بیوٹی فل"

آزہاد نے حنین کا چہرہ دیکھتے ہوئے کہا حنین نے اس کی طرف دیکھا۔۔۔ آزہاد نے حنین کو دیکھتے ہوئے وہ ڈریس اس کے ہاتھ سے کھینچ کر صوفے پر اچھالا اور ایک لمحہ لگا تھا اسے انسان سے شیطان بننے میں یعنی حنین کے زپ کی زپ کھولنے میں

حنین اس کی حرکت پر حق دق رہ گئی اس نے سر جھکا کر اپنے زپ کی زپ دیکھی جو کہ سینے تک کھلی ہوئی تھی۔۔ فوراً اس نے ایک ہاتھ کی مٹھی سے اپنے گریبان کو دبوچ اور غصے سے آزاد کو دیکھا جو آنکھوں میں شرارت لیے بھرپور نظارہ کرنے کے بعد اب حنین کے فیس ایکسپریشن دیکھ کر بے شرموں کی طرح اسمائل دے رہا تھا

"یو"

حنین نے ایک ہاتھ سے اپنا گریبان پکڑے مگر دوسرے ہاتھ کا مکا بنا کر آزاد کو پیچ مارنا چاہا

آزاد جو کہ اس کے ہر ری ایکشن کے لیے مکمل تیار تھا اس لیے اس نے حنین کی مٹھی کو اپنے ایک ہاتھ سے قابو کر کے، اپنے دوسرے ہاتھ سے حنین کا کندھا پکڑ کر جھٹکے سے اسے گھمایا۔۔۔ جس سے حنین کی پشت آزاد کے سینے سے جا لگی ساتھ ہی آزاد نے اس کی دونوں کلائیوں پکڑی۔۔۔ حنین اب مکمل اس کی گرفت میں موجود تھی

"یور انر بیوٹی از ڈیم ہاٹ ڈارلنگ"

وہ جھک کر حنین کے کان میں سرگوشی کرتا ہوا بولا

"آزاد چھوڑو مجھے"

آزہاد کے تعریفی کلمات سن کر وہ شرم سے لال ہوئی تھی مگر اب آزہاد کے ہونٹ حنین کے کان کی  
لو کو چھو رہے تھے تو حنین مزید گھبرا گئی

آزہاد نے حنین کی کلائی چھوڑی اس سے پہلے وہ دور ہوتی آزہاد نے اسے گود میں اٹھا لیا اور بیڈ کی  
طرف رخ کرنے لگا

"ااااا"

آرام سے لٹانے کے بجائے آزہاد نے اسے نرم سے میسجز پر پھینکا تو حنین چیخی، ساتھ ہی دوبارہ اپنا  
گرمبان مٹھی میں پکڑ لیا کیونکہ زپ بند کرنے کی نوبت آنے سے پہلے حنین کا نازک وجود آزہاد کی نیچے  
دب چکا تھا

"شیم ان یو۔۔۔ اتنے بڑے گھوڑے ہو کر تمہیں میسجز چھو کر نہیں گزرے کہ لڑکی کو کیسے ٹریٹ کیا  
جاتا ہے"

وہ اپنی کنڈیشن سے بھی شرمسار تھی مگر اس نے آزہاد کو بھی شرم دلانا ضروری سمجھا

"میں صرف گھوڑا نہیں ہوں ایک بے لگام گھوڑا ہو"

آزہاد اسے خود اپنی تعریف بتاتا ہوا حنین کا ہاتھ اس کے گرمبان سے ہٹا کر اپنے قابو میں کر چکا تھا

"آزہاد نہیں پلیز پیچھے ہٹو"

حنین اس کو اپنے اوپر جھکا ہوا دیکھ کر گھبراتی ہوئی بولی کیونکہ وہ اب واقعی بے لگام ہو چکا تھا

"آزہاد پلیز، تم واقعی پورے جنگلی ہو"

حنین اس سے اپنے کلاٹیاں چھڑوانے کی کوشش کرنے لگی

"ابھی سے ڈر گئی ہنی ڈیئر یہ تو ابتدائی مراحل ہیں"

آزہاد اس کی ذات پر رحم کھا کر اپنے ہونٹ اس کی شہ رگ سے ہٹاتا ہوا بولا ورنہ اس نے ڈریکولا بننے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی

"اگر تم نے دوبارہ کوئی چھچھوری حرکت شروع کی نہ میں شور مچا دو گی اب کی بار"

حنین کو نوین کی دوپہر والی بات یاد آئی تو وہ اسے دھمکی دیتی ہوئی بولی

"گڈ آئیڈیا۔۔۔ زور زور سے چیخو تاکہ تمہاری آواز باہر تک جائے اور تمہاری آپی تمہارے لٹنے کے غم میں آج

ہی اس دنیا سے چل بے"

بولنے کے ساتھ ہی آزہاد نے حنین کی کمر سے ذرا نیچے زوردار قسم کی چٹکی بھری جس پر حنین چاہ کر

بھی زور سے چیخ نہیں پائی



"شرم اور میزز تمہیں چھو کر بھی نہیں گزرے ہیں ترس بھی نہیں آ رہا تمہیں میرے اوپر" حنین نے اپنے نازک ہاتھ اس کے سینے پر رکھ کر اسے پیچھے ہٹانا چاہا

"تم پر ترس کھانے کی صورت میں، تو میں شادی شدہ ہو کر بھی کنورا رہ جاؤ گا۔۔۔ ڈارلنگ خود سوچو اگر میں تم پر ترس ہی کھاتا رہا تو پیار کب کروں گا اور تم اس طرح ڈرو نہیں یا۔۔۔ میرے پیار کرنے کا یہی انداز ہے تھوڑا ہٹ کر تھوڑا مختلف تھوڑا الٹا عادی ہو جاؤ گی جلد ہی"

اب وہ حنین کے ہونٹوں پر جھکا اور ہٹنے کا نام نہیں لے رہا تھا۔۔۔ اپنے سینے پر حنین کے دس سے بارہ گلے کھانے کے بعد وہ پیچھے ہٹا

جب دروازے پر دستک ہوئی آزاد نے اٹھتے ہوئے دروازہ کولا۔۔۔ واپس آیا تو حنین ابھی بھی بیڈ پر لیٹی ہوئی اپنے سانسوں کی روانی کو نارمل کر رہی تھی

"ابھی تو ایسا کچھ کیا ہی نہیں جو تمہاری یہ حالت ہو گئی ہے چلو اٹھو۔۔۔ ممانے ہم دونوں کو اپنے کمرے میں بلوایا ہے"

آزاد بولنے کے بعد اب خود حنین کو بیڈ سے اٹھا رہا تھا

"آپ نے بلایا تھا ممانے"

آزہاد اور حنین کمرے میں داخل ہوئے تو شاہنواز اور نوین پہلے سے صوفے پر موجود تھے

"ہاں بیٹھو"

وجیہ کے بولنے پر آزہاد اعتراض بھری نگاہ نوین پر ڈال کر صوفے پر بیٹھا

"حنین تم یہاں آجاؤ میرے پاس"

حنین سوچ میں تھی وہ نوین کے پاس جا کر بیٹھے یا پھر آزہاد کے پاس مگر اس کی مشکل وجیہ نے اپنے پاس بلا کر آسان کر دی۔۔۔ وہ خاموشی سے بنا آزہاد یا نوین پر نظر ڈالی وجیہ کے پاس آکر بیڈ پر بیٹھ گئی

"آزہاد مجھے تم سے پوچھنا تھا کہ تم نے حنین سے زبردستی نکاح کیا تھا" وجیہ آزہاد کو دیکھتی ہوئی تحمل سے اس سے سوال کرنے لگی

"نکاح تو ہو چکا ہے ناں ماما تو اب اس سوال کی کوئی تنگ ہی نہیں بنتی ہے" آزہاد نے تھوڑا چڑ کر جواب دیا اسے اندازہ ہو گیا۔۔۔ اس وقت کمرے میں اس کے خلاف عدالت لگائی گئی تھی اور یہ کام وجیہ نوین یا شاہنواز کے کہنے پر ہی کر رہی تھی

"چلو پھر تنگ والے سوال کا جواب دو۔۔۔ تم نے حنین سے نکاح کیوں کیا"

وجہ دوبارہ آزہاد کو دیکھتی ہوئی پوچھنے لگی

"اس کا جواب تو آپ اس کی بہن سے پوچھ لیں وہ زیادہ اچھی طرح سمجھ سکتی ہے کہ میں نے اسکی بہن سے نکاح کیوں کیا"

حنین سے اپنی پسندیدگی کے بارے میں بتا کر وہ نوین کو کوئی خوشی نہیں دینا چاہتا تھا۔۔۔ اس لیے اصل بات دہاتا ہوا بولا۔۔۔ آزہاد کی بات سن کر جہاں نوین نے سلگتے ہوئے اسے دیکھا وہی حنین بھی خاموشی سے اسکی طرف دیکھ رہی تھی

"اگر ایسی بات ہے تو ابھی اور اسی وقت اس رشتے کو ختم کرو آزہاد۔۔۔ طلاق دو حنین کو" اب کی بار شاہنواز بولا کمرے میں ایک دم خاموشی چھا گئی

"پہلے آپ دیں اس عورت کو طلاق"

آزہاد غصے میں نوین کی طرف اشارہ کرتا ہوا بولا

"تم مجھ سے اپنا مقابلہ کرو گے،، ضد لگاؤ گے اپنے باپ سے"

شاہنواز گھورتا ہوا آزہاد کو دیکھ کر پوچھنے لگا

"ضد میں نہیں ضد آپ سب لگا رہے ہیں، یہ طلاق شوشا آپ لوگوں نے چھوڑا ہے" آزاد صوفے سے اٹھتا ہوا بولا کیونکہ اب اسے وہاں پر بیٹھنا ہی فضول لگا

"شاہنواز مجھے کیوں طلاق دیں گے جبکہ میں ان کے ساتھ رہنا چاہتی ہوں۔۔۔ ذرا تم اپنی بیوی سے پوچھو وہ تمہارے ساتھ رہنا بھی چاہتی ہے۔۔۔ بولو ہنی آزاد کو حقیقت بتاؤ" نوین نے آزاد سے بولنے کے بعد حنین کو مخاطب کیا۔۔۔ حنین نے ایک نظر نوین کو اور پھر آزاد کو دیکھا

"اس کے پوچھنے یا نہ پوچھنے سے مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔۔ اگر وہ طلاق چاہے گی تب بھی میں اسے طلاق نہیں دینے والا"

آزاد نے ایک نظر حنین کے سہمے ہوئے چہرے کو دیکھ کر نوین کو جتایا تھا اور کمرے سے جانے لگا

"چلو تم طلاق نہیں دو گے مگر خلع سے بھی کام لیا جا سکتا ہے"

نوین کی آواز پر آزاد کے قدم رکھے وہ مڑا اور چلتا ہوا نوین کے پاس آیا کمرے میں موجود سب ان دونوں کو ہی دیکھ رہے تھے

"تم یہ بھی کر کے دیکھ لو اگر تم نے ایسا کوئی بھی قدم اٹھایا تو تم خود اپنی بہن کی موت کی ذمہ دار ہوگی،، اگر یہ میرے نکاح میں نہیں رہی تو دنیا میں بھی نہیں رہے گی۔۔۔ مار ڈالو گا میں اسے"

وہ بہت نارمل انداز میں نوین کو بول رہا تھا جیسے یہ کوئی بہت عام بات ہو،، نوین کچھ بولنے کے لئے منہ کھولا مگر آزاد نے اپنے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر اسے چپ رہنے کا اشارہ کیا

"تم نے پچھلی بار بھی میری وارننگ کو سیریس نہیں لیا تھا اب کی بار بھی اپنی مرضی کر کے دیکھ لینا اور پھر زندگی بھر اپنی بہن کو یاد کر کے روتے رہنا"

نوین اپنے سامنے کھڑے آزاد کو غصے میں آگ بگولہ ہوتی دیکھنے لگی شاہنواز اور وجیہ بھی شک کی کیفیت میں آزاد کی بات سن رہے تھے

"آٹھو، روم میں چلو"

آزاد نے مڑ کر بیڈ پر بیٹھی ہوئی حنین کے پریشان چہرے پر نظر ڈال کر اسے اٹھنے کے لیے کہا تو حنین ہوش میں آئی بلکہ کمرے میں موجود تمام افراد ہوش میں آئے

"اب وہ تمہارے ساتھ تمہارے کمرے میں نہیں جائے گی آزاد"

یہ جملہ وہاں سے آیا جہاں سے اسے توقع نہیں تھی

"ما"

آزاد نے سنجیگی سے وجیہ کو دیکھتے ہوئے پکارا

"تم نے خود اپنی باتوں سے واضح کیا ہے کہ یہ شادی تم نے نوین سے انتقام لینے کے لیے کی ہے اور اس گھر میں میرے ہوتے ہوئے اس چھت کے نیچے کوئی بھی زیادتی نہیں ہوگی۔۔۔ حنین سے تم نے زبردستی نکاح کیا اس کی مرضی کے بنا وہ بھی ایک طرح زبردستی ہے مگر اب اور نہیں۔۔۔ تم اپنے روم میں جاو آزاد حنین الگ روم میں رہے گی"

وجیہ آزاد کو دیکھتی ہوئی بولی

"یہ غلط بات ہے مماش از مائی وائف"

آزاد شکوہ کناں نظروں سے وجیہ کو دیکھتا ہوا بولا

"اور تم تھوڑی دیر پہلے اپنی وائف کو جان سے مارنے کی بات کر رہے تھے"

اب کی بار شاہنواز نے آزاد کو یاد دلایا جس پر آزاد نے غصے میں دانت پیسے

"ہنی روم میں چلو" آزاد ایک بار پھر بہت سنجیگی سے حنین کی طرف دیکھتا ہوا بولا حنین نے ایک نظر آزاد کو دیکھا جس کے لہجے میں بہت مان تھا جیسے حنین اس کی بات مانے گی۔۔۔ حنین نے ایک نظر نوین کو دیکھا جو اسے ایسی نظروں سے دیکھ رہی تھی جیسے اس نے آزاد کی بات مانی تو وہ فوراً اسی وقت حنین کو جان سے مار دے گی حنین نے اپنی نظریں جھکالی

"میں تمہارے ساتھ تمہارے روم میں نہیں رہنا چاہتی"

حنین نے نظریں جھکا کر آزاد کو جواب دیا۔۔۔ وہ قہر برساتی نظروں سے حنین کو دیکھنے لگا

"آزاد اگر تمہارے دل میں میرے لئے ذرا بھی احترام ہے تو کوئی بھی ہنگامہ کی بنا اپنے کمرے میں  
پلے جاؤ اور جب تک کہ حنین خود تمہارے روم میں نہیں آنا چاہتی تب تک تم اس سے زبردستی نہیں  
کرو گے"

وجیہ کی بات سن کر ایک نظر آزاد نے نوین کے چہرے پر ڈالی جس کے چہرے پر خوشی چھلکتی صاف  
نظر آرہی تھی وہ اپنی بہن کو اس کے کمرے سے نکالنے میں کامیاب ہو چکی تھی آزاد خاموشی سے بنا  
کسی کو کچھ کہے وہاں سے چلا گیا

"کیسی طبیعت ہے ماما آپ کی"

دوسرے دن رات کے وقت سب کھانے کی ٹیبل پر موجود تھے تب آزاد وجیہ سے پوچھنے لگا

اس نے کل سے ہی نوین کے ساتھ ساتھ اب حنین کو بھی اگنور کیا ہوا تھا نوین کو تو اس بات کی رتی  
برابر پروا نہیں تھی مگر حنین کل رات سے ہی خاصی بے چین تھی

"وجیہ کیا ہوا ہے آپ کو"

شاہنواز نے کھانا کھاتے ہوئے وجیہ سے پوچھا

"دوپہر میں بی بی پی ہائی ہو گیا تھا جس کی وجہ سے کافی گھبراہٹ محسوس ہو رہی تھی۔۔۔ آزاد آفس سے آ گیا تھا میرے پاس، اب بہتر فیل کر رہی ہو"

وجیہ نے ایک نظر آزاد پر ڈال کر شاہنواز کو جواب دیا

"کمال کرتی ہیں آپ وجیہ میں گھر پر موجود تو تھی آپ مجھے بتا دیتی میں آپ کو ڈاکٹر کے پاس لے چلتی"

نوبین وجیہ کو دیکھتی ہوئی بولی آزاد نے ایک نظر اس ڈرامے باز لڑکی کو دیکھا جو یقیناً اس کے باپ کے سامنے اپنے نمبر بڑھا رہی تھی یا پھر کل شام وجیہ کے کئے گئے فیصلے پر وہ زیادہ ہی خوش تھی جیسی وجیہ پر مہربان ہو رہی تھی، آزاد سر جھٹک کر کھانا کھانے لگا

"ایسی کوئی پریشانی والی بات نہیں ہے نوبین، پچھلے ایک سال سے ہی میری طبیعت اپ ڈاؤن رہتی ہے"

وجیہ نوبین کو دیکھتی ہوئی بتانے لگی

"وجیہ آئندہ کبھی آپ کی طبیعت خراب ہو تو آپ نوبین کو بتا دیئے گا وہ گھر پر ہی تو موجود ہوتی ہے۔۔۔ اور پلیز اپنی صحت کا خیال رکھا کریں"

اب شاہنواز وجیہ کو دیکھتا ہوا کہنے لگا



"شاہنواز بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں وجہ میں آپ کے کام آؤں گی تو مجھے خوشی ہوگی۔۔۔ آپ کے روم میں اس لیے خود سے نہیں آتی کہ آپ کے آرام میں خلل نہ پڑے کہیں آپ ڈسٹرب نہ ہو میری وجہ سے"

نوین مسکرا کر وجہ کو بولے لگی اس کی بات سن کر وجہ بس مسکرا کر اسے دیکھنے لگی

"ڈیڈ آج رات آئی تھنک آپ کو مما کے پاس ہونا چاہیے، ان کی طبیعت اتنی بھی ٹھیک نہیں انہیں رات میں ضرورت پڑ سکتی ہے"

آزہاد نے کھانے کے دوران بغیر شاہنواز کو دیکھے اسے مخاطب کیا۔۔۔ آزاد کی بات سن کر سب نے اس کی طرف دیکھا

"یہ بات تمہیں مجھے بتانے کی ضرورت نہیں ہے میں خود بھی سمجھ سکتا ہوں"

شاہنواز آزاد کو دیکھ کر لوکتا ہوا بولا

"بتا نہیں رہا تھا یاد دلا رہا تھا آپ ہی نے مما سے کچھ دونوں بیویوں کو ایکول رکھنے کی اور برابری کے حقوق دینے کی بات کی تھی۔۔۔۔ اچھا ہے نہ آپ کو دیکھ کر کچھ پریکٹس میری بھی ہو جائے گی آگے جا کر یہ باتیں میرے بھی کام آئی ہیں کہ کیسے دو بیویوں کے ساتھ انصاف برتا جاتا ہے"

آزہاد نے کھانا کھاتے ہوئے جتنے آرام سے یہ بات بولی تھی خاموشی سے کھانا کھاتی ہوں حنین کو اتنی زور کا پھندہ لگا تھا نیوالہ اسکے حلق میں اٹک کر رہ گیا برابر میں بیٹھی ہوئی نوین اس کی کمر ہی سہلاتی رہ گئی مگر پانی پینے کے بعد بھی وہ کافی دیر تک کھانستی رہی

"آزہاد خاموشی سے کھانا کھاؤ"

وجہ نے آزہاد کو دیکھ کر مخاطب کیا تو وہ خاموشی سے کھانا کھانے لگا

---

رات میں سونے سے پہلے وہ حنین کے کمرے میں جا کر اچھی طرح اطمینان کر کے، اس کو کمرے کا دروازہ لاک کرنے کا کہہ کر اپنے روم میں آئی تھی۔۔۔

آج شاہنواز وجہ کے روم میں موجود تھا نوین بیڈ پر لیٹی ہوئی کافی دیر تک دیوار پر نصب ایل امی ڈی میں کوئی ٹاک شو دیکھنے میں مصروف تھی کافی دیر اسکرین پر نظریں ٹکائے اب اس کی آنکھیں دکھنے لگی تھی تو وہ سونے کے لئے لیٹ گئی

رات کا نہ جانے کون سا پہر کا تھا جب اسے اپنے کمرے میں کسی کی موجودگی کا احساس ہوا مگر نیند کا غلبہ اتنا شدید تھا کہ آنکھیں نہیں کھل پا رہی تھی دروازہ تو وہ اپنے ہاتھ سے لاک کر کے سوئی تھی اس لئے اپنے دماغ کو نیند میں ہی مطمئن کرنے لگی اور پاؤں سے لے کر سر تک اڑھے گئے کمفرٹر میں

لیٹی رہی چند سیکنڈ گزرے تو دروازہ بند کرنے کی آواز پر وہ چونکی اسے لگا جیسے کوئی کمرے سے باہر نکلا ہو۔۔۔

اسے اپنے کمفرٹر میں بھی کسی کی موجودگی کا احساس ہونے لگا عجیب سی گھد بھد کو وہم سمجھ کے ہرگز نہیں جھٹک سکتی تھی ٹرٹر کی آواز کے ساتھ جیسے کمفرٹر میں کوئی چیز اچھل رہی ہو نوین کی آنکھ کھل گئی اور ذہن مکمل طور پر بیدار ہو چکا تھا

وہ کوئی ایک چیز نہیں تھی دو سے بھی زائد تعداد میں تھی اپنے بالوں میں عجیب سی سنسناہٹ کا احساس ہوا مکمل اندھیرا ہونے کی وجہ سے وہ صرف اپنے بالوں میں ہاتھ لگا کر چیک کر سکتی تھی کہ وہ کیا چیز ہے مگر اتنے میں اچھل کر کوئی چیز اس کے پیٹ پر آ بیٹھی

"~~~~~"

دلخراش چیخیں مارنے کے ساتھ نوین نے کمفرٹر اتار کر دور پھینکا اور اب وہ زور زور سے چیختی ہوئی فرش پر ننگے پاؤں اچھل رہی تھی اور خوف کے مارے اپنے بالوں کو تو کبھی اپنے کپڑے جھاڑ رہی تھی

"نوین۔۔۔۔ نوین کیا ہوا"

اس کے روم سے آتی چیخوں کی آواز سے پورا گھر ہی بے ددار ہو چکا تھا

شاہنواز بھاگتا ہوا اس کے روم میں آیا اور کمرے کی لائٹ کھولی اب وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے شاہنواز کو دیکھ کر اس کے گلے سے لگ گئی وہ باقاعدہ زور زور سے رونے لگی

"آپی---آپی کیا ہو گیا ہے آپ کو، بتائے نا پلیز"

آگے پیچھے حنین آڑھاد اور سب سے آخر میں ویل چیئر پر وجیہ نوین کے کمرے میں داخل ہوئی۔۔۔۔۔  
نوین کو روتا ہوا دیکھ کر حنین کو بھی رونا آنے لگا

"نوین کچھ بتاؤں گی یا پھر یوں ہی کھڑی روتی رہو گی" شاہنواز اسے الگ کرتا ہوا جھنجھلا کر پوچھنے لگا

"شاہنواز وہ میرے روم میں یہاں بیڈ پر مینڈک تھے"

نوین اپنے آنسو صاف کرتی ہوئی بولی

"کیا مینڈک۔۔۔۔۔ کہاں سے آگئے روم میں مینڈک۔۔۔۔۔ تم نے ضرور کوئی خواب دیکھا ہوگا"

شاہنواز اسے دیکھتا ہوا سمجھانے لگا کیونکہ ابھی بھی اس کے چہرے پر خوف کی کیفیت طاری تھی

"ڈرامے"

آڑھاد ہنستا ہوا بڑبڑا کر واپس اپنے روم میں جانے لگا

"یہ۔۔۔ شاہنواز یہ آیا تھا میرے روم میں اور اس نے میرے کمفرٹر کے اندر ڈالیں ہیں مینڈک۔۔۔ وہ بھی کوئی چار سے پانچ"

نوین آزاد کی طرف ہاتھ سے اشارہ کر کے شاہنواز کو بتانے لگی

"او ہیلو، طبیعت سیٹ ہے تمہاری، اگر مجھے کچھ ڈالنا ہوتا تمہارے اوپر تو مینڈک کی بجائے سانپ کا اپشن زیادہ بیسٹ تھا اور چار پانچ ہرگز نہیں۔۔۔ اتنا زہر تو تم میں پہلے سے موجود ہے بیس سے پچیس سانپ چھوڑتا میں تمہارے اوپر۔۔۔ اپنی حد میں رہو اور الزام تراشی سے گریز کرو"

آزاد سنجیگی سے جھڑکتا ہوا بولا

"وہ دیکھیں شاہنواز ڈیوائڈر کے نیچے مینڈک۔۔۔ میں سچ بول رہی ہوں"

ایک بڑے سائز کا مینڈک کودتا ہوا ڈیوائڈر کے نیچے سے برآمد ہوا اور جمپ لگاتا ہوا ڈری سہمی حنین کی طرف آنے لگا

"~~~~~"

آپ کی بار چیخنے کی باری حنین کی تھی وہ گلا پھاڑ کر چیختی ہوئی آزاد کے گلے سے جا لگی

"مجھے اس مینڈک سے بچالو پلیز"

حنین باقاعدہ آزہاد کا کولر پکڑ کر اپنی ایریاں اوپر اٹھاتی ہوئی اونچا ہونے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔  
جیسے آزہاد اس کے ڈر کو خاطر میں لاتے ہوئے ابھی اسے گود میں اٹھا کر مینڈک سے بچالے گا

آزہاد نے ایک نظر وجہ کو دیکھا جو جھینپ مٹانے کے لیے ادھر ادھر دیکھ رہی تھی پھر اس نے حیرت زدہ شکل اپنے باپ کی دیکھی جو اسکے سینے میں چھپی حنین کو حیرت سے دیکھ رہا تھا اور پھر نوین پر اس کی نظر گئی جو غصے میں اپنی بہن کو کھا جانے والی نظروں سے گھور رہی تھی

"دماغ خراب تو نہیں ہو گیا ہے تمہارا پیچھے ہٹو بیوقوف لڑکی روم سے باہر نکل گیا وہ"  
آزہاد نے اپنے گلے سے حنین کے ہاتھ ہٹاتے ہوئے اسے جھڑک کر کہا۔۔۔ آزہاد کو غصہ بھی آیا کل تو اس کے ساتھ اس کے کمرے میں تو رہنے سے انکار کر دیا اور اس وقت اس کے ماں باپ کے سامنے چپکے ہی جاری تھی

"اس مینڈک کا اچھا خاصا بڑا سائز تمہا ناں اسلیئے ڈر گئی"  
اب حنین نوین کا غصہ والا چہرہ دیکھ کر آزہاد اور اسے اپنے ڈرنے کی وضاحت دینے لگی

"تمہارے سائز سے تو چھوٹا ہے نا۔۔۔ میں بتا رہا ہو یہ دونوں بہنیں پاگل ہے۔۔۔ آدھی رات کو اپنے پاگل پن سے پورے گھر کو جگا کے رکھ دیا ہے"  
آزہاد غصے میں کہتا ہوا ان دونوں کو گھورنے لگا

"اپنا غصہ دکھا کر اصل بات کو مت دباؤ بلکہ مجھے یہ بتاؤ کہ یہ مینڈک کہاں سے لائے ہو اور کیا مقصد تھا اس فضول سی حرکت کا"

شاہنواز آزاد کو دیکھتا ہوا بولا وہ اپنے بیٹے کی ساری کارستانی خوب جانتا تھا آخر کو وہ اس کا باپ تھا

"ڈیڈ یہ میری حرکت نہیں ہے اس نے خود ڈرامہ کیا ہے آپ کی توجہ حاصل کرنے کے لیے"

آزاد صاف نکر کر الٹا نوین پر الزام لگانے لگا اور نوین اس کے جھوٹ پر کھول کر رہ گئی

"شاہنواز میں نے کل لان میں کیڑوں کی دوا ڈلوائی تھی صابرہ سے کہہ کر ---- یہ مینڈک وہی سے آگئے ہوں گے"

وجیہ شاہنواز کا غصے والا چہرہ دیکھ کر اسے بتانے لگی

"آپ شروع سے ہی ایسا کرتی آئی ہیں وجیہ، اس کی ہر حرکتوں پر پردہ ڈال کر اس کو انتہا درجے کا بدتمیز بنا دیا ہے آپ نے"

شاہنواز اب وجیہ کے اوپر بگڑتا ہوا بولا

"جاؤ تم حنین کے روم میں سو جاؤ آج"

اب شاہنواز نوین کو دیکھ کر بولا

"نہیں شاہنواز تم یہی نوین کے پاس رک جاؤ، وہ اس وقت ڈری ہوئی ہے میں بالکل ٹھیک ہوں"

وجیہ کے بولنے پر آزاد نے گھور کر وجیہ کو دیکھا

"گھورنے کی ضرورت نہیں ہے، فوراً میرے کمرے میں آؤ"

وجیہ آزاد کو بولتی ہوئی ویل چیر چلا کر اپنے روم میں چلی گئی

"حنین جاؤ آپ بھی جا کر سو جاؤ اپنے روم میں"

شاہنواز حنین کو دیکھتا ہوا بولا اور آزاد وجیہ کے کمرے میں جانے لگا جبکہ نوین اپنا سر دونوں ہاتھوں میں تھامے بیڈ پر بیٹھ گئی

"وہ میں پوچھ رہی تھی مینڈک میرے روم میں تو نہیں آئے گے نہ"

حنین بے چاگی سے شاہنواز کو دیکھ کر پوچھنے لگی جس پر اسے ہنسی آگئی۔۔۔ آزاد نے بھی مڑ کر ایک نظر حنین کو دیکھا اور کمرے سے نکل گیا

"ایسا کچھ نہیں ہوگا آرام سے جا کر سو جاؤ"

شاہنواز حنین کو دیکھتا ہوا بولا حنین کمرے سے باہر نکل گئی شاہنواز نے کمرے کا دروازہ بند کیا



مگر وہاں حنین کے کمرے کے پاس آزہاد کھڑا ہوا تھا حنین کو دیکھ کر وہ چلتا ہوا حنین کے پاس آیا

بھی موجود (centipede) "ہمارے گھر کے لان میں صرف مینڈک ہی نہیں ہیں بلکہ بڑے بڑے ( ہیں"

آزہاد سنجیگی سے مگر ڈرانے والے انداز میں حنین کو دیکھ کر بولا

"(Centipede)"

حنین خوف سے تھوک نکلتے ہوئے پوچھنے لگی

جو کہ بالکل میری طرح جسم سے چپک جاتے ہیں ایسے " (centipede) ہاں )

آزہاد نے اچانک اسے پکڑ کر زور سے اپنے بازوؤں میں جکڑتے ہوئے کہا۔۔۔ حنین اس سے اپنا آپ ہو وہ اب خوفزدہ نگاہوں سے آزہاد کو (centipede) چھڑا کر ایسے دور ہوئی جیسے کہ وہ خود کوئی ( دیکھنے لگی

"تم مجھے ڈرا رہے ہو"

حنین ڈرنے کے ساتھ غصہ کرتی ہوئی بولی

"ڈرا نہیں رہا بالکل سچ کہہ رہا ہوں میں تو صرف ایک پی لے کر دور ہو جاتا ہوں ایسے"

آزہاد نے حنین کا منہ زور سے پکڑ کر گال پر زوردار کس لینے کے بعد جھٹکے سے اسے چھوڑا۔۔۔ وہ سامنے دیوار سے جا لگی اور خوف سے آنکھیں کھولے آزاد کو دیکھنے لگی۔۔۔ آزاد اس کے قریب آیا دیوار کے دونوں سائڈ پر اپنے ہاتھ رکھ کر حنین کے فرار ہونے کا راستہ بند کیا

وہ ہرگز پیچھے نہیں ہٹتے جب تک وہ انسان کو بائٹ نہ کریں ایسے "centipede" مگر ) آزاد حنین کے چہرے پر جھک کر اس کے دوسرے گال پر بائٹ کیا

"آزاد"

حنین اسے پیچھے ہٹا کر اپنا گال سہلاتی ابھی بھی خوفزدہ ہو کر آزاد کو دیکھ رہی تھی۔۔۔ آزاد نے اسے خود سے قریب کر کے دوبارہ اپنے حصار میں لیا اور اپنا چہرہ حنین کے قریب کیا

بہت خطرناک ہوتے ہیں جب تک وہ اپنی ساری ٹانگیں جسم میں گاڑھ (centipede) "یقین مانو ) کر انسان کے جسم میں اپنا زہر نہ بھردیں وہ بالکل پیچھے نہیں ہٹتے مگر میں تمہارے لئے ان سے بھی زیادہ خطرناک ہو، اس لیے آج اپنے کمرے کا دروازہ اچھی طرح لاک کر کے سونا اگر میں رات میں تمہارے کمرے میں آکر تم سے چپک گیا ناں تو یقین جانو،، عزت تو جائے گی ہی جائے گی۔۔۔۔ مگر تمہاری جان پر بن آئے گی۔۔۔ پناہ مانگو گی مجھ سے تب بھی نہیں بخشو گا"

آزاد مدہم آواز میں سرگوشی کرتا ہوا بولا وہ حنین کی نارمل اسپید سے تیز ہوتی ہارٹ بیٹ باسانی محسوس کر سکتا تھا

"آزہاد پلیر چھوڑو نا مجھے"

حنین نے ڈرتے ہوئے اس کی باہوں کا حصار توڑنا چاہا

"جب میں نے کل تم سے کہا تھا کمرے میں چلو تو کیوں نہیں مانی میری بات جواب دو"  
وہ حنین کے بالوں میں اپنی انگلیاں پھنسائے اس کا چہرہ اونچا کر کے پوچھنے لگا۔۔۔ انداز میں سنجیگی کے ساتھ غصہ بھی شامل تھا

"مار ڈالو، تم اور آپی دونوں مل کر مجھے مار ڈالو"  
حنین کو اس کی شدت اور اب غصہ دیکھ کر رونا آنے لگا

"ماروں گا نہیں تمہاری نس نس میں اپنا پیار اتارو گا۔۔۔ لیکن تمہاری آپی کا علاج کرنے کے بعد"  
آزہاد اپنی سانسوں کے ذریعے حنین کے سانسوں میں اپنا پیار، اسکے اندر اتارنے لگا

اس نے ابھی بھی حنین کے بالوں میں اپنی انگلیاں پھنسائی ہوئی تھی جبکہ دوسرے بازو اس کی کمر کے گرد مضبوطی سے باندھا ہوا تھا حنین نے اسکی شرٹ مضبوطی سے پکڑی ہوئی تھی مگر اب اس کا ضبط جواب دے چکا تھا آزہاد کا انداز دیکھ کر اس کی آنکھوں سے پانی آنے لگا جب اپنے ہی ہونٹوں سے رستے خون کا ذائقہ منہ میں گھلتا محسوس ہونے لگا تب آزہاد نے اسکے ہونٹوں کی جان بخشی۔۔۔

”مجھ سے دوری برتنے کی یہ چھوٹی سی سزا تو بنتی ہے۔۔۔ اب جب تک تم مجھے خود اپنے بیڈروم میں نہیں بلاو گی میں دیکھو گا تک نہیں تمہاری طرف“  
اپنے ہونٹوں سے خون صاف کرنے کے بعد وہ حنین سے کہتا ہوا وہاں سے چلا گیا

---

”کیو کی یہ حرکت تم نے نوین کے ساتھ“  
آزہاد وجیہ کے روم میں آیا تو وجیہ بیڈ پر بیٹھی ہوئی اس کا انتظار کر رہی تھی اسے دیکھ کر پوچھنے لگی

”آپ کو بھی یہی لگتا ہے کہ یہ حرکت میں نے کی ہے“  
آزہاد سنجیگی سے وجیہ کو دیکھتا ہوا پوچھنے لگا

”مجھے پورا یقین ہے آزہاد ایسا تم ہی نے کیا ہے“  
وجیہ اسے گھورتی ہوئی بولی

جس پر وہ سنجیدہ تاثرات کے ساتھ وجیہ کے پاس بیڈ پر آیا اور اس کے برابر میں لیٹ گیا اب وہ چہرے پر مسکراہٹ لائے اسے دیکھ رہا تھا اس کی مسکراہٹ صاف اس کے کارنامے کی نشاندہی کر رہی تھی۔۔۔ وجیہ نے اس کی کال پر چپٹ رسید کی

"شرم کرو آزاد کسی لڑکی کے ساتھ ایسا مذاق نہیں کرتے ہیں بہت بری بات ہوتی ہے"  
وجیہ اب اسے دیکھتی ہوئی سمجھانے لگی

"میرا اس کے ساتھ مذاق پہلے دن سے ہی نہیں ہے یہ تو یوں سمجھ لیں میں نے ایک چھوٹا موٹا بدلہ لیا ہے"

آزاد نے مزے سے کہتے ہوئے وجیہ کا ہاتھ اپنے سر پر رکھا

"کیسا بدلہ"

وجیہ اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتی ہوئی پوچھنے لگی

"آپ کو آپ کے بیڈروم میں تنہا کر کے مجھے میرے بیڈروم نے تنہا کر کے وہ خود اپنے بیڈروم میں مزے سے سو رہی تھی چریل"

آزاد ماتھے پر شکن لائے وجیہ کو دیکھتا ہوا کہنے لگا

"بری بات آزاد ایلے کسی کو نہیں کہتے۔۔۔ ویلے مجھے ایسا کیوں لگ رہا ہے یہ بدلہ نہیں غصہ ہے اور

یہ کارروائی صرف اپنی تنہائی کا غصہ نکالنے کے لیے لی گئی ہے"

وجیہ مشکوک نظروں سے آزاد کو دیکھ کر پوچھنے لگی

"کیا ہو گیا ہے ماما آپکو"

وہ اپنی چوری پکڑے جانے پر الٹا وجیہ کو گھورنے لگا۔۔۔ کل سے نوین کو چمکتا ہوا دیکھ کر وہ سمجھ گیا تھا حنین کو اس کے کمرے سے نکالنے میں اسی کا ہاتھ ہے

"مجھے کل تک محسوس ہو رہا تھا یہ نکاح صرف انتقام لینے کے لیے کیا گیا ہے مگر میں ایسا غلط سوچ رہی تھی یعنی تمہیں اچھی لگتی ہے نوین کی بہن"

وجیہ آزاد کے بالوں میں انگلیاں پھیرتی ہوئی اس سے پوچھنے لگی

"ایسی تو کوئی بات نہیں ہے"

آزاد وجیہ سے نظریں چراتا ہوا بولا

"ایسی بات نہیں ہے مگر کہتے تو اسے بڑے پیار سے ہو "ہنی"

اب کی بار وجیہ کے بولنے پر آزاد مسکرایا

"مجھے شروع میں معلوم نہیں تو وہ نوین کی بہن ہے" آزاد وجیہ کو دیکھتا ہوا آپ سنجیگی سے اسے

بتانے لگا۔۔۔ جس پر وجیہ نے ہلکا مسکرا کر اپنا سر جھٹکا

"آپ کو کیسی لگی ہنی میرا مطلب ہے دیکھنے میں نیچر وائز"  
آزہاد وجیہ کو دیکھتا ہوا پوچھنے لگا

"نیچر کا دو دن میں معلوم نہیں ہو سکتا دیکھنے میں کافی خوبصورت ہے بس ہائٹ تھوڑی سی چھوٹی ہے"  
وجیہ نے آخری بات شرارت میں بولی تھی جس پر آزہاد ہنسا۔۔۔

"چھوڑیں اب ہائٹ کا کیا کرنا ہے کونسا ہمیں اس سے اپنے گھر کے پنکھے صاف کروانے ہیں"  
آزہاد کی بات سن کر وجیہ ہنس دی۔۔۔ آزہاد کی پسندیدگی کے بارے میں جاننے کے بعد وجیہ نوین کی  
کل کی باتوں پر کنفیوز ہونے لگی

"حنین بھی تمہیں پسند کرتی ہے"  
وجیہ نے آزہاد کو دیکھتے ہوئے پوچھا

"مجھے نہیں معلوم اس کی فیلنگز میرے بارے میں کیا ہیں"  
وہ واقعی نہیں جانتا تھا کہ حنین کے دل میں اس کے لیے فیلنگز موجود بھی ہیں یا پھر وہ ہی حنین کو  
پاگلوں کی طرح چاہنے لگا ہے

"اگر تم حنین کو پسند بھی کرتے ہو تو تم نے اسے اپنی زندگی میں زبردستی شامل کیا ہے۔۔۔ یہ کوئی اچھا طریقہ تو نہیں ہے نا۔۔۔ غلطی تم نے کی ہے اب تھوڑا سا ٹائم بھی دو اسے۔۔۔ جب تک اس کا دل صاف نہیں ہو جائے تب تک"

وجیہ کی بات سن کر آزاد نے خاموش نگاہ وجیہ پر ڈالی

"ایک اور بات بھی میری بالکل سیریس ہو کر سنو آزاد۔۔۔ آج جو تم نے کیا وہ کوئی اچھی بات نہیں ہے بیٹا۔۔۔ بے شک تمہیں نوین اچھی نہیں لگتی مگر تمہیں اس کی کنڈیشن دیکھنی چاہیے۔۔۔ میں نہیں چاہوں گی آئندہ کوئی ایسی بات ہو جس سے شاہنواز کا دل تم سے خراب ہو آئندہ تم کوئی بھی الٹی سیدھی حرکت نہیں کرو گے"

وجیہ بہت طریقے سے اسے سمجھانے لگی

"اوکے اب مجھے سونے دیں اور آپ بھی لیٹ جائیں" آزاد اس کی ساری نصیحتیں سنتا ہوا بولا

"شرافت سے جا کر اپنے بیڈ روم میں لیٹو مجھے رات بھر تمہاری لاتے اور کلمے کھانے کا کوئی شوق نہیں ہے"

وجیہ بیڈ پر لیٹی ہوئی بولی آزاد اسے گھورتا ہوا اپنے کمرے میں چلا گیا



دس دن گزر گئے تھے حنین کو اس کے بیڈ روم سے رخصت ہوئے، اس دن کے بعد سے آزادانہ  
حنین سے کوئی بات نہیں کی اور نہ ہی وہ اس کی طرف دیکھتا تھا اور یہ بات حنین کو شدت سے  
محسوس ہو رہی تھی

وجہ اگر حنین سے کوئی بات بھی کرتی یا پھر حنین وجہ کے ساتھ گفتگو میں حصہ لیتی تو نوین اسے فوراً  
کسی نہ کسی بہانے سے کام کا کہہ کر کمرے سے رخصت کر دیتی ان سب باتوں کو دیکھتے ہوئے  
حنین کا دل بہت اداس رہنے لگا۔۔۔ حنین کو معلوم تھا اس کی بہن کو آزادانہ کے گھر والوں سے اس  
کا فرینک ہونا پسند نہیں تھا اس لئے کوئل کو بھی بس وہ مسکرا کر دور سے دیکھتی مگر اس کے پاس جا  
کر کوئی بات نہیں کرتی

دوسری طرف نوین دس دن سے مسلسل آزادانہ کی حرکتیں اور بے ہودگیاں خاموشی سے بغیر کسی کو کچھ  
کہہ برداشت کر رہی تھی۔۔۔ اکثر شام کے وقت نوین کے ہاتھ لینے کے ٹائم پر یا تو گرم پانی کی لائن بند  
ہو جاتی۔۔۔ نلکوں میں صرف ٹھنڈا پانی آ رہا ہوتا تھا یا پھر گرم پانی اور تین دن پہلے اتنے شدید گرم پانی  
سے اسکی کمر بھی جل چکی تھی۔۔۔

اکثر رات کے وقت جب شاہنواز وجہ کے بیڈ روم میں ہوتا، آدھی رات کو اسے اپنے کمرے میں کسی  
کے چلنے کی آواز آتی یا پھر کسی بچے کے یا بلی کے رونے کی۔۔۔۔ وہ ڈرپوک ہرگز نہیں تھی جانتی تھی  
یہ سب کچھ اسے ڈرانے کے لیے کیا جا رہا ہے اس لیے وہ صبح اٹھ کر کسی پر کچھ بھی ظاہر نہیں

کرتی بالکل نارمل رہتی۔۔۔ کبھی روم میں سے اس کا موبائل غائب ہوتا ہے تو کبھی موبائل کا چارجر اور وہ دونوں چیزیں ہی بیڈ روم کے ڈسٹبن میں سے برآمد ہوتی

اسے نہیں معلوم تھا کہ یہ سب زلالت آزہاد اپنے ٹف شیڈول کی وجہ سے کس وقت کرتا ہے یا پھر کس سے کرواتا ہے۔۔۔ وہ جوابی کارروائی بہت اچھے طریقے سے دینا جانتی تھی مگر خاموش صرف حنین کی وجہ سے تھی۔۔۔ وہ حنین کو یہاں سے رخصت کرنے کے بعد ہی آزہاد کو اچھی طرح مزہ چکھانے کا ارادہ رکھتی تھی

مگر اس دوران ہی اس نے وجیہ سے کافی حد تک اچھی دوستی کر لی تھی ساتھ ہی کومل سے بھی کبھی کبھی بات چیت کر لیتی۔۔۔ یہاں تک کہ عباس سے بھی اس کی سرسری ہی سہی سلام دعا ہو گئی تھی

جیسے آزہاد اسے یا حنین کو مخاطب کیے بنا اپنے گھر والوں سے نارمل رویہ رکھے ہوئے تھا ویسے ہی نوین بھی سب کے ساتھ، اس کو مخاطب کیے بنا دوسرے سب سے نارمل رویہ رکھی ہوئی تھی۔۔۔ اسے صرف سکون اس بات کا تھا کہ وہ حنین کو تنگ نہیں کرتا تھا

وہ شاہنواز کو اعتماد میں لے کر چند مہینوں کے لیے حنین کو پنڈی بھجوانے کا ارادہ رکھتی تھی

"یہ تمہارا کل کا ٹکٹ ہے ہنی اسے سنبھال کر رکھو۔۔۔ کل دس بجے کی تمہاری پنڈی کی فلائٹ ہے" نوین حنین کے روم میں آتی ہوئی اسے ٹکٹ تھما کر بولی حنین نے ایک نظر ٹکٹ پر ڈالی اور مجھے دل کے ساتھ ٹکٹ لے کر سائیڈ ٹیبل پر رکھنے لگی

"ایسے کیسے یہاں پر رکھ رہی ہو، سنبھال کر رکھو اسے بلکہ چھپا کر رکھو۔۔۔ آزاد کو بالکل بھنک نہیں پڑنی چاہیے اس بات کی"

نوین اس کے لاپرواہ انداز پر اسے ڈوپٹے ہوئی بولی تو حنین نے ٹکٹ اٹھا کر وارڈروب میں رکھے اپنے بیگ میں رکھ دیا

"کون سا آزاد میرے روم میں آتا ہے آپنی یا پھر مجھ سے بات چیت کرتا ہے وہ تو میری طرف دیکھتا ہی نہیں اب۔۔۔ جو اسے بھنک پڑے گی" حنین کا یہ سب بولے ہوئے خود ہی دل اداس ہونے لگا

"اس کا تمہارے روم میں نہ آنا، تمہاری طرف نہ دیکھنا اور بات چیت نہیں کرنا۔۔۔ یہی تمہارے لیے بہتر ہے مہینہ ڈیڑھ مہینہ پنڈی میں رہ لو۔۔۔ وہ تمہاری جانے کے بعد تمہیں ڈھونڈے گا غصہ کرے گا تھوڑی بہت اپنی نیچر کے مطابق اوقات بھی دکھائے گا مگر تمہارے نہ ملنے پر وہ تمہک ہار کے بیٹھ جائے گا۔۔۔ اس کے بعد جب اسے تمہاری طرف سے خلع کا نوٹس ملے گا تو شدید رد عمل کے طور پر اس پر سائن بھی کر دے شاید سدا کا جذباتی بھی تو ہے۔۔۔ اس کے بعد میں تمہیں لندن بھجوا دوں گی اپنی اسٹیڈیز تم وہی کنٹینیو کرنا"

نورین کی پلاننگ سن کر حنین کو شدت سے رونے کا دل چاہا تھا وہ خاموشی سے سب کچھ سنتی رہی

"اوہو اب یوں منہ لٹکا کر اداس مت ہو ہنی، میں مہینے بات ہی تمہارے پاس چکر لگاؤں گی میری جان،  
ڈنر کا ٹائم ہو گیا ہے چلو اب"

نورین حنین کو پیار سے گلے لگاتی ہوئی اس کے کمرے سے نکل گئی حنین بھی سست قدم اٹھاتی نورین  
کے پیچھے چل دی

"کھانا ڈھنگ سے کھاؤ ہنی"

کھانے کی ٹیبل پر سب بیٹھے رات کا ڈنر کر رہے تھے تب نورین نے دوسری بار حنین کو لوکا جو اپنی  
پلیٹ میں رکھے چاولوں کے ساتھ فارک سے کھیلنے میں مصروف تھی

"پانی چاہیے تمہا مجھے"

حنین کے بولنے پر آزاد نے نظر اٹھا کر حنین کو دیکھا کیونکہ اتفاق سے پانی کا جگ اور گلاس اسی کے  
پاس رکھا ہوا حنین کو اپنی طرف دیکھ کر وہ دوبارہ کھانا کھانے میں مصروف ہو گیا

"طبیعت ٹھیک ہے تمہاری"

شاہنواز حنین کی طرف پانی کا گلاس بڑھاتا ہوا اس سے پوچھنے لگا

"تھینکس، طبیعت تو ٹھیک ہے بس شام سے ہی سر میں درد ہو رہا ہے"  
شاہنواز سے پانی لیتی ہوئی وہ دوبارہ آزہاد پر نظر ڈال کر شاہنواز کو بتانے لگی۔۔۔ مگر آزہاد لا تعلق بنا کھانا  
کھانے میں مصروف تھا

"مجھے کیوں نہیں بتایا تم نے"  
نوین حنین کو دیکھ کر پوچھنے لگی

"آپ میرے لئے کافی پریشان رہتی ہیں آپ، اتنا پریشان مت ہوا کریں درد ہے خود ہی ختم ہو جائے گا"  
حنین بولتی ہوئی اپنی پلیٹ میں جھک گئی تو آزہاد دوبارہ اسے دیکھنے لگا۔۔۔۔

باقی کا کھانا سب نے خاموشی سے کھایا وجہ کافی دیر سے آزہاد کی لا تعلق اور حنین کا اس کی طرف  
دیکھنا نوٹ کر رہی تھی مگر خاموشی رہی

.....

"کس کے لیے بنائی ہے یہ کافی"  
کھانے سے فارغ ہونے کے بعد حنین کچن میں آئی تو دو لگ کافی، ٹرے میں رکھے دیکھ کر صابرہ سے  
پوچھنے لگی

"یہ کافی تو شاہنواز سر اور آزہاد سر کے لئے بنائی ہے کیا آپ کے لیے بھی بنا دو" صابرہ حنین کو دیکھ کر پوچھنے لگی

"ہاں میں اپنے لئے کافی کا ہی کہنے آئی تھی، لاویہ کافی میں دے کر آتی ہوں تم میرے لیے کافی بنا کر میرے روم میں پہنچا دو"

حنین صابرہ سے رُے لیتی ہوئی کچن سے نکل گئی

"ارے بیٹا آپ کو کافی لانے کی کیا ضرورت تھی صابرہ کہاں ہے"

شاہنواز اور آزہاد کے ڈرائنگ روم میں بیٹھے آفس کے متعلق ڈسکس کر رہے تھے تب حنین کافی کے مگ رُے میں تھامے روم کے اندر داخل ہوئی تو شاہنواز حنین کو دیکھ کر بولا

"کوئی بات نہیں، صابرہ میرے لیے کافی بنا رہی تھی تو میں نے سوچا آپ کو کافی میں سرو کر دو"

حنین مسکرا کر شاہنواز کو جواب دیتی ہوئی ان دونوں کے پاس آئی اور باری باری کافی سرو کرنے لگی

"تم یہاں کیا کر رہی ہو ابھی تک اپنے روم میں نہیں گئی" حنین نے آزہاد کی طرف کافی کا مگ بڑھایا تو آزہاد اسی کو دیکھتے ہوئے کافی کا مگ لے رہا تھا۔۔۔ آزہاد کو محسوس ہوا جیسے حنین اسے کچھ کہنا چاہتی ہے مگر ویسے ہی روم میں نوین آگئی

"جی آپ بس جانے ہی والی تھی، کیا آپ تھوڑی دیر بعد میرے روم میں آسکتی ہیں"

نوین کی آواز سن کر حنین ایک دم ہڑبڑائی تھی پھر اچانک نوین سے روم میں آنے کا کہنے لگی تو آزاد حنین کو دیکھتا ہوا کچھ سوچنے لگا

"کیوں خیریت" نوین نا سمجھنے والے انداز میں حنین سے پوچھنے لگی

"جی خیریت ہے بس یونہی کہہ رہی تھی"

حنین نوین سے بولتی ہوئی وہاں سے چلی گئی

"شاہنواز کیا آج آپ نے سونا نہیں ہے"

نوین اب شاہنواز کو دیکھ کر پوچھنے لگی

"سونا ہے مگر وجیہ کے روم میں تم اپنے روم میں جا کر سو جاؤ"

شاہنواز کے بولنے پر نوین اسے چونک کر دیکھنے لگی مگر شاہنواز اپنے سامنے کھلی فائل کو دیکھنے میں مصروف تھا

"مگر کل تو آپ وجیہ کے پاس انہی کے روم میں تھے نا"

نوین وہی کھڑی ہو کر شاہنواز کو یاد دلانے لگی

"میں ایک ضروری ڈسکشن کر رہا ہوں اور تم بچ میں انٹرپ کر کے مجھے ڈسٹرب کر رہی ہو۔۔ اپنے روم میں جاو نوین"

اب کی بار شاہنواز نے اسے سخت لہجے میں کہا جس پر نوین حیرت سے اسے گھورتی رہ گئی

اسے شاید یہ بات اتنی بری نہیں لگتی اگر وہ آزاد کے سامنے نہ کہی ہوتی ایک نظر اس نے آزاد کو دیکھا جو ان دونوں سے لاتعلقی بنا مزے سے کافی پی رہا تھا مگر وہ صاف محسوس ہو رہا تھا یہ مزا اسے کافی پی کر نہیں آ رہا تھا بلکہ شاہنواز کی بات سن کر آیا تھا۔۔۔ نوین پیر پختی ہوئی وہاں سے چلی گئی

---

"تم یہاں۔۔۔ کوئی کام تھا"

وجیہ جو کہ ہاتھ میں ٹیوب پکڑے بیڈ پر اپنے پاؤں سیدھے کیے بیٹھی تھی۔۔۔ شاہنواز کو روم میں آتا دیکھ کر تعجب سے پوچھنے لگی

"کیوں اپنی بیوی کے پاس صرف کام سے آیا جاتا ہے"

شاہنواز وجیہ کے ہاتھ سے ٹیوب لیتا ہوا بیڈ پر اس کے سامنے بیٹھ کر پوچھنے لگا



"نہیں میرے کہنے کا مطلب تھا تمہیں آج نوین کے پاس"  
وجیہ اپنی بات کی وضاحت دینے لگی

"کم ان وجیہ آپ اپنے گھٹنوں میں شام سے پین فیل ہو کر رہی تھی تو میں آپ کے پاس آگیا"  
شاہنواز ٹیوب میں موجود جیل ہاتھ میں نکالے ہوئے بولا

"تم رہنے دو میں صابرہ سے لگوا لیتی ہوں"  
وجیہ اس کا ارادہ بھانپ کر بولی

"کیوں کیا میں پہلی دفعہ یہ کام کر رہا ہوں یا پھر آپ کو شرم آرہی ہے" دوسری بات پر شاہنواز نے  
مسکرا کر وجیہ کو دیکھا تو وجیہ مسکرانے لگی

"آپ نے بالکل اپنے آپ کو چھوڑ دیا ہے اپنا خیال رکھا کرے وجیہ"  
جیل سے اسکے گھٹنوں پر مساج کرتا ہوا شاہنواز وجیہ کو بولے لگا

"کس کے لئے"  
وجیہ شاہنواز کو دیکھ کر پوچھنے لگی

"کس کے لئے خیال رکھا جاتا ہے میرے لئے، ہمارے بچوں کے لئے، اپنے خود کے لئے"

شاہنواز سنجیگی سے وجیہ کو دیکھتا ہوا کہنے لگا

"اب یہ مت سوچیے گا کہ نوین کے آنے کے بعد مجھے آپ کی فکر نہیں ہے اس طرح شکوہ کن نگاہوں سے مت دیکھا کریں آپ مجھے، میں وہی ہو جس نے آپ سے شادی کی ضد کرنے پر ابا میاں اور ماں جی سے جوتے کھائے تھے"

شاہنواز اسے پچھلا وقت یاد دلاتا ہوا بولا جسے یاد کر کے وجیہ بھی مسکرا نے لگی۔۔۔ وہ اپنا کوئی شکوہ کر کے شاہنواز کا موڈ نہیں خراب کرنا چاہتی تھی مگر اسے کومل کا خیال آیا

"شاہنواز تم نے کومل سے بات کرنا بالکل چھوڑ دیا ہے۔۔ تم تو کہتے تھے کہ تمہیں اپنے بیٹے کے مقابلے بیٹی سے زیادہ محبت ہے"

وجیہ کی بات سن کر شاہنواز کے چہرے پر مسکراہٹ غائب ہو گئی وہ بیڈ سے اٹھ کر لٹو سے اپنے ہاتھ صاف کرنے لگا

"کس طرح سر جھکایا اس نے میرا۔۔ نقصان ہوا ہے اس کی وجہ سے کسی دوسرے کا۔۔۔ آپ اتنی جلدی بھول گئی کس طرح اس نے اعتبار توڑا تمہارا"

شاہنواز وارڈروب سے کپڑے نکالتا ہوا وجیہ کو بولنے لگا

"شاہنواز اسی نقصان کی وجہ سے تو وہ اتنے گہرے صدمے میں چلی گئی ہے کہ اپنے آپ کو اپنی ذات کو فراموش کر بیٹھی ہے۔۔۔ اسے صرف ماں کی یا پھر بھائی کی ضرورت نہیں ہے اسے اپنے باپ کی بھی ضرورت ہے وہ باپ جو اپنی بیٹی کو سب سے زیادہ عزیز رکھتا تھا"

وجیہ شاہنواز کو دیکھتی ہوئی بولی شاہنواز بنا کوئی جواب دیئے اپنے کپڑے لے کر ڈریسنگ روم میں چلا گیا

شاہنواز سے نیو پروجیکٹ کے بارے میں ڈسکس کر کے وہ اپنے روم میں آیا مگر اس کا دھیان بار بار حنین کی طرف جا رہا تھا کھانے کی میز پر بھی حنین کا اپنی جانب دیکھنا وہ نوٹ کر چکا تھا پھر کافی دیتے وقت جس طرح وہ اسے دیکھ رہی تھی آزاد کو یقین ہو گیا وہ اس سے کچھ کہنا چاہتی ہے

یقیناً روم میں بھی اس نے نوین کی بجائے اسے ہی بلایا تھا۔۔۔۔ آزاد نے رات کو سونے سے پہلے ٹراؤزر اور ٹی شرٹ پہنی اپنا موبائل پاکٹ میں رکھتا ہوا وہ حنین کے کمرے میں پہنچا اس وقت تقریباً سب ہی اپنے اپنے روم میں موجود تھے۔۔۔ حنین کے کمرے میں پہنچ کر اس نے چاروں طرف نظر دوڑائی حنین کے کمرے میں موجود نہیں تھی

البتہ اس کے کپڑے بیڈ پر رکھے ہوئے تھے اور واش روم کی لائٹ آن تھی آزاد کے چہرے پر شرارتی مسکراہٹ ابھری۔۔۔ واش روم کی لائٹ آن دیکھ کر آزاد کا موڈ بھی ان ہو چکا تھا وہ دوبارہ مین ہال میں آیا ڈیوائیڈز میں موجود چابیوں کے گچھوں میں سے واش روم کی چابی نکالے لگا

.....

کل اسے یہاں سے چلے جانا تھا اس بات کو سوچ کر ایک بے نام سی اداسی وہ اپنے اندر محسوس کر رہی تھی۔۔۔ وہ کیو اداس تھی اسے معلوم نہیں تھا مگر آج نوین کی خلع والی بات پر اس کا دل دکھا تھا شاید وہ خود ایسا نہیں چاہتی تھی مگر یہ بات وہ نوین کے آگے بولنے سے گھبراتی تھی، گھبراتی نہیں شاید ڈرتی تھی

کیونکہ وہ اچھی طرح جانتی تھی اگر یہ بات اس نے کبھی نوین کے سامنے بولی تو نوین اس کا بہت برا حشر کرے گی،، نوین کا آزاد کو ناپسند کرنا اور آزاد کی نوین سے نفرت۔۔۔ یہ بات اس سے کیا پورے گھر سے چھپی ہوئی نہیں تھی اور ان دونوں کی سرد جنگ نے حنین کو عجیب دوراہے پر کھڑا کر دیا تھا

وہ اداسی سے سوچتی ہوئی وارڈروب سے اپنے کپڑے نکالنے لگی۔۔۔۔

آزاد نے ڈنر کے ٹائم پر اسے دیکھا تک نہیں تھا، معلوم نہیں وہ اس کی بات سمجھا بھی ہوگا۔۔۔

حنین سوچتی ہوئی باتھ ٹب میں پانی بھرنے لگی شاور جیل سے خوب سارے جھاگ بنا کر واش روم کا دروازہ لاک کرتی ہوئی۔۔۔ اب وہ تھوڑی دیر خود کو ریلیکس کرنا چاہتی تھی

.....

چند ہی منٹ گزرے تھے جب اسے دروازہ کھولنے کی آواز آئی حنین نے آنکھیں کھول کر دروازے کی طرف دیکھا۔۔۔ وہی اس کے منہ سے بھیانک چیخ نکلتے نکلتے رہ گئی کیونکہ وہ اپنے دونوں ہاتھ ہونٹوں پر رکھ چکی تھی مگر آزہاد کی پوری طرح آنکھیں اور منہ کھلا دیکھ کر اس نے جلدی سے اپنی دونوں ٹانگیں سمیٹ کر سینے پر جماتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھ ٹانگوں سے باندھے

"بے شرم انسان، شرم نام کی کوئی چیز تم میں ہے بھی کہ نہیں"

باتھ ٹب کے اندر بیٹھی ہوئی حنین غصے میں چلاتی ہوئی آزہاد کو بولنے لگی۔۔۔ اسے سمجھ نہیں آیا وہ اپنی حالت پر روئے یا پھر اپنے سامنے کھڑے اس بے ہودہ انسان پر غصہ کرے۔۔۔ جس کی آنکھیں ہی نہیں بلکہ وہ پورا ایکسرے مشین بنا ہوا اسے دیکھنے میں مصروف تھا

"شرم تو اسے آنی چاہیے جس کے تن پر کپڑے نہیں ہیں، میں تو اس وقت پورے کپڑوں میں موجود ہو۔۔۔ ویلے شاور جیل سے جھانک کچھ زیادہ ہی بنا لے تم نے، ویو کے کچھ کلیئر نظر نہیں آ رہا تھوڑی سی اونچی ہو کر بیٹھو"

وہ اپنی ہنسی چھپانے کی بھرپور کوشش کر رہا تھا۔۔۔ مگر یہ کوشش ہی لگ رہی تھی۔۔۔ اس کی بات سن کر اور اس کی ہنسی دیکھ کر حنین نے پاس پڑے ہوئے شیمپو کی بوتل کھینچ کر اسے ماری جو آزہاد نے ہنستے ہوئے کچ کر لی

"تم انتہا درجے کے بدتمیز اور چھچھورے انسان ہو، ایٹیکسٹس نام کی کوئی چیز نہیں تم میں، یوں کسی لڑکی کے واشروم میں آیا جاتا ہے جب وہ باتھ لے رہی ہو"

تھوڑی دیر پہلے چھائی ہوئی اداسی کہیں غائب ہو چکی تھی اب وہ صرف آزہاد کی شکل دیکھ کر غصہ اور اپنی قابل رحم حالت پر ترس کھا سکتی تھی

"بدتمیز تو میں بچپن سے ہوں مگر چھچھورا میں اب ہوا ہوں وہ بھی تمہیں دیکھ کر۔۔۔ بائی داوے تم بھول رہی ہو مجھے یہاں بلانے والی تم ہی ہو، تھوڑی دیر پہلے تم ہی نے مجھے کافی دیتے ہوئے اپنی بہن کے سامنے بلایا تھا"

آزہاد اس کے چہرے پر شرم و غصہ اور پریشانی والے کیفیات کو دیکھ کر لطف اندوز ہوتا ہوا بولا

"میں نے تمہیں روم میں بلایا تھا واشروم میں نہیں"

حنین غصے میں جھنجھلاتی ہوئی بولی وہ ابھی بھی گھٹنے سینے سے جوڑ کر دونوں ہاتھ گھٹنوں سے باندھے بیٹھی تھی

"جہاں پر بھی بلایا ہو ڈارلنگ مگر میں آیا تمہارے بلاوے پر ہی ہوں، چلو شاباش اب جلدی سے ٹب سے باہر نکل کر آؤ ورنہ میں دوسری کوئی بات کیے بنا خود ٹب کے اندر آجاؤ گا"

وہ حنین کو دیکھ کر پیار بھرے انداز میں چھچھوری سے دھمکی دیتا ہوا بولا جس پر حنین کے رہے سے اوسان اور خطا ہو گئے

حنین کو اس سے پوری امید تھی وہ ایسا کر سکتا تھا ایک نظر اس نے دیوار کے ساتھ ہینگ ویو سے اپنے  
ٹاول کو دیکھا مگر اسے اٹھانے کے لئے حنین کو کھڑا ہونا پڑتا اور اس وقت حنین کی کھڑے ہونے والی  
پوزیشن بالکل نہیں تھی

"وہ تمہارے پیچھے کیا ہے آآآ"

اچانک حنین کے چہرے پر خوف کے آثار نمودار ہوئے

وہ آزاد کے پیچھے دیوار پر کوئی چیز دیکھ کر خوف سے چیختی ہوئی اپنی آنکھیں بند کرنے لگی۔۔۔ اس کے  
چہرے پر خوف دیکھ کر ایک منٹ کے لیے آزاد پیچھے مڑا۔۔۔ جس کا فائدہ اٹھا کر حنین جلدی سے اٹھی  
اور ٹاول کھینچ کر اسے جلدی جلدی اپنے گرد لپیٹنے لگی۔۔۔

آزاد اس کی چال سمجھ کر زور سے ہنسا مگر اس کے کھڑے ہونے پر اور ٹاول لپیٹنے پر جلدی سے وہ  
اپنے ٹراؤزر کی پاکٹ سے موبائل نکال کر حنین کی تصویریں بنانے لگا۔۔۔ شوڈر سے نیچے بندھا گیا ٹاول  
جس سے اس کے گھٹنے بھی کور نہیں ہو پا رہے تھے اوپر سے حنین اسکی اس حرکت پر مزید گھبرا گئی

پہلے اس نے آزاد کو تصویریں بناتے دیکھ کر اپنے چہرے پر دونوں ہاتھ رکھتے ہوئے منہ چھپا لیا مگر اپنے  
آپ کو ٹاول میں آزاد کے سامنے تصور کر کے وہ جلدی سے دوبارہ ٹب میں اسی پوزیشن میں بیٹھ گئی

"تم نہایت چھپھورے اور فضول انسان ہو میں آج تمہیں نہیں بخشوں گی"

حنین نے اس کو مزید تصویریں لیتا ہوا دیکھ کر ہینڈ شاور کو ہولڈر سے نکال کر شاور کا رخ آزہاد کی طرف کیا

اس سے پہلے پانی موٹی سی دھار کی صورت شاور سے باہر آتا اور آزہاد کے موبائل پر جاتا۔۔۔ آزہاد اپنا موبائل بند کر کے برابر دیوار پر گے کیبنٹ کے اندر رکھ چکا تھا۔۔۔ مگر غصے میں حنین پانی سے اسکی پوری شرٹ بھگو چکی تھی۔۔۔ آزہاد نے ایک نظر اپنی شرٹ کو دیکھا جو کہ گیلی ہو کر اس کے سینے سے چپک چکی تھی

"پورا پورا پنگا لے لیا ہے ڈارلنگ آج تو تم نے۔۔۔ اب بخشو گا تو میں تمہیں نہیں"

آزہاد اپنے گیلے کپڑوں کو دیکھتا ہوا بولا اور ہاتھ ٹب کی طرف اپنے قدم بڑھانے لگا

"آزہاد نہیں، آزہاد سوری، آزہاد میں بالکل سیریس ہو" حنین کے بار بار بولنے پر جب آزہاد نے اپنے قدم نہیں روکے تو اس سے پہلے آزہاد واقعی ٹب کے اندر آتا حنین ڈر کے مارے کھڑی ہو کر ٹب سے باہر نکلنے لگی

"آزہاد"



آزہاد جو کہ اس کے قریب آچکا تھا مگر بد قسمتی سے ٹب سے باہر پڑے جھانک سے اس کا پاؤں سلیپ  
ہوا اور حنین جو کہ ٹب سے باہر نکل رہی تھی آزہاد اس کے اوپر گر پڑا اور وہ دونوں ہی اب باتھ ٹب کے  
اندر موجود تھے

حنین نے اپنی آنکھیں زور سے بند کی ہوئی تھی اس نے آہستہ آہستہ اپنی آنکھیں کھولی تو آزہاد کو اپنے  
اوپر جھکا پایا۔۔۔ اس کا چہرہ اب سنجیدہ تھا مگر آنکھوں میں شرارت ہنوز برقرار تھی

"کیا ارادہ ہے پھر ہنی ڈارلنگ آج تھوڑا سا باتھ اپنے شوہر کے ساتھ لے لو"  
آزہاد حنین کے اوپر سے اٹھ کر ٹب میں بیٹھتا ہوا بولا مگر ساتھ ہی اس نے حنین کو کمر سے تھام کر  
اسے اپنے اوپر گرا لیا

"تم اس وقت مجھے کتنے چپ لگ رہے ہو تم اندازہ نہیں لگا سکتے"  
حنین کو اس کی آنکھوں سے الجھن ہو رہی تھی جس میں بے شرمی اور شرارت کوٹ کوٹ کے بھری  
ہوئی تھی۔۔۔ حنین نے اس کی نظروں سے پریشان ہو کر اسی کے سینے میں اپنا منہ چھپا لیا

"اور تم اس وقت مجھے کتنی سیکسی لگ رہی ہو اگر تمہیں ذرا بھی اندازہ ہو جائے۔۔۔ تو تم ساری رات یوں  
ہی میرے سینے میں اپنا منہ چھپائے بیٹھی رہو گی"

آزہاد اسکے کندھے اور گردن پر پانی سے چپکے بالوں کو پیچھے کرتا ہوا بولا۔۔۔ حنین نے اس کی بات سن کر اٹھنا چاہا تو آزہاد نے اپنا دوسرا بازو حنین کی کمر کے گرد حائل کر دیا اب وہ اسکے کندھے پر اپنے ہونٹ جمائے بیٹھا تھا

"تمہیں مجھ پر کبھی بھی ترس نہیں آتا۔۔۔ کم از کم اس وقت تمہیں میری کنڈیشن دیکھ کر مجھ پر ترس کھانا چاہیے"

حنین اس کے سینے سے لگی ہوئی اپنے کندھے پر آزہاد کے ہونٹوں کا لمس محسوس کر کے اس سے شکوہ کر رہی تھی۔۔۔ آزہاد نے اس کے کندھے سے اپنے ہونٹ ہٹا کر حنین کے بالوں میں اپنی انگلیاں پھنسا کر اس کا چہرہ اپنے سامنے کیا

"اس ٹائم ترس تو تمہیں کھانا چاہیے مجھ پر۔۔۔ جو اس وقت میری کنڈیشن ہو رہی ہے تم ون پرسنٹ بھی نہیں سمجھ سکتی۔۔۔ اگر کوئی مجھ سے پوچھے کہ اس وقت مجھے سب سے بری چیز کیا لگ رہی ہے۔۔۔ تو میں جواب دو گا یہ ٹاول"

آزہاد نے اپنی نظریں جھکا کر اس کے ٹاول کو دیکھا حنین نے اس کے گال پر چپت لگائی

"کتنا سارا اسٹاک ہے تمہارے پاس ان فضول قسم کی باتوں کا"

حنین غصے اور شرم سے سرخ چہرے کے ساتھ گھورتی ہوئی بولی

"صرف باتوں کا ہی نہیں حرکتوں کا بھی"

آزہاد نے بولے کے ساتھ اسکے بالوں کو چھوڑ کر اس کے ٹاول کی طرف اپنا ہاتھ بڑھایا۔۔۔ حنین نے زور سے اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ مارا۔۔۔ مگر دوسرے ہی پل وہ آزہاد کے انکھیں دکھانے پر سہم گئی

"تم مجھے اس طرح ڈراؤ گے تو میں سیرپسلی رو دو گی"

حنین نے بولے کے ساتھ رونے والی شکل بنائی جس پر آزہاد نے اپنی ہنسی چھپانے کے لیے حنین کے ہونٹوں پر اپنے ہونٹ رکھ دیے۔۔۔ حنین نے ایک بار پھر پیچھے ہونا چاہا۔۔۔ آزہاد نے دوبارہ اسکے بالوں میں اپنی انگلیاں پھنسائی اور کمر کے گرد حصار تنگ کیا

"ہنی"

باہر سے نوین کی آواز آئی تو حنین بدک کر پیچھے ہٹی جیسے کسی نے پانی میں کرنٹ چھوڑا ہو

"او مائی گاڈ یہ تو آپنی روم کے اندر آچکی ہیں"

حنین بہت آہستہ آواز میں پریشان ہو کر بولی اس کی حالت دوبارہ غیر ہونے لگی اسے ایک بار پھر رونا آنے لگا

"ایسی ہی تھوڑی نہ مجھے اس لڑکی سے نفرت ہے ہمیشہ غلط ٹائم پر آکر یہ میرا موڈ خراب کرتی ہے۔۔۔ آج تو میں اسے چھوٹا موٹا ہارٹ اٹیک دلا کر ہی رہوں گا"

آزہاد خراب موڈ کے ساتھ اٹھنے کی کوشش کرنے لگا

"آزہاد نہیں پلیز تمہیں میری قسم"

حنین اس کے کندھوں پر زور دے کر اسے واپس بٹھاتی ہوئی بولی

"ہنی کیا کر رہی ہو" نوین کی دوبارہ آواز سنائی دی

"ہم یہاں"

اس سے پہلے آزہاد نے بلند آواز میں کچھ بولتا حنین نے مضبوطی سے اس کے ہونٹوں پر اپنا ہاتھ رکھا

"تم آپنی کو ہارٹ اٹیک دلانا چاہ رہے ہو اس سے پہلے وہ میری جان لے لیں گی تمہیں میرے ساتھ دیکھ کر۔۔۔ پلیز خاموش ہو کر بیٹھ جاؤ میری خاطر"

حنین اس کے چہرے کے قریب اپنا چہرہ لاکر مزید آئستہ آواز میں بولی۔۔۔۔ آزہاد حیرت سے حنین کو دیکھنے لگا اس کی نوین کے ڈر سے روح فنا ہوئے جارہی تھی

"آپنی میں ہاتھ لے رہی ہو"

حنین آزہاد کے ہونٹوں پر ہاتھ رکھ کر تیز آواز میں نوین سے بولی

"رات کو اس ٹائم سردی میں تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا ہے"  
نوین بیڈ پر پھیلے ہوئے کپڑے ایک سائیڈ پر کرتی ہوئی بیٹھی

"جی آپی، دماغ نہیں میری قسمت خراب ہو گئی ہے" حنین کو سمجھ میں نہیں آیا وہ نوین کو رات میں  
نہانے کا کیا ریزن دے اسلیے بیچاگی سے بولی

"کیا فضول بک رہی ہو"  
نوین کو اس کا یوں بلاوجہ کا بولنا برا لگا

"سوری آپی میرا مطلب تھا آآآ نہیں"

حنین جو اپنی بات کی نوین کو وضاحت دینے والی تھی اچانک آزہاد کو شرارت سو جھی اور اس نے حنین  
کا ٹاول کھینچا جسے بروقت کھلنے سے پہلے حنین سنبال چکی تھی اور ساتھ ہی دوسرے ہاتھ سے ہلکی سی  
چپت آزہاد کے گال پر رسید کر چکی تھی

"ہنی کیا ہوا ہے تمہیں تم ٹھیک ہو" نوین اب اس کی چیخنے پر پریشان ہو کر پوچھنے لگی

"جی جی میں ٹھیک ہوں آپی۔۔۔ وہ کوکروچ آگیا ہے ناں اس کے ڈر گئی تھی"  
حنین جلدی سے نوین کو مطمئن کرتی ہوئی بولی

"میں کاکروچ"

آزہاد نے حنین کو گھورتا ہوا انگلی سے اپنی طرف اشارہ کر کے آہستہ سے پوچھنے لگا مگر حنین دوبارہ اپنا ہاتھ اس کے ہونٹوں پر رکھ چکی تھی

"کیا کاکروچ آگیا واشروم میں"

نوین بیڈ پر بیٹھی ہوئی نا سمجھنے والے انداز میں اس سے پوچھنے لگی

"جی آپ کو کاکروچ وہ بھی اتنا بڑے سائز کا عجیب بیہودہ سا۔۔۔ جو مجھے گھور کر دیکھ رہا ہے"

حنین بے بسی سے آزہاد کی نگاہوں سے پریشان ہو کر اسے گھورتی ہوئی نوین کو بتانے لگی اس کے اسٹائل پر آزہاد کے چہرے پر مسکراہٹ آئی

"کیا فضول بک بک کر رہی ہو ہنی۔۔۔ فوراً باہر نکلو اور اپنی پیکنگ رات میں ہی کر لینا سونے سے پہلے،،

اپنے روم کا دروازہ اچھی طرح لاک کر کے سونا۔۔۔ میں بھی سونے جا رہی ہوں" نوین بیڈ سے اٹھتی ہوئی بولی

نوبن کی بات سن کر اب آزہاد ساری شوخی غائب ہو چکی تھی وہ کنفیوز ہوتا ہوا حنین کو دیکھنے لگا حنین نے اس کے ہونٹوں سے اپنا ہاتھ ہٹایا۔۔۔ آزہاد نے اس کی کمر سے اپنا بازو ہٹا کر اسے آزادی بخشی۔۔۔۔ تو حنین اس سے دور ہو کر بیٹھی

"کیا سین ہے یہ"

آزہاد اب سنجیگی سے حنین کو دیکھتا ہوا پوچھنے لگا

"تم شرافت سے پہلے مجھے میرے کپڑے لا کے دو گے اور عزت کے ساتھ مجھے پہنے دو گے تب میں بتاؤں گی"

حنین ناراض نظروں سے اسے دیکھتی ہوئی بولی تو آزہاد خاموشی سے اٹھ گیا۔۔۔ کیبنٹ سے اپنا موبائل نکال کر روم میں آیا، نوبن کمرے سے جا چکی تھی

آزہاد نے بیڈ پر پڑے کپڑے اٹھا کر حنین کو تھمائے اور شرافت سے بیڈ روم میں آکر اپنی شرٹ اتارتا ہوا وارڈروب میں ٹاول تلاش کرنے لگا

وہ ٹاول سے وہ اپنا سینہ اور بال خشک کر رہا تھا تب حنین نائٹ ڈیس میں واش روم سے باہر نکلی

"کس چیز کی پیکنگ کرنے کا بول رہی تھی نوبن"

حنین کپڑے پہننے کے باوجود اس کو دیکھ کر اس سے نظریں نہیں ملا پارہی تھی۔۔۔ مگر آزاد کی سوئی جیسے نوین کی بات پر ہی اٹکی ہوئی تھی جبھی وہ بالکل سیریس ہو کر حنین کے پاس آکر اس سے پوچھ رہا تھا

"آپی چاہتی ہیں کہ میں پنڈی چلی جاؤ چند ماہ کے لئے۔۔۔ ہمارے ماموں کے پاس۔۔۔ تمہیں بغیر انفارم کے کل صبح دس بجے میری فلائٹ ہے"

حنین نیچی نظریں کرتی ہوئی اداسی سے آزاد کو بتانے لگی

اسے نوین کے ساتھ بے وفائی کرتے ہوئے دکھ ہو رہا تھا مگر وہ چاہ کر بھی آزاد سے بے وفائی نہیں کر پائی۔۔۔ حنین کی بات سن کر آزاد کا موڈ اچھا خاصہ خراب ہو چکا تھا جس کا اندازہ وہ اس کے چہرے کے تاثرات سے لگا سکتی تھی

"تمہاری بہن بھرپور کوشش کر رہی ہے کہ میں اس کو اپنے ڈیڈ کی نظروں میں ذلیل کر کے اس گھر سے نکال دو"

آزاد کو اب نوین پر سخت غصہ آیا تھا اس نے پہلے حنین کو اس کے کمرے سے نکلوایا تھا اور اب وہ اسے اس گھر سے بھی دور بھیج رہی تھی



"بس شروع ہو گئے تم آپنی کے بارے میں فضول بولنا۔۔۔ یہ سب کچھ اس لئے نہیں بتایا میں نے تمہیں کہ تم میری آپنی کو اپنے ڈیڈ کی نظروں میں گرا کر اس گھر سے نکال دو۔۔۔ غلط کیا میں نے تمہیں بتا کر تمہیں تو کچھ بتانا ہی نہیں چاہیے تھا"

حنین آزاد کے سامنے کھڑی ہو کر بولتی ہوئی مڑ کر وہاں سے جانے لگی۔۔۔ آزاد نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنی طرف کھینچا تو وہ آزاد کی سینے سے جا لگی

"اگر تم مجھے یہ سب نہیں بتاتی اور خاموشی سے اس گھر سے دور چلی جاتی۔۔ تو میں تمہیں جان سے مار ڈالتا"

حنین بے یقینی سے آزاد کی بات سن کر اسے دیکھتی رہی وہ کتنے آرام سے اس کے سامنے اسی کو جان سے مارنے کی بات کر رہا تھا

"یہ ہے تمہارے دل میں میرے لئے فیلنگز، تم نے اس دن بھی مجھے سب کے سامنے جان سے مارنے کی بات کی تھی اور آج بھی"

حنین اسے غصے میں بولتی ہوئی دوبارہ اس کے پاس سے جانے لگی۔۔ آزاد نے دوبارہ کھینچ کر اسے خود سے قریب کیا اور اسے اپنے مضبوط حصار میں لیا

"ایسی ہی فیلنگز رکھتا ہوں میں تمہارے لیے۔۔۔ جس نے بھی میرے اور تمہارے درمیان دوری پیدا کرنے کی کوشش کری اس کو تو میں بخشوں گا نہیں لیکن اگر تم نے کبھی مجھ سے دور جانے کی کوشش کی تو میں تمہیں بھی نہیں چھوڑو گا"

آزہاد نے بیڈ کی طرف رخ کر کے جھٹکے سے اسے چھوڑا تو حنین لڑکھڑا کر بیڈ پر جا گری۔۔۔ آزہاد ایک سنجیدہ نگاہ اس پر ڈال کر اس کے کمرے سے نکل گیا

"ہنی اٹھو جلدی" حنین نے مشکل آنکھیں کھولی اس کی آنکھیں بری طرح جل رہی تھیں۔۔۔ درد سے بوجھل ہوتے وجود میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ وہ اٹھ سکتی

"کیا ہو گیا تمہیں ٹھیک ہو تم"

نوین اب اس کی حالت دیکھتی ہوئی فکر مندی سے پوچھنے لگی

"شاید کل رات دیر تک پانی میں رہنے کی وجہ سے بخار ہو گیا ہے"

حنین اپنی اندرونی کیفیت کے مد نظر، نوین کو مدہم آواز میں بتانے لگی

"ہنی تم کیو مجھے اتنا پریشان کرتی ہو، کس نے کہا اتنی سردی میں رات کے وقت شاور لو۔۔۔۔ تمہیں اندازہ بھی دو گھنٹے بعد تمہاری فلائٹ ہے ہمیں گھر سے نکلنا ہے تم نے نیا مسئلہ پیدا کر دیا"

نوین اس کی حالت دیکھ کر خود بھی پریشان ہونے کے ساتھ اسے ڈانٹتی ہوئی کہنے لگی

"آپ کو میرے لئے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے بخار میں سفر کرنے سے کوئی مر نہیں جاتا"  
حنین نوین کی باتوں پر منہ بگاڑتی ہوئی بولی۔۔۔۔۔ حنین کو یہ سوچ کر افسوس ہوا نوین بس اسے کسی  
طرح یہاں سے نکالنا چاہتی تھی اس کی طبیعت کا تو اسے احساس ہی نہیں تھا

"کیا الٹی سیدھی باتیں کر رہی ہو صبح ہی صبح۔۔۔۔۔ پٹوگی تم مجھ سے۔۔۔۔۔ تمہیں کیا خود سے دور بھیج کر  
میں خوش ہوں۔۔۔۔۔ صرف تمہارے بھلے کے لیے ہی ایسا کر رہی ہونا، تمہیں اس آزاد سے بچانے کے  
لیے۔۔۔۔۔ شاباش تھوڑی سی ہمت کرو جا کر فریش ہو جاو۔۔۔۔۔ آزاد آفس چلا گیا ہے اس وقت ہمیں  
ایئرپورٹ کے لئے نکلنا ہے"

نوین اسے بیڈ پر سست بیٹھا دیکھ کر بولی۔۔ حنین نے حیرانگی سے اسے دیکھا

"کیا آزاد آفس چلا گیا"

حنین نے بے یقینی سے نوین کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔۔ اسے اندر کہیں سو فیصد یقین تھا کہ آزاد یہ  
خبر سن کر آج آفس ہرگز نہیں جائے گا بلکہ اسے روک لے گا

"وہ روز اسی ٹائم پر آفس جاتا ہے خیر یہ بتاؤ پکنگ کر لی تھی تم نے رات کو۔۔۔۔۔ چلو یہ کپڑے پکڑو  
جلدی سے چلج کر کے آؤ"

نورن نے اس کے وارڈوب سے کپڑے نکال کر دیے جنہیں پکڑ کر وہ بے دلی سے قدم اٹھاتی ہوئی  
واشروم چلی گئی جبکہ نورن اس کا بیگ اور ٹکٹ وارڈوب سے نکالے لگی

\*\*\*\*

"آپی مجھے اچھا نہیں لگ رہا آئی سے مل لیتی ہوں،، وہ کیا سوچیں گی میں ان سے لے بغیر ہی چلی  
گئی"

حنین چنچ کر کے آئی تو نورن اس کا بیگ اور سارا سامان کار میں پہنچا چکی تھی تب حنین اس سے بولی

"وہ کیا سوچیں گیں یہ تمہارے سوچنے کی بات نہیں ہے۔۔۔ ویسے بھی وجہ کو میں نے کچھ خاص  
نہیں بتایا تمہیں چھوڑ کر آؤ گی تب ہی کچھ بتاؤں گی، اگر پہلے سے بتا دیا تو وہ تمہاری ساس ہونے کے  
ناطے اس بات پر اعتراض کر سکتی ہیں۔۔۔ چلو میں ڈرائیور کو بول چکی ہوں کہ وہ ہمیں ایئرپورٹ پہنچا  
دے"

نورن اس کی بات کو اہمیت دیئے بغیر باہر نکل گئی جبکہ حنین بے دلی سے آزہاد کے روم کے بند  
دروازے پر ایک نظر ڈالتی ہوئی خود بھی باہر نکل گئی

وہ دونوں ہی پچھلی سیٹ پر بیٹھی ڈرائیور کے ساتھ ایئرپورٹ کے لیے نکل رہی تھی۔۔ نورن بار بار اسے  
کسی نہ کسی بات کی ہدایت کر رہی تھی۔۔۔ حنین اس وقت بالکل خاموش تھی نورن کو اندازہ تھا اس

کی اداسی کی وجہ اس کی طبیعت خرابی کہ علاوہ نوین سے دوری بھی تھی۔۔۔ وہ بار بار حنین کو پیار کر کے یقین دلا رہی تھی کہ وہ جلد اسے اپنے پاس بلا لے گی اور ملنے بھی آئے گی

"یہ کار یہاں کیوں موڑ لی۔۔۔ ہمیں ایئرپورٹ جانے کے لیے لفٹ سائیڈ پر جانا تھا" نوین ڈرائیور کو دیکھتی ہوئی بولی تو حنین نے بھی چونک کر کار کی کھڑکی سے راستے کو دیکھا

"میم آزاد سر کا آرڈر تھا کار ایئرپورٹ جانے کی بجائے ان کے ایڈریس پر لے آؤ مطلب انکے فلیٹ پر" ڈرائیور ڈرائیونگ کے دوران نوین کو بتانے لگا اس کی بات سن کر نوین کے پیروں تلے زمین نکل گئی جبکہ حنین کی دھڑکنوں نے تیز اسپید پکڑ لی

"آزاد کا آرڈر۔۔۔ کیا مطلب ہے تمہارا۔۔۔ میں کہتی ہوں شرافت سے کار ایئرپورٹ کے روڈ پر موڑو" نوین اس وقت پریشان ہونے میں یا حیران ہونے میں وقت ضائع نہیں کر سکتی تھی کہ آزاد کو یہ بات کیسے معلوم ہوئی بلکہ وہ ڈرائیور کو سختی سے جھڑکتی ہوئی بولی

"سوری میم میں آزاد سر کے آرڈر کی خلاف ورزی نہیں کر سکتا" ڈرائیور نے موزبانہ لہجے میں نوین کو کہا۔۔۔ اور کار کی اسپید تیز کر دی

"میں تمہیں جو بول رہی ہوں وہ سنو، تم جانتے نہیں ہو کس کی بیوی سے بات کر رہے ہو تم"

نوین اب کی بار چیخ کر بولی اور اس صورتحال سے حنین کافی گھبرا گئی تھی مگر وہ ڈرائیور بھی کوئی آزاد کی طرح ہی ڈھیٹ تھا جو نوین کی دھاڑ سننے کے باوجود خاموشی سے ڈرائیونگ کیے جا رہا تھا

نوین اپنے موبائل سے شاہنواز کو کال ملانے لگی۔۔ مگر اس وقت شاہنواز کال نہیں اٹھا رہا تھا۔۔۔۔۔ کار پارٹمنٹ کے گیٹ کے اندر داخل ہوئی تو حنین وہ جگہ فوراً پہچان گئی آزاد نے یہی تو اس سے نکاح کیا تھا

ڈرائیور نے بیسمنٹ میں کار روکی سامنے ہی اپنی کار میں آزاد بیٹھا تھا وہ کار میں موجود حنین اور نوین کو دیکھ کر گلاسز اتارتا ہوا اپنی کار سے باہر نکلا

"یہ کیا گھٹیا حرکت کی ہے تم نے۔۔۔ تم ہوتے کون ہو ڈرائیور کو بول کر زبردستی ہمیں یہاں پر لانے والے"

نوین آزاد کو دیکھتی ہوئی کار کا دروازہ کھول کر اتری اور غصے میں آزاد کے سامنے کھڑی ہو کر بولنے لگی

"گھٹیا حرکت میں نے نہیں تم نے کی ہے،، تم کون ہوتی ہوں میری بیوی کو میری بغیر اجازت یہاں سے دور کسی دوسری جگہ پر بھیجنے والی"

آزاد نوین کے سامنے اسی کی طرح غصے میں اس سے پوچھنے لگا۔۔۔ حنین ابھی بھی خاموشی سے کار میں بیٹھی ان دونوں کو دیکھ رہی تھی

"بیوی۔۔۔۔۔ زبردستی نکاح کیا ہے تم نے میری بہن سے،، نہیں رہنا چاہتی ہے وہ تمہارے ساتھ"

نوبین غصے میں چیختی ہوئی اس کی خوش فہمی دور کرنے لگی اسے یہ بھی خیال نہیں رہا وہ کہاں کھڑی اور کس قدر زور زور سے بول رہی ہے

"میں نے تمہاری بہن سے نکاح کیا ہے کوئی مذاق نہیں کیا۔۔۔ وہ میرے ساتھ رہنا چاہتی ہے یا نہیں۔۔۔ یہ ہم دونوں کا مسئلہ ہے، ہم ڈیساڈ کر لیں گے۔۔۔ تمہیں بچ میں اپنی ٹانگ اڑانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ جس طرح تم اس وقت چیخ رہی ہو ایک پاگل عورت لگ رہی ہو۔۔۔۔۔ تمہارے لئے یہی بہتر ہے کہ تم یہاں سے دفع ہو جاؤ۔۔۔ ورنہ یہاں پر موجود گارڈز تمہیں پاگل خانے چھوڑ آئے گے"

آزہاد بنا لحاظ کیے نوبین کو بولتا ہوا کار کا دروازہ کھول کر حنین کا بازو پکڑ کر اسے باہر نکالے لگا

"یہ کیا کر رہے ہو چھوڑو اس کا ہاتھ کہاں لے جا رہے ہو اسے"

نوبین آزہاد کی حرکت کو دیکھ کر مزید زور سے چیختی ہوئی بولی

"اپنے فلیٹ میں لے کر جا رہا ہوں۔۔۔ جہاں تمہاری بہن سے زبردستی نکاح کیا تھا۔۔۔ اب ہنی مون بھی یہی مناؤں گا۔۔۔ اور تم اس کنڈیشن میں ذرا کم غصہ کیا کرو بے بی کا کلر ڈارک نکلا تو مسئلہ ہوگا ڈیڈ کو بلیک کلر پسند نہیں ہے"

آزہاد کی بات سن کر جہاں حنین سٹپٹائی وہی نوین آگ بگولہ ہو کر رہ گئی

"آزہاد اسے چھوڑو اس کو 18 سال کے ہونے میں ابھی تین ماہ باقی ہیں"  
نوین اس کی باقی کی بکواس اگنور کرتی ہوئی آزہاد کے سامنے آکر اسے آنکھیں دکھاتی ہوئی ایک ایک لفظ پر  
زور دے کر بولی

"بالغ ہے تمہاری بہن۔۔۔ کوئی ننھی بچی نہیں ہے،، ساری انفارمیشن ہے اسے،، اور جو کچھ نہیں  
معلوم آج میں اسے بتادو گا اور آج ہی یہ 18 سال کی بھی ہو جائے گی۔۔۔ اب اپنا راستہ ناپو اور سیدھی  
شرافت سے گھر جاو"

آزہاد بھی اسے ایک ایک لفظ باور کرواتا ہوا حنین کا ہاتھ پکڑ کر اسے لفٹ کی طرف لے جانے لگا،  
حنین خاموشی سے آزہاد کی بدتمیزی جبکہ نوین کی ضد اور غصہ دیکھ رہی تھی

"میں تمہیں اپنی بہن کو کہیں نہیں لے کر جانے دوں گی"  
نوین آزہاد کے پیچھے آکر اس سے حنین کا بازو چھڑاتی ہوئی بولی۔۔۔ نوین کی حرکت دیکھ کر آزہاد کا پارہ  
ہائی ہو گیا۔۔۔ اس نے ایک حنین کا بازو چھوڑ کر اچانک نوین کا بازو پکڑا

"عزت راس نہیں آتی تمہیں"  
اب کی بار غصے میں آزہاد بھی چیخا



"آزہاد آپی کا ہاتھ چھوڑ دو پلیز"

حنین جو کافی دیر سے خاموش تھی ایک دم التجائی انداز میں بولی۔۔۔ کار میں بیٹھا ڈرائیور بھی آزہاد کو غصے میں دیکھ کر کار سے باہر نکل آیا مگر خاموش کھڑا تماشا دیکھنے لگا

"منہ بند کرو اپنا" آزہاد بڑی بڑی آنکھیں دکھا کر حنین کو گھورتا ہوا بولا اور نوین کا بازو پکڑ کر زور سے جھٹکتا ہوا اسے بولا

"اب اگر تم نے میرے معاملے میں اپنی ٹانگ اڑائی یا ہم دونوں کے بیچ میں آئی۔۔۔ تو میں تمہارے منہ پر ایسڈ ڈال کر تمہارا چہرہ اتنا بھیانک کر دوں گا۔۔۔ میرا باپ تمہو کو بھی پسند نہیں کرے گا تم پر۔۔۔ اب یہاں سے اپنی شکل لے کر دفع ہو جاؤ"

وہ نوین کا بازو سختی سے پکڑے اسے دھمکی دے رہا تھا اس کا لہجہ، انداز اتنا سخت اور سرد تھا کہ نوین کچھ بھی نہیں بولی بلکہ اسے گھور کر دیکھتی رہی۔۔۔ اب وہ نوین کا ہاتھ سختی سے پکڑ کر اسے کھینچتا ہوا کار کے پاس لایا اور کار کا دروازہ کھول کر اندر بٹھایا

"بینڈ کیری نکالو کار سے، میڈم کو واپس گھر چھوڑ کر آؤ۔۔۔ گیٹ کیپر کو سختی سے تاکید کر دینا یہ دوبارہ گھر سے باہر نہ نکلیں اور اگر تم یا فضل۔۔۔ گھر کے کسی بھی فرد کو یہاں لے کر آئے یا مجھے کسی بھی طرح ڈسٹرب کیا تو آج ہی فارغ کر دوں گا جاب سے"

نوبین کو کار میں بٹھانے کے بعد اب وہ ڈرائیور کو ہدایت دے رہا تھا ڈرائیور مہذب انداز میں آزاد کی بات سن کر اسے سر کھتا ہوا نوبین کو لے کر وہاں سے چلا گیا

تب آزاد حنین کا ہینڈ کیری لے کر اس کے پاس آیا حنین اسے ناراض نظروں سے دیکھ رہی تھی

"چلو"

آزاد نے اس کا ہاتھ پکڑا اس کی ناراضگی کی پرواہ کیے بنا اسے لفٹ کے درپے اپنے فلیٹ میں لے آیا

"کال کر رہی تھی تم میں میٹنگ میں بڑی تھکا بولو کوئی خاص بات تھی" نوبین کو پانچ منٹ ہوئے تھے ڈرائیور کے ساتھ گھر آئے ہوئے تب شاہنواز کی کال آئی

"آپ بڑی رہے میٹنگ میں شاہنواز ایسی کوئی خاص بات نہیں تھی بات صرف اتنی تھی کہ آپ کے بیٹے نے میری بہن کو ایئرپورٹ لے جانے ہی نہیں دیا۔۔۔ میری دو کوڑی کی عزت کر کے مجھے ڈرائیور کے ہاتھ گھر روانہ کر دیا اور میری بہن روتی چیختی رہی اس کے آگے، مگر وہ اسے زبردستی اپنے فلیٹ میں لے گیا"

نوبین کو اپنا غصہ کنٹرول کرنا مشکل ہو رہا تھا اس نے وہ شاہنواز کو ہی سنانے لگی

"نوین میں نے تمہیں پہلے ہی منع کیا تھا کہ حنین کو پنڈی بھیجنے والا فیصلہ تمہارا غلط ہے۔۔۔ آزاد کو جب بھی معلوم ہوتا وہ ایسے ہی ری ایکٹ کرتا یہ میں تمہیں پہلے ہی آگاہ کر چکا تھا"

نوین کی بات سن کر شاہنواز بولا

"تو کیا کروں میں پھر،، اپنی بہن کو سجا سنوار کر آپ کے بیٹے کے بیڈ روم میں بٹھا دو تاکہ وہ دل کھول کر میری بہن کے ساتھ زیادتی کرے"

نوین مزید غصے میں بولی

"فضول قسم کی الٹی بات مت کرو نوین،، تمہاری بہن آزاد کی بیوی ہے کوئی نامحرم نہیں ہے تو پھر زیادتی کا کیا سوال، میرے خیال میں اب تمہیں اپنا دماغ ان دونوں کی طرف سے ہٹا لینا چاہیے اور اپنے اوپر دھیان دینا چاہیے ہمارے بچے کے اوپر۔۔۔ پورے دس دن گھر میں خاموشی تھی،، آزاد چپ بیٹھا تھا لیکن آج اگر اس نے بد تمیزی کی ہے تو وجہ یہی ہے کہ تم نے حنین کو اس گھر سے دور بھیجنے کی کوشش کی"

شاہنواز نوین کو اس کی غلطی بتانے لگا

"واہ کیا بات ہے آپ کی شاہنواز۔۔۔ میری بہن بے شک آپ کے بیٹے کی بیوی ہے مگر وہ اس رشتے پر خوش نہیں ہے اور اگر آزاد اس سے زور زبردستی کرے گا تو وہ زیادتی میں ہی شمار ہوگا۔۔۔ شاہنواز

خدارا اپنے بیٹے کی سائڈ لینا بند کریں، اگر میں آپ کو اس کی حرکتوں سے آگاہ نہیں کرتی تو صرف اور صرف آپ کا خیال کر کے یا پھر وجیہ کا لحاظ کر کے۔۔۔ کتنی بدتمیزی کرتا ہے وہ مجھ سے کتنا تنگ کیا ہوا ہے اس نے مجھے، آپ کو اگر اس کے کروتوت بتانے بیٹھ گئی ناں تو صبح سے شام ہو جائے گی اور آج تو اس نے کھلی دھمکی دی ہے مجھے کہ وہ میرے منہ پر تیزاب پھینک کر میری شکل اتنی بھیانک کر دے گا کہ اس کا باپ مجھ پر تھو کے گاتک نہیں یہ بولا ہے آپ کے بیٹے نے مجھے "نوین اپنے کمرے میں غصے میں ٹہلتی ہوئی موبائل پر شاہنواز کو آزاد کے مزید کروتوت بتانے لگی

"نوین ویلے تو مجھے محسوس نہیں ہوتا کہ تمہاری بہن آزاد سے رشتہ نہیں رکھنا چاہتی ہے۔۔۔ ہو سکتا ہے میری آبروریش غلط ہوں مگر اپنے بیٹے پر مجھے یقین ہے وہ کوئی بھی ایسا غلط قدم نہیں اٹھائے گا جس سے حنین ہرٹ ہو مگر اس نے تمہیں ہرٹ کیا ہے تم سے بدتمیزی کی ہے اس کا جواب اسے دینا ہوگا۔۔۔ میں ڈرائیور سے بات کرتا ہوں اب تم ریلیکس ہو جاؤ اور پلیز وجیہ کو کچھ بھی نہیں بتانا وہ ٹینشن لیں گیں تو ان کی طبیعت خراب ہوگی"

شاہنواز نے اسے بہلا کر فون رکھا

"تم مجھ پر ایسڈ ڈال کر میرا چہرہ بھیانک کرنے والے ہونا کہ تمہارا باپ مجھ پر تھو کے تک نہیں۔۔۔ اب دیکھنا آزاد میں بنا ایسڈ کے تمہارے چہرے پر سب سے کیسے تھکواتی ہو"

نوین زہر خواندہ لہجے میں خود سے بولی

آزہاد حنین کو فلیٹ میں لے کر آیا اس کا ہینڈ کیری سائیڈ میں رکھتا ہوا خود صوفے پر نیم دراز ہوا جبکہ حنین سامنے دیوار سے ٹیک لگا کر کھڑی ہوئی اسے ملا متی نظروں سے دیکھ رہی تھی۔۔۔ حنین کو اپنی طرف دیکھتا پا کر آزہاد بھی ریلیکس انداز میں صوفے پر بیٹھا اسے دیکھنے لگا۔۔۔ حنین پلک جھپکائے بغیر اسے دیکھ رہی تھی۔۔ حنین کے دیکھنے کے انداز پر آزہاد نے اندازہ لگایا کہ وہ اس سے خفا ہے۔۔۔ وہ اسے خفا خفا سی بہت کیوٹ لگی اب حنین کے مسلسل دیکھنے پر آزہاد کو ہنسی آنے لگی

"کب تک دروازے پر کھڑی مجھے یو گھورتی رہو گی یہ کام تم میرے قریب بیٹھ کے بھی کر سکتی ہو، یہاں آؤ" وہ اپنی مسکراہٹ چھپاتا ہوا حنین کو اپنے پاس صوفے پر بیٹھنے کا اشارہ کرنے لگا

"تم آپنی کے ساتھ ذرا بھی عزت سے پیش نہیں آسکتے آزہاد، ان سے تمہارا دہرا رشتہ ہے وہ تمہاری وائف کی سسر ہونے کے ساتھ ساتھ تمہاری مدر بھی ہیں بیشک اسٹیپ مدر ہی سہی پر تمہیں انہیں رسپیکٹ دینا چاہیے"

حنین اپنی بات ختم کر کے صوفے پر اس کے برابر میں آکر بیٹھی تو آزہاد نے گردن موڑ کر اسے سنجیگی سے دیکھا

"تمہاری بہن مجھے بہنوئی ہونے کے ناطے کتنی رسپیکٹ دیتی ہے یہ تمہیں نظر نہیں آتا اور آئندہ اپنی بہن کو میری مدر کہنے کی ضرورت نہیں ہے وہ صرف اور صرف میرے ڈیڈ کی سیکنڈ وائف ہے۔۔۔ میرا

اس سے کوئی تعلق نہیں۔۔۔ رہی عزت سے پیش آنے کی بات تو ڈارلنگ میں تمہارا خیال کر کے اس کا لحاظ ہی کر جاتا ہو۔۔۔ ورنہ یقین مانو وہ اس قابل نہیں کہ اس سے عزت سے پیش آیا جائے"

آزہاد نے جتنے نارمل انداز میں حنین سے کہا اسے آزہاد کی بات سن کر آگ ہی لگ گئی

"اگر اتنی ہی نفرت کرتے ہو میری بہن سے،، وہ تمہیں اتنی ہی زہر لگتی ہے تو پھر اس کی بہن سے شادی کیوں کی تم نے"

حنین اب سرخ آنکھوں سے اسے دیکھتی ہوئی پوچھنے لگی کیونکہ اسے محسوس ہو رہا تھا اس کا ٹیمپریچر آزہاد کی باتیں سن کر مزید بڑھ جائے گا

"کیا کرتا میرے دل اور دماغ پر قبضہ جو جما بیٹھی تھی تم بری طرح سے۔۔۔ دل ہر وقت تمہارے ساتھ کی چاہ کرنے لگا۔۔۔ دماغ نے کہا بیٹا آزہاد اسے گرل فرینڈ بنانے کی بجائے ڈائریکٹ بیوی بنالے"

حنین کے گھورنے کی پرواہ کیے بغیر وہ اطمینان سے بولا۔۔۔ حنین اب بھی اسے خاموشی سے گھورے جا رہی تھی

"اب اسلیے تو اپنے پاس بیٹھنے کے لئے نہیں کہا کہ غصے میں تم گھورتی رہو تھوڑا پیار سے بھی دیکھ لو یار شوہر ہو تمہارا"

حنین کے گھورنے پر اب کی بار آزہاد اپنے لہجے میں شوخی سماتا ہوا بولا۔۔۔ جس پر بھی حنین کو کوئی فرق نہیں پڑا وہ اب بھی آزہاد کو گھور رہی تھی

"اچھا یار موڈ ٹھیک کرو اپنا"

آزہاد صوفے سے تھوڑا کھسک کر اس کے قریب ہو کر بیٹھا اور اس کا ہاتھ تھام کر اپنے لبوں سے لگا لیا۔۔۔ اب وہ اسمائل دے کر حنین کو دیکھ رہا تھا اب کی بار آزہاد کے دیکھنے پر حنین نے اپنی نظریں جھکالی

"گھر چھوڑ کر آؤ مجھے آپی پریشان ہو رہی ہو گئیں"  
وہ آزہاد کے ہاتھوں سے اپنا ہاتھ چھڑا کر بولی

"میرا موڈ تمہاری بہن کی وجہ سے دس دن سے خراب ہے آج رات تھوڑا اسے بھی پریشان ہونے دو کل چلیں گے"

آزہاد دوبارہ اس کا ہاتھ تھام کر بولا تو حنین اسے گھورنے لگی،،، وہ اس کے گھورنے کا نوٹس لیے بغیر اس کا ماتھا اور گردن چھو کر دیکھنے لگا۔۔۔ اب آزہاد کو سمجھ میں آیا اس کا چہرہ اتنا اترا کیوں لگ رہا تھا

"یہ اچھی بات نہیں ہے تم بخار چڑھا کر میرے پاس آئی ہو جبکہ میرا آج رات بھی کل کی طرح ایک ساتھ باتھ لینے کا ارادہ تھا"

آزہاد اس سے شکوہ کرتا ہوا بولا

"زیادہ پھیلنے کی ضرورت نہیں ہے مجھے واپس گھر لے کر چلوں"  
آزہاد کے خطرناک عزائم دیکھ کر حنین کو گھر جانا ہی ٹھیک لگا۔۔ ویلے بھی نوین ناجانے اس کے  
بارے میں اب تک کیا کیا سوچ چکی ہوگی

"ایک بار بول دیا ناں اب بار بار نہیں بولوں گا کل چلیں گے مطلب ہم گھر کل چلیں گیں اب مزید  
کوئی بحث نہیں ہونی چاہیے"  
اب کی بار وہ لہجے میں تھوڑی سختی لاتا ہوا بولا اور حنین کو بازوں میں اٹھا کر بیڈروم میں لے جا کر بیڈ پر  
لٹایا

"بریک فاسٹ کیا تھا تم نے"

خود بھی بیڈ کر بیٹھ کر وہ دوبارہ حنین کا ماتھا چھوتا ہوا اس سے پوچھنے لگا اب کی بار اس کا لہجہ نرم تھا

"آپی کو مجھے پنڈی بھیجنے کی جلدی تھی، تم یہاں لائے ہو تو تمہیں روعب جھاڑنے سے فرصت نہیں۔۔  
میری طبیعت خراب ہو یا میں صبح سے بھوکی ہوں کسی کو پرواہ ہی نہیں ہے میری"  
حنین بیڈ پر لیٹی ہوئی خفا خفا سی اس سے شکوہ کرنے لگی



"روعب میں آنے والی تم شے ہو تم" آزہاد اپنی مسکراہٹ چھپاتا ہوا اٹھا اور اپنا کوٹ اتار کر وارڈروب میں ہینگ کرتا ہوا استین کے بٹن کھول کر کف فولڈ کرتا ہوا بیڈروم سے نکلنے لگا

"کہاں جارہے ہو تم" حنین اسکو روم سے نکلتا دیکھ کر پوچھنے لگی

"تمہارے الزام کو غلط ثابت کرنے کے لیے۔۔۔ کہ مجھے تمہاری پرواہ نہیں" آزہاد حنین کو دیکھ کر کہتا ہوا روم سے نکل گیا

حنین آنکھیں بند کیے بیٹھ کر لیٹی رہی اسے یوں ہی ریلیکس لیٹنا اچھا لگ رہا تھا بیس منٹ بعد بیڈروم کا دروازہ کھلا تو آزہاد ہاتھ میں ٹرے تھا مے اندر آیا۔۔۔ لازمی وہ اس کے لئے ناشتہ بنا کر لایا تھا بے ساختہ حنین کے چہرے پر مسکراہٹ آئی ساتھ ہی وہ اٹھ کر بیٹھ گئی

"کیا سوچ کر مسکرایا جا رہا ہے" آزہاد ٹرے سائیڈ پر رکھتا ہوا حنین کے مسکرانے کی وجہ پوچھنے لگا

"میں ایک نک چڑے اور مغرور انسان سے ایکسپیکٹ نہیں کر رہی تھی کہ وہ میرے لئے ناشتہ بھی بنا سکتا ہے" حنین آزہاد کو دیکھتی ہوئی بولی تو آزہاد مسکرایا

"میری تعریف کرتے ہوئے کافی کنجوسی سے کام لیا ہے تم نے بدتمیز، بے ہودہ، چھچھورا، بے شرم اور ڈھیٹ کہنا تو تم مجھے بھول ہی گئی"

آزہاد ٹرے میں سے پلیٹ اٹھا کر بولا جس میں بوائے ایک پیسز کی شکل میں رکھے ہوئے تھے وہ فارک کی مدد سے حنین کو کھلانے لگا

"ایک لفظ تم بھی اپنی شان میں کہنا بھول گئے ہو جو کہ سب سے زیادہ سوٹ کرتا ہے تم پر" حنین اس کے ہاتھ سے نیوالہ کھاتی ہوئی بولی تو آزہاد نے اسے سوالیہ نظروں سے دیکھا

"منہ پھٹ"

حنین اپنی مسکراہٹ چھپاتی ہوئی سنجیگی سے بولی تو آزہاد اب کی بار ہنسا

"یہ تو آدھی دنیا مجھے کہتی ہے اور ایک لفظ اور بھی میری شخصیت کا خاصاں کرتا ہے اور وہ لفظ ہے ضدی۔۔۔ آزہاد اگر ضد میں آجائے تو اپنی منوا کر چھوڑتا ہے"

آزہاد اس کو اپنے ہاتھ سے کھلاتا ہوا ساتھ ساتھ جتانے لگا

"زبردستی نکاح کر کے تم یہ مجھ پر واضح کر چکے ہو" حنین نے فورک اس کے ہاتھ سے لے کر واپس پلیٹ میں رکھا اور پلیٹ لے کر ٹرے میں رکھی

"نکاح ضد میں نہیں کیا جاتا"  
آزہاد حنین کو دیکھتا ہوا سنجیدگی سے بولا

"معلوم ہے انتقام کے لیے کیا جاتا ہے"  
حنین طنزیہ انداز میں بولی

"غلط نکاح محبت میں کیا جاتا ہے" آزہاد اس کو گہری نظروں سے دیکھتا ہوا اس کے دونوں ہاتھ تھام کر بولا۔ محبت کے اظہار پر حنین کی پلکیں بے ساختگی جھک گئی آزہاد خاموشی سے حنین کو دیکھتا رہا

"تم نے ناشتہ کیا"  
حنین معنی خیز خاموشی سے گھبرا کر اسے یوں ہی پوچھ بیٹھی

"لوگ بہت بے حس ہیں بھئی سب کو اپنی پیٹ کی فکر ہے۔۔۔ مجال ہے جس نے ناشتہ بنایا ہو جھوٹے منہ اس سے بھی پوچھ لیا جائے"  
حنین کو بھرپور طنز میں لیکچر دیا گیا تھا جس طرح حنین نے اس سے اپنے ہاتھ چھڑائے

"زیادہ بننے کی ضرورت نہیں ہے میرے سامنے تم صبح گھر سے ناشتہ کر کے آفس روانہ ہوئے تھے"  
حنین منہ بنا کر بولی

"تو میں نے کب انکار کیا ہے میں تو یہ کہہ رہا ہوں تم مجھے اپنے ساتھ ناشتہ کرنے کی آفر کرتی تو میں ہرگز انکار نہیں کرتا"

آزہاد اس کو ایک بار پھر شرمندہ کرتا ہوا بولا

"اگر اپنے ہاتھ سے بنے ہوئے ناشتہ کرنے کے لیے اتنا ہی تڑپ رہے تھے تو خود سے کر لیتے"

حنین نے رُے میں سے پلیٹ اٹھائی جس میں سکھے ہوئے ٹوس رکھے تھے اور آزہاد کی طرف بڑھائی

"ایسے نہیں جیسے میں نے ابھی اپنے ہاتھ سے کھلایا تھا"

اس کی فرمائش سن کر حنین نے آنکھیں گول گھمائی اور بریڈ کا پیس اٹھا کر آزہاد کی طرف بڑھایا جسے آزہاد نے دانتوں سے پکڑ کر حنین کا ہاتھ بریڈ سے ہٹایا۔۔۔ اب وہ انگلی کے اشارے سے حنین کو قریب آنے کو کہہ رہا تھا حنین اپنا چہرہ آزہاد کے قریب لائی تو آزہاد نے منہ میں پکڑی ہوئی بریڈ کی طرف اپنی آنکھوں سے اشارہ کیا حنین مسکرائی پھر اس نے بغیر بریڈ کو ہاتھ لگائے دوسرے سائڈ سے بریڈ کے پیس کی بائٹ لی۔۔۔ ایسا کرنے کے بعد اب وہ دونوں ہی اس فلمی سی حرکت پر ہنس رہے تھے

"جی ڈیڈ خیریت ہے"

ناشتے کے بعد آزہاد نے حنین کو میڈیسن دی جس سے وہ آدھے گھنٹے سے کافی گہری نیند میں سو رہی تھی تبھی آزہاد کا موبائل بجا

"خیریت تم رہنے کہاں دیتے ہو دو دن سکون سے گزرتے ہیں پھر تمہیں کوئی نہ کوئی تماشا لگانا ہوتا ہے"

آزہاد کی بات سن کر شاہنواز طنزیہ انداز میں بولا

"تماشا میں نے نہیں تماشہ آپ کی دوسری بیوی نے لگایا ہے جبکہ اس کی گئی کارروائی کا جواب میں نے ابھی تک دیا نہیں ہے"

آزہاد دوسرے روم میں آکر صوفے پر بیٹھتا ہوا بولا

"شٹ اپ آزہاد تم نے جو پچھلے 10 دن سے نوین کے ساتھ رویہ رکھا ہے سب علم ہے مجھے۔۔۔ میں تمہیں اس سے بدتمیزی کرنے یا بدکلامی کرنے کی ہرگز اجازت نہیں دوں گا۔۔۔ تم ابھی اور اسی وقت حنین کو لے کر گھر پہنچو"

شاہنواز اب سخت لہجہ اختیار کرتا ہوا بولا

"اوہو تو اب اس نے میرے خلاف آپکے کان بھر کر آگ لگانے کا کام شروع کر دیا ہے۔۔۔ ویسے ہنی کو لے کر میں آج گھر نہیں آ رہا ڈیڈ اور اگر کسی نے یہاں پر میرے فلیٹ میں آنے کی کوشش کی۔۔۔ تو میں حنین کو لے کر امریکا شفٹ ہو جاؤں گا"

شاہنواز کی بات سن کر آزہاد نے کال کاٹی اور واپس بیڈ روم میں آیا جہاں حنین ابھی بیٹھ پر سو رہی تھی۔۔۔ اس کا کمفرٹر درست کرتا ہوا آزہاد بھی اس کے برابر میں لیٹ گیا

---

"ادھر چلی میں ادھر چلی جانے کہاں میں کدھر چلی۔۔۔ کومی پھسل گئی۔۔۔"

لان میں ڈالی گئی تازہ کھاد جس میں پانی ڈال کر اسے خوب کیچڑ بنا دیا گیا تھا۔۔۔ کومل گانے کے اسٹیٹ کے مطابق ویسے ہی ایکٹ کرتی ہوئی ننگے پاؤں کھاد میں ادھر سے ادھر گھوم رہی تھی۔۔۔۔ اور پھسلنے والے جملے پر جب وہ جھوٹ میں پھسلنے کی ایکٹنگ کرنے لگی تو سچ میں ہی پھسلنے لگی مگر بروقت عباس نے اسے آکر تمھام لیا

"میری آنکھیں ترس گئی ہیں کومی بے بی کو کوئی اچھا ڈھنگ کا کام کرتا دیکھنے کے لیے"

عباس کا ہاتھ پکڑ کر کیچڑ سے نکالتا ہوا حسرت سے بولا

"کومی بے بی کو بہت اچھے کام آتے ہیں وہ ایک تتلی بن کر اڑ سکتی ہے اور منکی کی طرح اچھل اچھل کر ڈانس کر سکتی ہے۔۔۔ کھانا کھانے میں تم سے ریس لگا سکتی ہے اور تمہاری ان مونچھوں کو بھی اڑھا سکتی ہے"

کومل نے عباس کے ساتھ انیکسی کا رخ کرتے ہوئے اپنے سارے کارنامے بتائے مگر آخری والی بات پر عباس نے برا مانتے ہوئے اسے دیکھا

"تم کیا ہر وقت میری مونچھوں کے پیچھے پڑی رہتی ہو آنٹی۔۔۔ اپنی ان مونچھوں کا مذاق مجھے ذرا پسند نہیں"

عباس کومل کو گھورتا ہوا کہنے لگا

"دیکھو اب تم آنٹی کہہ کر فائٹ کر رہے ہو کومی بے بی سے"

کومل کی بات پر عباس نے اس کے سامنے ہاتھ جوڑے

"اوکے چھوٹے بے بی مجھے معاف کرو اور شرافت سے اپنے گھر جاؤ تمہارے گندے پاؤں سے یہاں فرش سارا خراب ہوگا"

عباس بغیر کسی مروت کے کومل سے بولا

"اگر ایسی بات ہے تو تم کومی بے بی کو گود میں اٹھا کر یا پھر اپنے شولڈر پر بٹھا کر اندر لے جا سکتے ہو۔۔۔ فرش خراب نہیں ہوگا ویلے بھی کومی چھوٹا سا بے بی ہے"

کومل اسے ایک نیا آئیڈیا دیتی ہوئی بولی جس پر عباس کو ہنسی آئی

"ایسا بھی کوئی چھوٹا بے بی نہیں ہے جو اسے گود میں اٹھا لیا جائے خود اپنے پاؤں سے چل کر اندر آ جاؤ"

عباس انیکسی کے اندر داخل ہوتا ہوا بولا کومل اس کے پیچھے صاف سستھرے فرش پر اپنے پاؤں بناتی ہوئی اندر آ گئی

"جاؤ واش روم کے اندر جا کر اچھی طرح اپنے پاؤں واش کر کے آؤ، میں کارٹون کی سیڑجز لایا ہوں پھر کارٹون دیکھتے ہیں"

عباس اسے واش روم کی طرف اشارہ کرتا ہوا بولا تو وہ روہانسی ہو کر اسے دیکھنے لگی

"کومی بے بی کو تو پاؤں واش کرنے نہیں آتے وہ تو کوثر آنٹی کرواتی ہیں ناں"

کومل عباس کو دیکھتی ہوئی معصومیت سے بتانے لگی

"ٹھیک ہے پھر کومی میں کوثر کو بلا کر لاتا ہوں"

عباس روم سے جانے لگا



"کوثر انٹی تو چھٹی لے کر چلی گئی اپنے گھر"  
کومل کی بات پر عباس نے مڑ کر اسے دیکھا

"تم کروا دو ناں کومی بے بی کے پاؤں واش تم تو اچھے والے فرینڈ ہونا کومی بے بی کے"  
اپنے گندے پاؤں دیکھ کر اب کو عمل کو بھی الجھن ہو رہی تھی تبھی وہ عباس کو مکھن لگاتی ہوئی بولی  
عباس نے اسے گھور کر دیکھا

"چلو آؤ"

وہ نفی میں سر ہلاتا ہوا واش روم کے اندر گیا

"کومل اگر اب تم ذرا بھی ہلی تو تمہیں اٹھا کر میں اس پانی سے بھرے ٹب میں پھینک دوں گا سیدھی  
طرح کھڑی رہو"

عباس کی دھمکی سن کر وہ ایکدم اسٹریٹ کھڑی ہو گئی

"ویلے اگر تم کومی کو پانی میں پھینکو گے تو کومی بے بی فش بن کر پانی میں سوئنگ بھی کر سکتی  
ہے"

کومل اس کی معلومات میں اضافہ کرنے لگی

"کومی سارے اوٹ پانک کام کر سکتی ہے۔۔ مجال ہے جو کوئی کام ڈھنگ کا کر لے"  
اچھی طرح پاؤں پر سوپ ملنے کے بعد اب وہ بینڈ شاور سے پانی کا پریشر اس کے پاؤں پر ڈالتا ہوا بولا

"چلو آرام سے جا کر صوفے پر بیٹھو میں آتا ہوں تھوڑی دیر میں"  
عباس کومل کو بولتا ہوں اب اپنے بینڈ واش کرنے لگا۔۔ کومل سعادت مندی سے سر ہلاتی ہوئی  
واش روم سے باہر نکل گئی

عباس روم میں آیا تو کومل صوفے پر بیٹھی ہوئی ریوٹ ہاتھ میں پکڑے چینل سرچ کرنے میں مصروف  
تھی۔۔۔ عباس اس کو وہیں چھوڑ کر لیونگ روم میں آگیا تاکہ کومل کے بنے ہوئے پاؤں کے نقشے فرش  
سے صاف کر سکے۔۔۔ موب سے صفائی کرنے کے بعد جب عباس روم میں آیا تو سامنے اسکرین پر چلتا  
ہوا سین دیکھ کر وہ ایک دم ٹھٹھک گیا

2.5 k per part b dia jaye ga 🌹:Sham e inteqam

By zeenia sharjeel

Epi # 27 (b)

حنین کی آنکھ کھلی تو اس نے اپنے قریب آزاد کو سوتا پایا، نہایت آہستگی سے اس نے آزاد کا ہاتھ اپنے اوپر سے ہٹایا وہ اٹھ کر بیٹھ گئی اور گھڑی میں ٹائم دیکھنے لگی

دوپہر کے 3 بج رہے تھے وہ کافی دیر تک سو چکی تھی اس لیے کسلمندی سے بیڈ سے اٹھی بخار اس کا اتر چکا تھا اس کا ارادہ اب شاور لے کر فریش ہونے کا تھا حنین نے اپنے پہنے کے لیے ڈریس نکالا

اچانک اسے نوین کا خیال آیا جو بھی تھا نوین اس کے لیے پریشان ہو رہی ہوگی یہ سوچ کر وہ اپنے بیگ میں سے موبائل تلاش کرنے لگی مگر موبائل بیگ میں موجود نہیں تھا اس نے گھور کر سوتے ہوئے آزاد کو دیکھا لازمی اس نے سونے سے پہلے اس کا موبائل بیگ سے غائب کیا ہوگا حنین نے سر جھٹک کر کپڑے بیڈ کر رکھے اور روم سے باہر نکل گئی

یہ فلیٹ زیادہ بڑا نہیں تھا مگر جدید طرز کا بنا ہوا فرنش فلیٹ تھا وہ کمروں کا جائزہ لینے کے بعد کچن میں آئی جہاں فرج اور اوون دیوار میں نصب تھے کچن میں ہی ایک طرف چھوٹا سا ایک موجود تھا جس میں مختلف بوتلیں ترتیب سے رکھی ہوئی تھیں۔۔۔ حنین نے ایک بوتل اٹھائی بوتل پر شیمپینگ کا لیبل دیکھ کر حنین کا دل خراب ہونے لگا

ایسی نجس چیز وہ تو اپنے گھر کے ڈسٹبن میں بھی نہ ڈالے اور آزاد نے اسے کچن میں رکھا ہوا تھا وہ ڈنگ کرتا تھا یہ بات حنین کو پہلے سے معلوم تھی اس کا دل خراب ہونے لگا

"یہاں کیوں آگئی، کیا پھر سے بھوک لگی ہے"

حنین کو اپنی پشت سے آزہاد کی آواز سنائی دی حنین نے پلٹ کر آزہاد کو دیکھا۔۔۔ آزہاد کی نظر حنین کے ہاتھ پہ شیمینگ کی بوتل پر پڑی

وہ چلتا ہوا حنین کے پاس آیا اس کے ہاتھ سے بوتل لے کر واپس ریک پر رکھتا ہوا، حنین کا ہاتھ تھام کر واپس اسے روم میں لے جانے لگا مگر ہم نے اس کے ساتھ اپنے قدم نہیں بڑھائے تو آزہاد نے اس کو مڑ کر دیکھا

"تمہیں معلوم ہے شراب ہمارے مذہب میں حرام ہے"

حنین اس سے اپنا ہاتھ چھڑا کر سنجیگی سے پوچھنے لگی

"یہ شراب نہیں ہے چلو روم میں"

آزہاد نارمل انداز میں کہہ ہوا اس کی بات ٹالتا ہوا بولا

"تم نے مجھے کوئی چھوٹا بچہ سمجھ رکھا ہے یا پھر بیوقوف لگتی ہو میں تمہیں۔۔۔ ڈنگ کرتے ہو تم میں نے ایک بار پہلے بھی نوٹ کیا ہے"

حنین اپنا غصہ دباتی ہوئی مگر ناراضگی سے بولی

"میں کہہ رہا ہوں نہیں ہے یہ شراب سمجھ میں نہیں آ رہا تمہیں"

آزہاد اپنی بات صحیح ثابت کرنے کے لئے لہجے میں سختی لاتا ہوا بولا تو حنین اسے ملامت بھری نظروں سے دیکھنے لگی پھر اقرار میں سر ہلا کر ریک سے دوبارہ بوتل نکالی

ہنی یہ بوتل بند کر کے واپس رکھو اور روم میں چلو"

آزہاد نے جو اسے بوتل کا کیپ کھوٹے دیکھا تو وہ بہت سیریس ہو کر اس سے بولا مگر حنین ایسی ہو گئی جیسے اس نے آزہاد کی بات سنی ہی نہ ہو وہ ایک چھوٹے سائز کا گلاس نکال کر بوتل میں موجود محلول گلاس میں انڈیلنے لگی

"ہنی میں آخری بار کہہ رہا ہوں یہ گلاس اور بوتل واپس رکھ دو"

آزہاد نے سخت لہجے میں کہنے کے ساتھ اسے گھور کر غصے میں دیکھا تھا وائٹ سے بھرا ہوا گلاس جب وہ اپنے منہ تک لے جانے لگی تب آزہاد نے زور سے گلاس پر ہاتھ مارا جو سیدھا دیوار پر جا لگا

"ایک دفعہ کی بات سمجھ میں نہیں آتی ہے تمہیں کیا بکواس کر رہا ہوں میں"

آزہاد اب غصے میں چیختا ہوا حنین کا بازو پکڑ کر اسے کھینچتا ہوا بیڈ روم میں لے کر آیا اور جھٹکے سے بیڈ پر بٹھایا

"جب تمہیں معلوم ہے کہ وہ وائٹ ہے تو کیوں منہ لگا رہی تھی، ٹمپز پھر ہو رہا ہے پہلے ہی تمہیں دو گھونٹ بھی منہ میں جاتے تو اتنی طبیعت خراب ہوتی سیدھی دماغ پر چڑھ جاتی"

اب ازہاد اس کے سر پر کھڑے ہو کر اس کو باتیں سنا رہا تھا

"یہی تو میں تمہیں کہہ رہی تھی کہ یہ وائٹ ہے۔۔۔ تم ہی انکار کر رہے تھے۔۔ وائٹ ایک حرام چیز، اس کو تم کیسے منہ لگا لیتے ہو ازہاد۔۔۔ میں بھی کوئی بہت اچھی مسلمان نہیں ہو مگر ایک مسلمان ہونے کے ناطے ہمیں حلال اور حرام چیز میں تمیز کرنی چاہیے۔۔۔ ڈرنک کرنا چھوڑ دو ازہاد یہ بہت بری عادت ہے"

حنین ازہاد کو دیکھتی ہوئی بہت پیار سے بولنے لگی

"کوئی عادی وادی نہیں ہوں میں ڈرنک کرنے کا نہ ہی کوئی شوق ہے مجھے۔۔۔ صرف فصیح کو عادت ہے میں اور نگریم اس کا ساتھ دیتے ہیں کبھی اور بس"

ازہاد بیڈ پر حنین کے برابر میں بیٹھا ہوا نارمل لہجے میں بولنے لگا

"کوئی ضرورت نہیں ان کا ساتھ دینے کا بھی۔۔۔ مجھے تو تمہارے دوست بھی ایک آنکھ نہیں بھاتے ہیں۔۔۔ آج تم مجھے ایک بات سچ سچ بتانا تم نے مجھے اپنی زندگی میں شامل کیا تو تمہاری زندگی میں، میں تمہارے لئے کتنی ویلیو رکھتی ہو"

حنین بیڈ سے اٹھ کر اس کے سامنے کھڑی ہو کر پوچھنے لگی۔۔ آزاد نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنی گود میں بٹھایا اس کی کمر کے گرد اپنے بازو حائل کیے

"تمہیں اب تک اپنی ویلیو کا خود اندازہ نہیں ہوا۔۔۔ گرل فرینڈ بنانے کی وجہ بیوی بنا کر اپنی زندگی میں شامل کیا ہے میں نے تمہیں"

آزاد اپنا ایک ہاتھ اس کے گال پر رکھتا ہوا

"ٹھیک ہے جب تمہاری زندگی میں میری اتنی ویلیو ہے تو پھر میری بات کی بھی ویلیو ہونی چاہیے تم اب کبھی بھی ڈرنگ نہیں کرو گے"

وہ بہت پیار سے اپنی بات آزاد سے منوارہی تھی آزاد کو اس پر ہی پیار آنے لگا۔۔۔ وہ اسمائل دیتا ہوا اس کو لے کر بیڈ پر گرنے کے انداز میں لیٹا حنین کے سارے بال اس کے چہرے پر بکھر گئے

"عادتوں سے جان چھڑانا مشکل ہوتا ہے،، مجھے واقعی ڈرنگ کرنے کی عادت نہیں ہے۔۔ میں اب کبھی بھی ہاتھ نہیں لگاؤں گا شراب کو پکا۔۔۔ اب تم بتاؤ تمہاری لائف میں میری کتنی ویلیو ہے"

وہ اس کے بال اپنے چہرے سے ہٹاتا ہوا اس کے کانوں کے پیچھے کر کے پوچھنے لگا

"اگر میری لائف میں تمہاری ویلیو نہیں ہوتی تو میں آپ کی کہ بھیجنے پر آرام سے پنڈی چلی جاتی۔۔۔ یو اپنی آپ کی سے غداری نہیں کرتی۔۔۔ تمہیں انفارم کر کے، سمجھو میں نے تمہیں تمہاری ویلیو کا بتایا ہے مگر مزید کوئی تمہاری الٹی سیدھی بات مان کر میں کوئی دوسرا ثبوت نہیں دینے والی تمہیں"

حنین آزاد کو کہتی ہوئی اس کے سینے پر سے اٹھی اور بیڈ سے اپنے کپڑے اٹھا کر واش روم جانے لگی آزاد بیڈ سے اٹھ کر حنین کو پیچھے سے ہگ کرتا ہوا بولا

"ثبوت مانگ کون رہا ہے جو مجھے چاہیے ہوگا میں بنا مانگے تم سے خود لے سکتا ہو"

اب وہ حنین کو اونچا اٹھا کر واپس بیڈ پر لایا

"آزاد چھوڑو مجھے، واش روم جانا تھا"

حنین اس سے اپنا آپ چھڑاتی ہوئی بولی مگر وہ اسے بیڈ پر لٹا کر اس پر جھک چکا تھا

"آخر کیوں جانا ہوتا ہے تمہیں اتنا واشروم آج یہ راز بتا ہی دو"

وہ چہرے پر سنجیدگی لائے بالکل سیریس ہو کر حنین سے پوچھ رہا تھا

"فضول باتیں نہیں کرو باتھ لینا تھا مجھے"

حنین اسے گھورتی ہوئی بولی



"فضول کی باتوں میں تو میں اپنا ٹائم ضائع ہی نہیں کرنا چاہتا۔۔۔ اب باتھ تم ایک گھنٹے بعد لے لینا۔۔۔  
میرا نشہ اتلا کر"

وہ حنین کے سوئیٹر کے بٹن کھول کر اس کا سویٹر اتلا چکا تھا اب وہ اپنی شرٹ اتلا رہا تھا حنین کے پہننے ہوئے ٹاپ کا گلا کافی گہرا تھا اور سیلوئیس نہ ہونے کے برابر وہ جھجھکتی ہوئی گلا اوپر کرنے لگی

"آزہاد تم کیا کرنے گے ہو"

حنین کو اپنی خیریت محسوس نہیں ہوئی جیھی وہ گھبراتی ہوئی بولی

"تمہیں بند کلی سے کھلتا گلاب بنانے لگا ہو۔۔۔ ٹاپ اوپر کرنے کا کوئی فائدہ نہیں میں آج پوری گہرائی میں اتر کر جائزہ لو گا"

آزہاد جتنے نارمل انداز میں بول رہا تھا اس کی بات سن کر حنین کے ہوش اڑ گئے۔۔۔ اب وہ شولڈر سے حنین کی شرٹ نیچے کر چکا تھا۔۔۔

حنین کی ہوائیاں اڑنے لگی۔۔۔۔ جب اس نے جھک کر حنین کی گردن پر اپنے ہونٹ رکھے تو حنین نے اپنی آنکھیں بند کر لی۔۔۔ وہ حنین کے شولڈر پر اپنے ہاتھوں سے دباؤ ڈالتا ہوا اب اس کی کلائیوں پر اپنے ہاتھوں میں جگر چکا تھا۔۔۔ دیوانہ وار اسکی گردن پر اپنی محبت کی مہریں ثبت کرتا ہوا اس نے مزید فاصلہ طے کیا۔۔۔

"آزہاد پلیر"

اس کی بڑھتی

جرت پر حنین اپنے ہاتھ اس کے ہاتھ سے آزاد کرواتی ہوئی بے ساختہ بولی۔۔۔ وہ اس کے سینے سے اپنے ہونٹ ہٹاتا ہوا حنین کو دیکھنے لگا

"اب کیا مسئلہ ہو گیا تمہارے ساتھ، میں نے تمہیں صبح کہا تھا میں ضد پر آجاؤں تو اپنی منوا کر رہتا ہوں اب تم مجھے منع کر کے یا روک کے ضد ہرگز مت دلانا"

آزہاد کے لہجے میں کہیں سے بھی شوخی یا مذاق کی رمق نہیں تھی وہ بالکل سیریس تھا حنین نے اپنی آنکھیں جھکالی

"اب یہ مت بولنا کہ تم منٹلی تیار نہیں ہو"

حنین کے آنکھیں جھکانے پر وہ مزید بولا

"ابھی ہمارے بیڈرومز ایک نہیں ہے جب تک ہمارے بیڈرومز ایک نہیں ہو جاتے۔۔۔ تب تک یہ سب"

حنین اسے دیکھ کر دوبارہ نظریں جھکاتی ہوئی آستہ بولی۔۔ تو آزہاد اسے حیرت سے دیکھنے لگا

"صرف یہی بات ہے یا پھر کچھ اور"

آزہاد اب اس کا چہرہ اوپر کر کے پوچھنے لگا

"یہی بات ہے اور کیا بات ہوگی"

حنین کو نوین کا بھی خیال مگر وہ بولی کچھ بھی نہیں

"تمہیں کیا لگتا ہے کل جب ہم گھر جائیں گے اس کے بعد الگ الگ بیڈ روم میں رہے گے۔۔۔ کل

سے تم میرے ساتھ میرے بیڈ روم میں رہو گی"

وہ حنین کو بولتا ہوا اس کے ہونٹوں پر جھکا۔۔۔ اور دیوانہ وار اپنے سانسوں کی خوشبو اس کی سانسوں میں

منتقل کرنے لگا۔۔۔ آزہاد کے انداز میں بہت شدت تھی۔۔۔

حنین کو اندازہ ہو گیا اگر اس نے اس بے لگام گھوڑے کی لگامیں کھینچنے کی کوشش کری۔۔۔ تو وہ اس

کے ساتھ بہت سختی برتے گا

اب وہ آزہاد کی انگلیوں کا لمس اپنے پیٹ پر محسوس کر رہی تھی جان اسکی تب نکلی جب اسکے کپری کا

بٹن کھلا

"آزہاد۔۔۔ ہٹو پیچھے"

حنین اس سے پیچھے ہٹاتی ہوئی بولی

"کیا مسئلہ ہے یار ہنی تمہارے ساتھ"  
آزہاد باقاعدہ آنکھیں دکھاتا ہوا حنین کو گھورنے لگا

"کیا تمہیں کچھ سنائی نہیں دیا صاف محسوس ہو رہا فلیٹ میں کوئی آیا ہے"  
حنین کو اسکی مدہوشی پر حیرت ہوئی۔۔۔ حنین کی بات سن کر آزہاد کے موڈ پہلے سے بھی زیادہ خراب  
ہوا تھا

"تم یہی رکو"  
آزہاد اپنی شرٹ پہنتا ہوا حنین کو بول کر بیڈروم سے باہر نکلا

---

"اے تو یہاں پہلے سے موجود ہے"  
فصیح آزہاد کو دیکھتا ہوا خوش ہو کر بولا

"تم دونوں یہاں کیسے"

آزہاد فصیح اور مکرم کو دیکھتا ہوا پوچھنے لگا۔۔۔ اس وقت وہ دونوں اسے کتنے منہوس لگ رہے تھے وہ چاہ کر بھی انہیں نہیں بتا سکتا تھا۔۔۔ آج آزہاد کو افسوس ہوا کہ اس نے اپنے فلیٹ کی ڈوبلیکیٹ چابی ان دونوں گدھوں کو کیو دی

"اس سالے کا آج پینے کا پروگرام بن گیا تو مجھے بھی گھسیٹ لایا۔۔۔ ہم تجھے بھی کال کر کے بلانے والے تھے"

مکرم آزہاد کو دیکھتا ہوا بولا

"اوکے تم دونوں بیٹھو میں ابھی آتا ہوں"

آزہاد ان دونوں کو بولتا ہوا واپس بیڈ روم میں حنین کے پاس آیا اور بیڈ روم کا دروازہ بند کیا

حنین دوبارہ اپنے سوئر میں موجود تھی چونکہ وہ باہر ہونے والی گفتگو سن چکی تھی اس لیے آزہاد کو ناراض نظروں سے دیکھ رہی تھی

"اب تم ایسے مت دیکھو میں نے تھوڑی نا بلایا ہے ان دونوں کو"

آزہاد حنین کی نظروں کو دیکھتا ہوا کہنے لگا

"بلایا نہیں ہے مگر انہیں بتا تو سکتے تھے کہ تم یہاں پر اپنی وائف کے ساتھ موجود ہو۔۔۔۔۔ اس گھٹیا کام کے لیے تم یہ فلیٹ یوز کرتے ہو"

حنین ملامت بھری نظروں سے اسے دیکھتی ہوئی بولی

"یار کیا اب میں منہ اٹھا کر کہو گا کہ میری بیوی ساتھ آئی ہے اور ہم اس وقت کتنا امورٹنڈ کام کر رہے تھے۔۔۔۔۔ تم دونوں یہاں سے دفع ہو جاؤ۔۔۔۔۔ اب زیادہ منہ بنانے کی ضرورت نہیں ہے میرے آگے،، صرف یہ بتانے آیا ہو اسی روم میں رہنا ایک گھنٹے میں فارغ کر کے آتا ہوں ان دونوں کو"

آزہاد حنین کو بولتا ہوا اور روم سے جانے لگا

"ایک گھنٹے میں"

حنین کی آواز پر پلٹ کر وہ اسے دیکھنے لگا وہ اسے گھور کر دیکھ رہی تھی آزہاد مسکراتا ہوا واپس اس کے پاس آیا

"بیس منٹ میں ان دونوں کو فارغ کر کے تمہارے پاس آتا ہوں اور پھر تمہارے گھورنے کا صحیح سے علاج کرتا ہوں"

وہ حنین کو زور سے گال پر کس کرتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا

آزہاد جب ڈرائنگ روم میں پہنچا تو فصیح اور نکرَم صوفے پر برجمان تھے سامنے ٹیبل پر وائن کی بوتل اور گلاس پہلے سے موجود تھی

"کیا کوئی اور بھی ہے تمہارے علاوہ فلیٹ میں"  
نکرَم نے آزہاد کو روم میں آتا دیکھ کر سوال کیا

"ہاں ہنی کے ساتھ آیا تھا صبح"  
آزہاد صوفے پر بیٹھتا ہوا بتانے لگا جس پر وہ دونوں آزہاد کو دیکھنے لگے

"کیا ہو گیا ایسے کیوں دیکھ رہے ہو تم دونوں، اپنی بیوی کے ساتھ آیا ہوں گرل فرینڈ کے ساتھ نہیں"  
آزہاد ٹیبل پر رکھی نکرَم کے سگریٹ کے پیکٹ سے سگریٹ نکال کر لائٹیر سے جلاتا ہوا بولا

"پھر تو یہ والا پروگرام کینسل کرتے ہیں اچھا نہیں لگے گا"  
نکرَم شراب کی بوتل کی طرف اشارہ کرتا ہوا بولا

"اے اچھا نہ لگنے کی کیا بات ہے۔۔۔ بھابھی کونسا یہاں کمرے میں موجود ہیں۔۔۔ ویلے بھی اس کی شادی کے بعد سے ایک ساتھ بیٹھے ہی نہیں ہے ہم تینوں۔۔۔ اب تو ایسے بول کر موڈ نہیں خراب کر"

فصیح باری باری گلاس میں شراب نکالتا ہوا نگرم کو بولا تو وہ چپ ہو گیا

"میں نہیں پیوں گا آج موڈ نہیں ہے"  
فصیح نے جب تیسرا گلاس بھرنا شروع کیا تو آزاد بولا

"یار اب تو موڈ خراب کر رہا ہے"  
فصیح آزاد کو دیکھتا ہوا بولا

"سیریلی یار بالکل دل نہیں چاہ رہا تم دونوں پیو آج میں باتوں میں کمپنی دوں گا"  
آزاد سگریٹ پیتا ہوا بولا تھوڑی دیر پہلے ہی تو اس نے حنین کو آئندہ ڈنگ کرنے سے منع کیا تھا

"صرف باتوں کی کمپنی میں مزا نہیں آتا، اٹھ یار گلاس نخرے مت دیکھا اب"  
نگرم اپنا گلاس پکڑتا ہوا بولا

"چھوڑ یار اس کو یہ اپنی بیوی سے ڈر رہا ہے اور کوئی بات نہیں ہے"  
فصیح گلاس ہونٹوں سے لگاتا ہوا نگرم کو آنکھ مار کے بولا تو آزاد فصیح کو گھورنے لگا

"میں کسی سے نہیں ڈرتا اور تیرے اس طرح چابی دینے سے تو میں ہرگز نہیں پینے والا"



آزہاد فصیح کی نیچر اچھی طرح جانتا تھا وہ صرف حنین کے نام سے اسے جوش دلا رہا تھا  
آزہاد جب ٹیبل کی طرف جھک کر ایش ٹرے میں سگریٹ مسل رہا تھا تب فصیح کو شرارت سو جھی اس  
نے نکرہ کو اشارہ کیا جس پر نکرہ مسکرایا

آزہاد واپس صوفے سے ٹیک لگا کر بیٹھا تو اچانک نکرہ صوفے سے اٹھا مضبوطی سے آزہاد کے دونوں  
ہاتھوں کو پکڑ کر قابو میں کیا

"یہ کیا زلالت ہے نکرہ، چھوڑ میرے ہاتھ"

آزہاد کو اندازہ ہو گیا اب وہ دونوں اس کے ساتھ کیا کرنے والے تھے۔۔۔ اس سے پہلے وہ اپنے ہاتھ  
نکرہ سے چھڑاتا۔۔۔ فصیح آزہاد کا منہ پکڑ کر بوتل اس کے منہ میں انڈیلنے لگا

"بس تیرے سارے بھرہم اور نخرے نکالنے کا ایک ہی طریقہ ہے"  
فصیح اس کے منہ میں شراب انڈیلتا ہوا بولا جب آدھی بوتل ہو گئی اور آزہاد کا چہرہ سرخ ہونے لگا اسے زور  
کا پھندہ لگا تب فصیح نے اس کے منہ سے بوتل نکالی اور نکرہ نے اس کے ہاتھ چھوڑے

"ایک نمبر کے..... ہو تم دونوں"

آزہاد زور زور سے کھانستا ہوا ان دونوں کو بڑی سی گالی دے کر غصے میں دیکھنے لگا جبکہ فصیح اور نکرہ  
دونوں ہی اپنی حرکت اور آزہاد کی حالت پر ہنس رہے تھے

سامنے اسکرین پر ہیرو صاحب اپنی محبت کا یقین دلانے کے لیے ہیروئن کے ہونٹوں کی جان چھوڑنے کے لیے تیار نہیں تھے۔۔۔ عباس نے غور سے اسکرین کو دیکھا اور اس کے بعد اس کی نظر کومل پر گئی جو اپنے ہونٹوں کا پاؤٹ بنا کر مگن انداز میں اس سین کے اندر بری طرح کھوئی ہوئی تھی

"ارے بند کیوں کر دیا کتنا اچھے سے مضبوط پکڑا ہوا تھا انکل نے آنٹی کو، وہ بھی بغیر ہاتھ لگائے" عباس نے ایل ای ڈی پاور آف کیا تو کومل کا تسلسل ٹوٹا۔۔ وہ عباس کو دیکھتی ہوئی غصے میں پوچھنے لگی

"بچے نہیں دیکھتے ہیں ایسے سینز بہت بری بات ہوتی ہے، میں کارٹون کی سیڈیز لایا ہو تم وہ دیکھو" عباس تحمل سے کومل کو سمجھانے لگا

"کارٹون تم دیکھو، کومی بے بی وہی پکڑم پکڑائی دیکھے گی دوبارہ لگاؤ" کومل عباس پر بگڑتی ہوئی بولی اور لفظ پکڑم پکڑائی پر عباس نے بامشکل خود کو قہقہہ لگانے سے باز رکھا

"دیکھو کومی تم ایک چھوٹا بے بی ہو ایسی چیزیں بے بیز بالکل نہیں دیکھتے اوکے" عباس اسے پیار سے بہلانا لگا کیا معلوم اس کو ضد چڑھ جاتی اور وہ پورا گھر سر پر اٹھا لیتی اسے سنبھالنا ایک بڑا مسئلہ تھا

"اگر بے بیز ایسی چیزیں نہیں دیکھ سکتے تو پھر اسکرین پر ایسی چیزیں دکھاتے کیوں ہیں"

کومل نے بہت پریشان ہو کر عباس سے پوچھا تھا عباس نے بے ساختہ اپنا ہاتھ ماتھے پر مارا

"یہ بڑے بچوں کے لئے ہوتا ہے۔۔۔ اسکرین پر یہ سب بڑے بچے دیکھتے ہیں"

عباس کی بات سن کر کومل سوچ میں پڑ گئی اور عباس ٹیبل پر رکھی بوتل سے پانی پینے لگا

"بڑے تو تم بھی ہو گئے ہو اس لئے تو تمہاری بڑی بڑی مونچھیں اُگ آئی ہیں۔۔۔۔ پھر تو تم بھی دیکھتے ہو گے یہ پکڑم پکڑائی"

جتنے آرام سے کومل نے عباس سے پوچھا تھا اتنی ہی مشکل سے عباس نے پانی حلق سے نیچے اتارا

"نہیں۔۔۔ میں یہ سب کچھ بالکل نہیں دیکھتا اب تم بتاؤ تمہیں کارٹون دیکھنا ہے یا واپس گھر جانا ہے"

عباس آنکھیں دکھاتا ہوا اسے پوچھنے لگا

"کارٹون دیکھنا ہے"

کومل معصوم شکل بنا کر آہستگی سے بولی۔۔۔ عباس اب ڈراز میں رکھی ہوئی سیڈی نکال کر کارٹون لگانے لگا

"عباس ایک بات پوچھوں"  
کومل کو جیسے کچھ یاد آیا

"ہاں پوچھو"

عباس ریوٹ ہاتھ میں لیتا ہوا کومل کو دیکھنے لگا

"تم وہ سب کچھ دیکھتے نہیں ہوں مگر کرنا تو آتا ہوگا نہ بڑے جو ہو گئے ہو تم"  
کومل بالکل سیریس ہو کر عباس سے پوچھنے لگی اور اب اسکو دیکھتے ہوئے اسکے جواب کا انتظار کرنے لگی

"ہاں آتا ہے مگر ایسا کرتے بھی نہیں ہیں"

عباس اس کو دیکھ کر نظریں چراتا ہوا بولا۔۔۔ کومل اپنے گال پر شہادت کی انگلی مارتی ہوئی آنکھیں اوپر کیے کچھ سوچنے لگی

"اگر ایسا کرنا آتا ہے تو کر کیوں نہیں سکتے کومی بے بی کو لگتا ہے عباس اور کومی بے بی ایسا کر سکتے ہیں ان انکل انٹی کے جیسے"

عباس کومل کی بات سن کر غور سے کومل کو دیکھنے لگا

"نہیں کومل اور عباس فرینڈز ہیں اور فرینڈز ایسا نہیں کر سکتے۔۔۔۔ ایسا صرف ہسبینڈ اور وائف کرتے ہیں"

عباس اسے دیکھ کر سنجیگی سے بولا کومل اٹھ کر اس کے پاس آئی

"تو پھر کومی کو ابھی اپنی وائف بنالو جلدی سے"

کومل اس سے ضدی انداز میں بولی

"کیوں کومی بے بی کو ایسے پکڑم پکڑائی کھیلنا ہے"

عباس اپنی ہنسی روکتا ہوا کومل سے پوچھنے لگا

"ہاں صرف اپنے فرینڈ کے ساتھ"

کومل خوش ہو کر عباس بولی تو عباس ہنس دیا

ایک گھنٹہ حنین نے انتظار کیا آزاد روم میں واپس نہیں آیا۔۔۔ وہ ابھی ابھی اپنے دوستوں کو کمپنی دے رہا تھا حنین اٹھ کر شاور لینے چلی گئی وہ شاور لے کر نکلی دوبارہ اپنا سوٹر پہن کر بالوں کو ڈرائیو کرنے لگی۔۔۔

تب آزاد کا موبائل بچنے لگا آزاد کے موبائل پر شاہنواز کی کال آرہی تھی حنین نے کچھ سوچ کر کال ریسیو کر لی

"آزاد کہاں پر ہے تم ٹھیک ہو"

حنین کو سلام کا جواب دے کر شاہنواز نے اس سے سوال کیا

"جی میں ٹھیک ہوں سر، آزاد اپنے فرینڈز کے ساتھ ڈرائنگ روم میں موجود ہے۔۔۔ آپ کیسی ہیں آئی میں وہ پریشان ہو رہی ہوگی"

حنین شاہنواز سے نوین کے بارے میں پوچھنے لگی

"اس کے دوست کیا کر رہے ہیں اس وقت فلیٹ میں۔۔۔ نوین ٹھیک ہے میں آفس سے گھر کے لیے نکل رہا تھا۔۔۔ آزاد سے آفس کے متعلق کچھ ضروری بات کرنی تھی رکو میں تھوڑی دیر میں وہی پہنچتا ہوں"

شاہنواز کو حنین کی موجودگی میں آزاد کا اپنے دوستوں کو فلیٹ میں بلانا عجیب لگا۔۔۔ وہ تو کبھی فصیح اور مکرم کو گھر پر نہیں لاتا تھا دوسرا شاہنواز اگر گھر جاتا تو نوین حنین کے متعلق پوچھ پوچھ کر اس کا سر کھا جاتی اس لیے اس نے گھر جانے کی بجائے آزاد کے فلیٹ کی طرف کار کا رخ کیا

شاہنواز سے بات کر کے حنین نے سوچا آزاد کو شاہنواز کا میسج دے دے اچھا ہے اسے دیکھ کر آزاد کے دوست بھی وہاں سے جلدی چلے جائیں گے۔۔۔ گھڑی اس وقت شام کے سات بج رہی تھی آزاد کو دو گھنٹے ہو چکے تھے اپنے دوستوں کے ساتھ بیٹھے ہوئے

تب حنین بیڈروم کا دروازہ کھول کر لیونگ روم عبور کرتی ہوئی ڈرائنگ روم کے دروازے پر پہنچی

اسے صوفے پر بیٹھے ہوئے آزاد کی پشت نظر آئی اس نے آزاد کو متوجہ کرنے کے لیے دروازہ ناک کرنے کے لیے ہاتھ بڑھایا تب اندر ہونے والی گفتگو پر اس کا ہاتھ وہی رکا

"تو نے بتایا نہیں یار تیری وائف کی ناراضگی تجھ سے دور ہوئی ہے کہ نہیں۔۔۔ کچھ بتاناں یار کیسا لگ رہا ہے شادی کر کے کیا فیملنگز آرہی ہے تیرے کو"

مگر مگر جھومتا ہوا آزاد کو دیکھ کر پوچھنے لگا آزاد نے مدہوشی سے ہنستے ہوئے سامنے رکھے گلاس کو اٹھا کر منہ سے لگایا۔۔۔ بے شک اس وقت آزاد کی پشت حنین کی طرف تھی مگر وہ آزاد کے سامنے رکھے گلاس کو دیکھ سکتی تھی بلکہ اب وہ گلاس میں موجود شراب پی رہا تھا حنین کا دل ٹوٹ گیا

"چھوڑ بے بیوی کی باتیں کون پوچھتا ہے۔۔۔ آزاد تو اپنی گرل فرینڈ کے بارے میں بتا جس سے تیرا امریکہ میں چکر چلا تھا"

فصیح جو کہ آزہاد کے سامنے بیٹھا تھا اور وہ حنین کو دیکھ چکا تھا۔۔۔ اسلیے ازلی کمینگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے آزہاد سے پوچھنے لگا

"فصیح کیا یہ ضروری ہے کہ تو جب بھی منہ کھولے، گھٹیا باتیں بولے۔۔۔ شی واز ناٹ مائی گرل فرینڈ اسٹوڈ۔۔۔ اچھی دوست تھی وہ میری"

آزہاد کی آواز کی لڑکڑاہٹ سے اندازہ ہو رہا تھا وہ نشتے میں بالکل پُور ہو چکا تھا اس نے کافی زیادہ ڈرنگ کی ہوئی تھی حنین واپس روم میں جانے کے لیے مڑی

"اچھی دوست تھی جیھی تُو نے ڈانس کلب میں اس کا اسکرٹ کھینچا تھا سالے" فصیح نے دوبارہ خباثت کا مظاہرہ کیا۔۔۔ جس پر حنین کے قدم ایک دم تھمے

"چپ کر جا فصیح اس وقت بھی میں نے ڈرنگ کی ہوئی تھی کمینے بالکل اسی طرح جس طرح ابھی تم دونوں خبیثوں نے مجھے پلائی ہے۔۔۔ اس وقت بھی غلطی میری نہیں تھی" آزہاد فصیح کو بولتا ہوا سر صوفے سے ٹیکنے لگا۔۔۔ آنکھیں بند کر کے جھومتے ہوئے نکرَم نے آنکھیں کھولی اور آزہاد کو پکار کر دروازے کی طرف اشارہ کیا۔۔۔ آزہاد نے سر گھما کر ڈرائنگ روم کے دروازے پر دیکھا تو حنین کو کھڑا پایا

"ہنی میری جان"



آزہاد نے حنین کو دیکھ کر صوفے سے اٹھنے کی کوشش کی اگر وہ ٹیبل کا سہارا نہ لیتا تو چکنے ماربل پر اس کا پیر سلپ ہوتا۔۔۔۔۔ لڑکھڑاتے قدموں کے ساتھ وہ چلتا ہوا حنین کے پاس آیا حنین نے افسوس بھری نگاہ اس پر ڈالی، اس نے تھوڑی دیر پہلے ہی حنین سے کہا تھا کہ وہ اب ڈرنگ نہیں کرے گا۔۔۔۔۔

آزہاد حنین کے کندھوں پر دونوں کہنیاں ٹکائے اپنے ہاتھ پیچھے لے جا کر نیم وا آنکھوں سے اسے دیکھنے لگا

"ہے مائی لائف مائی بیوٹیفل وائف پرومسیار میں نے خود نہیں پی یہ ان دونوں چو۔۔۔۔۔"

آزہاد بولتا ہوا رکھا، حنین کے کندھے سے اپنا ہاتھ ہٹا کر ہونٹوں پر انگلی رکھتا ہوا خود کو چپ کروانے لگا

"ششش بیڈ میوز آزہاد۔۔۔۔۔ وائف کے سامنے نو چیپ لینگویج اونلی پیار والی باتیں"

نجانے نشتے میں وہ کیا کیا بول رہا تھا حنین کو اس سے گھبراہٹ ہونے لگی۔۔۔ اس نے ایک نظر فصیح اور مکرم پر ڈالی۔۔۔ وہ دونوں بھی اسی کی طرح نشتے میں دھت تھے

"ان کتوں کو مت دیکھو ابھی،، یہاں اپنے بیبی کو دیکھو،، جو تمہیں بہت پیار کرتا ہے،، یو نو بہت غصہ آیا تھا مجھے جب تم نے کہا کہ تم الگ بیڈروم میں رہنا چاہتی ہو۔۔۔ مطلب یہ کوئی سینسیبل بات ہے

یار، شادی کرنے کے بعد الگ الگ بیڈ رومز۔۔۔ معلوم ہے ہماری ویڈنگ ناٹ پر اگر تم بے ہوش نہیں ہوتی تو میں تمہیں۔۔۔"

بولے کے ساتھ وہ حنین کے ہونٹوں پر جھکنے لگا

"آزہاد پیچھے ہٹو"

حنین نے ایکدم اپنا چہرہ پیچھے کیا وہ اس وقت بالکل اپنے حواسوں میں نہیں تھا۔۔۔ حنین کو اس سے ڈر لگنے لگا وہ اس کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اسے پیچھے ہٹانے لگی

"وائس دا میٹر وہ یو لٹل گرل۔۔۔ کس کرنے کے لئے جھکنا تو مجھے پڑھ رہا ہے تم کیوں اتنا ایڈیٹ ہو رہی ہو مجھ سے ہاں"

حنین کے اس طرح پیچھے کرنے پر اب وہ حنین کو مضبوطی سے کمر سے پکڑ چکا تھا اور حنین کی گردن پر جھکنے لگا

"آزہاد یہ کیا کر رہے ہو تم، پیچھے ہٹو پلیز"

وہ اس وقت نٹے میں بالکل بے حال تھا حنین زور زور سے اس کے سینے پر ہاتھ مارتی ہوئی چیخی نکرم اپنی نٹے سے بند آنکھیں پوری طرح کھول کر تماشہ دیکھنے لگا جبکہ فصیح ہنستا ہوا صوفے سے اٹھا اور موبائل سے آزہاد کی ویڈیو بنانے لگا

"پیار کر رہا ہوں ہنی ڈارلنگ۔۔۔ پیار کرنے کے علاوہ اور کیا کر سکتا ہوں"

ایک ہاتھ سے حنین کو کمر سے پکڑ کر دوسرے ہاتھ سے اب وہ سوئیٹر کھینچتا ہوا اپنے ہونٹ حنین کے گردن پر رکھنے کی کوشش رہا تھا۔۔۔ وہ پہلے ہی نشتے میں دھت تھا مزید اپنا وزن حنین پر چھوڑا تو حنین خود کو سنبھال نہیں پائی اور بری طرح فرش پر پیچھے کی طرف گری، ساتھ ہی آزاد بھی اس کے اوپر گرا۔۔۔ اب وہ اس کے سوٹر کے بٹن کھولنے کی بجائے توڑ چکا تھا اور حنین کی گردن سرخ کر چکا تھا حنین کو رونا آنے لگا

"آزاد اٹھ یار پیچھے ہٹ"

حنین کو روتا ہوا دیکھا نگرم آزاد کو پکڑتا ہوا پیچھے ہٹانے لگا

"وہ بیوی ہے میری باسڈ تو کون ہے"

اب آزاد نگرم پر بگڑنے لگا تب اس کی نظر فصیح پر پڑی آزاد نے جھپٹ کر اس سے موبائل چھینا اور دیوار پر دے مارا اور ایک مکا فصیح کو بھی رسید کیا۔۔۔ نگرم جھک کر نیچے گری ہوئی حنین کو اٹھانے لگا

"Don't touch my wife"

آزاد نگرم کو دھکا دیتا ہوا بولا۔۔۔ اب وہ خود روتی ہوئی حنین کو دیکھ رہا تھا

"چلو نکلو میرے فلیٹ سے۔۔ سالو بہت ڈرامہ ہو گیا تم لوگوں کی وجہ سے"

وہ نشتے میں غرق فصیح اور نکرم پر چیخا۔۔۔ اب وہ حنین کے آنسو صاف کرنا چاہتا تھا

"پیچھے ہٹو آزاد تم پورے کے پورے جانور ہو بالکل اپنے ان دوستوں کے جیسے، بات مت کرنا اب مجھ سے"

حنین آزاد کے ہاتھ اپنے چہرے سے ہٹا کر اسے پیچھے دھکا دیتی ہوئی غصے میں چیخی۔۔۔

اب وہ یہاں سے جانے کا ارادہ رکھتی تھی اس نے فلیٹ کا دروازہ کھولا۔۔۔ شاہنواز ڈور بیل بچانے والا تھا دروازہ کھلنے پر اس کا ہاتھ وہی رک گیا۔۔۔ وہ اپنے سامنے کھڑی حنین کو دیکھنے لگا حنین نے شاہنواز کو دیکھا تو ایک دم ٹھٹکی اور اپنے آنسو صاف کرنے لگی

"کیا ہوا"

شاہنواز غور سے حنین کو دیکھتا ہوا پوچھنے لگا اس کے بال بکھرے ہوئے تھے وہ آنسو پوچھنے کے بعد اب اپنے سویٹر کو صحیح کر رہی تھی

"مجھے گھر جانا ہے"

حنین نظریں جھکا کر اتنا ہی بول پائی

"آزہاد کہاں پر ہے" شاہنواز نے پوچھا ہی تھا آزہاد اسے آتا دکھائی دیا

"ڈیڈ آپ یہاں"

آزہاد کے چلنے کے اسٹائل اور بات کرنے کے انداز سے شاہنواز سمجھ گیا اس نے ڈرنک کی ہے

"کیوں رو رہی ہے یہ، کیا ہوا اس کو"

شاہنواز نے آزہاد کی کھلے گریبان پر نظر ڈالی (جو کہ حنین سے اس کو پیچھے ہٹاتے ہوئے کھلا تھا) دوسری نظر دور کھڑے فصیح اور مکرم پر ڈالی۔۔۔ ان کی حالت سے بھی اندازہ لگایا جا سکتا تھا وہ دونوں نشے میں تھے

"ڈیڈ وہ میں ہنی کو"

اس سے پہلے آزہاد اپنی پوری آنکھیں کھولے ہوئے سیدھا کھڑا رہ کر اپنا جملہ مکمل کرتا شاہنواز نے اس کے منہ پر تمپھر مارا۔۔۔ گرنے سے بچنے کے لیے آزہاد نے دیوار کا سہارا لیا

"اگر تم چاہتے ہو کہ میں غصے میں کوئی بھی ایسا فیصلہ نہ کرو جس پر تم بہت پچھتاؤ۔۔۔ تو آج رات گھر میں قدم نہیں رکھنا میں تمہاری شکل نہیں دیکھنا چاہتا آزہاد"

آزہاد کو نشے کی حالت میں دیکھ کر شاہنواز اس سے بولا

"چلو حنین"

اب وہ حنین کو بولتا ہوا لفٹ کی طرف بڑھ گیا حنین ایک ناراض نظر آزاد پر ڈال کر شاہنواز کے پیچھے چل دی

---

"آزاد کے دوستوں نے بدتمیزی کی تم سے"

شاہنواز ڈرائیونگ کرتا ہوا حنین سے پوچھنے لگا۔۔۔ جس پر حنین نے کچھ بولنے کی بجائے نفی میں سر ہلایا

"یعنی آزاد نے بدتمیزی کی ہے تم سے"

شاہنواز نے ایک نظر حنین کو دیکھا اور دوبارہ سامنے دیکھتا ہوا اور ڈرائیونگ کرنے لگا

"دل دکھایا ہے اس نے میرا بری طرح"

حنین نیچی نظر کر کے آہستہ سے بولی

"ٹھیک ہے اب اس کی سزا یہی ہے کہ کل شام کی فلائٹ سے تم پنڈی جا رہی ہوں اپنے ماموں کے پاس"

شاہنواز بنا کسی تاثر کے حنین سے بولا تو حنین نے بے ساختہ شاہنواز کو دیکھا

"کیا ہوا دل دکھایا ہے اس نے تمہارا کیا تم اسے پینشٹ نہیں کرنا چاہتی"  
حنین کے دیکھنے پر شاہنواز اسے دیکھتا ہوا پوچھنے لگا

"اتنی دور جا کر پینشٹ کرنا ضروری ہے کیا میرا مطلب ہے یہاں رہ کر بھی تو پینشٹ کیا جاسکتا ہے  
ناں"

حنین ڈر کر بہت آہستہ سے بولی مگر اس کی بات سن کر شاہنواز کے ہونٹوں پر بے ساختہ مسکراہٹ آئی  
جسے وہ سنجیگی کا لبادہ اوڑھ کر چھپا گیا

"آزہاد کو تم نے بتایا تھا اپنے پنڈی جانے کا"  
شاہنواز ڈرائیونگ کرتا ہوا دوبارہ حنین سے پوچھنے لگا جس طرح حنین گھبرا کے شاہنواز کو دیکھنے لگی

"بے فکر رہو میں نوین کو کچھ نہیں کہوں گا"  
حنین کے چہرے پر گھبراہٹ کے آثار دیکھ کر شاہنواز حنین کو بولا۔۔۔ اب وہ ڈرائیونگ کرتا ہوا کچھ اور  
بھی سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا

"تمہیں کس شاہنواز آپ ہنی کو لے کر آ گئے"  
حنین شاہنواز کے ساتھ گھر واپس آئی تو نوین حنین کی طرف لپکتی ہوئی شاہنواز کو بولی

"میں کتنی پریشان ہو گئی تھی تمہارے لیے۔۔۔ سیل بھی آف تھا تمہارا"  
اب وہ حنین کو چہرہ تھام کر حنین سے کہہ رہی تھی

"وجیہ کہاں ہیں"

شاہنواز نوین کو دیکھتا ہوا اس سے وجیہ کا پوچھنے لگا

"پانچ منٹ پہلے ہم دونوں ساتھ ہی بیٹھے تھے، ابھی تھوڑی دیر ہوئی ہے وہ اپنے کمرے میں گئیں  
ہیں۔۔۔ شاہنواز میں نے آپ کی بات مانتے ہوئے وجیہ کو کچھ نہیں بتایا ہے مگر آپ آزہاد کی حرکت  
ضرور بتائیے گا انہیں"

شاہنواز وجیہ کے روم میں جا رہا تھا تب نوین اس سے بولی۔۔ شاہنواز نوین کی بات سن کر مڑا

"نوین مجھے کیا بتانا چاہیے کیا نہیں بتانا چاہیے یہ میں اچھی طرح جانتا ہوں۔۔۔ اور اب حنین کو اپنے  
ماموں کی طرف بھیجنے کا مت سوچنا۔۔۔ اسے بھی ریسٹ کرنے دو اور تم بھی اپنے بیڈ روم میں جاؤ"  
شاہنواز نوین کو بولتا ہوا وجیہ کے روم میں چلا گیا

"اسے کیا ہوا، یوں بے وقت اور آپکے روم میں کیوں سو رہی ہے"



شاہنواز روم میں آیا تو کومل کو بیڈ پر سوتے ہوئے دیکھا جبکہ وجیہ سامنے صوفے پر بیٹھی سلائیوں کی مدد سے سوئیٹر بُن رہی تھی

"معلوم نہیں آج کیوں بے وقت سو گئی، میں تو نوین کے ساتھ بیٹھی تھی جب روم میں آئی تو اس کو سوتا ہوا دیکھا"

وجیہ سوئیٹر بنتے ہوئے شاہنواز کو بتانے لگی۔۔۔۔ شاہنواز کومل کو کمرٹڑاڑھا کر اس کے سینے سے آئی پیڈ اٹھا کر سائیڈ ٹیبل پر رکھتا ہوا۔۔۔ اب کومل کے بالوں کی دونوں پونیاں کھول رہا تھا

"بال کٹنگ کروا دیئے آپ نے اس کے"

شاہنواز کومل کے بالوں کو دیکھتا ہوا ماتھے پہ شکن لاکر وجیہ سے پوچھنے لگا تو وجیہ نے ایک نظر سر اٹھا کر شاہنواز کو دیکھا

"معلوم نہیں،، کس کا ایسا ہیئر کٹ دیکھ لیا تو ضد کرنے لگی۔۔۔ کومی بھی ہیئر کٹنگ کروائے گی،، مگر زیادہ چھوٹی لینت نہیں کروانے دی میں نے"

وجیہ سوئیٹر بنتے ہوئے شاہنواز کو بتانے لگی اسے معلوم تھا شاہنواز کو شروع سے ہی کومل کے بڑے بال پسند تھے وہ اس کے بال نہیں کٹوانے دیتا تھا

"بس ذرا سا کیا غافل ہو، سب اپنی مسمانیو میں لگ جاتے ہیں"

شاہنواز بڑبڑاتا ہوا اپنا کوٹ اتار کر ہینگ کرنے لگا

"مگر میں تو تم سے کبھی بھی غافل نہیں ہوئی شاہنواز۔۔۔ من مانی تو پھر بھی تم کر بیٹھے"  
وجیہ نے سویٹر بننے ہوئے اس سے شکوہ کیا جس پر شاہنواز نے غصے میں اسے دیکھا

"میں ابھی افس سے آیا ہوں اور آپ بے وقت کے طعنے دیں گیں مجھے"  
شاہنواز نے لجا سخت مگر آواز ہلکی رکھی تاکہ کومل کی نیند ڈسرب نہ ہو

"تمہارے لیے چائے یا کافی میں سے کیا منگاؤ۔۔۔ آزاد آگیا افس سے"  
وجیہ بات کو رفع دفع کرتی ہوئی نرمی سے شاہنواز سے پوچھنے لگی

"آج آفس تشریف ہی کہاں لایا تھا آپکا شہزادہ۔۔۔ معلوم نہیں آپ نے کیا کھا کر اسے پیدا کیا تھا۔۔۔۔  
انتہائی درجے کا بدتمیز اور بے شرم انسان نکلا ہے"

شاہنواز وجیہ کو بولتا ہوا ڈریسنگ روم میں کپڑے چینج کرنے چلا گیا

"معلوم نہیں تمہیں کس بات پر غصہ آ رہا ہے شاہنواز اگر آزاد نے کوئی غلطی کی ہے تو مجھے بتاؤ"  
شاہنواز چینج کر کے واپس آیا تو وجیہ اپنی ویل چیئر پر بیٹھ چکی تھی اب وہ شاہنواز سے آزاد کا کارنامہ  
پوچھنے لگی

"رہنے دیں آپ۔۔۔ اس کی باتیں صرف بی پی ہائی کر سکتی ہیں۔۔۔ اور گھر میں ایک ہی بندے کا بی پی ہائی رہے اتنا ہی کافی ہے۔۔۔ کافی منگوائے آپ جا کر"

شاہنواز بیڈ کے دوسرے سائیڈ پر بیٹھتا ہوا بولا

"میں کافی کا بول رہی ہو تم تھوڑی دیر ریسٹ کرو۔۔۔ کوثر سے بول کر میں کومل کو بھی اٹھوا دیتی ہوں"

وجہ بولتی ہوئی روم سے نکلنے لگی

"کوثر کو بلانے کی ضرورت نہیں ہے لیٹا رہنے دیں اس کو، جائیں آپ کافی کا بول کر آئے"

شاہنواز نے بیڈ کے کراؤن سے ٹیک لگا کر آنکھیں بند کر لی

.....

"ہنی تم ٹھیک ہوناں"

حنین اس وقت اپنے روم میں بیٹھی تھی اور نوین نے اس سے یہ بات تیسری بار پوچھی تھی۔۔۔۔۔ حنین اچھی طرح جانتی تھی کہ وہ کیا پوچھنا چاہ رہی ہے

"آپی میں بالکل ٹھیک ہوں جیسی گئی تھی ویسے ہی آئی ہو۔۔۔ آپ ٹینشن مت لیا کریں نہ زیادہ سوچا کریں۔۔۔ پلیز اپنے روم میں جا کر ریسٹ کریں"

حنین اب کی بار اکتائے ہوئے انداز میں نوین سے بولی تھی

"کیسے ریسٹ کرو، کیسے نہ سوچو زیادہ۔۔۔۔ اس بدتمیز نے تمہیں صبح سے اپنے ساتھ رکھا ہوا اب رات کو تم واپس آرہی ہو اور تم کہہ رہی ہوں کہ تم ٹھیک ہو۔۔۔ چنڈا مجھ سے کچھ بھی مت چھپانا۔۔۔ جو بھی اس گھٹیا انسان نے کیا ہے مجھے بتاؤ، میں شاہنواز سے کہہ کر اس کی کتنی درگت بنواتی ہوں تم دیکھنا"

نوین پیار سے حنین کو بہلاتی ہوئی اس سے کہنے لگی

"کیسی باتیں کرنے لگی ہیں آپ آپی مجھ سے۔۔۔ کچھ بھی نہیں کیا اس نے۔۔۔ اور اگر کچھ کیا تو آپ سر کو بتائے گئیں اففف"

حنین نوین کی بات سن کر اپنا سر پکڑ کر بیٹھ گئی

"اس نے بکو اس کی تو تھی میرے سامنے کہ وہ ہنی مون منائے گا۔۔۔ تم کہہ رہی ہوں کہ کچھ نہیں کیا۔۔۔ اگر کچھ نہیں کیا چھو تو ہوگا نا اس نے"

نوین مشکوک ہوتی ہوں یہ حنین سے بولی تو حنین نے اس کے آگے اپنے ہاتھ جوڑ دیئے

"آپی پلیز میرے سامنے اس طرح کی باتیں مت کیا کریں۔۔۔ مجھے بالکل بھی اچھا نہیں لگتا۔۔۔ جب میں نے کہہ دیا کچھ نہیں ہوا تو مطلب ویسا کچھ نہیں ہوا۔۔۔ میں کیسے یقین دلاؤں آپ کو" حنین اسے کچھ بھی نہیں بتا سکتی تھی۔۔۔ نہ وہ سب جو اس نے اپنے دوستوں کے سامنے کیا۔۔۔ نہ وہ سب جو وہ دوستوں کے آنے سے پہلے۔۔۔ حنین بے بسی سے اپنا چہرہ ہاتھوں میں چھپاتی ہوئی رونے لگی

"اچھا اچھا ہنی اب رو مت میری جان۔۔۔ مجھے بس ویلے ہی صبح سے ٹینشن ہو رہی تھی ناں جی بھی پوچھ رہی تھی۔۔۔ مجھے معلوم ہے میری بہن مجھ سے کچھ نہیں چھپائے گی۔۔۔ تم اب ریسٹ کرو شاباش۔۔۔ کھانا میں تمہارا کمرے میں ہی بھجوا دوں گی، ویلے بھی وجیہ تمہارا پوچھ رہی تھی تو میں نے کہہ دیا طبیعت ٹھیک نہیں ہے، تم صبح سے ہی اپنے کمرے میں موجود ہو" نوین حنین کے پیار سے بال سنواری ہوئی بولی اور اس کے کمرے سے باہر چلی گئی

آزہاد کی آنکھ کافی دیر سے کھلی تھی۔۔۔ رات کو کافی مقدار میں شراب پینے کی وجہ سے اس کا سر ابھی تک بھاری ہو رہا تھا۔۔۔ وہ اپنا سر تھام کر اٹھ کر بیٹھا۔۔۔ اب آئستہ آئستہ اسے کل کے سارے منظر یاد آنے لگے

کیسے فصیح اور نکرَم نے اسے زبردستی شراب پلائی تھی۔۔۔ پھر اس نے نشے میں فصیح اور نکرَم کے سامنے جو کچھ حنین کے ساتھ کیا۔۔۔۔۔ آزاد وہ سب کچھ سوچتا ہوا دونوں ہاتھوں میں اپنا سر تھام کر بیٹھ گیا۔۔۔ اسے شاہنواز کو زوردار تھپڑ بھی یاد آیا، جو شاہنواز نے اس کے گال پر رسید کیا تھا اور گھر نہ آنے کی وارنگ بھی

اسے فصیح اور نکرَم کی حرکت پر غصہ آنے لگا۔۔۔ ان دونوں کو اچھی طرح معلوم تھا کہ وہ ڈرنگ کا عادی نہیں، زیادہ مقدار میں پینے سے اسے اچھی خاصی چڑھ جاتی ہے وہ بالکل حواسوں میں نہیں رہتا پھر بھی جانتے بوجھتے ان دونوں نے حنین کی موجودگی میں یہ حرکت کی تھی

وہ ان دونوں کو اچھی طرح سبق سکھانے کا ارادہ رکھتا تھا مگر فصیح کو تو وہ اسکی نانی یاد دلائے گا کیونکہ اسے یہ بھی یاد آ رہا تھا۔۔۔ فصیح اس کی اور حنین کی کس طرح ویڈیو بنا رہا تھا۔۔۔ وہ مذاق کرتے کرتے اکثر ایلے ہی اوور ہو جاتا تھا اور آزاد کو فصیح کی یہ عادت سخت ناگوار لگتی تھی

سائیڈ ٹیبل سے اس نے اپنا موبائل اٹھا کر فصیح اور نشوا کی کچھ حسین تصویریں فصیح کے ڈیڈ کے نمبر پر سینڈ کی تاکہ اس کے تواضع کرنے سے پہلے اس کا باپ بھی اس کی اچھی طرح تواضع کرے

اس کا دماغ ایک بار پھر حنین کی طرف چلا گیا یقیناً وہ کل بہت ہرٹ ہوئی ہوگی۔۔۔ لازمی وہ اس سے ناراض بھی ہوگی۔۔۔۔۔ اپنے بالوں پر ہاتھ پھیرتے ہوئے اس نے سامنے دیوار پر لگی گھڑی میں ٹائم

دیکھا۔۔۔ وہ آفس بعد میں جانے کا ارادہ رکھتا تھا پہلے اسے حنین کی ناراضگی دور کرنی تھی جس کے لئے اسے گھر جانا تھا تھا

---

"تم۔۔۔ کیوں آئے ہو یہاں پر"

حنین ڈیس چینج کرنے کے لئے وارڈروب سے اپنا ڈیس نکال رہی تھی تب اسے کمرے کا دروازہ کھلنے کی آواز آئی مڑ کر دیکھا تو آزاد اس کا ہینڈ کیری تھامے کمرے کے اندر داخل ہو رہا تھا

"بات کرنا تھی تم سے"

آزاد روم کا دروازہ بند کرتا ہوا ہینڈ کیری وہی چھوڑ کر حنین کے قریب آیا

"مجھے تم سے کوئی بات نہیں کرنی چلے جاؤ یہاں سے"

حنین نے غصے میں کہتے ہوئے آزاد کو دیکھا وہ اس سے بہت زیادہ خفا تھی۔۔۔ دو سیکنڈ آزاد خاموشی سے اسے دیکھتا رہا پھر اچانک اس نے حنین کو پکڑ کر اپنے سینے سے لگالیا

"چھوڑو آزاد پیچھے ہٹو، میں ناراض ہوں تم سے"

حنین اس سے اپنا آپ چھڑانے کے لئے مچل اٹھی مگر آزاد اسے چھوڑنے کے لیے ہرگز تیار نہیں تھا

"میری بات سنو گی تو ہی پیچھے ہٹو گا۔۔۔ ورنہ ایسے ہی چپکائے رکھو گا خود سے"  
وہ حنین کے مچلنے کا نوٹس لیے بغیر اسے ایسے ہی اپنے سینے سے لگائے بولا اس نے حنین کی کمر سے  
اپنے دونوں بازو اتنی زور سے باندھے ہوئے تھے کہ حنین پوری اس کے سینے سے چپکی ہوئی تھی

"مجھے تمہاری ایک بات بھی نہیں سنی ہے۔۔۔۔ اور اس طرح تو ہرگز بھی نہیں۔۔۔ اگر تم نے مجھے  
نہیں چھوڑا تو میں تم سے اور زیادہ ناراض ہو جاؤ گی آزاد"  
حنین اس کے سینے اور کاندھے پر نازک ہاتھ سے تپھر مارتی ہوئی غصے میں بولی

"آخری بار پوچھ رہا ہوں تم سے، سکون سے میری بات سنو گی یا نہیں"  
وہ سر جھکا کر حنین کو دیکھتا ہوا بے حد نرمی اور پیار سے اس سے پوچھنے لگا

"نہ ہی تمہاری بات سننی ہے نہ ہی تمہاری کوئی سوری ایکسپٹ کرنی ہے۔۔۔ اور اگر بدلے میں تم نے  
کوئی بھی بے ہودہ حرکت کری تو میں پنڈی چلی جاؤ گی"  
حنین بھی شاید اس وقت پر ضد پر آچکی تھی جبھی سر اٹھا کر آزاد کو دیکھتی ہوئی اسے دھمکی دے کر  
بولی۔۔۔ حنین کی بات سن کر آزاد نے اس کے ہونٹوں پر اپنے ہونٹ جما دیئے

سے بھی (centepate) "مجھ سے دور جانے کی دھمکی دو گی تو میں اور بھی زیادہ بری طرح چپکو گا )  
زیادہ خطرناک انداز میں "



حنین کی دھمکی سننے کے بعد وہ چپکنے کی جھلک دکھاتا ہوا اب اسے سنجیدگی سے دھمکی دے رہا تھا

"میری جان میں تم سے صرف یہ کہہ رہا تھا۔۔۔۔"

حنین کو ویلے ہی اپنی باہوں میں جکڑے وہ اپنی بات بولنے لگا

"نہیں سنی ہے مجھے تمہاری بات۔۔۔ بس مجھے یہ معلوم ہے تم نے کل مجھے میری ویڈیو بتائی ہے"  
حنین اس کی بات کاٹتی ہوئی بولی آزاداب خاموشی سے اسے دیکھ رہا تھا حنین بھی ویلے ہی اسے  
گھورنے لگی۔۔۔ اچانک آزاداب نے اس کو کمر سے پکڑ کر اونچا اٹھایا

"یہ کیا کر رہے ہو تم، دماغ تو خراب نہیں ہو گیا"

حنین کے بولنے کی دیر تھی آزاداب نے اسے اوپر کی طرف اچھال کر مزید اونچا کیا۔۔۔ اب وہ اسے کمر کی  
بجائے تھائیز سے پکڑا ہوا تھا اور حنین نے اسے دونوں کندھوں سے پکڑا ہوا تھا

"تم پورے پاگل ہو گئے ہو آزاداب یہ تم کیا حرکت کر رہے ہو"

وہ حنین کو وارڈروب کے پاس لے جا کر مزید اچھالتا ہوا اسے وارڈروب کے اوپر بٹھا چکا تھا

"آپ اگر تم بچ میں بولی اور میری بات مکمل نہیں ہونے دی تو میں تمہیں یہاں سے اٹھا کر سیدھا

فانوس کے اوپر پر بٹھا دوں گا" (chandelier انگ روم میں لے جاؤں گا اور وہاں لے جا کر )

آزہاد کی دھمکی سن کر حنین اسے حیرت سے دیکھنے لگی

آج صبح ہی کومل خود کو چڑیا کہہ کر لان میں موجود درخت پر بیٹھنے کی ضد کر رہی تھی۔۔۔ اسے بڑی مشکلوں سے بہلا کر سمجھایا گیا کہ وہ چڑیا نہیں ایک انسان ہے اور انسان ایسے کام نہیں کرتے اور اب اس کا شوہر اسے وارڈوب کے اوپر بٹھا کر اسے فانوس کے اوپر بٹھانے کی دھمکی دے رہا تھا یعنی نوین بالکل ٹھیک کہتی تھی ان دونوں بہن بھائی کا کوئی اسکو ڈھیلا ہو کر گر چکا ہے

"بولو کیا کہنا ہے"

وہ کومل ہرگز نہیں تھی جو گھنٹوں وارڈوب یا فانوس پر بیٹھ کر انجوائے کرتی مگر اس کے سامنے جو نیچے کھڑا تھا وہ کومل کا بھائی تھا وہ لازمی اپنی چلا کر اسے اوپر بٹھائے رکھتا اس لیے ہار مانتے ہوئے حنین نے اس کی بات سننے کا فیصلہ کیا

"میں نے فصیح اور نگرم کو منع کیا تھا کہ مجھے ڈنگ نہیں کرنی۔۔۔ مگر نگرم نے دھوکے سے میرے ہاتھ پکڑے اور فصیح نے وائن کی بوتل میرے منہ سے لگا دی۔۔۔ نگرم کو میری عادت معلوم ہے کہ میں بہت برا بدلہ لیتا ہوں وہ میرے ساتھ بالکل بھی مذاق نہیں کرتا اگر میں نے چند دنوں پہلے اس کی بجائی نہیں ہوتی۔۔۔۔۔ پلیز یہ مت پوچھنا کہ میں نے اس کی کیسے بجائی تھی وہ بتانے والی بات نہیں ہے۔۔۔ بس میں اتنا کہنا چاہتا ہوں وہ ڈنگ میں خود سے نہیں کی تھی ان دونوں نے زبردستی پلائی تھی"

آزہاد بہت سنجیدگی سے حنین کو بتا رہا تھا

"مجھے کوئی شوق نہیں ہے تم سے تمہارے چھچھورے کا رنامے جانے کا۔۔۔ تم سمیت تمہارے دونوں دوست ایک نمبر کے بے ہودہ اور لفنگے ٹائپنگ کے انسان ہو۔۔۔ میں تمہاری بات سن چکی ہو اب مجھے نیچے اترنا"

حنین نے اسے شرمندہ کرتے ہوئے نیچے اترنے کو کہا مگر اسے اچھی طرح اندازہ تھا اسے شرمندہ کرنے کی کوشش، صرف ایک کوشش ہی ہے۔۔۔

حنین نے تھوڑا سا جھک کر آزاد کے شولڈرز کو پکڑا تو آزاد اس کو کمر سے پکڑتا ہوا نیچے اترنے لگا

"ہنی بتایا تو ہے یار میری غلطی نہیں تھی پھر کیوں مجھ سے ناراض ہو"

نیچے اترنے کے بعد حنین اپنے کپڑے لے کر واشروم جانے لگی تو آزاد اس کے ہاتھ سے کپڑے لے کر بیڈ پر رکھتا ہوا پوچھنے لگا

"واقعی تمہاری کوئی غلطی نہیں ہے آزاد تمہیں یاد ہے کل تم اپنے دوستوں کے سامنے میرے ساتھ کیا کر رہے تھے"

حنین نے اپنے سویٹر کے بٹن کھولے۔۔۔ اس کی گردن سے نیچے سرخ نشان دیکھ کر آزاد نظریں چرا گیا

"کل تم اپنے دوستوں کے سامنے یہ بھی بتانے والے تھے کہ اگر میں ہماری ویڈنگ ناٹ بے ہوش نہیں ہوتی تو تم میرے ساتھ کیا کرتے"

حنین اسے دیکھ کر مزید شرمندہ کرتی ہوئی بولی۔۔۔ اور وہ اب کی بار شرمندہ ہو بھی گیا تھا

"اس وقت میں نئے میں تھا۔۔۔ نئے میں میرے سینس بالکل کام کرنا چھوڑ دیتے ہیں" وہ اپنی شرمندگی مٹاتا ہوا اسے وضاحت دینے لگا جس پر حنین طنزیہ ہنسی

"شکر ہے تمہارے میں اتنے سینس تو موجود تھے کہ تم نے اپنے ساتھ اپنے دوستوں کو دعوت نہیں دی"

حنین طنزیہ انداز میں آزاد کو دیکھتی ہوئی بولی

"ہنی"

آزاد کو حنین کی بات برداشت نہیں ہوئی تھی اس لیے وہ غصے میں اسے آنکھیں دکھاتا ہوا اس پر چیخا

آزاد غصے میں حنین کو دیکھ رہا تھا اور حنین خاموشی سے اس کا چہرہ دیکھنے لگی۔۔۔ اب وہ آنکھیں بند کر کے اپنا غصہ پی رہا تھا حنین اس کے چہرے کے اتلا چڑھاؤ دیکھنے لگی۔۔۔ آزاد آنکھیں کھول کر اپنے آپ کو نارمل کرتا ہوا حنین کے قریب آیا اور اپنے دونوں ہاتھوں میں اس کا چہرہ تھاما

"آئی ایم سوری آئندہ ایسا کبھی بھی نہیں ہوگا۔۔۔ مجھے کبھی بھی اچھا نہیں لگے گا کہ تم میری وجہ سے ہرٹ ہو یا تمہیں کوئی تکلیف پہنچے۔۔۔ میں اب کبھی بھی ڈنگ نہیں کروں گا پرامس" وہ حنین کے دونوں گالوں پر اپنے ہاتھ رکھ کر اس کا چہرہ اونچا کرتا ہوا وعدہ کرنے لگا

"مجھے کل ایک اور بات نے بھی ہرٹ کیا تھا۔۔۔ تم نے نئے میں اپنی کسی پرانی گرل فرینڈ کا اسکرٹ کھینچا تھا۔۔۔ آزاد تم اتنے گھٹیا کیوں ہو آخر" آخری بار حنین نے بہت بے بسی سے پوچھی تھی

"بہت ذلیل انسان ہے یہ فصیح اس نے جان بوجھ کر تمہیں سنانے کے لیے یہ بات بولی ہے۔۔۔ وہ میری گرل فرینڈ نہیں تھی صرف فرینڈ تھی۔۔۔ غلطی سے اس کے اسکرٹ میں میرا بریسلٹ اٹک گیا تھا اور بریسلٹ کھینچنے کے چکر میں بس۔۔۔۔۔ ویلے تم صرف مجھ سے انہی دو باتوں کو لے کر ہرٹ ہوئی۔۔۔ میرے ڈنگ کرنے اور اسکرٹ کھینچنے کو لے کر۔۔۔۔۔ ہمارا کل ایک اور بھی تو امپورٹنٹ کام ادھورا رہ گیا تھا، کیا تم اس کو لے کر مجھ پر غصہ نہیں"

آزاد بولتا ہوا اس کی گردن پر جھک کر سرخ نشان پر اپنے ہونٹ رکھ چکا تھا جس پر وہ تھوڑی دیر پہلے انگھوٹھا پھیر رہا تھا

"آزاد کیا کر رہے ہو آپنی گھر پر موجود ہیں پلیز اپنے کمرے میں جاو"

حنین اسے پیچھے ہٹاتی ہوئی خود بھی دور ہو کر بولی اور نوین کا نام سن کر اور حنین کی بات پر آزاد کو غصہ آیا

"کیا مطلب ہے تمہاری اس بات کا بوائے فرینڈ ہوں میں تمہارا جو تم اپنی آپنی سے ڈرا رہی ہو، جب میں تمہارے پاس موجود ہو تو آئندہ اپنی آپنی کا نام لے کر مجھ سے کوئی فضول بات نہیں کرنا ہنی"

حنین کو سخت لہجے میں بولتا ہوا اس نے دوبارہ حنین کو قریب کیا۔۔۔ نوین کی وجہ سے وہ اپنا موڈ خراب نہیں کرنا چاہتا تھا اس لئے حنین کی کمر کے گرد اپنے بازو حائل کر کے اب کی بار آزاد اس کے ہونٹوں پر جھکا

نرمی کی بجائے اس کے انداز میں شدت تھی،،، حنین کی کمر پر اپنے بازو کی گرفت سخت کرنے کے ساتھ ساتھ اس نے حنین کے ہونٹوں پر بھی اپنے ہونٹوں سے گرفت سخت کر دی۔۔۔ اس کے والہانہ انداز پر حنین نے اپنی ایرھیاں اچکا کر اس کی شولڈر کے گرد اپنے بازو باندھے تو آزاد نے اسے کمر سے اٹھا کر اونچا کر لیا۔۔۔ وہ دونوں ہی سحر انگیز لمحات میں کھولے تھے کہ دروازے کا ہینڈل گھوما۔۔۔

آزاد نے حنین کو نیچے اتارا، حنین ایک دم سے آزاد سے دور ہوئی۔۔۔ نوین کو کمرے میں داخل ہوتا دیکھ کر آزاد کا موڈ بری طرح خراب ہوا

"کیوں آئے ہو تم اس کے روم میں اور کیا کر رہے تھے تم ابھی اس کے ساتھ"

نوبن کمرے میں داخل ہوئی اور غصے میں آزہاد کو دیکھتی ہوئی پوچھنے لگی جبکہ حنین نوبن کو دیکھ کر گھبرا گئی تھی

"ضرورت پوری کرنے ایک شریف آدمی اپنی بیوی کے پاس ہی آتا ہے۔۔۔ دوسرے معاملوں میں، میں بد معاش سہی مگر اس معاملے میں میں خاصا شریف آدمی ہو۔۔۔۔۔ ویلے تم سمجھ تو گئی تھی کہ میں کیا کر رہا تھا تمہاری بہن کے ساتھ،، اگر تمہارا کوئی سین دیکھنے کا موڈ ہے، تو کیا پھر سے کنٹینیو کرو"

آزہاد بالکل نارمل انداز میں نوبن کو دیکھتا ہوا اس سے پوچھنے لگا۔۔۔ نوبن اس کی بات سن کر غصے میں لال پیلی ہو گئی تھی جبکہ حنین کو بھی آزہاد کے اوپر شدید غصہ آیا تھا کل وہ نٹے میں تھا لیکن اس وقت وہ ہوش و حواس میں صرف اس کی بہن کا خون کھولانے کے لئے بے شرمی کی باتیں اپنا فرض سمجھ کر رہا تھا۔۔۔ یہ جانے بغیر کے اس کا خمیازہ کس طرح حنین کو بھگتنا پڑے گا

"میں تم سے بار بار کہتی ہو کہ میری بہن سے دور رہا کرو تم ایک گھٹیا قسم کے انسان ہو کہیں سے بھی میری بہن کے لائق نہیں ہو۔۔۔ ابھی اور اسی وقت اس کے کمرے سے نکلو"

نوبن غصے میں آزہاد کو دیکھتی ہوئی کہنے لگی۔۔۔۔۔ اس کی باتیں آزہاد کو طیش جبکہ حنین کو خوف دلا گئی

"تمہاری بہن کی قسمت ہی ایسی ہے، اسے بہن بھی گھٹیا ملی ہے اور شوہر بھی گھٹیا ملا ہے۔۔۔ تم ایک گھٹیا انسان سے کیا توقع کرتی ہوں کہ وہ تمہاری خوبصورت بہن کو ایسے ہی چھوڑ دے گا اب تو یہ جائے گی سیدھا میرے بیڈروم میں اور تم میرے بیڈروم میں قدم رکھ کے دکھاؤ تو میں تمہیں مان جاؤ گا" آزاد بالکل سنجیدگی سے اسے چیلنج کرتا ہوا بولا حنین کے نفی میں سر ہلانے کے باوجود وہ اس کا بازو پکڑ کر اسے اپنے بیڈروم میں لے جانے لگا

"آزاد صرف ایک منٹ میری بات سنو" حنین نوین کے چہرے کے تاثرات دیکھ کر آزاد سے اپنا بازو چھڑاتی ہوئی بولی

"ہنی اب ایک لفظ نہیں بولنا" آزاد اسے آنکھیں دکھاتا ہوا سخت لہجے میں بولا اور حنین کا بازو پکڑ کر کمرے سے باہر نکلنے لگا نوین جو کہ آزاد کو غصے میں دیکھ رہی تھی ایک دم چلتی ہوئی اسکے سامنے آئی اور آزاد کا گریبان پکڑا

"جب تک میں اس گھر میں موجود ہوں میری بہن تمہارے بیڈروم میں ہرگز نہیں جائے گی" نوین آزاد کا گریبان پکڑتی ہوئی آنکھیں دکھا کر بولی۔۔۔ آزاد اس کے بولے گئے لفظوں کو تو خاطر میں ہی نہیں لاتا تھا غصہ اسے نوین کے گریبان پکڑنے پر آیا۔۔۔ اس نے حنین کا بازو چھوڑ کر نوین کا ہاتھ پکڑا



"کیا سوچ کر تم نے میرا گریبان پکڑا جواب دو"

آزہاد غصے میں نوین کا ہاتھ پکڑ کر زور سے چیخا۔۔ مگر وہ ڈھٹائی سے اسے مسکرا کر دیکھ رہی تھی،، یہ مسکراہٹ آزہاد کے غصے کو مزید ہوا دے گئی

آزہاد کے چیخنے پر وجیہ ویل چیئر چلاتی ہوئی ہال میں آئی ملازم بھی ہال میں آکر تماشہ دیکھنے لگے

"آزہاد آپ کو چھوڑ دو پلیز"

حنین کا دل بری طرح دھڑک رہا وہ آزہاد سے منت کرتی ہوئی بولی

"آج میں تمہیں تمہاری اوقات دکھاؤ گا"

آزہاد نوین کا ہاتھ کھینچتا ہوا اسے اسٹور روم کی طرف لے جانے لگا

"آزہاد رک جاؤ میں کہہ رہی ہوں چھوڑو نوین کا ہاتھ"

وجیہ ویل چیئر پر بیٹھی ہوئی تیز آواز میں بولی

ملازموں میں اتنی جرت نہیں تھی کہ کوئی بھی سامنے آتا، حنین روتی ہوئی آزہاد کا بار بار پکارتی اس کے پیچھے آرہی تھی جبکہ نوین آزہاد سے اپنی کلائی چھڑانے کی بھرپور کوشش کر رہی تھی مگر آزہاد کسی کی

بھی بات سنے بغیر نوین کو اسٹور روم کے اندر لے گیا

"آپی"

اسٹور کے فرش پر گرنے سے نوین کے منہ سے دلخراش چیخ نکلی وہی آزاد غصے کی بجائے حیرت سے آنکھیں کھولے اسے دیکھنے لگا

"آپی"

حنین جو کہ ان دونوں کے پیچھے آرہی تھی اسٹور روم کے دروازے پر آزاد کو دھکا دیتی ہوئی بھاگ کر نیچے فرش پر گرمی نوین کے پاس پہنچی

"آپی۔۔۔ آپی کیا ہوا آپ کو"

نوین اپنے پیٹ کو پکڑے تڑپ رہی تھی حنین روتی ہوئی اسے دیکھ کر پوچھنے لگی

آزاد ابھی بھی حیرت زدہ کھڑا نوین کو دیکھ رہا تھا کیونکہ وہ نوین کو اسٹور روم میں بند کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔۔ شدید غصے میں بھی اسے نوین کی کنڈیشن یاد تھی اس نے اسٹور میں نوین کو لا کر صرف اس کا ہاتھ چھوڑا تھا۔۔۔ نہ ہی اسے جھٹکا تھا نہ ہی اس نے دھکا دیا تھا وہ دروازہ بند کرنے کے لیے مڑا تو نوین فرش پر گرمی تکلیف سے چیخ رہی تھی

آج صبح سے ہی اس کی طبیعت میں اداسی کی سی کیفیت چھائی ہوئی تھی۔۔۔ شاید آج دیا کا برتھڈے تھا اس لیے۔۔۔ مگر یہ دن منانے کے لیے دیا دنیا میں موجود نہیں تھی۔۔۔ آج آفس میں بھی وہ خاموش ہی رہا آفس سے واپسی پر گھر جانے کا دل نہیں چاہا تو اس نے کار دیا کے گھر کی طرف موڑ لی

"ارے عباس اچھا ہوا تم آگئے آج میرے پاس، کیسے ہو بیٹا"

عباس کی خالا (دیا کی امی) عباس کو دیکھ کر مسکراتی ہوئی بولی

"میں ٹھیک ہوں آپ کیسی ہیں۔۔۔ خالو گھر میں موجود ہیں"

عباس صوفے پر ان کے برابر میں بیٹھتا ہوا انکے شوہر کا پوچھنے لگا۔۔۔۔۔ عباس کو محسوس ہوتا جیسے ان کے شوہر عباس کو کچھ خاص پسند نہیں کرتے اس لیے وہ کم ہی اپنی خالہ سے ملنے آتا

"نہیں تمہارے خالو اپنے دوست کے ہاں گئے ہیں۔۔۔ ثاقب اور عاقب دونوں ہی اپنے اپنے بیوی بچوں کو لے کر باہر نکلے ہیں۔۔۔ میں ہی گھر پر اکیلی موجود ہو"

انہوں نے شوہر کے ساتھ ساتھ اپنے دونوں بیٹوں کے بارے میں بھی بتا دیا اور خاموش ہو گئی

"دیا کو مس کر رہی ہیں آپ"

عباس ان کو خاموش دیکھ کر پوچھنے لگا انکے چہرے پر اداسی اور زیادہ رقم ہو گئی

"نئی بات تھوڑی ہے وہ تو ہر روز یاد آتی ہے۔۔۔ ہاں آج کچھ زیادہ ہی خیال آرہا ہے اس کا۔۔۔ بائیس سال پہلے آج ہی کے دن تو میری گود میں آئی تھی،،، تمہارے خالو اور میں بہت خوش تھے۔۔ دیا کی پیدائش پر۔۔۔ وہ تو اپنا غم بھلانے کے لئے کسی دوست کے ہاں چلے جاتے ہیں مگر میں دیا سے ہی باتیں کر کے اپنا وقت گزار لیتی ہو"

انہوں نے صوفے پر رکھا اپنا ٹیب عباس کی طرف بڑھایا جس میں دیا کی تصویر موجود تھی عباس دیا کی تصویر دیکھنے لگا

ایک کے بعد دوسری پھر تیسری چوتھی وہ دیا کی ساری تصویریں دیکھنے لگا جو اس نے مختلف انداز میں کھنچوائی تھی یا خود کھینچی تھی ایک تصویر پر اس کی نظر پڑی تو اس کی آنکھیں حیرت اور بے یقینی سے کھلی رہ گئی

"کومل"

بے ساختہ عباس کے منہ سے نکلا دیا کے ساتھ مسکراتی ہوئی دوسری لڑکی وہ کومل ہی تو تھی

"تم جانتے ہو کومل کو یہی تو وہ دیا کی دوست تھی جس نے اپنی آنکھوں کے سامنے میری دیا کو اجڑتے ہوئے دیکھا تھا بعد میں معلوم ہوا تھا بہت گہرا صدمہ لیا تھا اس بچی نے"

عباس بے یقینی سے اپنی خالہ کو دیکھتا ہوا ان کی باتیں سن رہا تھا وہ اور بھی کچھ کہہ رہی تھی شاید مگر اب وہ اٹھ کر وہاں سے چلا گیا

عباس کو آج بھی وہ دن یاد جب روتی ہوئی اس کی خالہ نے اسے فون پر دیا کی ڈیٹھ کے بارے میں بتایا تھا کیسے پھٹے ہوئے کپڑوں میں اسکی ڈیڈ باڈی کو لایا گیا تھا۔۔۔ اخبار کے فرنٹ پیج پر یہ خبر زیست بنی تھی

"اکہ یونیورسٹی کی طلبہ کو اس کی کلاس کے دو لڑکوں نے زیادتی کا نشانہ بنایا"

عباس کو کومل کا زور زور سے چیخنا چلانا اور رونا یاد آنے لگا پھر آزہاد کی بات بھی

"کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے عباس کہ جو ہم سوچ رہے ہو حقیقت اس کے برعکس ہو"

یعنی کومل جو بھی ایکٹ کرتی تھی وہ سب اس نے دیا کے ساتھ ہوتا ہوا دیکھا تھا۔۔۔ عباس نے کار کو بریک لگایا اسے لگا کے شاید وہ ابھی کار ڈرائیونگ نہیں کر پائے گا

"آرام سے آپی آرام سے لیٹے بالکل"

حنین نوین کو بیڈ پر لٹاتی ہوئی بولی تمھوڑی دیر پہلے ہی نوین کو ہسپتال سے گھر لے کر آئے تھے کل سے ہی وہ نوین کی کسی بچے کی طرح کیئر کر رہی تھی

"حنین تم بھی اپنے کمرے میں جا کر تھوڑے سی دیر ریٹ کر لو کل سے ہی نوین کے ساتھ ہاسپٹل میں موجود ہو"

شاہنواز حنین کو دیکھتا ہوا بولا۔۔۔

نوین کا مسکیرج ہو چکا تھا، گھر میں سب کو اس بات کا دکھ تھا۔۔۔ کل نوین کی حالت بگڑی تو نوین کی ضد پر حنین ڈرائیور کے ساتھ اس کو اس کی سہیلی، ڈاکٹر شہلا کے پاس لے گئی جہاں الٹراساؤنڈ اور ٹیسٹ کرنے کے بعد یہ بتایا گیا کہ زور سے فرش پر گرنے کے باعث بے بی کی ہارٹ بیٹ بند ہو گئی ہے۔۔۔ جس کی وجہ سے ابارشن کرنا پڑا۔۔۔ یہ خبر شاہنواز کے لیے بہت بری خبر تھی کل سے ہی گھر کا ماحول میں عجیب افسردگی چھائی ہوئی تھی

"کیسی طبیعت ہے اب تمہاری نوین، میں تمہارا درد سمجھ سکتی ہوں تم پریشان مت ہونا اللہ تمہیں جلد دوبارہ خوشی دے گا"

حنین کے روم سے جانے کے بعد وجیہ اس کے اور شانواز کے روم میں آئی۔۔۔ اپنی ویل چیئر نوین کے سامنے بیڈ کے پاس روکتی ہوئی بولی

"آپ میرا درد نہیں سمجھ سکتی وجیہ، میں نے اپنا بچہ دنیا میں آنے سے پہلے کھو دیا، اللہ آپ کے دونوں بچوں کو سلامت رکھے میں اس وقت جس تکلیف سے گزر رہی ہو اس کا کوئی بھی اندازہ نہیں لگا سکتا"

نوین کے کہنے پر شاہنواز اسے بیڈ پر بٹھا چکا تھا وہ اسی کا ہاتھ تھامے بیٹھا ہوا تھا۔۔ نوین کی بات سن کر وجیہ بھی افسردہ ہو گئی

"نوین تمہاری بھی غلطی ہے جب ایمر جنسی ہوتی تو قریب ہاسپٹل میں جایا جاتا ہے، یوں ضد نہیں کی جاتی کہ مجھے میری دوست کے پاس لے کر جاؤ، گھر سے قریب کتنے اچھے اور بڑے ہسپتال وجود تھے۔۔۔۔ جہاں فوری طور پر ٹریٹمنٹ دیا جاتا۔۔ تو یوں آج ہمیں پچھتانا نہیں پڑتا"

شاہنواز نرمی سے نوین کو اس کی غلطی کا احساس دلانے لگا

"یہ بھی میری غلطی ہے شاہنواز، اس سارے قصے میں کس کی غلطی ہے یہ آپ اچھی طرح جانتے ہیں۔۔۔ بات اچھے اور بڑے ہسپتال کی نہیں ہوتی نہ ہی بروقت ٹریٹمنٹ کی۔۔۔ بس میری بچے کی قسمت میں قتل ہونا لکھا تھا وہ بھی اپنے بھائی کے ہاتھوں"

نوین تلخی سے بولی تو شاہنواز خاموش ہو گیا جبکہ وجیہ نظریں چرانے لگی۔۔۔

وجیہ اور شاہنواز دونوں ہی آزاد سے بے حد خفا تھے نہ ہی اس کی بات سن رہے تھے نہ ہی اس سے بات کر رہے تھے

"آزاد اپنے یکے پر بہت شرمندہ ہے نوین، اس نے بالکل ایسا نہیں سوچا تھا"

صاف محسوس ہو رہا تھا وجیہ اپنی طرف سے بات بنا کر آزاد کی صفائی دے رہی ہے

"وجیہ آپ مجھے اس کی طرف سے ایکسپلینیشن مت دیں،، وہ کتنا شرمندہ ہے اس کا اندازہ مجھے ہو چکا ہے ایک بھی دفعہ جو آیا ہوں مجھ سے معافی مانگنے مگر میں آپ کو یا کسی دوسرے کو بلیم نہیں کر رہی جو سچ ہے وہ یہ ہے کہ آزاد نے میرا بہت بڑا نقصان کیا ہے"

پلکیں جھپک کر وہ اپنی آنکھوں کی نمی صاف کرتی ہوئی بولی تو شاہنواز اور وجیہ دونوں ہی خاموش ہو گئے

"اچھا بتاؤ کیا کھانے کا موڈ ہو رہا ہے کیا بناؤں تمہارے لئے کک سے"

وجیہ بات بدلتی ہوئی نوین سے پوچھنے لگی

"ابھی تو کوئی لائٹ سی ہی چیز لو گی ڈاکٹر کے ڈائنٹ چارٹ کے مطابق۔۔۔ آپ حنین کو میرے پاس بھیج دیں۔۔۔ میں ریسٹ کرنا چاہتی ہوں وہ بھی تھکی ہوئی ہے یہاں میرے پاس ہی ریسٹ کر لے گی"

نوین کو ابھی بھی آزاد کی طرف سے خطرہ تھا اور وہ نہیں چاہتی تھی کہ حنین اپنے کمرے میں اکیلی رہے۔۔۔ نوین کی بات پر وجیہ سر ہلا کر روم سے باہر نکل گئی اور شاہنواز اٹھ کر روم کا دروازہ بند کرتا ہوا نوین کے پاس آکر بیٹھا



حنین اپنے روم میں آکر شاور لینے چلی گئی وہ کل سے ہی ہاسپٹل میں نوین کے ساتھ موجود تھی۔۔۔  
نوین کی حالت پر نہ صرف اس کا دل دکھا تھا بلکہ اسے آزہاد کی وجہ سے شرمندگی بھی ہوئی تھی اور اب  
اسے آزہاد پر غصہ بھی آنے لگا۔۔۔ آزہاد اس کی بہن کے ساتھ اس حد تک برا کر سکتا ہے حنین کو  
آزہاد سے ایسی امید ہرگز نہیں تھی حنین ٹاول سے بال خوش کرتی ہوئی باہر نکلی تو آزہاد کو اپنے کمرے  
میں موجود پایا شاید وہ اسی وقت آفس سے گھر آیا تھا

"کیسی ہو"

وہ حنین کے پاس آکر اس سے پوچھنے لگا کل والے واقعے کے بعد سے ان دونوں کا آمننا سامنا ہوا تھا

"خیریت تو تمہیں اس کی پوچھنی چاہیے جس کا تم نے نقصان کیا ہے"  
حنین آزہاد کو دیکھ کر طنز کرتی ہوئی بولی کیونکہ اس نے نوین کا نقصان کر کے اس کا بھی دل دکھایا تھا

"مما اور ڈیڈ کی طرح تمہیں بھی یہی لگ رہا ہے کہ میں غلط ہوں"

آزہاد اس کو طنز بھرا لہجہ نظر انداز کرتا ہوا پوچھنے لگا

"تم ابھی بھی اپنی غلطی نہیں مانو گے آزہاد جانے انجانے میں ہی سہی مگر تم سے نقصان ہوا ہے۔۔۔  
تمہیں ایک پل کے لئے ذرا بھی خیال نہیں آیا آپ کی کنڈیشن کا" حنین افسوس سے اس کو دیکھ کر  
پوچھنے لگی

"میں نے اسے پُش نہیں کیا تھا،، میں سچ بول رہا ہوں اتنی بڑی بات بالکل جھوٹ نہیں بولوں گا۔۔۔ اس کے ساتھ جو بھی کچھ ہوا ہے اس کی قصور وار وہ خود ہے بہت بڑی گیم پلانر ہے تمہاری بہن، صرف مجھے میرے ماں باپ اور تمہاری نظروں میں گرانے کے لیے وہ اس حد تک گر گئی ہے اس نے اپنا بچہ گرا دیا یا پھر یہ کہ اسے یہ بچہ چاہیے ہی نہیں تھا اس وجہ سے اسی وجہ سے اس نے ایک تیر سے دو شکار کیے"

آزہاد کو یہی بات سمجھ میں آئی تھی اور یہی حقیقت اس نے شاہنواز اور وجیہ کو بھی بتانے کی کوشش کی تھی مگر اس کی بات سمجھنے کی بجائے وہ دونوں الٹا اسی پر برہم ہو گئے تھے اب وہ حقیقت حنین کو بتا رہا تھا

"آزہاد تمہیں معلوم ہے تم میری بہن کے بارے میں کیا بول رہے ہو۔۔۔ کیا الزام لگا رہے ہو تم آپنی پر،، کوئی بھی عورت اتنی گری ہوئی نہیں ہو سکتی کہ وہ خود اپنے بچے کو نقصان پہنچائے۔۔۔ مجھے تمہاری سوچ پر افسوس ہو رہا ہے،، حیرت ہو رہی ہے مجھے آپنی سے تمہاری اس قدر نفرت کو دیکھ کر۔۔۔ کہ تم اپنا کیا دھرا لٹا میری بہن کے اوپر تھوپ کر اسے قصور وار ٹھہرا رہے ہو۔۔۔ شرم آئی چاہیے تمہیں"

حنین غصے میں سخت لہجہ اختیار کرتی ہوئی بولی اور اپنی آنکھیں صاف کرنے لگی تب آزہاد نے اس کے قریب آ کر اس کے دونوں بازو تھامے

"آج مجھے بھی افسوس ہو رہا ہے یہ دیکھ کر کہ تمہارے دل میں میرے لئے کتنی محبت ہے، کتنا یقین کرتی ہو تم میرا۔۔۔ تمہاری بہن بدلے کی آگ میں بالکل اندھی ہو چکی ہے وہ ایک گھٹیا لڑکی ہے اور بہت جلد اس کی اصلیت تمہارے اور ڈیڈ کے سامنے لے کر آؤں گا"

آزہاد نے حنین کو بوٹے ہوئے جھٹکے سے اس کے بازو چھوڑے

"ٹھیک ہے جو تمہیں کرنا ہے تم کرو مگر جب تک کے لیے مجھے اپنی شکل مت دکھاؤ، کل تم ہی نے کہا تمہانہ کہ تمہیں اچھا نہیں لگے گا کہ میں تمہاری وجہ سے ہرٹ ہو یا پھر مجھے کوئی تکلیف پہنچے مگر آج تم اپنی باتوں سے مجھے ہرٹ کر رہے ہو تکلیف دے رہے ہو۔۔۔ یہاں سے چلے جاؤ پلیز"

حنین کا مزید دل دکھنے لگا وہ روتی ہوئی بولی آزاد ایک سنجیدہ نظر اس روتے ہوئے چہرے پر ڈال کر اس کے کمرے سے باہر نکل گیا

آزہاد غصے میں حنین کے کمرے سے نکلا، ارادہ اس کا اپنے کمرے میں جانے کا تھا مگر اس نے شاہنواز کو نوین کے کمرے سے وجیہ کے روم میں جاتا دیکھا تو نوین کے روم میں آیا وہ بیڈ پر لیٹی ہوئی تھی۔۔۔ آزاد کو دیکھ کر تکیہ سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئی

"کیسا فیل کر رہے ہو آزاد رونا تو نہیں آ رہا تمہیں" وہ مسکراتی ہوئی آزاد سے پوچھنے لگی

"میں نے یہی فیمل کیا ہے نوین کہ تم میری سوچ سے بھی زیادہ نیچ اور گھٹیا لڑکی ہو۔۔۔ اپنی وقتی جیت پر زیادہ خوش مت ہو۔۔۔ تم جانتی نہیں ہو تم نے کس سے ٹکر لے کر بے وقوفی کی ہے۔۔۔ بہت جلد تمہارا یہ مکرہ چہرہ ڈیڈ اور تمہاری بہن کے سامنے لاو گا۔۔۔ روگی تو تم وہ بھی آنسوؤں سے"

آزہاد نوین کو بولتا ہوا کمرے سے نکل گیا اور نوین مسکرا کر سر نفی میں ہلاتی ہوئی بیڈ پر لیٹ گئی

"آپ کب سو کر اٹھی آپ مجھے اٹھا لیا ہوتا"

نوین نے کل رات کو شاہنواز کو وجہ کے پاس بھیج کر حنین کو ضد کر کے اپنے پاس کمرے میں سلایا تھا

"تم کافی گہری نیند سو رہی تھی تھک گئی ہوگی نا۔۔۔ میں نے پریشان جو کر دیا تمہیں"

نوین کو ایک دم اپنی چھوٹی بہن پر ڈھیر سارا پیار آیا وہ اس کا گال تھپتھپاتی ہوئی بولی

"کیسی باتیں کر رہی ہیں آپ، کوئی پریشان نہیں کیا آپ نے،، پریشان کیا ہوتا تو وہ پریشانی اس تکلیف کے آگے کوئی معنی نہیں رکھتی جو تکلیف آپ نے اٹھائی"

حنین بیڈ سے اٹھ کر بیٹھی اور نوین کو دیکھتی ہوئی بولی تو نوین افسردہ ہو گئی

"تم نے دیکھا ہنی کتنا جانور صفت انسان ہے یہ آزاد، میں تمہیں جیسی اس جنگلی سے اس کی شر سے بچانا چاہتی ہوں۔۔۔۔ مجھ سے نفرت کی انتہا دیکھی، اس انسان نے اپنے ہی باپ کی خوشی کا خیال نہیں کیا اور کیسے میرے اور شاہنواز کے بچے کو"

نوین نے افسردگی سے بوٹے ہوئے اپنی آنکھیں بند کی

"آپ وہ عمل اس سے جان بوجھ کر نہیں ہوا تھا غصے میں انسان کیا کچھ کر جاتا ہے اسے معلوم نہیں ہوتا۔۔۔ آپ پلیز آزاد کو معاف کر دیں"

حنین نے چھوٹی سی کوشش کی تھی کہ وہ نوین کا دل آزاد کی طرف سے صاف کر سکے نوین نے حنین کی بات سن کر اپنی آنکھیں کھولی

"تمہیں اس سے اتنی ہمدردی کیوں ہو رہی ہے ہنی، اس کا میرے ساتھ سلوک دیکھ کر تم چاہ رہی ہو کہ میں اسے معاف کر دوں، میری بات غور سے سنو تمہارے دل میں اس کے لیے یہ نرم گوشہ پیدا ہونا، بہت غلط علامت ہے میں ہرگز نہیں چاہؤ گی کہ وہ ساری زندگی تمہارے گلے کا طوق بن کر رہے۔۔۔"

میری کنڈیشنر اسٹیل ہو جائے تو فوری اسٹیپ لوگی تمہارے لیے اور آزاد کو تمہاری طرف سے خلع کا نوٹس بھیجا کر یہ معاملہ یہی رفع دفع کرو گی۔۔۔ تمہیں اس کے لیے ایگری ہونا پڑے گا اگر تم اپنی بہن سے محبت کرتی ہو تو"

نورن اب آنکھوں میں سختی لائے حنین کو کہنے لگی کیونکہ حنین کی آنکھیں جو کہنا چاہ رہی تھیں نورن چاہ کر بھی وہ بات نہیں سننا چاہتی تھی اور نورن کو اندازہ تھا حنین ڈر کے مارے اپنے منہ سے کچھ نہیں بولے گی

"آپی میں نے ہمیشہ آپ کی بات مانی ہے جو آپ نے چاہا ویسے ہی کیا، میں نے ہمیشہ کوشش کی میری بات سے آپ کا دل نہ دکھے کیونکہ مجھے معلوم ہے آپ نے ہی مجھے پالا ہے مگر پلیر آپی آپ مجھے آزاد سے الگ مت کریں اس نے بے شک مجھ سے زبردستی نکاح کیا ہے مگر میں اس کے ساتھ رہنا چاہتی ہوں میں جانتی ہوں، وہ آپ کو پسند نہیں ہے مگر آپ مجھ سے تو محبت کرتی ہیں نہ تو پھر میری خوشی کی خاطر آپ اسے مجھ سے جدا مت کریں۔۔۔ اس کے بدلے میں آپ جو کچھ گئیں میں وہ مانو گی بلکہ ہمیشہ آپ کی ہر بات مانو گی پلیر آپی اس کا اور میرا رشتہ قائم رہنے دیں"

حنین بیشک آزاد سے خفا تھی آزاد کے عمل سے اس کا دل دکھا تھا، اس کا ہی نہیں سب کا مگر وہ اس سے اپنا رشتہ پھر بھی نہیں توڑ سکتی تھی نورن کی آنکھوں میں تنہی اور لہجے میں سختی دیکھ کر بھی اس نے ہمت نہیں ہاری بلکہ آج اس نے نورن کے سامنے آزاد کے لیے اپنی فیلنگز شیئر کر دی۔۔۔ دوسری طرف اب نورن خاموشی سے حنین کو روتا ہوا دیکھ رہی تھی وہ اس کی آنکھوں میں آزاد کے لیے محبت تو پرسوں ہی دیکھ چکی تھی مگر نورن کو نہ جانے کیوں علم تھا حنین کبھی بھی ڈر کر اپنی محبت کا اقرار اس کے سامنے ہرگز نہیں کرے گی کیونکہ وہ جانتی بھی ہے نورن آزاد کو ناپسند کرتی ہے مگر آج یہاں وہ غلط ثابت ہوئی تھی۔۔۔۔ اس کی چھوٹی بہن آزاد کے لیے اس کے سامنے رو رہی تھی

(تو تم یہاں بازی لے گئے آزاد۔۔۔ مگر اپنی بار تو نوین مرزا بھی تسلیم نہیں کرے گی)"  
نوین نے تلخی سے سوچتے ہوئے اپنا سر جھٹکا

"اگر تم ایک گھٹیا انسان کے ساتھ رہنا چاہتی ہو تو پھر میں کیا کر سکتی ہو مگر اس کے بدلے میں تمہیں  
میری ایک شرط ماننی پڑے گی"  
نوین چہرے پر پتھریلے تاثرات لاتی ہوئی بولی تو حنین رونا بند کر کے نوین کو دیکھنے لگی جیسے اس کی شرط  
جاننا چاہ رہی ہو

"اور وہ شرط یہ ہے کہ تم دو سال تک آزاد کو اس کا شرعی حق نہیں دوں گی۔۔۔ مطلب صاف ہے  
اگر وہ بہت زیادہ کلوز ہونا چاہے تب تمہیں اسے منع کرنا گا اور اگر تم نے ایسا نہیں کیا یا آزاد نے تم  
سے زبردستی کی اور تم نے اسے نہیں روکا تو پھر میں جو کہوں گی تمہیں وہ ماننا پڑے گا"  
نوین بہت آرام سے حنین کو اپنی شرط بتانے لگی اور حنین سکتے کی کیفیت میں اپنی بہن کو دیکھنے لگی

"یہ کیسی شرط ہے آپی یہ کیسے ممکن ہے وہ شوہر ہے میرا اگر آزاد خود"  
حنین نے حیرت زدہ ہو کر نوین کے آگے بولنا چاہا تو اس نے ہاتھ کے اشارے سے اسے روکا

"یہ اگر مگر نہیں کرو میرے سامنے، ابھی تم نے خود ہی بولا ہے کہ بدلے میں، میں جو چاہوں گی تم  
وہ مانو گی۔۔۔ تمہیں مجھ سے کتنی محبت ہے ہنی، اتنی محبت تو ہوگی کہ تم میری اس بات کا احترام کرو

اب دیکھنا یہ ہے کہ جس کے لیے تم میرے سامنے اتنے آنسو بہا رہی ہو وہ تمہاری اس خواہش کا کتنا احترام کرتا ہے۔۔۔ ایک ہی کام کے لیے تو شادی نہیں کی نہ اس نے،، اب تم اپنے کمرے میں چلی جاو۔۔۔ میں تھوڑی دیر اکیلی ریست کرنا چاہتی ہوں"

نورین نے بیڈ پر لیٹ کر کمفرٹر منہ تک اوڑھ لیا اور حنین خاموش بیٹھی اس کی شرط کے بارے میں سوچنے لگی

---

کل حنین سے ملاقات کے بعد وہ اپنے فلیٹ میں آگیا تھا۔۔۔ رات بھی گھر پہنچنے کی بجائے یہی رکا۔۔۔ ابھی وہ آفس سے واپسی پر بھی یہی اپنے فلیٹ میں آیا تھا

اس وقت وہ ٹیرس میں کھڑا سگریٹ پینے میں لگن تھا۔۔۔ اسے کل سے ہی بار بار نورین کا مسکراتا ہوا مکروہ چہرہ یاد آ رہا تھا جو کل سے ہی اس کے غصے کی وجہ بنا ہوا تھا

"کوئی عورت اتنا کیسے گر سکتی ہے کہ کسی دوسرے سے انتقام لینے کے لیے اپنے ہی بچے کو۔۔۔"

آزہاد سگریٹ پیتا ہوا سوچنے لگا

"ایک نمبر کی مکار اور جھوٹی عورت سب کے سامنے یہ ظاہر کر گئی کہ میں نے اسے دھکا دیا ہے"



آزہاد نے سگریٹ پیتے ہوئے تلخی سے سوچتے ہوئے اپنا سر جھٹکا اچانک ایک خیال اس کے دماغ میں آیا

"جھوٹی اور مکار تو وہ ہے ہی یہ بھی تو ہو سکتا ہے اس نے پر یگننسی کا ہی جھوٹ بولا ہو آخر وہ کیوں ہنی کو بار بار اصرار کر رہی تھی کہ اسے اپنی فرینڈ کے پاس ہی جانا ہے یا پھر واقعی وہ پریگنٹ ہو ابھی بچہ نہیں چاہتی ہوں ایسا کر کے اس نے سب کی نظروں میں مجھے بھی گرا دیا اور اپنا مطلب بھی پورا کر لیا۔۔۔ آخر کوئی تو وجہ ہو گی جو وہ اپنی سہیلی کے پاس جانے کا اصرار کر رہی تھی یہ تو معلوم کرنا ہی پڑے گا"

آزہاد نے سوچتے ہوئے سگریٹ کا ٹکڑا پھینکا اور پاکٹ سے موبائل نکال کر نمبر ڈائل کرنے لگا

"واجد ایک ماہ پہلے تم نے ڈیڈ اور نوین کو کس میٹرنٹی ہوم میں جاتا ہوا دیکھا تھا کونسی ڈاکٹر ہوتی ہے وہاں پر"

واجد کے جواب پر آزہاد نے غصے سے دانت پیسے لازمی دال میں کچھ کالا تھا

"سنو نوین مرزا کے بارے میں مجھے ایک ایک ڈیٹیل چاہئے یہاں آفس سے پہلے اس نے اور کہاں پر جاب کی ہے اس کے دوست احباب ملنے ملانے والے کالج اسکول فرینڈز سب کے بارے میں مجھے معلومات دو"

آزہاد نے واجد سے بات مکمل کر کے اپنا سیل فون پاکٹ میں رکھا اور روم میں آکر کار کی کیز اٹھاتا ہوا فلیٹ سے باہر نکل گیا

---

"جی فرمائیے کس سلسلے میں ملنا ہے آپ کو"

ڈاکٹر شہلا نے اپنے سامنے بیٹھے نوجوان سے پوچھا جو کہ اپنے موبائل میں مصروف تھا

"میری گرل فرینڈ کی پرگننسی کو فور منتھس ہو گئے ہیں کوئی بھی ڈاکٹر اسکے ابورشن کے لئے ریڈی نہیں

سب کا کہنا ہے کہ کافی رسک ہے میں چاہتا ہوں آپ میری ہیلپ کریں"

سامنے بیٹھے نوجوان نے موبائل سے اپنی نظر ہٹا کر بغیر جھجھکے اپنا مسئلہ ڈاکٹر شہلا کو بتایا اور ڈاکٹر شہلا

سے ان کی مدد چاہی

"دیکھیے مسٹر سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ آپ اپنی وائف کے متعلق نہیں گرل فرینڈ کے متعلق

بات کر رہے ہیں۔۔۔ ہم ایسے کیس میں ہاتھ نہیں ڈالے اس طرح ہاسپٹل کی ریپوٹیشن خراب ہوتی

ہے اور دوسری اہم بات فور منتھ پرگننسی اس ناٹ آری اسٹیج۔۔۔ یہ واقعی رسکی ہے میں اس سلسلے

میں آپ کی کوئی مدد نہیں کر سکتی"

ڈاکٹر شہلا نے اپنے سامنے بیٹھے اس نوجوان کو دیکھتے ہوئے جواب دیا جس کے برانڈ کپڑوں اور ہاتھ میں

پکڑے مہنگے موبائل سے اس کی مالی حیثیت کا اندازہ لگایا جا سکتا تھا۔۔۔

ڈاکٹر شہلا کی بات سن کر اس نوجوان نے اپنی پوکیٹ سے نوٹوں کا ایک موٹا بندل نکال کر ٹیبل پر رکھا۔۔۔ ڈاکٹر شہلا نے ایک نظر ٹیبل پر پڑے 5000 کے نوٹوں کے بندل کو دیکھا اور پھر اس نوجوان کو جواب ڈاکٹر شہلا کی طرف دیکھ رہا تھا

"آپ کیا سمجھ رہی ہیں میں ان پیسوں کی لالچ میں آکر اپنے پروفیشن سے بے ایمانی کروں گی" وہ اماؤنٹ کافی زیادہ تھی مگر شہلا کو یہ سب بولنا پڑا۔۔۔ اس نوجوان نے دوبارہ ایک اور ایسا ہی بندل نکال کر ٹیبل پر رکھا

"بے ایمانی کیسی ڈاکٹر، یہ تو ایڈوانس پیمنٹ ہے بس میں چاہتا ہوں کہ آپ میری ہیلپ کریں اور میری گرل فرینڈ اور مجھے اس پریشانی سے نجات دلائیں"

اب کی بار وہ نوجوان پیسوں کے ساتھ ساتھ خود بھی انسٹ کرنے لگا

"دیکھیں آپ سمجھنے کی کوشش کریں یہ واقعی رسکی ہے"

ڈاکٹر شہلا نے ٹیبل پر پڑے پیسوں کو دیکھتے ہوئے ایک بار پھر اس نوجوان کو سمجھانا چاہا

"آپ اس کی ٹینشن مت لیں، چاہے تو آپ ابھی مجھ سے کسی بھی پیپرز پر سائن لے سکتی ہیں میں ریڈی ہو"

نوجوان اب پیسوں کا بندل ڈاکٹر شہلا کی طرف سرکاتا ہوا بولا

"ٹھیک ہے پھر کل آپ میرے پاس پیشنٹ کو لے آئیے گا۔۔۔۔ باقی کی اماؤنٹ میں کیس کرنے کے بعد اسی طرح کیش کی صورت۔۔۔۔"

ڈاکٹر شہلا نوٹوں کے بنڈل کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہنے لگی تو آزاد اپنے موبائل سے ویڈیو بنائی گئی ویڈیو چیک کرنے لگا۔۔۔۔ آزاد کے موبائل ست اپنی آواز سن کر ڈاکٹر شہلا کے ہاتھ سے رقم ٹیبل پر گری وہ غصے میں گھور کر آزاد کو دیکھنے لگی

"زلٹ کافی اچھا ہے اس کیمرے کا دیکھیں کتنی پیاری لگ رہی ہیں آپ اس طرح ٹیبل سے پیسے اٹھاتے وقت"

آزاد موبائل کی اسکرین رخ ڈاکٹر شہلا کی طرف کرتا ہوا مسکرا کر بولا

"کس نیوز چینل کی رپورٹنگ کر رہے ہو تھے تم"

ڈاکٹر شہلا غصے میں آزاد کو دیکھتی ہوئی پوچھنے لگی

"کیوں اب آپ الٹا مجھے پیسے دیں گیں۔۔۔ گھبرائیے نہیں میں کسی نیوز چائل کا نمائندہ نہیں ہوں"

آزاد مسکرا کر نوٹوں کا بنڈل واپس اپنی پاکٹ میں رکھتا ہوا بولا

"میں تمہاری ہیلپ کر رہی تھی اور تم۔۔۔ کیا چاہتے ہو مجھ سے"

ڈاکٹر شہلا کو اس نوجوان پر کافی غصہ آ رہا تھا

"یہ اچھی بات ہے کہ انسان فوراً کام کی بات پر آجائے"

اب آزاد اپنا موبائل بھی پاکٹ میں رکھتا ہوا بولا

"تو ڈاکٹر شہلا مجھے تمہاری مدد نہیں گواہی چاہیے جو کہ اگر تم نے نہیں دی تو یہ ویڈیو ایک چینل پر نہیں ہر نیوز چینل پر چلے گی۔۔۔ پھر واقعی تمہارے اس ہسپتال کے ساتھ ساتھ تمہاری رپوٹیشن کو بھی مٹی میں ملنے سے کوئی نہیں روک سکتا"

آزاد بالکل نارمل طریقے سے اپنا کام نہ کرنے کی صورت ڈاکٹر شہلا کو بھیانک نتائج سے آگاہ کرنے لگا

"کیسا لگا کومی بے بی کو عباس کا گھر"

عباس کا گھر مکمل ہو چکا تھا آج صبح وہ آزاد کو کال پر بتا کر کومل کو اپنے ساتھ اپنے گھر لے آیا تھا

"بہت پیارا ہے یہ، اب عباس اور کومی بے بی اس گھر میں رہے گے بہت مزہ آئے گا"

کومل تالیاں بجاتی ہوئی خوش ہو کر بولی

"نہیں اس گھر میں صرف عباس رہے گا کومی بے بی اپنے گھر میں رہے گی اپنی ماما ڈیڈ اور بھائی کے

ساتھ"

عباس اسے آرام سے سمجھانے لگا جس سے کومل کے چہرے پر مسکراہٹ غائب ہو گئی

"کومی بے بی تو تمہاری فرینڈ ہے نہ تم کومی بے بی کو اپنے ساتھ نہیں رکھو گے اپنے گھر میں"  
کومل ناراض ہوتی ہوئی اب اسے پوچھنے لگی

"فرینڈز ایک ساتھ ایک گھر میں نہیں رہتے، ایک ساتھ ایک گھر میں رہنے کے لئے فرینڈز کو ہسبینڈ اور  
وائف بننا پڑتا ہے اور کل جب کومی بے بی ٹھیک ہو جائے گی تب شاید عباس کومی بے بی کا دوست  
بھی نہ رہے۔۔۔ کومی بے بی اس سے ڈرنے لگے اس سے نفرت کرنے لگے"  
عباس غور سے کومل کا چہرہ دیکھتا ہوا اسے کہنے لگا

"کتنی مشکل باتیں کر رہے ہو تم کومی بے بی سے،، چھوٹا بے بی ایسی باتیں نہیں سمجھتا"  
کومل معصومیت سے عباس کو سمجھانے لگی

"چھوٹا بے بی کارٹون دیکھے گا عباس کے ساتھ"  
عباس کومل کو دیکھتا ہوا پوچھنے لگا جس پر کومل نے سعادت مندی سے اقرار میں گردن ہلائی

عباس اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے ایک کمرے میں لے آیا

جہاں فرنیچر کے نام پر صرف ایک صوفہ موجود تھا کومل کو صوفے پر بٹھاتا ہوا وہ کمرے کا دروازہ بند کرنے لگا اور اپنا موبائل نکال کر ایک ویڈیو لگائی موبائل کومل کے ہاتھ میں پکڑا دیا تو وہ ویڈیو کو غور سے دیکھنے لگی

وہ کوئی کارٹون کی ویڈیو ہرگز نہیں تھی بلکہ کسی مووی کا کلپ تھا اس ویڈیو میں ایک لڑکی اور دو لڑکے موجود تھے وہ تینوں باتیں کر رہے تھے کومل غور سے ویڈیو دیکھنے لگی اور عباس کومل کو دیکھنے لگا

اچانک کومل کے چہرے کے تاثرات تبدیل ہونے لگے کیونکہ وہ لڑکے اس لڑکی کو پکڑ کر زبردستی بیڈ پر لٹا رہے تھے کومل کی آنکھوں کی پتلیاں ایک جگہ ٹھہر گئی ماتھے پر پسینے آنے لگے اور نچلے لب لرزنے لگا

"کیا اس کے ساتھ بھی اسی طرح ہوا تھا کومل"  
عباس جھک کر کومل کے کان میں پوچھنے لگا۔۔

کومل نے اسے دیکھ کر موبائل دور پھینکا کیونکہ ویڈیو میں اس لڑکی کی شرٹ پھاڑی جا رہی تھی۔۔۔ کومل نے اپنے دونوں ہاتھ کراس بنا کر سینے پر رکھے اب وہ دونوں پاؤں اوپر کر کے صوفے پر بیٹھ گئی اس کے چہرے پر ابھی بھی خوف طاری تھا جیسے اسے کچھ یاد آ رہا تھا

"بتاؤ کومل وہاں اور کیا دیکھا تم نے"

عباس نے ڈری سہمی کومل کا کندھا پکڑا تو وہ فوراً صوفے سے اٹھ کر کھڑی ہو گئی

"نہیں اسے چھوڑ دو تم اس کے ساتھ ایسا کیسے کر سکتے ہو، تم تو مجھ سے ---"

وہ خوفزدہ نظروں سے عباس کو دیکھتی ہوئی بولی

عباس صوفے سے اٹھ کر کومل کے قریب آیا اور کومل کو دوبارہ صوفے پر دھکا دیا، کومل نے جلدی سے اٹھنے کی کوشش کی تاکہ وہ یہاں سے فرار ہو سکے مگر عباس نے کومل کے دونوں پاؤں کھینچ کر اسے دوبارہ لٹا دیا

"اسی طرح پاؤں پکڑے تھے ناں ان میں سے ایک نے"

بوٹے ہوئے عباس کے چہرے پر عجیب اذیت کے آثار نمایاں تھے

"اُسید نہیں اسکو چھوڑ دو پلیر اس کو چھوڑ دو"

کومل روتی ہوئی زور زور سے چیخنے لگی



عباس اس کے اوپر جھکنے لگا تو وہ پوری قوت سے اسے دھوکہ دیتی ہوئی بھاگنے لگی مگر روم کا دروازہ لاک تھا عباس کو مل کے قریب پہنچا وہ عباس کو خوفزدہ نظروں سے دیکھ رہی تھی عباس نے جیسے ہی کوئل کا ہاتھ اپنی طرف کھینچا کوئل اس کی باہوں میں جھول گئی

---

"اچھا ہوا تم اپنے روم سے نکل کر آج خود کھانے کی ٹیبل پر آگئی"

وجیہ نے نوین کو دیکھ کر کہا تو نوین ہلکا سا مسکرا دی اس وقت کھانے کی میز پر وجیہ کے علاوہ شاہنواز اور حنین بھی موجود تھے

"کمرے میں اکیلے لیٹ کر دل مزید افسردہ ہو رہا تھا اس لئے سوچا سب کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھا لیا جائے" نوین کرسی پر بیٹھتی ہوئی بولی اس کے طنز پر شاہنواز اور حنین دونوں نے اسے دیکھا

کیونکہ جو شرط نوین نے حنین کے سامنے رکھی تھی وہ حنین کے لیے کسی امتحان سے کم نہیں تھی کل نوین کے کمرے سے جانے کے بعد وہ دوبارہ اس کے کمرے میں نہیں آئی تھی

جبکہ شاہنواز نوین کی بات پر اسے دیکھتا رہ گیا ایسے موقع پر جب اس نے اپنا بچہ کھویا تھا، شاہنواز تو اس کے ساتھ رہنا چاہتا تھا مگر نوین نے ہی اسے وجیہ کے پاس بھیجا وہ خود اپنی بہن کے پاس سونا چاہتی تھی تو پھر اسے یو نوین کا طنز کرنا سمجھ میں نہیں آیا

"بہت اچھے کیا جو ایسا سوچا اب بتاؤ کیا کھاؤ گی ایسا کرو یہ ویکٹیبل سوپ لے لو۔۔ حنین بیٹا بہن کو سوپ نکال کر دو"

وجیہ پرسوں سے ہی نوین کے کھانے پینے کا اچھی طرح خیال رکھ رہی تھی وجہ شاید یہی تھی کہ نوین کا آزاد کی وجہ سے نقصان ہوا تھا وہ اس نقصان کی تلافی اس کا خیال رکھ کر کر رہی تھی

"کومل نے کھانا کھا لیا وہ کہاں پر ہے"

جب سے شاہنواز آفس سے آیا تھا اسے کومل نظر نہیں آئی تھی اس لیے وہ وجیہ سے پوچھنے لگا

"عباس اسے اپنے ساتھ لے کر گیا تھا، آنے ہی والے ہو گئیں وہ دونوں"

وجیہ کھانا کھاتے کے ساتھ شاہ نواز کو بتانے لگی

"وجیہ میں نے آپکو پہلے بھی کہا تھا مجھے کومل کا یوں اس طرح اس لڑکے کے ساتھ باہر جانا پسند نہیں، کومل نے جانے کی ضد کی تھی، گھر میں اور کوئی اسے ٹائم نہیں دیتا، وہ لڑکا شریف ہے یا کومل اس سے ایچ ہو گئی ہے پلیز یہ سب باتیں مجھ سے مت کر لے گا اور آئندہ اس بات کا خیال رکھیے گا"

شاہنواز کا موڈ خراب ہو چکا تھا مگر وہ آرام سے وجیہ کو اپنی بات سمجھانے لگا

"اوکے ڈنر کے بعد میں عباس کو کال کر کے کہہ دیتی ہو وہ کومل کو گھر لے آئے"

وجہ شاہنواز کے تاثرات دیکھ بولی اب سب ہی خاموشی سے کھانا کھا رہے تھے

"بڑی خاموشی سے کھانا کھایا جا رہا ہے،، نخوست کے بادل ابھی تک چھٹے نہیں اس گھر سے " سب خاموشی سے ڈنر کر رہے تھے تب آزاد گھر میں داخل ہوا اور نوین کی طرف دیکھتا ہوا بولا

سب نے نظر اٹھا کر آزاد کو دیکھا وہ چہرے پر مسکراہٹ لائے گھر کے ایک ایک فرد کو دیکھ رہا تھا آج وہ دو دن بعد گھر کے اندر آیا تھا

"کھانا خاموشی سے ہی کھایا جاتا ہے آزاد اگر تم نے بھی ڈنر کرنا ہے تو چیئر پر آکر بیٹھ جاو اور خاموشی سے ڈنر کرو"

وجہ آزاد کو دیکھتی ہوئی نرمی سے بولی

"ڈنر تو بس اب مجھے ہی کرنا ہے بھوک بہت لگی ہے مگر اس طرح روکے پھیکے انداز میں ڈنر کرنے کا مزہ نہیں آئے گا۔۔۔ چلیں آج ڈنر کے ساتھ ساتھ ایک ڈراما بھی دیکھتے ہیں۔۔۔ یقیناً آپ سب لوگ بہت زیادہ انجوائے کریں گے"

آزاد ہال میں موجود بڑے سائز کی ایل۔ای۔ڈی کے پاس جا کر اپنی پاکٹ سے یو۔ایس۔بی نکال کر ایل۔ای۔ڈی میں لگاتا ہوا بولا اور ٹیبل پر بالکل نوین کے سامنے والی کرسی پر بیٹھ گیا

اٹھا کر دے سکتا ہے" (Fried shrimp) "کیا کوئی مجھے فرائیڈ شریپ ( )  
 آزاد کے بولے پر حنین نے اس کو دیکھا اتفاق سے فرائیڈ شریپ پلیٹ میں اسی کے پاس رکھے تھے۔  
 -- آزاد کو پلیٹ پکڑتے ہوئے اس کی انگلیوں نے حنین کے نازک ہاتھوں کو چھوا تھا۔۔۔ وہ غور سے  
 حنین کے تاثرات دیکھ رہا تھا مگر حنین سب ہی کی طرح تجسس کے تحت ایل۔ای۔ڈی پر نظر جمائے  
 اسکرین کو دیکھنے لگی

"شہلا میں چاہتی ہوں تم ایک فیک رپورٹ بناؤ میرے لیے جس میں ڈیڑھ یا دو منٹ پر یگننسی شو کر دو۔۔۔  
 شاہنواز اس رپورٹ کو دیکھ کر ہمارے خوفیہ نکاح کا راز کھول سکتے ہیں ورنہ جہاں ایک سال گزر گیا ہے  
 مجھے لگ رہا ہے چند سال اور گزر جائے گے، میں ان سے فورس نہیں کر سکتی کہ سب کو ہمارے  
 نکاح بتائے مگر یہ رپورٹ دیکھ کر وہ خود کوئی اسٹیپ لینگے جو میرے لیے فائدے مند ہوگا اور یقیناً جب  
 اس کا مجھے فائدہ ہوگا تو تمہیں بھی فائدہ پہنچے گا کیونکہ تم میری فرینڈ ہو میرے مشکل میں کام آنے  
 والی۔۔۔ یہ پیمینٹ میں تمہیں صرف رپورٹ بنانے کی دے رہی ہوں اور اس ڈرامے کو جب بھی ختم کرنا  
 ہوگا تب میں تمہارے پاس دوبارہ آؤں گی"

ایل۔ای۔ڈی کی بڑی اسکرین پر جو ویڈیو چل رہی تھی ٹیبل پر بیٹھے ہوئے تمام افراد کی آنکھوں میں ویڈیو  
 کو دیکھ کر بے یقینی اور حیرت موجود تھی جبکہ نوین اپنی آنکھوں میں خوف سمائے اسکرین پر نظریں  
 جمائے ہوئی تھی

صرف ایک آزاد ہی تھا جو مزے سے ڈنر کو انجوائے کر رہا تھا اور کھانے سے بھرپور طریقے سے انصاف کر رہا تھا

کل ڈاکٹر شہلا نے اس شرط پر اسے یہ ویڈیو دی تھی کہ آزاد اپنے پاس سے اس کے سامنے وہ ویڈیو ڈیلیٹ کرے جو آزاد نے اس کی بنائی تھی۔۔۔ ڈاکٹر شہلا کے خود اپنے کروت ٹھیک نہیں تھے مگر وہ ہر دوسرے بندے کے کارنامے، جو اس کے پاس دو نمبر کام سے آتا تھا۔۔۔ اپنے کمرے میں گے کیمرے میں اپنے پاس حفاظت سے رکھتی

نوبین نے آنکھوں میں غضب ناک تاثرات سمائے آزاد کو دیکھا اب آزاد کھانا کھاتے ہوئے نظر اٹھا کر اسی کو دیکھ رہا تھا جیسے وہ آنکھوں ہی آنکھوں میں باور کرا رہا ہوں یہ تھا اس سے ٹکر لینے کا انجام

شاہنواز نے نوبین کی طرف دیکھا، کیا کیا نہیں تھا شاہنواز کی آنکھوں میں غصہ، شکایت، کڑچی کڑچی ہوتا اعتبار۔۔۔ نوبین اس سے نظریں چرا گئی شاہنواز ٹیبل سے اٹھ کر روم میں چلا گیا

نوبین کی نظر اب حنین پر پڑی وہ آنکھوں میں ملامت اور دکھ لیے اپنی بہن کو دیکھ رہی تھی نوبین کو اس سے بھی نظریں چرائی پڑی، حنین آنکھوں میں آئی نی صاف کرتی ہوئی ٹیبل سے اٹھ کر اپنے روم کی طرف چلی گئی تو آزاد مسکراتا ہوا سر نفی میں ہلا کر سوفٹ ڈرنک پینے لگا

نوین نے اب کی بار وجیہ کو دیکھا تھا اس کی آنکھوں میں صرف اور صرف نوین کے لیے ناگواری تھی۔۔۔  
 آج وجیہ کو اس کے لیے اپنی رائے بدلنی پڑی وہ اسے ایک سلجھی ہوئی اور محبت کرنے والی لڑکی لگتی  
 تھی مگر وہ ایک جھوٹی اور ڈرامے باز لڑکی تھی جو اسی کے بیٹے کو سب کی نظروں میں برا بنانے چلی  
 تھی۔۔۔ وجیہ نوین کو جس انداز میں دیکھ رہی تھی نوین کی بے ساختہ شرمندگی سے نظریں جھک گئی۔۔  
 وجیہ کو بھی اب وہاں رکنا بے مقصد لگا اس لیے وہ بھی ویل چیئر چلاتی اپنے کمرے میں چلی گئی

نوین دوبارہ نظر اٹھا کر اپنے سامنے بیٹھے آزاد کو دیکھا اب اس کی آنکھیں غصے اور ضبط سے سرخ ہو رہی  
 تھی وہ دوبارہ قہر برساتی نظروں سے آزاد کو دیکھ رہی تھی

"کیسا فیل ہو رہا ہے یقیناً تمہیں رونا آ رہا ہے"

آزاد سنجیدگی سے نوین کو دیکھتا ہوا پوچھنے لگا۔۔۔ نوین نے آزاد کو دیکھا آزاد کی آنکھیں صاف اس کا  
 مذاق اڑا رہی تھی

"یہ تم نے میرے ساتھ نہیں اپنے ساتھ بہت برا کیا ہے آزاد، میں تمہیں چھوڑوں گی نہیں" نوین  
 دانت پیستی ہوئی آزاد سے بولی باوجود ضبط کے اس کی آنکھوں نم ہونے لگی

"ارے تم تو واقعی رونے لگ گئی"

آزاد اس کا مذاق اڑاتا ہوا اب کی بار ہنسا

"آج تک تم نے ڈیڈ کو ایک لونگ اور کئیرنگ ہسبنڈ کے روپ میں دیکھا ہوگا۔۔۔ آج تم مسٹر شاہنواز کا ایک الگ روپ دیکھو گی۔۔۔ دل کو تھوڑا زیادہ مضبوط کر کے اپنے کمرے میں جانا ہوگا تمہیں"

آزہاد کو چار دن پہلے اپنے منہ پر پڑنے والا شاہنواز کا وہ تمپھڑ یاد آیا۔۔۔ جو شاہنواز نے اس کو نٹے کی حالت میں مارا تھا۔۔۔ وہ تمپھڑ یاد کر کے آزہاد کو ایک بار پھر ہنسی آنے لگی۔۔۔ اس لیے وہ نوین کو مشورہ دیتا ہوا بولا

"دل کو تو اب تمہیں بھی مضبوط کرنا ہوگا۔۔۔ جو آج تم نے میرے ساتھ کیا ہے، میں خاموش ہرگز نہیں بیٹھوں گی"

نوین کا اپنے سامنے بیٹھے اس شخص کو دیکھ کر خون کھولے لگا تھا

"خاموش تو اب میں بھی نہیں بیٹھوں گا۔۔۔ بہت دن عیش کر لی تمہاری بہن نے، اور بہت ڈرامہ دیکھ لیا سب نے تمہاری جھوٹی پرگینسی کا۔۔۔ اب میں تمہیں بناؤ گا سچی مچ کی خالہ۔۔۔ مطلب اپنے بچوں کی خالہ"

وہ نوین کو آنکھ مار کے کمینگی سے مسکراتا ہوا بولا اسکی اس مسکراہٹ پر نوین کھول کر رہ گئی

"دیکھو نوین انسان کو ایک حد تک زلالت کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔۔۔ مگر کیا ہے نہ تمہارا قصور نہیں ہے تم اپنی عادت سے مجبور ہو۔۔۔ جو تم سے پیار کرنے کا دعویٰ کرتے ہیں مطلب میرے ڈیڈ اور تمہاری

بہن،، وہ اب تک تمہاری نیچر نہیں سمجھے ہیں جبکہ میں تمہاری رگ رگ سے واقف ہو گیا ہو۔۔۔ اگر تم اپنی حرکتوں سے باز نہیں آئی اور تم نے دوبارہ اپنی اوقات دکھائی۔۔۔ تو میری یہ بات ذہن نشین کر لو۔۔۔ ابھی میں نے صرف تمہارا اصلی چہرہ ڈیڈ اور ہنی کو دکھایا ہے مگر اب کی بار تمہاری کوئی بھی اونچی حرکت پر میں تمہیں نہ صرف اس گھر سے بلکہ ڈیڈ اور ہنی کی زندگی سے نکال دور پھینکوں گا۔۔۔ اب دفع ہو جاؤ میری نظروں کے سامنے سے "

آزہاد نے حقارت بھری نظر اس پر ڈالی اور لائٹر سے سگریٹ جلاتا ہوا اسموکنگ کرنے لگا تب اسکے موبائل پر عباس کی کال آنے لگی۔۔۔ وہ آج اسکی اجازت سے کومل کو اپنے ساتھ لے کر گیا تھا

نوبین آزہاد کی بات سن کر واقعی وہاں سے چلی گئی تھی اسے سمجھ میں نہیں آ رہا تھا وہ حنین اور شاہنواز کا کیسے سامنا کرے گی

"عباس کیا ہوا ہے کومل کو، میں نے اسے تمہارے ساتھ اس لیے بھیجا تھا کہ تم اس کی حفاظت کر سکتے ہو" آزہاد عباس کی کال سن کر فوراً ہسپتال آیا، کوریڈور میں ہی اسے عباس مل گیا آزہاد پریشان ہوتا ہوا بولا



"آزہاد جب کومل میری ساتھ میرے گھر سے آئی تھی تب تک وہ بالکل نارمل تھی پھر اچانک نجانے اسے کیا ہوا وہ مجھے پہچاننے سے انکار کرنے لگی اور مجھے اُسید کہہ کر پکارنے لگی اور چلاتی ہوئی بے ہوش ہو گئی۔۔۔۔ میں اسے گھر لانے کی بجائے یہاں اسپتال لے آیا"

عباس آزہاد کو بتانے لگا تو آزہاد کے چہرے پر فکر مندی کے آثار اور بھی زیادہ نمایاں ہو گئے وہ عباس کی بات سن کر کومل کے پاس ہسپتال کے روم میں آگیا

"بھائی"

کومل جو خوف سے ڈری سہمی بیڈ پر بیٹھی تھی روم میں آزہاد کو آتا دیکھ کر آزہاد کی طرف لپکی

"کومل میری جان کیا ہوا، پریشان مت ہوں میں آگیا ہوں"

آزہاد ڈری سہمی اپنی بہن کو گلے لگاتا ہوا پیار سے کہنے لگا

"بھائی مجھے یہاں کیوں لایا گیا ہے مجھے کیا ہوا ہے میں تو بالکل ٹھیک ہوں۔۔۔۔۔ ماما ڈیڈ کہاں پر ہیں، وہ میرے پاس کیوں نہیں ہیں ان دونوں کو بلائے بھائی"

کومل گھبراتی ہوئی آزہاد کو بول رہی تھی اور آزہاد اس کے انداز پر چونکا وہ بالکل نارمل لڑکی کی طرح بات کر رہی تھی نہ کہ کسی بچی کی طرح۔۔۔۔۔ وہ آزہاد کو کومی بے بی نہیں بلکہ اپنی بہن کومل لگی

"پریشان کیوں ہو رہی ہو ماما ڈیڈ گھر پر موجود ہیں، ہم تھوڑی دیر میں گھر چلتے ہیں بالکل ریلکس ہو جاؤ  
میں ہوں نا یہاں پر تمہارے پاس"  
آزہاد کو مل کو بولتا ہوں بیڈ پر بٹھانے لگا

"آپ تو یہاں پر موجود نہیں تھے نا آپ واپس پاکستان کب آئے۔۔۔ بھائی دیا تو ٹھیک ہے نا وہ  
ٹھیک کیسے ہو سکتی اس کے ساتھ تو اُسید نے۔۔۔"  
کو مل بولتی ہوئی آنکھیں بند کر کے اپنا سر دونوں ہاتھوں میں تھامنے لگی

"کو مل یہاں دیکھو میری طرف سب ٹھیک ہے تم پلیز دماغ پر زور مت ڈالو اپنے مائیڈ کو ریلیکس رکھو"  
آزہاد کو مل کا چہرہ تھام کر اسے سمجھانے لگا مگر وہ آزہاد کی بات سن کر وہ غشی میں چلی گئی

---

نوبین بہت مشکلوں سے ہمت جمع کر کے اپنے کمرے میں گئی سامنے راکنگ چئیر پر چہرے پر حد درجہ  
سنجیدگی لائے شاہنواز بیٹھا ہوا تھا

آج آزہاد نے اس کی پوزیشن سب کے سامنے ہی بہت اکورڈ کر دی تھی۔۔۔ اب اسے اپنے آپ کو  
کلیئر کرنا تھا نوبین چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی شاہنواز کے پاس پہنچی

نوبین سر جھکا کر شاہنواز سے کہنے لگی تو شاہنواز چھیڑ سے اٹھ کر کھڑا ہوا۔۔۔۔۔ نوبین سر اٹھا کر شاہنواز کو دیکھا ہی تھا کہ شاہنواز زوردار تمھیں نوبین کے گال پر جڑ دیا

اب کی بار شاہنواز نے اپنا ہاتھ دوبارہ فضا میں بلند کیا تو نوین نے ایک دم اپنا چہرہ پیچھے کر لیا۔۔۔ شاہنواز غصے میں نوین کو دیکھنے لگا اور اپنا ہاتھ نیچے کیا اب وہ غصے میں نوین کو گھور رہا تھا

"میرا مقصد صرف ہمارے نکاح کو سب کے سامنے لانا تھا شاہنواز اور کچھ بھی نہیں آپ قسم لے لیں"

نوین دوبارہ سر جھکا کر شاہنواز سے بولی۔۔۔ پڑنے والے تمھڑ کی شدت سے اس کا گال ابھی بھی جل رہا تھا

"ناجائز تعلق رکھا تھا میں نے تمہارے ساتھ یا تم سے افیئر چلایا تھا نکاح کیا تھا میں نے۔۔۔ اور اس نکاح کو فوری طور پر تم بھی سب کے سامنے نہیں لانا چاہتی تھی"

شاہنواز غصے میں غراتا ہوا نوین سے بولا

"مجھے معاف کر دیں شاہنواز پلیز مجھ سے ناراض مت ہوئے گا"

نوبین نے روتے ہوئے شاہنواز سے معافی مانگی اور اس کے گلے لگنا چاہا مگر شاہنواز نے اس کا بازو پکڑ کر اسے دھکا دیا جس سے وہ صوفے پر جا گری

"آزہاد کے ساتھ کیا گیم کھیلنا چاہ رہی تھی تم، نوبین اگر میں نے تمہیں اپنی بیوی بنایا ہے۔۔۔ تو یہ ہرگز مت بھولو کہ آزاد میرا بیٹا ہے میرا خون، اتنی سطحی سوچ رکھتی ہو تم میری اولاد کے لیے۔۔۔ آئندہ اگر آزاد کے خلاف تمہارے دماغ میں کچھ بھی پلا تو میں تمہیں کھڑے کھڑے فارغ کر دوں گا"

شاہنواز غصے میں نوبین کو بولتا ہوا کمرے سے باہر چلا گیا۔۔۔ اور نوبین اپنے گال پر ہاتھ رکھے اپنے آنسوؤں کو ضبط کرنے کی کوشش کرنے لگی

صبح کو مل کی آنکھ کھلی تو اس نے اپنے آپ کو اپنے ہی کمرے میں موجود پایا، رات کے پہر بھی اس کی بیچ میں آنکھ کھلی تھی تب اس نے اپنے کمرے میں وجیہ اور شاہنواز کو بھی دیکھا تھا وہ دونوں اسے گلے لگا کر باری باری پیار کر رہے تھے

اسے سمجھ میں نہیں آ رہا تھا وہ ایسا کیوں کر رہے ہیں تھوڑی دیر بعد دوائیوں کے زیر اثر اس کا دماغ دوبارہ غنودگی میں چلا گیا تھا۔۔۔ اس وقت آنکھ کھلنے پر اس نے اپنے بیڈ پر برابر میں آزاد کو بیٹھے دیکھا

"ڈیڈ اور ماما کہاں چلے گئے بھائی"

کومل اٹھ کر بیٹھتی ہوئی آزاد سے پوچھنے لگی

"ساری رات ڈیڈ اور ماما دونوں ہی تمہارے پاس موجود تھے، میں تو تھوڑی دیر پہلے آیا ہوں۔۔۔ کیسا فیل کر رہی ہو اب"

آزاد کومل کو دیکھتا ہوا اس کے بکھرے بال درست کرتا اسے پوچھنے لگا

"مجھے کچھ ہوا تھا نا بھائی، کچھ بہت عجیب سا۔۔۔ کیا ہوا تھا میرے ساتھ"

کومل اپنے بالوں سے آزاد کا ہاتھ پکڑ کر اس سے پوچھنے لگی۔۔۔ زیادہ کچھ تو نہیں مگر چند ایک دو عجیب سی حرکت اسے اپنی یاد آ رہی تھی جیسے چھوٹی بچی بن کر ری ایکٹ کرنا، کھلونوں کے ساتھ کھیلنا رو کر کسی بات کی ضد کرنا وہ شاید ایسا کچھ کرتی رہی تھی چند دنوں پہلے

"کچھ بھی نہیں ہوا تھا چند ماہ تک بس تمہاری طبیعت خراب ہو گئی تھی پر اب تم بالکل ٹھیک ہوں"

آزاد اس کا چہرہ تھام کر اسے بتانے لگا تھوڑی دیر پہلے ہی اس کی کومل کے سائیکس سے بات سے نکل چکی تھی اور آہستہ (Shocking period) ہوئی تھی۔۔۔ جس کے مطابق کومل اب (آہستہ اسے ساری باتیں یاد آتی جائے گی بس اسے ہر طرح کی ذہنی ٹینشن سے دور رکھا جائے اسی طرح کی چند ایک دو ہدایت اور بھی دی گئی تھی

"دیا میری دوست کیسی ہے بھائی" کومل آنکھوں میں آنسو لاتی ہوئی آزہاد سے پوچھنے لگی۔۔۔ آزہاد نے اس کے آنسو صاف کرتے ہوئے اس کا سر اپنے کندھے پر رکھا اور کومل کے کندھے کے گرد اپنا بازو حائل کیا

"اس کے بارے میں ہم بعد میں بات کر لیں گے کومل، اب تم زیادہ سوچو گی تو تمہاری طبیعت خراب ہوگی"

آزہاد اسے پیار سے سمجھانے لگا

"ڈیڈ نے دوسری شادی کیوں کی بھائی انہوں نے ایسا کیوں کیا"

کومل اب آزہاد کے کندھے سے سر اٹھا کر اسے پوچھنے لگی

نوین اسے روز ہی آکر یہ یاد دلاتی تھی کہ وہ اس کی دوسری ماما ہے نئی والی۔۔۔۔ شاید تبھی اسے نوین کی یہ بات یاد رہ گئی

"کومل میں کہہ رہا ہوں ناں یہ سب باتیں ہم بعد میں ڈسکس کر لیں گے ابھی تمہیں اپنے مائٹڈ کو بالکل ریلیکس رکھنا ہے"

آزہاد دوبارہ اسے نرمی سے سمجھانے لگا تب ہی دروازہ ناک ہوا وہ دونوں دروازے پر کھڑے عباس کو دیکھنے لگے۔۔۔ کومل عباس کو دیکھ کر بے ساختہ آزہاد کے سینے سے لگ گئی آزہاد کومل کی حرکت پر

چونکا

"کومل سے ملنے آیا تھا اس کی طبیعت کے بارے میں پوچھنے کے لئے کیا میں اندر آ جاؤ"

عباس دروازے پر کھڑا آزاد سے پوچھنے لگا چند دن پہلے اسے کومل کے کمرے میں آنے کی کسی سے اجازت نہیں لی تھی مگر اب صورتحال تھوڑی مختلف تھی وہ کومل کا اپنے آپ سے ڈر اچھی طرح سمجھ چکا تھا

"پوچھنے کی کیا ضرورت ہے اندر آ جاؤ۔۔۔ تم تو کومل کی سب سے اچھے دوست ہو"

آزاد عباس کو دیکھتا ہوا بولا تو عباس روم کے اندر داخل ہوا۔۔۔ وہ آزاد کے سینے سے لگی ابھی بھی عباس کو دیکھے جا رہی تھی عباس کومل کو دیکھتا ہوا سامنے رکھی کرسی پر بیٹھا، بے ساختہ کومل نے آزاد کی آستین کو مضبوطی سے پکڑ لیا

"کیا ہوا کومل عباس سے نہیں ملو گی دیکھو تمہارا فریڈ تم سے ملنے آیا ہے" آزاد نے کومل کو بوٹے ہوئے خود سے الگ کرنا چاہا مگر اس نے سختی سے اب آزاد کو پکڑے رکھا وہ آزاد سے الگ ہونے کو تیار نہیں تھی، وہ دیکھ عباس کو ہی رہی تھی عباس بھی اسے دیکھنے لگا

اسے وہ وقت یاد آیا جب ایک بار پہلے بھی وہ آزاد کے سینے سے لگی اسی طرح اسے اجنبیت سے دیکھ رہی تھی مگر جب کہ دیکھنے میں اور آج کے دیکھنے میں کافی فرق تھا اب اس کی آنکھوں میں ہلکا ہلکا خوف بھی ہلکورے لے رہا تھا شاید وہ عباس کو دیکھ کر کل اپنے ساتھ ہونے والا واقعہ یاد کر رہی تھی

"کون فرینڈ میں انہیں نہیں جانتی" کومل عباس کو دیکھتی ہوئی آزہاد سے بولی اس کی بات سن کر جہاں آزہاد کو حیرت ہوئی وہی عباس دکھ سے مسکرایا

"کومل جب تم بیمار تھی اکثر و بیشتر میں تمہیں ٹائم نہیں دے پاتا تب عباس نے تمہاری بہت کیئر کی ہے ایک اچھے دوست کی طرح" آزہاد نرمی سے کومل کو یاد دلاتا ہوا بولا۔۔۔ ڈاکٹر نے آزہاد کو بتایا تھا کہ بہت سی باتیں اسے یاد رہے گی بہت سی باتیں یاد دلانا پڑے گی

"چھوڑو آزہاد اب اسے کچھ بھی یاد نہیں آئے گا بس میں یہی دیکھنے آیا تھا اور تمہیں بتانے کے لئے کہ ایک دو دن میں، میں اپنے گھر میں شفٹ ہو جاؤں گا۔۔۔ جاکر آنٹی سے مل لیتا ہوں پھر آفس کے لئے بھی نکلنا ہے"

عباس اپنی بات مکمل کر کے کرسی سے اٹھا اور کمرے سے نکل گیا

آزہاد کو کومل کے بی ہیویر پر حیرت ہوئی اگر وہ نوین کو یاد رکھ سکتی ہے تو عباس کو کیوں نہیں۔۔۔ کہیں کچھ مسسنگ تھا یا کچھ گرڈ، جو آزہاد کو سمجھ میں نہیں آیا مگر وہ اس وقت کومل سے کچھ بھی پوچھ کر اسے مینٹلی اپ سیٹ نہیں کرنا چاہتا تھا



کومل اسی طرح اس کے گلے لگی ہوئی تھی تب وہ دشمنِ جان چلتی ہوئی کومل کے کمرے میں آئی کل تک وہ بھی اس کی شکل دیکھنے کی روادار نہیں تھی اور اپنے رویے سے آزاد کو کافی ہرٹ کر چکی تھی، مگر نہ جانے کیوں آزاد کا دل حنین کے معاملے میں اسے سزا دینے کی بجائے رعایت کرنے پر ہی اُکساتا تھا۔۔۔

"کیسی ہو کومل، ابھی کوثر سے تمہارے بارے میں معلوم ہوا تھا، تو سوچا تم سے مل لو"

حنین کومل کو دیکھتی ہوئی بیڈ کے پاس آکر کی تو کومل آزاد سے الگ ہو کر حنین کو دیکھنے لگی

"آپ"

کومل جیسے حنین کو دیکھتی ہوئی اسے پہچاننے کی کوشش کرنے لگی

"نہیں پہچانا تم نے مجھے، ہماری بات چیت اتنی تھی بھی نہیں شروع دن سے ہی۔۔۔۔ تم اپنے بھائی سے میرے بارے میں پوچھ لو وہ بتا دے گا تمہیں کہ میں کون ہوں"

حنین کومل کو دیکھتی ہوئی بولی تو آزاد کا دل چاہا کہ وہ اپنی بیوی کی معصومیت پر فدا ہی ہو جائے۔۔۔

کومل اب سوالیہ نظروں سے آزاد کو دیکھنے لگی

"ہمارے ڈیڈ کی سیکنڈ وائف کی چھوٹی سسٹر ہے یہ۔۔۔ اپنی بہن سے عادتوں میں بالکل مختلف، مگر اپنی بہن کو سب سے زیادہ چاہنے والی" آزاد حنین کو دیکھتا ہوا کومل سے حنین کا تعارف کرواتا ہوا بولا، اپنے تعارف پر ایک شکوہ بھری نظر حنین نے آزاد پر ڈالی

"اور بھی طنز کے تیر چلا لو اب تو تمہارا حق بنتا ہے۔۔۔ مگر اپنی بہن سے مکمل تعارف کرواؤ میرا" حنین آزاد کو دیکھتی ہوئی سنجیدگی سے بولی

"مجھے ایک حکیم نے منع کیا ہے کہ صبح صبح چھوٹے قد والی لڑکی کے منہ لگنے سے عقل گھسنے کا خطرہ ہوتا ہے"

حنین کی اجازت کی دیر تھی وہ اس کی ہائیٹ پر طنز کرتا ہوا بولا جس پر کومل حیرت سے آزاد کو دیکھنے لگی

"شاید میرا پورا تعارف کرواتے ہوئے تمہارے بھائی کو شرم آرہی ہے۔۔۔ میں صرف تمہارے ڈیڈ کی سیکنڈ وائف کی چھوٹی سسٹر ہی نہیں تمہارے بھائی کی بھی وائف ہوں" حنین کومل کو بول کر ایک نظر آزاد پر ڈال کر اپنے کمرے میں چلی گئی جبکہ کومل آزاد کو دیکھنے لگی مگر اب وہ کومل کا حیرت زدہ چہرہ دیکھ کر مسکرا رہا تھا

"ناراض ہو کر یہ اور بھی زیادہ پیاری لگتی ہے اس لیے سوچ رہا ہوں ابھی اسے ناراض ہی رہنے دو"

آزہاد بولتا ہوا کومل کے پاس، بیڈ سے اٹھا۔۔۔ اب اسے خود بھی آفس جانے کی تیاری کرنی تھی

---

"ہنی ایک بار میری بات سن لو پلیز"

کل رات شاہنواز کے رد عمل کہ بعد نوین اپنے کمرے سے باہر ہی نکلی تھی مگر شام میں وہ ہمت کر کے حنین کے کمرے میں چلی آئی

"اب کون سا جھوٹ بولے آئی ہیں آپ، آپی آپ کو ذرا بھی احساس ہے۔۔۔ کتنی گھٹیا حرکت کی ہے آپ نے،، خود تو معلوم نہیں آپ ابھی بھی شرمندہ ہیں کہ نہیں،، مگر آپ کی وجہ سے پورے گھر کے سامنے میں بہت شرمندہ ہوں۔۔۔ آپ کو ذرا بھی احساس ہے آپ نے کتنا بڑا بہتان لگایا ہے آزاد کے اوپر اور آپ کی وجہ سے میں نے اس کو کتنی باتیں سنائی۔۔۔۔ سر، وجہ آنٹی سب کیا سوچ رہے ہو گے آپ کے بارے میں،، آپ کے اس عمل کی وجہ سے میں سب لوگوں سے کتنی مشکل سے نظر ملا پاؤں گی آپ پلیز میرے روم سے چلی جائیں آپی"

حنین جو کہ رات سے بھری بیٹھی تھی نوین کا چہرہ دیکھ کر اس پر پھٹ پڑی

"میں سب سے معافی مانگ لوگی مگر خدا را تم تو میرے ساتھ یہ برتاؤ مت کرو، میں بہن ہو تمہاری بالکل اکیلی ہو گئی ہو پلیز ہنی یہ سب کچھ میں نے تمہارے لئے کیا ہے"

نوین اس کے پاس آکر پشیمان لہجے میں بولی

"جھوٹ، آپ ابھی بھی جھوٹ بول رہی ہیں آپ نے میرے لئے کچھ بھی نہیں کیا آپ نے سب کچھ طرف آزاد سے نفرت کے لیے کیا ہے اس کو نیچا دکھانے کے لیے، انتہا کا گرا ہوا کام کیا ہے آپ نے، مجھے شرمندگی ہو رہی ہے آج آپ کو اپنی بہن کہتے ہوئے"

حنین نوین سے کہتی ہوئی اسے روتا ہوا چھوڑ کر خود اپنے کمرے سے باہر نکل گئی

---

"کیا مینو ہے آج رات کے کھانے کا"

حنین کچن میں آئی تو صابرہ کو رات کے کھانے میں مصروف دیکھتی ہوئی پوچھنے لگی

بننا رہی ہو اور ساتھ ہی فش (Fried rice with chicken chilli) "کول میم کے کہنے پر )

گریوی۔۔۔ آپ کو کچھ اسپیشل کھانے کا دل چاہ رہا ہے تو آپ بتا دیں"

صابرہ مصروف انداز میں حنین سے پوچھنے لگی

"کچھ اسپیشل کھانے کا تو نہیں بنانے کا دل کر رہا ہے۔۔۔ فش گریوی کی بجائے فرائیڈ فش میں بنا دیتی ہو ایک دفعہ پہلے بھی بنا چکی ہو"

حنین کو یہاں رہتے ہوئے معلوم ہو گیا تھا سی فوڈز کے سارے ایٹم آزاد کے لئے بنائے جاتے ہیں یہ اسی کو پسند تھے۔۔۔ اس لئے آج حنین نے خود سے آزاد کے لئے فرائیڈ فش بنانے کا سوچا

"تجربہ کرنے کی ضرورت نہیں حنین، ایک رات کا کھانا ہی سب ساتھ بیٹھ کر کھاتے ہیں، تمہارا اگر خود سے کھانا بنانے کا دل چاہ رہا ہے تو بیشک دوپہر میں بنا لینا ابھی صابرہ کو کوکنک کر لینے دو"

حنین نے پلٹ کر دیکھا کچن کے دروازے کے ساتھ ویل چیئر پر وجیہ بیٹھی اس سے مخاطب تھی

اس کے لہجے میں کسی قسم کی سختی یا تلخی تو نہیں تھی مگر اس کا لہجہ نرمی سے بھی عاری تھا۔۔۔ وہ بنا تاثر کے حنین کو دیکھ رہی تھی۔۔۔ حنین اس کی بات سن کر اثبات میں سر ہلا کر خاموشی سے کچن سے چلی گئی

کھانے سے فارغ ہو کر وہ چاروں سیٹنگ روم میں بیٹھے تھے تو وہ حنین بھی جھجھکتی ہوئی وہی ان کے پاس آگئی اور ایک صوفے پر بیٹھ گئی

کھانے کی ٹیبل پر بھی نوین کے علاوہ وہ چاروں ہی موجود تھے۔۔۔ تب بھی حنین کسی کے بلاوے کا انتظار کیے بغیر خود سے کھانے کی ٹیبل پر آگئی تھی

نہیں کبھی بھی اسے یوں سب کے ساتھ بیٹھنے نہیں دیتی تھی۔۔۔ اس لیے وہ یہاں پر بیٹھی تھوڑی سی اجنبیت فیل کر رہی تھی۔۔۔ مگر آزاد کی فیملی ہی اس کی فیملی تھی اور اسے خود کو اس فیملی میں ایڈجسٹ کرنا تھا

آزاد معلوم نہیں کومل کے برابر میں بیٹھا ہوا آہستہ آہستہ اس سے کیا باتیں کر رہا تھا۔۔۔ اس نے صرف حنین کے روم میں آنے پر ایک نظر حنین کو دیکھا تھا اس کے بعد وہ مسلسل کومل سے ہی باتیں کر رہا تھا جبکہ شاہنواز وجیہ کے برابر میں بیٹھا ہوا کافی کے چھوٹے چھوٹے سپ لیتا ہوا اپنا موبائل دیکھ رہا تھا۔۔۔ وجیہ ہی کافی پیتے ہوئے ایک آدھ نظر حنین پر ڈال لیتی، مگر وہ نظر ایسی ہوتی جسے حنین نے اپنے آپ کو وجیہ کو مخاطب کرنے سے باز رکھا ہوا تھا۔۔۔ حنین خاموشی سے سر جھکا کر کافی کے چھوٹے چھوٹے سپ لینے لگی

"آپ کس بات پر مسکرا رہی ہیں کوئی لطیفہ تو سنایا نہیں کسی نے اس وقت"

شاہنواز ٹیبل پر اپنا موبائل رکھتا ہوا وجیہ کو دیکھ کر پوچھنے لگا تو حنین سمیت آزاد اور کومل کی توجہ بھی وجیہ کی طرف مندل ہوئی

"لطیفہ پر مسکرایا نہیں ہنسا جاتا ہے شاہنواز مگر میں آج اپنی فیملی کو دیکھ کر خوش ہو رہی ہو اور یہ مسکراہٹ اسی کی علامت ہے۔۔۔ کافی دنوں بعد ہم سب یوں مل کر بیٹھے ہیں ایک ساتھ تو بہت اچھا لگ رہا ہے مجھے"

وجیہ کی بات سن کر حنین کو اپنا آپ اس فیملی میں مس فٹ لگا۔۔۔ آزاد کافی کا سپ لیتا ہوا اس کو نروس ہوتا دیکھنے لگا

"بالکل ٹھیک کہہ رہی ہیں آپ، اس موقع پر ایک فیملی فوٹو تو بنتی ہے کیا خیال ہے آپ کا" شاہنواز نے وجیہ کو دیکھتے ہوئے کہا جس پر وہ مسکرائی۔۔۔ آزاد نے اپنی پاکٹ سے موبائل نکالا۔۔۔ شاہنواز اور وجیہ کے قریب آیا

"فیملی فوٹو سے پہلے ایک تصویر مسٹر اینڈ مسز شاہنواز کی ہو جائے" آزاد اپنے موبائل سے شاہنواز اور وجیہ کی تصویریں کھینچنے لگا جس پر کومل کے ساتھ حنین کے چہرے پر بھی مسکراہٹ آئی

اب کومل اپنی جگہ سے اٹھ کر شاہنواز کے پاس بیٹھ گئی تو آزاد نے شاہنواز وجیہ اور کومل کی تصویر کھینچی ایک نظر وہ حنین پر ڈال کر خود بھی صوفے پر وجیہ کے برابر میں بیٹھ گیا

"بھابھی فیملی فوٹو لی جا رہی ہے آپ بھی ہماری فیملی کا حصہ ہیں وہاں کیوں بیٹھی ہیں" کومل حنین کو دیکھتی ہوئی بولی تو حنین اپنی جگہ سے اٹھ کر آزاد کے برابر میں بیٹھ گئی تب آزاد نے دو تین سیلفی بنائی

"اس فیملی فوٹو کے بعد کیوں ناں ایک دو تصویریں مسٹر اینڈ مسز آزاد کی ہو جائیں"

سیلفی بنانے کے بعد حنین اٹھ کر واپس اپنی جگہ پر جانے لگی تب کومل نے آڑھاد کے ہاتھ سے موبائل لیا اور حنین کا ہاتھ پکڑ کر اسے آڑھاد کے ساتھ کھڑا کرتی ہوئی بولی جس پر شاہنواز مسکرایا

"بھائی آپ سے اچھے پوز تو ڈیڈ ماما کے ساتھ پکچر لیتے ہوئے بنا لیتے ہیں آپ تھوڑا سا بھابھی کے قریب ہو کر تو کھڑے ہو جائے"

کومل کی بات سن کر آڑھاد نے اسے آنکھیں دکھائی

"خاموشی سے تصویریں کھینچو اور مجھے میرا موبائل واپس دو"

آڑھاد گھورتا ہوا کومل کو بولا۔۔۔ وہ آڑھاد کے گھورنے کا نوٹس لیے بغیر ان دونوں کے قریب آئی اور آڑھاد کا ہاتھ پکڑ کر حنین کے کندھے پر رکھا پھر تصویریں لینے لگی

صبح آٹھ بجے حنین کی الارم سے آنکھ کھلی۔۔۔ اتنی صبح کا الارم اس نے لگایا ہی اس وجہ سے تھا کہ وہ آڑھاد کے آفس جانے سے پہلے اسے مناسکے۔۔۔ حنین جلدی سے مگر پانی کے چھینٹے مار کر بالوں میں برش کرتی ہوئی اپنے کمرے سے باہر نکلی۔۔۔ آڑھاد کے کمرے میں بنانا ک کیے دروازے کا ہینڈل گھما کر وہ اندر داخل ہوئی۔۔۔



دروازہ کھلنے پر آزاد نے کمرے میں داخل ہوتی حنین کو دیکھا، وہ اس وقت آفس جانے کی تیاری کر رہا تھا حنین کو اپنی طرف آتے دیکھ کر بھی وہ آئیے کے سامنے کھڑا اپنے بالوں میں برش پھیرنے لگا، حنین نے آزاد کی پشت پر اپنا سر ٹکا کر اپنے دونوں ہاتھوں کو آزاد کے سینے سے اوپر لے جاتی ہوئی اس کے شولڈر پکڑے۔۔۔ بال کاڑھتے ہوئے آزاد کے ہاتھ وہی تھم گئے، آزاد کو اپنی شرٹ پر نمی سی محسوس ہوئی جس سے اس نے اندازہ لگایا حنین اس کی پشت سے چہرہ ٹکائے شاید رو رہی تھی۔۔ آزاد نے اپنے شولڈر پر رکھے حنین کے دونوں ہاتھوں کو تھام کر اس کو اپنے سامنے کھڑا کیا

"کس بات پر رونا آرہا ہے"

وہ حنین کے آنسو صاف کرتا ہوا سنجیگی سے حنین کو دیکھ کر پوچھنے لگا۔۔۔ بس اتنا کہنے کی دیر تھی حنین نے ایک بار پھر اس کے سینے سے لگ کر رونا شروع کر دیا

"کس طرح اگنور کر رہے ہو تم کل سے اور پھر پوچھتے ہو کہ رونا کیوں آرہا ہے"

وہ آزاد کے سینے سے لگی ہوئی اس سے شکوہ کرنے لگی

"میں نے صرف کل اگنور کیا ہے اور تم تین دن سے اگنور کر رہی تھی مجھے"

آزاد اس کی کمر پر اپنے دونوں بازو باندھتا ہوا سنجیگی سے بولا

"ایم سوری آزہاد میرے وہم و گمان بھی نہیں تھا کہ آپ ایسا بھی کر سکتی ہیں، میں نے آپ کی وجہ سے تمہیں ہرٹ کیا اور آپ کی وجہ سے میں خود ہرٹ ہو گئی۔۔۔ میں نے اس وقت تمہیں غلط سمجھا، میں سمجھی تم نے غصے میں آپ کے ساتھ غلط کیا ہوگا مجھے بالکل بھی اندازہ نہیں تھا آپ اس حد تک چلی جائے گی۔۔۔ انہوں نے جھوٹ کا سہارا لیا سر سے شادی کرنے کے بعد مزید جھوٹ بول کر تم پر الزام لگایا مجھے بہت شرم محسوس ہو رہی ہے آپ کے اس عمل سے"

حنین آزہاد کے سینے سے لگی مزید اپنے دل کا غبار نکالے لگی۔۔۔ آزہاد نے اس کا چہرہ تھام کر خود سے الگ کیا

"اس ویڈیو کو دکھانے کا مقصد تمہیں یا ڈیڈ کو شرمندہ کرنا یا دل دکھانے کا نہیں تھا ہنی، میں صرف حقیقت منظر عام پر لانا چاہتا تھا لیکن تم اس طرح روگی تو مجھے گے گا میں نے یہ غلط کیا"

آزہاد حنین کا چہرہ تھام کر اونچا کرتا ہوا اس کے آنسو صاف کرنے لگا

"تم نے غلط نہیں کیا آپ نے بہت غلط کیا تمہارے ساتھ، تم پر اتنا بڑا الزام لگا کر۔۔۔۔۔ سر کا ٹرسٹ بھی توڑا اور وجیہ آنٹی وہ کیا سوچ رہی ہوگی آپ کے بارے میں"

شاہنواز نے پرسوں رات کے بعد سے نوین سے لا تعلقی برتی ہوئی تھی وہ تو اس کے کمرے میں نہیں رہا تھا پھر حنین وجیہ کے رویے کو سوچتی ہوئی آزہاد سے بولی

"ڈارلنگ تم اپنی آپنی کو نہیں جانتی وہ بہت اسمارٹ ہے،، ایک دو دن میں ہی تمہیں اور ڈیڈ کو منانے میں کامیاب ہو چکی ہوگی یہ تم لکھ کر رکھ لو اور اب یہ اپنا آپنی نامہ بند کرو،، یہ بتاؤ کہ کل رات تم نے ڈنر کیو نہیں کیا تھا ٹھیک سے"

وہ اسے اونچا کر کے ڈریسر پر بٹھاتا ہوا پوچھنے لگا۔۔۔ حنین کو حیرت ہوئی کل رات وہ کس طرح لا تعلق شو کر رہا تھا مگر وہ اتنا بھی لا تعلق نہیں تھا

"تم نے انور کیا ہوا تھا تو بھوک ہی مر گئی تھی میری"

حنین کے بولے ہی آزاد نے جھک کر اس کے ہونٹوں پر اپنے ہونٹ رکھ دیے

اپنے لبوں کی پیاس بجھا کر وہ پیچھے ہوا اور غور سے حنین کو دیکھنے لگا

"ہنی ڈیئر تمہارا یوں صبح میرے لے جاگ کر میرے روم میں آنا مجھے بہت اچھا لگا اور اسی خوشی میں، آج رات میں تمہیں اپنے ساتھ ڈیٹ پر لے جانا چاہتا ہوں کیا تم آج رات میرے ساتھ ڈیٹ پر جانے کے لے تیار ہو"

آزاد کے فلمی انداز میں ڈیٹ کی پیشکش پر حنین کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی

"میں سوچ کر شام تک بتا دوں گی"

حنین نے ڈریسر سے نیچے اتر کر اترتے ہوئے جواب دیا جس پر آزاد گھورتا ہوا مزید اس کے قریب آیا اور روعب جمانے والے انداز میں ڈریسر پر دونوں ہاتھ رکھتا ہوا اس پر جھکا

"او کے۔۔۔۔ اب تمہارا اتنا ہی دل کر رہا ہے میرے ساتھ ڈیننگ کے لیے تو میں مان جاتی ہوں مگر یاد رہے، مجھے ڈیٹ کرنے کے لیے ڈیسنٹ طریقہ اپنانا پڑے گا تمہارا یہ بد تمیزوں والا طریقہ کار اور چھپھوروں والا انداز مجھے ذرا بھی پسند نہیں"

حنین آزاد کے گھورنے پر اور یوں روعب دکھانے پر اس پر احسان کرتی ہوئی بولی

"ڈارلنگ ڈیسنٹ طریقہ کار صرف ڈیٹ کرنے تک اپنا سکتا ہوں مگر تمہیں اپنے بیڈ روم میں لانے کے بعد مجھ سے ایسی کوئی امید نہیں رکھنی چاہیے کیونکہ زیادہ دیر تک ڈیسنٹ بننا میری طبیعت میں شامل نہیں"

آزاد بولتا ہوا اپنے ہونٹ حنین کے چہرے کے قریب لایا نرمی سے گال کو چھوتے ہوئے اچانک گال پر کاٹا۔۔۔ حنین نے اسے آنکھیں دکھاتے ہوئے ہلکا سا مٹکا آزاد کے سینے پر لگایا جس پر وہ ہنسا

"چلو بریک فاسٹ کے لیے ورنہ آفس کے لیے لازمی لیٹ ہو جاؤں گا"

آزاد حنین کا ہاتھ تھام کر روم سے باہر جانے لگا

"ہنی مجھے تم سے بات کرنی ہے"

آزاد حنین کا ہاتھ تھام کر اپنے روم سے باہر نکلا تو نوین ان دونوں کے سامنے آکر بولی اس کی نظر حنین کے ہاتھ پر تھی جو کہ آزاد کے ہاتھ میں تھا

"آزہاد آفس جانے کے لیے لیٹ ہو رہا ہے، ہم دونوں اس وقت بریک فاسٹ کرنے کے لیے جارہے ہیں آپ کو جو بھی بات کرنی ہو بعد میں کر لے گا"

حنین کا جواب سن کر نوین اس کا چہرہ دیکھتی رہ گئی یقیناً اس کا سچ سامنے آنے کے بعد اب حنین اس کی کوئی شرط نہیں مانے گی نوین کو اندازہ ہو گیا تھا

"چلو ہنی"

آزہاد نے حنین کا ہاتھ چھوڑ کر اس کے شولڈر کے گرد اپنا ہاتھ رکھا اور جتنی ہوئی نظر نوین کے اوپر ڈالتا ہوا اسے اپنے ساتھ لے گیا

"شاہنواز بھی میری بات سننے کے لیے تیار نہیں ہے اور یہ بھی ہنی کو مجھ سے چھین لے گا"

نوین نے ان دونوں کو ایک ساتھ جاتا دیکھ کر خوف سے سوچا

"صابرہ ماما اور ڈیڈ کہاں ہے سو کر نہیں اٹھے ابھی تک"

حنین کے ساتھ ڈائنگ ہال میں آنے کے بعد آزہاد نے ناشتے کے لوازمات ٹرالی سے اٹھا کر ٹیبل پر سجاتی صابرہ کو مخاطب کیا

"میں اٹھ گئی ہوں بیٹا، بس شاہنواز کی وجہ سے تھوڑی لیٹ ہو گئی"

ویل چیئر چلاتی ہوئی وجیہ ڈانگ ہال میں آتی ہوئی بتانے لگی اس نے سرسری نظر حنین پر ڈالی، اس سے پہلے حنین اسے سلام کرتی وجیہ اس پر سے اپنی نظریں ہٹا چکی تھی

"خیریت کیا ہوا ڈیڈ کو"

آزہاد وجیہ کو دیکھتا ہوا پوچھنے لگا

"اس کا رائٹ شولڈر پین کر رہا تھا اس لیے تمھوڑا بے سکون ہو کر سویا ہے۔۔۔۔ شاید آفس نہ آسکے آج" وجیہ ڈانگ ٹیبل کے پاس آتی ہوئی آزہاد کو بتانے لگی

"آئی کیا لیں گیں آپ، براؤن بریڈ یا کارن فلیکس" حنین وجیہ کو دیکھتی ہوئی پوچھنے لگی

"جو مجھے چاہیے ہوگا میں خود لے لو گی تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے آرام سے اپنا ناشتہ کرو" وجیہ کا جواب سن کر جہاں حنین شرمندہ ہوئی وہی آزہاد بھی حیرانگی سے وجیہ کو دیکھنے لگا

"ہنی چیز المیٹ کی پلیٹ دو اور چائے بھی نکال دو"

آزہاد نے فریش جوس کا گلاس پیچھے سرکا کر حنین کے اترے ہوئے چہرے کو دیکھ کر کہا

"آزہاد میں آج شام کو سلمہ کی طرف جانا چاہتی ہوں کافی دن سے بلا رہی ہے وہ، تم آفس سے آنے کے بعد مجھے اس کے پاس لے کر چلنا"

وجیہ بریڈ پر مارلیٹ لگاتی ہوئی آزہاد سے بولی

آزہاد کی نظر حنین کے چہرے پر پڑی وہ کیٹل سے چائے نکالتی ہوئی آزہاد کو دیکھنے لگی پھر خاموشی سے کپ آزہاد کے سامنے رکھ دیا

"شیور ماما میں آپ کو سلمہ آنٹی کے پاس چھوڑ دوں گا آپ آرام سے دو گھنٹے تو ان سے گپ شپ لگائیے گا پھر واپسی میں آپ کو پک کر لوں گا۔۔۔ ہنی تم بھی سات بجے ریڈی رہنا"

آزہاد نے وجیہ کے ساتھ حنین کی طرف دیکھ کر اس سے بھی کہا حنین نے مسکرا کر اثبات میں سر ہلا دیا جبکہ وجیہ سوالیہ نظروں سے آزہاد کو دیکھنے لگی

"دراصل آج میرا ہنی کو باہر ڈنر کروانے کا پروگرام ہے، آپ کو سلمہ آنٹی کی طرف چھوڑ دوں گا واپسی پر میں اور ہنی آپ کو پک کر لیں گے"

آزہاد وجیہ کی نظروں کا مفہوم سمجھ کر اسے بتانے لگا

"اوو تمہیں اپنا پروگرام میری وجہ سے خراب کرنے کی ضرورت نہیں ہے تم حنین کو لے کر چلے جاؤ میں ڈرائیور کے ساتھ چلی جاؤ گی"

وجیہ نارمل لہجے میں آزاد کو بولتی ہوئی ناشتہ کرنے لگی

"کم ان مما کیا ہو گیا ہے ہمارا پروگرام کیو خراب ہونے لگا آپ کے ساتھ چلنے سے، سات بجے ریڈی رہیے گا آپ"

آزاد وجیہ کو دیکھتا ہوا بولا تو وجیہ نے مسکرا کر اسے اوکے کہا

"اوکے لیڈر اب اجازت دیں، سات بجے دونوں تیار رہیے گا"

آزاد نے ناشتہ کرنے کے بعد اٹھ کر وجیہ کے سر پر ہونٹ رکھے اور حنین کو آنکھوں کے اشارے سے باہر آنے کے لیے کہا خود بھی آفس کے لیے نکل گیا

---

"ڈارلنگ مما کی باتوں کو فیل مت کرنا انہیں یقیناً نوین پر غصہ ہوگا، ٹھیک ہو جائیں گے وہ"

آزاد کار میں بیٹھنے سے پہلے اپنے پیچھے آتی حنین کو دیکھتا ہوا بولا۔۔۔ جس پر حنین نے اسے ہلکی سی اسمائل دی مگر بولی کچھ نہیں

"ایسے بائے کرو گی مجھے"

آزاد نے کہنے کے ساتھ ہی جھک کر ہونٹوں سے اس کا گال چھوا اور فوراً پیچھے ہوا۔۔۔ حنین نے گھبرا کر چاروں طرف دیکھا اور پھر آزاد کو گھورا



"بہت بدتمیز ہو تم، کوئی دیکھ لیتا تو"

کمرے سے باہر آزہاد کی اس بے باکی پر وہ گھبراتی ہوئی بولی

"ابھی سے گھبرا گئی رات ہونے میں تو کافی ٹائم ہے،، ویلے آج رات تم اپنی عزت خطرے میں ہی سمجھو"

وہ حنین کے گھبرائے ہوئے چہرے کو دیکھ کر مسکراتا ہوا بولا

"میری رائے کبھی بھی اپنے بارے میں بدلے نہیں دینا،، صدا کے بے شرم انسان ہو تم آفس جاؤ ورنہ میں اندر جارہی ہوں"

اس کی معنی خیز نظروں اور بے باک باتوں پر حنین اچھا خاصا بلش کر گئی

"اوکے ڈارلنگ آج شام ڈیپ ریڈ کلر کے ڈریس میں ریڈی رہنا۔۔۔ اندر کی ڈریسنگ کا کلر میں وائس لیب کر دو گا"

کار میں بیٹھتے بیٹھتے اس کی نئی فرمائش نے حنین کے چہرے پر مزید لالی چھوڑی۔۔۔ حنین کو سُن کھڑا چھوڑ کر وہ آفس کے لیے نکل گیا

شام میں جب آزاد آفس سے گھر پہنچا تو ایک نیا مسئلہ اس کا منتظر تھا

نوین کے کمرے سے حنین کی روتی ہوئی آواز سن کر اس کے قدم بے ساختہ نوین کے کمرے کی طرف بڑھے۔۔۔ اس کے کمرے کا دروازہ کھلا ہوا تھا تو اسے وجیہ کی ویل چیئر بھی وہاں نظر آئی یعنی وجیہ بھی اندر موجود تھی پھر اسے پریشان حال کوثر نوین کے کمرے سے باہر آتی نظر آئی

"کیا ہوا ہے"

آزاد کوثر سے پوچھنے لگا

"نوین میڈم نے اپنے آپ کو کچھ کر لیا ہے،، شاید کچھ کھا لیا ہے انہوں نے۔۔۔ سر نے فضل کو بلانے کے لئے کہا ہے تاکہ ان ہاسپٹل لے کر جایا جائے"

کوثر آزاد کو جلدی جلدی بتاتے ہوئے فضل کو بلانے چلی گئی

آزاد کمرے میں پہنچا تو نوین آنکھیں بند کئے ہوئے بیڈ پر لیٹی تھی اس کی ایک سائیڈ پر حنین بیٹھی ہوئی رو رہی تھی جبکہ دوسرے سائیڈ پر شانواز مسلسل اس کا نام پکارتا ہوا بار بار اس کا گلا تھپتھپا رہا تھا

وجیہ حیرت زدہ ویل چیئر پر بیٹھی تھی اس کے پاس ہی کومل کھڑی تھی وہ چہرے سے گھبرائی ہوئی لگ رہی تھی

"کوثر--- کوثر کومل کو لے کر جاؤ یہاں سے"

آزہاد کوثر کو آواز دیتا ہوا بولا--- وہ نہیں چاہتا تھا کسی بھی بات کا کومل اپنے دماغ پر اثر لے

"ڈیڈ ہٹیں پیچھے" آزہاد شاہنواز کو ہٹاتا ہوا نوین کے ہاتھ کی نبض چیک کرنے لگا جو کہ نارمل سے تھوڑی سست رفتار میں چل رہی تھی

"آپی نے سلپنگ پلز کھالی ہیں آزہاد پلیر انہیں بچا لو ورنہ میں بھی مر جاؤں گی"

حنین آزہاد کو دیکھ کر روتی ہوئی بولی اس نے ڈیپ ریڈ کلر کا ڈریس پہنا ہوا تھا شاید وہ آزہاد کے آنے کا انتظار کر رہی تھی

"سرکار ریڈی ہے نوین میڈم کو ہاسپٹل لے کر جانے کے لیے"

فضل نے روم میں آتے ہوئے کہا اور وہ نوین کی طرف بڑھنے لگا--- شاہنواز نے اپنے شولڈر پین کی وجہ سے نوین کو سہارا دینے کے لیے فضل کو بلایا تھا

"پیچھے ہٹو فیصل،،، جائیں ڈیڈ آپ کار میں بیٹھیں"

آزہاد نے بے ہوش پڑے نوین کے وجود کو اٹھایا تو شاہنواز کے ساتھ ساتھ روتی ہوئی حنین بھی ہاسپٹل جانے کے لیے شاہنواز کے پیچھے کمرے سے نکلی

.....

پچھلے پون گھنٹے سے وہ مسلسل ہوسپٹل کے کوریڈور میں ٹہل رہا تھا جبکہ شاہنواز اور حنین دونوں ہی چیئر پر بیٹھے تھے حنین وقفے وقفے سے ہلکی آواز میں رو رہی تھی جبکہ شاہنواز آہستہ آواز میں اسے سمجھا رہا تھا

آزہاد کو معلوم نہیں تھا کہ اسکے ڈیڈ حنین کیا بول رہے ہیں، اسے یہ بھی نہیں معلوم تھا کہ ان دونوں کی آپس میں بات چیت ہے بھی کہ نہیں یہ پھر اس کے ڈیڈ موجودہ صورتحال کی وجہ سے حنین کو ٹریٹ کر رہے تھے۔۔۔ اتنے میں ایمر جنسی وارڈ سے ڈاکٹر مرتضیٰ برآمد ہوا

ڈاکٹر مرتضیٰ نہ صرف اس کے فیملی ڈاکٹر تھا بلکہ شاہنواز کا بہت اچھا دوست بھی تھا۔۔۔ حنین اور شاہنواز کرسی سے اٹھ کر ڈاکٹر مرتضیٰ کے پاس پہنچے۔۔۔ آزہاد پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے قدم اٹھاتا ہوا ان لوگوں کے پاس پہنچا

"اسٹامک واش کیا جاچکا ہے شاہنواز اب تمہاری وائف کو کوئی خطرے نہیں"

مرتضیٰ شاہنواز کو تسلی دیتا ہوا بولا

"آپ صحیح کہہ رہے ہیں نہ ڈاکٹر، آپ ٹھیک ہیں ناں اب"

حنین بہت ڈر گئی تھی اس لئے اس نے ایک دفع اور ڈاکٹر سے یقین دہانی چاہی جس پر مرتضیٰ نے مسکرا کر اسے دیکھا

"جی بیٹا آپ کی سسٹر بالکل ٹھیک ہیں۔۔۔ ویسے بھی انہوں نے جس کو انٹیٹی میں پلزلی تھی اس سے ان کی جان کو ہرگز خطرہ نہیں تھا۔۔۔ مگر پھر بھی اس طرح کے عمل سے احتیاط کرنی چاہیے" کچھ پلزلی میں ڈیزولو ہو گئی ہیں جسکی وجہ سے کل تک تھوڑی غنودگی رہے گی۔۔۔ مگر اس میں کوئی پریشان ہونے والی بات نہیں"

مرتضیٰ نے پہلے حنین کو دیکھ کر پھر شاہنواز کو دیکھ کر اپنی بات مکمل کی

"جی بالکل،، مرتضیٰ انکل آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں ویسے بھی ان کا سوسائڈ کرنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا یہ صرف اپنے ہرینڈ اور سسٹر کو ڈرانے کی تھوڑی ہمدردی سمیٹنے کی کوشش تھی" آزاد بولتا ہوا طنزیہ ہنسا

"میں کب تک نوین کو گھر لے کر جا سکتا ہوں"

شاہنواز ایک نظر آزاد کو دیکھ کر مرتضیٰ سے مخاطب ہوا

"اگر اسی وقت لے کر جانا چاہتے ہو تو لے جا سکتے ہو۔۔۔ بس کچھ پلزلی میں ڈیزولو ہو گئی ہیں جسکی وجہ سے کل تک تھوڑی غنودگی رہے گی۔۔۔ مگر اس میں کوئی پریشان ہونے والی بات نہیں"

مرتضیٰ شاہنواز کو بولتا ہوا وہاں سے چلا گیا

"میں نے تم سے کہا تھا نہ بہنی تمہاری بہن کافی اسمارٹ ہے دیکھو وہ تمہیں اور ڈیڈ کو منانے میں کامیاب ہو گئی"

آزہاد اب حنین کو دیکھتا ہوا اپنی صبح والی بات یاد کروانے لگا

"آزہاد پلیز"

حنین کو جیسے اس وقت اس ٹاپک پر بات کرنا اچھا نہیں لگا جیسی وہ بولی جبکہ شاہنواز خاموش ہی رہا

"آپ حنین کے ساتھ کار میں بیٹھے میں فارملٹیز پوری کر کے آرہا ہوں"

آزہاد شاہنواز کو دیکھتا ہوا بولا

"نہیں تم حنین کو لے کر کار میں بیٹھو میں آتا ہوں تمھوڑی دیر میں"

شاہنواز کی بات سن کر آزہاد حنین کو لے کر کار کے پاس پہنچا

"آدھی شیشی کی بجائے پوری شیشی ہی کھا لیتی،، کم از کم پروگرام کے کینسل ہونے کا افسوس تو نہیں ہوتا۔۔۔ مٹی میں ملا دیا تمہاری بہن نے ہماری ڈیٹ کو"

آزہاد کار کا فرینڈ ڈور حنین کے لئے کھولتا ہوا خود ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا

"آزہاد وہ میری بہن ہے اگر انہوں نے مجھے ڈرانے کے لیے ایسی کوشش کی ہے تو میں واقعی لگی ہوں، میں پیار کرتی ہوں آپ سے اور آج زندگی میں پہلی بار میں نے کتنی باتیں سنائی ہیں انہیں تم اندازہ نہیں لگا سکتے"

حنین کو ایک بار پھر رونا آنے لگا۔۔۔ وہ نوین کی اس حرکت پر واقعی خوفزدہ ہو گئی تھی

"یار اگر باتیں سنائی ہے تو وہ ڈیزو بھی کرتی تھی، خیر بہن کی محبت تو دیکھ لی اب یہ بتاؤ اپنے شوہر سے کتنی محبت ہے ریڈ ڈیس میں تم میرا ویٹ کر رہی تھی اب مجھے دیکھنا ہے اندر کا کلر میری مرضی کے مطابق ہے کہ نہیں"

وہ حنین کا ہاتھ تھام کر اسے دیکھتا ہوا بولا

"آزہاد پلیز اس وقت میرا مذاق کا موڈ نہیں ہے"  
حنین نے ہاتھ چھڑاتے ہوئے سیریز ہو کر کہا

"تو تمہیں میں کہاں سے مذاق کرتا ہوا لگ رہا ہوں۔۔ ایم ڈیم سیریز ڈارلنگ۔۔۔ باقی کا پروگرام مٹی نہیں ہونا چاہیے اور اپنے روم میں، میں تمہارا یہ موڈ برگز نہیں دیکھو"  
آزہاد نے دوبارہ حنین کا ہاتھ پکڑا

حنین نے دیکھا آزاد کے چہرے پر سنجیگی کے ساتھ آنکھوں میں آرڈر بھی تھا حنین نے خاموشی سے سر جھکا لیا جبکہ آزاد اسموکنگ کرتا ہوا شاہنواز کا ویٹ کرنے لگا

---

"نوین کیوں تنگ کر رہی ہو حنین کو اسے بھی اپنے کمرے میں جا کر ریسٹ کرنے دو اور تم بھی ریسٹ کرو"

اس وقت آزاد حنین اور شاہنواز نوین کے بیڈ روم میں موجود تھے نوین گھر آچکی تھی اور تھوڑی دیر پہلے وہ ہوش میں آئی تھی ہوش میں آنے کے ساتھ ہی اس نے حنین کا پوچھا تھا اور اس وقت وہ بیڈ پر برابر میں بیٹھی حنین کا ہاتھ مضبوطی سے پکڑے لیٹی تھی۔۔۔ جبکہ شاہنواز بیڈ کے سامنے کھڑا ہوا نوین کو نرمی سے سمجھا رہا تھا۔۔۔ شاید حنین کی طرح وہ بھی نوین کی اس حرکت سے ڈر گیا تھا۔۔۔ جیسی اس کے لہجے میں نرمی آگئی تھی

"نہیں یہ میرے پاس ہی سوئے گی شاہنواز آپ وجیہ کے پاس چلے جائیں اگر یہ میرے ساتھ نہیں رہے گی۔۔۔ تو میں ساری رات بے سکون رہوں گی"

نوین کی آنکھوں سے محسوس ہو رہا تھا وہ تھوڑی دیر بعد غنودگی میں چلی جائے گی مگر وہ بضد تھی کہ حنین اس کے پاس ہی سوئی گی۔۔۔



وہ حنین کو آزاد کے ساتھ دیکھنا تو دور کی بات سوچنا بھی نہیں چاہتی تھی، آزاد خاموش کھڑا اپنے سامنے بیڈ پر لیٹی اس عورت کی ضد دیکھ رہا تھا جو اب بلاوجہ میں اس سے بیرباندھی ہوئی تھی۔۔۔ ساتھ ہی وہ حنین کو بھی دیکھ رہا تھا جو مسلسل اس سے نظریں چرائے اپنی بہن سے چپکی بیٹھی تھی

"ہنی شاہنواز کو بتاؤ ناں جان تم اپنی آپی کے پاس ہوگی آج رات"

نوب حنین کا ہاتھ تھامے اس سے پوچھنے لگی

"کوئی بات نہیں سر میں ڈسٹرب نہیں ہوگی، میں آپی کے پاس سو جاتی ہوں اگر آپ ڈسٹرب نہ ہو تو"

حنین شاہنواز کو دیکھتی ہوئی بولی مگر اس نے پوری کوشش کی تھی کہ وہ آزاد کی طرف نہ دیکھے

حنین کی بات سن کر آزاد خاموش نظر حنین کے چہرے پر ڈال کر روم میں چلا گیا تو حنین کو افسوس ہوا

"تھینکس حنین تم نے میرے ڈسٹرب ہونے کا سوچا، خیر میں وجیہ کے پاس چلا جاتا ہوں تم دونوں ریسٹ کرو"

شاہنواز شکایتی انداز میں نوب کو دیکھ کر حنین سے مخاطب ہوا اور پھر روم سے نکل گیا

"ہنی میں پرسکون نیند لینا چاہتی ہوں پلیز روم کا دروازہ لاگ کر دو"

نوبین کی آنکھوں سے محسوس ہو رہا تھا کہ وہ واقعی سونا چاہتی ہے مگر کوئی خوف سے بیدار کیے ہوئے تھا

"آپی آپ ریلیکس ہو کر سو جائے میں یہی آپ کے پاس موجود ہوں"

حنین بیڈروم کا دروازہ لاگ کر کے بیڈ پر اس کے پاس آکر لیٹ گئی

نوبین نے دوبارہ اپنی تسلی کے لئے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔۔۔۔۔ آپ نوبین گہری نیند میں سو رہی تھی مگر حنین کی آنکھوں میں نیند دور دور تک موجود نہیں تھی وہ صرف آزاد کو سوچ رہی تھی شاید وہ اس سے ناراض ہو گیا تھا حنین نے ہاتھ پر نظر ڈالی جو ابھی بھی نوبین نے پکڑا ہوا تھا اور آنکھیں بند کر کے سونے کی کوشش کرنے لگی

حنین کی صبح آٹھ بجے کے قریب آنکھ کھلی اس نے ایک نظر نوبین پر ڈالی جو دوسری طرف کروٹ لے گہری نیند سو رہی تھی، حنین بالوں کو فولڈ کر کے کلپ لگاتی ہوئی بیڈ سے اٹھی اور واش روم کا رخ کیا

پوری رات وہ سکون سے سو نہیں پائی تھی، نوبین بار بار نیند میں اس کو پکار کر کنفرم کر رہی تھی کہ حنین اسی کے پاس موجود ہے یا پھر بار بار اس کے وجود کو بیڈ پر ٹول کر اطمینان کرتی اور اس کا ہاتھ پکڑ لیتی۔۔۔ لیکن اس وقت وہ گہری میں سو رہی تھی حنین نے ایک نظر سوتی ہوئی نوبین کو دیکھا اور کمرے سے باہر نکل کر آزاد کے بیڈ روم کا رخ کیا

"آزہاد آفس نہیں جانا کیا"

حنین آزہاد کے کمرے میں آئی تو وہ ابھی بھی سو رہا تھا، شاید وہ بھی رات کو دیر تک جاگتا رہا تھا

حنین نے اس کے پاس آکر دیکھا مگر حنین کے پکارنے کا بھی کوئی اثر نہیں ہوا وہ یونہی آنکھیں بند کیے لیٹا رہا تب حنین بیڈ پر اس کے قریب آکر بیٹھی

"آزہاد"

حنین نے اپنے دونوں ہاتھ اس کے گال پر رکھے اس کا سر ہلایا تب آزہاد نے اپنی آنکھیں کھولی

"آفس نہیں جانا کیا تم نے آج"

حنین نے ایک بار پھر اس سے پوچھا اور اپنے ہاتھ پیچھے کیے۔۔۔ آزہاد حنین کو نیند بھری آنکھوں سے دیکھنے لگا جیسے اسکی آنکھوں میں ابھی بھی نیند کا خمار باقی ہو

اس نے حنین کا بازو پکڑ کر اسے اپنے اوپر گرا لیا اور حنین کی کمر پر اپنے بازو لپیٹ کر اسے اپنے حصار میں لیا۔۔۔ حنین جب آزہاد کے سینے پر گرمی تو اس نے اپنے ہونٹ آزہاد کے سینے پر رکھے،، جس کو محسوس کر کے اسکے سینے میں ٹھنڈک کا احساس جاگا وہ حنین کی کمر پر اپنے بازوؤں سے گرفت مزید سخت کرتا ہوا کروٹ کے بل حنین کو پکڑے الٹا ہو کر لیٹا

حنین اب بیڈ پر لیٹی ہوئی تھی اور آزاد اس کے اوپر جھکا اس کا چہرہ دیکھ رہا تھا۔۔۔ وہ مکمل آزاد کے حصار میں تھی تب حنین نے اپنا ہاتھ اس کے گال پر رکھا جسے آزاد نے تھام کر مدہوشی میں اپنے ہونٹوں سے لگایا اب وہ دوسرے ہاتھ کا انگوٹھا حنین کے ہونٹوں پر پھیرتا ہوا مدہوشی کے عالم میں اسے دیکھ رہا تھا

"شکر ہے تم مجھ سے ناراض نہیں ہو"

حنین کے منہ سے بے ساختہ نکلا تو آزاد اس کا ہاتھ چھوڑ کر اسے غور سے دیکھنے لگا

پھر ایک نظر کمرے کی کھڑکی پر ڈالی جہاں پردوں سے روشنی چھن کر آرہی تھی۔۔۔ صبح ہو چکی ہے یعنی کل رات وہ حنین کا انتظار کرتے کرتے سو گیا تھا مگر حنین اس کے پاس نہیں آئی تھی حنین کا یہ جملہ اس کا ذہن مکمل بیدار کر چکا تھا۔۔۔ وہ کل رات اپنی بہن کے پاس سوئی تھی اسے انور کر کے،، آزاد جیسے ہوش کی دنیا میں آیا اور اٹھ کر بیٹھا

"اُف الارم کیو نہیں بجا"

سائیڈ ٹیبل پر رکھے الارم پیس کو دیکھتا ہوا وہ خود سے بولا پھر اپنا موبائل چیک کر کے فوراً اٹھا اور وارڈروب سے اپنے کپڑے نکالنے لگا

"آزہاد کیا ہوا کہاں جا رہے ہو"

حنین اس کی ساری حرکت نوٹ کرتی اٹھ کر بیٹھتی ہوئی اس سے پوچھنے لگی

"صبح سو کر اٹھنے کے بعد بندہ کہا جاتا ہے"

آزہاد سیریس ہو کر اس سے پوچھتا ہوا پھر واش روم چلا گیا

"اتکھ کھلتے ہی تو ٹھیک تھا پھر آچانک کیا ہو گیا"

حنین خود سے بولتی ہوئی بیڈ سے اٹھ کر اس کا کمفرٹر تہہ کر کے اس کا انتظار کرنے لگی

تھوڑی دیر میں آزہاد ہاتھ گاؤں میں شاور لے کر روم میں آیا وہ حنین کو دیکھے بغیر اپنا ڈریس لے کر  
ڈریسنگ روم میں چلا گیا

"تمہیں معلوم ہے آپی ساری رات سوئی جاگی کیفیت میں رہی ہیں، وقفے وقفے سے میرا ہاتھ تھام کر

اطمینان کرتی رہی کہ میں ان کے پاس موجود ہوں"

آزہاد ڈریس پہن کر واپس روم میں آیا تو حنین اسکے موڈ سے اندازہ لگا چکی تھی کہ وہ اس سے ناراض ہے

"اس کے دماغی خلل کا کوئی علاج نہیں ہے۔۔۔ لا علاج ہو چکی ہے تمہاری بہن"

جلدی جلدی شوز پہننے کے بعد وہ ٹائی کی ناٹ باندھتا ہوا بولا

"ایسے مت کہو آزاد تمہیں میری بھی سچویشن سمجھنی چاہیے۔۔۔ آپنی کو کل رات میری ضرورت تھی" وہ ڈریسر کے پاس آکر بولی۔۔۔ جلدی جلدی بالوں میں برش پھیرتا آزاد کا ہاتھ رکا، وہ حنین کو دیکھنے لگا

"رائٹ کل رات تمہاری آپنی کو ہی تمہاری ضرورت تھی۔۔۔ اسی کا حق ہے تم پر صرف اور یہ تم نے کل ثابت بھی کر دیا" آزاد اسکو دیکھ کر جتنا ہوا ناراضگی سے بولا

"تمہیں اس طرح مجھ سے ناراض نہیں ہونا چاہیے بلکہ میری مجبوری بھی سمجھنا چاہیے۔۔۔ انہوں نے پالا ہے مجھے آزاد" وہ آزاد کے ہاتھ سے ہیئر برش لیتی ہوئی بولی

"ہاں ناراض ہونے کا حق تو صرف تمہیں حاصل ہے، تمہاری مجبوریاں بھی صرف میں سمجھو۔۔۔ تم ایسا کیوں نہیں کرتی ہیں ہنی کے ابھی بھی میرے بیڈروم میں شفٹ ہونے کی بجائے اپنی آپنی کے بیڈروم میں شفٹ جاؤ۔۔۔ وہ تمہیں ابھی بھی پال لے گی، نہ اسے شوہر کی ضرورت ہے نہ ہی تمہیں" آزاد کلانی میری ریسٹ وایچ باندھنے کے بعد اپنا والٹ، موبائل، لائٹر اور سگریٹ کا پیکٹ جیبوں میں رکھتا ہوا روم سے نکل گیا اور حنین اسے دیکھتی رہ گئی پھر ہمت ہارے بغیر اس کے پیچھے گئی

"نہیں ممالیٹ ہو گیا ہو نوجے میٹنگ ہے"

حنین ڈاننگ ہال میں آئی تو وجیہ کو اکیلے ناشتے کی ٹیبل پر موجود پایا۔۔۔ آزاد اس سے مل کر باہر نکل رہا تھا

"آزاد ناشتہ تو کرتے جاؤ"

حنین کے بے ساختہ بولے پر وہ مڑا

"بتایا تو ہے ممالیٹ ہے لیٹ ہو رہا ہوں کیا تمہیں الگ سے بتاؤں گا" آزاد اسے روکے لہجے میں جواب دے کر باہر نکل گیا

اب وہ شرمندگی سے وجیہ کو دیکھ رہی تھی جو اسی کو دیکھ رہی تھی

"بدتمیز انسان، اپنی ماں کے سامنے ہی بے عزتی کر دی میری"

حنین سوچتی ہوئی واپس نوین کے روم میں جانے لگی

"کیا ہو گیا ناراض ہے آزاد تم سے"

وجیہ کی آواز سن کر حنین نے پلٹ کر اسے دیکھا وجیہ بے تاثر اُسی کو دیکھ رہی تھی

"جی ناراض ہو گیا ہے آپ کا بیٹا مجھ سے"

حنین کو لگا جیسے اس کی بات سن کر وجیہ طنزیہ بنے گی یا پھر کوئی طنز کرے گی۔۔۔

مگر حنین کی بات سن کر وہ مسکرا کر اسے دیکھ رہی تھی اس کی مسکراہٹ میں کوئی چلاکی یا مکاری نہیں تھی بلکہ اس کے چہرے کی طرح اس کی مسکراہٹ بھی شفاف اور اجلی تھی

"اور اب تم میرے بیٹے کے ناراض ہونے کے غم میں ناشتہ نہیں کرو گی"

حنین دوبارہ جانے لگی تو ایک بار پھر وجیہ بولی حنین نے مڑ کر وجیہ کو دیکھا وہ اب بھی حنین کو دیکھ رہی تھی

"خیر مجھے اب ایسا بھی کوئی غم لاحق نہیں ہوا اس کے ناراض ہونے کا" حنین ڈائینگ ٹیبل کے پاس آکر کرسی پر بیٹھتی ہوئی بولی۔۔۔ کل رات نوین کے چکر میں اس نے کچھ بھی نہیں کھایا تھا اب وہ ان دونوں کا سوگ مزید بھوکا رہ کر نہیں بنا سکتی تھی

"ایسا ہی ہونا چاہئے کسی کی ناراضگی اور غصے کو کھانے پر نہیں نکالنا چاہیے"

وجیہ اس سے مستفق ہوتی ہوئی کیٹل سے چائے نکالنے لگی شاید وہ حنین کے لیے ہی چائے نکال رہی تھی کیونکہ اس کے آگے اس کا کپ پہلے سے رکھا ہوا تھا



"آپ کو بری نہیں لگی میری بات، مطلب میں آپ کے بیٹے کی ناراضگی کی پرواہ کیے بنا ناشتہ کر رہی ہو"

حنین وجیہ کو دکھتی ہوئی پوچھنے لگی

"بری لگنے والی کیا بات میرا بیٹا تمہارا شوہر ہے ناراضگی تو ہر رشتے میں چلتی رہتی ہے، بس ایگو کو بچ میں نہیں لانا چاہئے مطلب بات کو نہیں بڑھانا چاہیے"

وجیہ چائے کا کپ حنین کے آگے رکھ چکی تھی اور وہ اپنا ناشتہ کرتی ہوئی بولی

"بالکل ایسے ہی جیسے آپ نے بات کو نہیں بڑھایا اور ایگو کو بچ میں لائے بغیر مجھ سے صلح کر لی"

حنین خود بھی ناشتہ کرتی ہوئی وجیہ سے پوچھنے لگی

"میں تم سے ناراض نہیں تھی حنین، بس دو دن سے غصہ تھا، مگر پھر خود کو سمجھایا تم صرف نوین کی بہن نہیں آزہاد کی بیوی بھی ہو، خیر تم آزہاد کو منالینا اس کو منانا کو زیادہ مشکل نہیں"

وجیہ ناشتہ کرنے کے ساتھ ساتھ حنین کو دیکھتی ہوئے بولی

"جی وہ آفس سے آئے گا تو میں اس کو منالوں گی"

حنین نے ایک نظر وجیہ کو دیکھ کر تھوڑا جھک جھک کر جواب دیا اور ناشتہ کرنے لگی

"تم اس کے آفس سے آنے کا انتظار کر رہی ہوں تب تک تو ناراضگی کا دورانیہ اور بڑھ جائے گا ایسا کیوں نہیں کرتی کہ تم خود آزاد کے آفس چلی جاؤ اور وہاں جا کر اسے منالو"  
وجیہ نے حنین کو مشورہ دیا جس پر حنین اسے دیکھنے لگی

"میں اسے آفس جا کر منالو مطلب وہ میرے آفس آنے کا مائنڈ تو نہیں کرے گا"  
حنین ہچکچاتی ہوئی وجیہ سے پوچھنے لگی

"مائنڈ کرنے والی کونسی بات ہے اس میں میرے خیال میں تو شاید اسے تمہارا اس طرح آفس آکر منانے کا انداز اچھا لگے، اس لئے بولا میں نے آگے تم خود دیکھ لو جو تمہیں مناسب لگے"  
وجیہ حنین کو کنفیوز ہوتا دیکھ کر بولی

"آزاد کو مناؤ کیسے، مطلب کتنا روڈ ہو جاتا ہے وہ کبھی کبھی آپ کیسے مناتی ہیں اگر وہ ناراض ہو جائے تو"  
حنین کو محسوس ہو رہا تھا جیسے اب کی بار آزاد کو منانا بہت مشکل ہے اس لیے وجیہ کی مدد لینی

چاہیے مگر حنین کی بات سن کر وجیہ حیرت سے اسے دیکھنے لگی

"وہ مجھ سے صرف ایک بار ناراض ہوا تھا 16 سال کی عمر میں جب اس نے شاہنواز سے اسپورٹ بائیک لینے کی ضد کری تھی اور میں نے منع کر دیا، وہ میرا بیٹا ہے میں نے اسے منالیا مگر ماں کے اور

بیوی کے منانے میں تو فرق ہوتا ہے۔۔۔ ویلے تم اپنی ساس سے اپنے شوہر کے منانے کے ٹپس پوچھ رہی ہو"

اب کی بار وجیہ اپنی مسکراہٹ چھپاتی ہوئی حنین سے کہنے لگی جس طرح حنین شرمندہ ہوئی

"نہیں وہ تو میں بس ویلے ہی پوچھ رہی تھی"

حنین نے چائے کا کپ فوراً ہونٹوں سے لگا لیا وجیہ اسے ایک بار پھر دیکھ کر مسکرائی

"آپ بہت اچھی ہیں آنٹی"

ناشتہ کرنے کے بعد وجیہ لان کی طرف جارہی تھی تب حنین اسے دیکھتی ہوئی بولی

"بری ساس بننے میں کچھ نہیں رکھا ہے۔۔۔ ویلے تم بھی بہت اچھی ہو سب کا خیال رکھنے والی۔۔۔ اگر

آفس جانا ہو تو 12 بجے کے بعد ڈرائیور کے ساتھ چلی جانا ابھی تو آزاد میٹینگ میں مصروف ہوگا"

وجیہ کی بات سن کر حنین ہلکا سا مسکرائی وجیہ لان کی طرف چلی گئی

صبح آزاد آفس پہنچا تو معلوم ہوا کہ میٹنگ کا ٹائم دو بجے رکھ دیا گیا ہے وہ لیپ ٹاپ کی اسکرین پر نظر جمائے پریزنٹیشن دیکھ رہا تھا کہ اس کی ناگوار نظر روم کے دروازے پر پڑی کیونکہ اسے ہرگز پسند نہیں تھا

کہ کوئی بغیر اجازت منہ اٹھا کر روم کے اندر داخل ہو مگر آنے والی ہستی کو دیکھ کر ناگواری حیرت میں بدلی

"کس کی پریشانی سے اندر آئی ہو تم"

آزہاد نے اپنے حیرت زدہ تاثرات کو چھپاتا ہوا اس سے پوچھنے لگا۔۔۔  
بلیک جیگن کے اوپر بلیک لیڈر کی جیکٹ پہنے حنین نے آزہاد کو مسکرا کر دیکھا

"مسز آزہاد کو کسی کی پریشانی لینے کی ضرورت ہے کیا اب یہ بلاوجہ کی ناراضگی چھوڑو اور خوش ہو جاؤ  
میں تمہارے پیچھے آفس تمہیں منانے کے لیے آئی ہوں"  
حنین چلتی ہوئی آزہاد کے پاس آئی

"جی مس میٹ کس کی پریشانی سے آپ نے انہیں اندر بھیجا"  
حنین کی بات سن کر ٹیبل پر موجود فون کان سے لگائے وہ پی۔ اے سے پوچھنے لگا جس پر حنین کے  
مسکراتے لب سکھڑے

"میری مسز ہو یا پھر کوئی اور اگر آپ کو جاب کرنی ہے تو آئندہ رولز فالو کریئے گا اسے میری فرسٹ اور  
لاسٹ وارننگ سمجھے"

آزہاد نے پی۔ اے کی خبر لے کر فون کریڈل پر رکھا

"دس منٹ سے زیادہ ٹائم نہیں دے سکتا اس لیے جو کہنا ہے جلدی کہو"  
آزہاد اب اپنے سامنے کھڑی ہوئی حنین کو دیکھتا ہوا بول کر اپنی کلائی پر بندھی ریسٹ واچ میں ٹائم دیکھنے لگا کیونکہ تھوڑی دیر بعد اسے میٹنگ کے لیے نکلنا تھا

"کب تک ایسے منہ بنا کر رکھنے کا ارادہ ہے۔۔۔ یہاں تمہارے آفس میں تمہیں منانے کے لیے آئی ہوں، تمہیں سوری کہنے کے لیے۔۔ اور یہ بتانے کے لیے میری زندگی میں تمہاری ویلیو ہے تمہارا یوں ناراض ہونا مجھے اگنور کرنا بہت ہرٹ کر رہا ہے سوری نا پلیز اب ناراضگی چھوڑ دو"  
حنین اس کے سامنے کھڑی ہو کر نرمی سے بولی۔۔۔ آزہاد رولنگ چیئر پر جھولتا ہوا اسے دیکھنے لگا

"زپ کھولو اپنی جیکٹ کی"

آزہاد کی بات سن کر، اس کا موڈ دیکھتی ہوئی جو کہ بالکل سنجیدہ تھا حنین نے اپنی جیکٹ کی زپ کھولی جس کے اندر اس نے ریڈ کلر کا ٹاپ پہنا ہوا تھا

"اتار دو اپنی جیکٹ"

آزہاد کی اگلی بات سن کر حنین اسے دیکھنے لگی۔۔۔ اس کے فیس ایکسپریشن ابھی بھی بالکل سنجیدہ تھے جیسے حنین اس کی بات نہیں مانتی تو وہ ناراض ہوتا۔۔۔ اس لیے حنین کو اس کی بات مانتے ہوئے اپنی جیکٹ اتارنی پڑی۔۔۔ اب وہ ریڈ کلر کے ٹاپ میں آزہاد کے سامنے کھڑی تھی

(What color is the inside dressing)

آزہاد ریڈ کمر کے ٹاپ میں اس کا جائزہ لیتا ہوا اس سے سوال کرنے لگا

"جو تم نے کل کہا تھا وہی، مگر آزہاد۔۔۔"

حنین کو خطرے کی گھنٹی بجتی ہوئی محسوس ہوئی تبھی وہ ایکدم بولی

"ششش جتنا سوال کرو بس وہی جواب دو۔۔۔ ٹیک آف یور ٹاپ"

آزہاد کی اگلی بات سن کر حنین حیرت سے گھور کر اسے دیکھنے لگی جبکہ وہ رولنگ چیئر پر جھلتا ہوا اس کے لگے عمل کا انتظار کرنے لگا

"کیا بول رہے ہو تم ہوش میں تو ہو"

حنین حیرت سے اسے آنکھیں دکھاتی ہوئی بولی

"کیوں،، منانے آئی تھی نا تم مجھے۔۔۔ تو جو میں بولوں وہ چپ کر کے مانتی جاؤ۔۔۔ ورنہ اسی وقت گھر

جاؤ"

آزہاد سنجیگی سے بولا

"یہ والی بات میں تمہاری کیسے مان سکتی ہوں۔۔۔۔ تم اس طرح کرو گے میرے ساتھ"

آزہاد کے انداز سے لگ رہا تھا کہ وہ اسے رعیت دینے کے لیے بالکل تیار نہیں ہے لیکن حنین بھی اس کی فرمائش کیسے پوری کر سکتی تھی

"اپنی بہن کی تو سچی جھوٹی جائز ناجائز ہر بات مان لیتی ہو۔۔۔ پھر شوہر کی کیوں نہیں، ٹاپ اتارو نہیں تو گھر جاؤ"

وہ ابھی بھی سنجیدگی سے حنین کو دیکھتا ہوا بولا حنین بے چارگی سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔ نچلا ہونٹ دانتوں میں دباتے ہوئے اس نے اپنا ٹاپ اوپر کرنا چاہا

"نہیں میں ایسا نہیں کروں گی"

ٹاپ دوبارہ نیچے کرتی ہوئی وہ فیصلہ کن انداز میں بولی۔۔۔ آزہاد ایک جھٹکے سے چیر سے اٹھا اور حنین کی جیکٹ اس کے ہاتھ میں پکڑا کر اس کا بازو پکڑتا ہوا اپنے روم سے باہر نکلنے لگا

"چھورو میرا بازو، تم ایک بے شرم انسان ہو۔۔۔ میری بلا سے تم بھاڑ میں جاؤ"

حنین اپنا بازو چھڑاتی ہوئی آزہاد سے بولی اور خود اس کے روم سے نکل گئی

آج عباس کو آزاد کے گھر سے اپنے گھر میں شفٹ ہونا تھا ایک گھنٹے پہلے وہ جا کر وجیہ سے مل لیا تھا اور آزاد سے اس کی رات کو ہی ملاقات ہوگئی تھی کومل کے کمرے کی طرف اس نے قدم بڑھائے مگر اس کو یوں کومل کے کمرے میں جانا مناسب نہیں لگا اس لیے واپس آنیکسی میں آکر اپنا سامان پیک کرنے لگا

---

اب وہ نہ صرف مکمل ہوش و حواس میں آچکی تھی بلکہ آہستہ آہستہ اسے ساری باتیں بھی یاد آچکی تھیں۔۔۔ شاہنواز، وجیہ اور آزاد اس کا بہت خیال رکھ رہے تھے۔۔۔ حنین بھی اسے اچھی نیچر کی لگی صاف دل کی خوش اخلاق لڑکی اس کے بھائی کے لیے کسی ایسے ہی لڑکی کو ہونا چاہیے تھا

بس نوین کو دیکھ کر اسے تھوڑی سی الجھن ہوتی اسے نہیں لگ رہا تھا کہ وہ نوین سے فرینک ہو سکے گی۔۔۔ اور رہا عباس اسے تو وہ پہلے دن ہی پہچان گئی تھی مگر آزاد کے سامنے اس نے پہچاننے سے اس لیے انکار کیا کہ وہ اس کے ساتھ کچھ غلط کر رہا تھا۔۔۔ مگر بعد میں کومل کو اپنے ذہن پر زور ڈالنے سے،، عباس کا ایک کیئرنگ روپ بھی یاد آیا

اس کے ساتھ فٹ بال کھیلنا، اسے میڈیسن کھلانا۔۔۔ کھانا کھلانا اس کو باہر گھمانے لے کر جانا ہنس ہنس کر باتیں کرنا۔۔۔ یہ سب باتیں سوچ کر وہ کنفیوز ہو جاتی اس کا کون سا روپ اصلی تھا وہ بالکل اسید کی طرح کا تھا، ہاں وہ بھی تو ایسا ہی تھا اس کا کلاس فیلو اس کی محبت کا دعویدار



دیا نے اسے کتنا منع کیا تھا کہ اسید کی صحبت ٹھیک نہیں بلکہ دیا کی اسید اور اس کے دوست حارث اچھی خاصی لڑائی بھی ہوئی تھی کہ اگر اس نے کومل کو بیوقوف بنانا نہیں چھوڑا تو وہ ناصرف اس کی یونیورسٹی کے ڈین سے کمپلین کرے گی بلکہ اس کے پرنس سے بھی اس کی کمپلین کرے گی

اور پھر اس کے لگلے دن کیا ہوا وہ اسید کی باتوں میں آکر یونیورسٹی کے آف ہونے کے بعد اسے ملنے یونیورسٹی کی لائبریری میں پہنچ گئی جہاں اسید اپنے دوست حارث کے ساتھ موجود تھا وہ دن اس کی زندگی کا سب سے بھیانک دن ثابت ہوا

لازمی حارث اور اسید اس کے ساتھ کچھ برا کرنے والے تھے مگر نہ جانے یہ اس کی خوش قسمتی تھی یا پھر دیا کی بد قسمتی۔۔ دیا کومل کو ڈھونڈتے ہوئے لائبریری میں پہنچ گئی اور اسید نے کومل کو وہی لائبریری کے دوسرے حصے میں بند کر دیا۔۔۔ کومل گرل کے پار زور زور سے چیخ کر اسید کو منع کر رہی تھی۔۔۔ اس کا بیگ بھی اس کی پہنچ سے کافی دور لائبریری کے دوسرے حصے میں پڑا تھا وہ دیا کہ کسی بھی طرح مدد کرنے میں بے بس تھی

اسید اور حارث نے دیا کو وہاں سے جانے نہیں دیا بلکہ باری باری اسے اپنی درنگی کا نشانہ بنایا۔۔۔ اس وقت دیا کی چیخوں کے ساتھ ساتھ کومل کی چیخیں بھی شامل تھی جن کو سن کر یونیورسٹی کا گارڈ لائبریری میں آیا اور اس نے یونیورسٹی کے عملے کے ساتھ ساتھ پولیس کو بھی انفارم کیا

اسید اور حارث دونوں ہی کو گرفتار کر لیا گیا مگر اس واقعے کا شدید اثر لیتے ہوئے دیا اپنی جان سے گئی اور کومل اپنے حواسوں سے --- کومل کو بے ہوشی کی حالت میں گھر لایا گیا تھا مگر ہوش میں آ کر صدمے کے باعث وہ کبھی کبھی ہنسنے لگ جاتی تو کبھی چیخ و پکار شروع کر دیتی اور رونے لگ جاتی

آزہاد اس وقت امریکہ سے واپس آیا مگر شاہنواز نے چند دنوں بعد ہی اسے واپس بھیج دیا سائیکٹرس کا کہنا تھا کومل نے اس واقعہ کا دماغ پر کافی گہرا اثر لیا ہے جس کے باعث وہ صدمے میں چلی گئی ہے چند دنوں بعد وہ اس شاکنگ پیوڈ سے یعنی اس کیفیت سے نکل پائے گی

شاہنواز نے اسید اور حارث پر کیس کیا تھا وہ اتنا مضبوط تھا کہ ان کے پیرنٹس چاہ کر بھی اپنے بیٹوں کی سزا ختم نہیں کروا سکے --- مگر دوسری طرف شاہنواز کومل سے بدظن ہو گیا کیونکہ جب شروع شروع میں اسے فرٹ پڑتے وہ حواسوں میں نہیں ہوتی تو وہ اکثر اسید کا نام لیتی --- جس سے اس کی اسید سے پسندیدگی ظاہر ہوتی --- یہ بات کومل سے شاہنواز کی دوری کا سبب بنی

وہ اپنے خیالوں میں گم لان کو کراس کر کے آنیکسی کی طرف پہنچ گئی، جہاں سے عباس اپنا سوٹ کیس اور بیگ ہاتھ میں لیے باہر نکل رہا تھا --- کومل نے عباس کو دیکھا تو وہ ایکدم ڈر گئی عباس کے قدم بھی وہی رک گئے

عباس کو اس کی اور اپنی پہلی ملاقات یاد آئی تب بھی وہ پویم پڑھتی ہوئی انیکسی کی طرف آئی تھی اور اچانک عباس کو دیکھ کر اسی طرح ڈر گئی تھی

"ہیلو"

عباس نے کومل کو اسی دن کی طرح ہیلو کہا مگر وہ ہاتھ سے نقلی فون بنا کر ہیلو کہنے کی بجائے عباس کو دیکھتی رہی پھر کچھ بھی کہے بنا پلٹ کر جانے لگی

"کومی بے بی بات تو سنتی جائیے"

کومل کو جاتا ہوا دیکھ کر عباس سوٹ کیس اور بیگ وہی چھوڑ کر کومل کی طرف بڑھا

وہ اسے دیکھے بغیر اور لے بغیر جانے کا ارادہ رکھتا تھا جیسی وجہ سے مل کر آگیا تھا مگر اب کومل کو دیکھ کر وہ اپنے قدم اور دل کو روک نہیں پایا جیسی کومل کے پاس پہنچا

"میں کومی بے بی نہیں کومل ہو۔۔۔ آئندہ مجھے اس نام سے مخاطب مت کر لے گا"

کومل پلٹ کر چہرے پر ناگواری لاتی ہوئی عباس بولی وہ واقعی فراک پہن کر دو پونیاں باندھی کومی بے بی نہیں بلکہ لانگ شرٹ کے اوپر ٹراؤزر پہنے سارے بالوں کو کندھے کے ایک سائیڈ پر یکے کومل لگ رہی تھی

"چند دن پہلے اگر تمہیں غلطی سے کومل کہہ دیتا تو تم اس بات کا برا مانتی تھی کہ تمہیں کومی بے بی کیوں نہیں کہا شکر ہے تم نے یہ نہیں کہا کہ میں آئندہ تمہیں مخاطب ہی نہ کروں ہاں آئندہ کومل کہہ کر مخاطب کروں گا اس بات کا اب خیال رکھوں گا"

عباس مسکراتا ہوا کومل کی طرف دیکھ کر کہنے لگا وہ خاموشی سے اسے دیکھنے لگی

"بھائی نے بتایا تھا مجھے کہ آپ نے میرا کافی خیال رکھا اس کے لئے تھینکس"

کومل روکے انداز سے عباس کو کہنے لگی تو عباس کی مسکراہٹ تھم گئی

"سب آزاد نے بتایا۔۔۔ کومل تمہیں خود سے کچھ بھی یاد نہیں میرے ساتھ گزارا ہوا وقت"

عباس کومل کو دیکھتا ہوا پوچھنے لگا

"بہت زیادہ یاد کرنے پر مجھے یاد آیا تھا کہ آپ مجھے اپنے گھر لے گئے تھے جہاں آپ مجھے اپنے موبائل پر کوئی ویڈیو دکھا رہے تھے"

کومل نے عباس کو اس کے عمل پر شرمندہ کرنا چاہا وہ اتنی بے خبر بھی نہیں تھی یہ بات وہ عباس کو باور کروانا چاہتی تھی

"کومل ایک بار میری طرف غور سے دیکھو کیا تمہیں لگتا ہے کہ میں تمہارے ساتھ کبھی غلط کر سکتا ہوں وہ سب کچھ صرف تمہیں شاکنگ پیریڈ سے نکالنے کی ایک کوشش کی اور کچھ بھی نہیں"

عباس کومل کو دیکھتا ہوا حقیقت بتانے لگا

"دل نہیں چاہتا میرا کسی پر بھی بات پر اعتبار کرنے کو"

کومل عباس کو کہتی ہوئی وہاں سے واپس جانے کے لئے پلٹی تب عباس نے اس کے دوپٹے کا سراپکڑا  
تو کومل کو روکنا پڑا عباس چلتا ہوا کومل کی جانب آیا

"ان دو ماہ میں تم نے ہمیشہ مجھے اپنا دوست کہا، میں نے پوری کوشش کی کہ تمہارے اور اپنے  
درمیان اس دوستی کے رشتہ کو خالص طریقے سے نبھاؤ۔۔۔ اگر تم پھر بھی یہ کہوں گی کہ تمہیں میری  
بات کا اعتبار نہیں تو مجھے بہت دکھ ہوگا کومل۔۔۔ دو دن پہلے بھی تم نے آزہاد کے سامنے جب مجھے  
پہچاننے سے انکار کیا تو بہت دکھ ہوا تھا مجھے۔۔۔ جبکہ کومل نے عباس سے وعدہ کیا تھا وہ اسے کبھی  
بھی نہیں بھولے گی"

عباس کومل کی جانب دیکھتا ہوا کہنے لگا کومل اسے خاموشی سے دیکھنے لگی تب عباس نے کومل کا ہاتھ  
تھاما

"عباس کومل کو دوبارہ سے اعتبار بھی دلا دے گا۔۔۔ اور اپنے ساتھ گزارا ہوا وقت بھی یاد کروا دے  
گا۔۔۔ بس اسے کومل کا ساتھ چاہیے"  
عباس کومل کا ہاتھ تھامتا ہوا کہنے لگا

"کومل بے بی آپ کو اندر وجیہ میڈم بلا رہی ہیں"

کوثر کومل کے پاس آکر بولی۔۔۔ کومل عباس سے ہاتھ چھڑا کر وہاں سے جانے لگی۔۔۔ گھر کے اندر داخل ہونے سے پہلے کومل نے پلٹ کر عباس کو دیکھا وہ ابھی بھی منتظر نگاہوں سے کھڑا اسی کو دیکھ رہا تھا کومل گھر کے اندر چلی گئی

---

"ٹیک اف یور ٹاپ۔۔۔ فرمائشیں چیک کرو ذرا ہیرو کی،،، مجھے ہالی وڈ کی کوئی بیہودہ ہیروئن سمجھا ہوا ہے۔۔۔ آنٹی کو تو بتا بھی نہیں سکتی ان کے بیٹے کے بے ہودہ کروت" حنین منہ ہی منہ میں بر بڑاتی ہوئی اپنے کمرے کے اندر آئی

"کہاں سے آرہی ہو تم"

حنین اپنے کمرے میں داخل ہوئی تو نوین کو اپنے کمرے میں موجود پایا وہ اب مکمل بیدار ہو چکی تھی

"آزہاد سے ملنے اس کے آفس گئی تھی" حنین نے ہینڈ بیگ رکھتے کوئی نوین کو جواب دیا

"کیوں"

نوین ماتھے پر شکنیں لیے، آنکھیں دکھاتی ہوئی صوفے سے اٹھ کر کھڑی ہوئی

"اس کیوں کا کیا جواب چاہیے آپکو وہ شوہر ہے میرا" حنین اسے جتاتی ہوئی بولی۔۔۔ اسی کی وجہ سے تو وہ حنین سے ناراض تھا

"تم شاید اس ڈیل کو بھول گئی ہو جو میرے اور تمہارے درمیان ہوئی تھی اس طرح اس کو ویلیو دے کر تم خود اس کو قریب آنے کی دعوت دو رہی ہو" نوین اب غصے میں سخت لہجہ اختیار کرتی ہوئی بولی

"سوری آپ میں آپ کی کسی بھی ڈیل کو نہیں مانتی آزاد میرے ساتھ خوش ہے اور میں بھی اس کے ساتھ خوش رہنا چاہتی ہوں۔۔۔ پھر اس بات سے کسی تیسرے کو فرق نہیں پڑتا چاہیے" حنین نے اپنا جیکٹ اتار کر صوفے پر رکھا اور لہجے میں نرمی لائے بغیر نوین کے سامنے آ کر بولی

"کیا کہا تم نے کسی تیسرے کو فرق نہیں پڑتا چاہیے میں تمہاری بہن، تمہیں میرا وجود تمہرڈ پرسن لگتا ہے"

نوین نے غصے میں اسے دھکا دیا وہ صوفے پر جا کر گری

"آپی"

حنین اس کے غصے پر حیرت کا اظہار کرتی ہوئی بولی

"خاموش"

نویں اسے آنکھیں دکھاتی ہوئی غرائی

"تمہیں یاد ہے جب ہماری امی ہمیں ہمیشہ کے لیے چھوڑ کر گئی تھی اس وقت میں محض بارہ سال کی تھی بارہ سال کی کم عمر لڑکی، اس وقت میں نے ماں کے غم کو سینے سے لگانے کی بجائے اپنی چھوٹی سی تین سالہ بہن کو سینے سے لگایا تھا۔۔۔ بارہ سال کی عمر میں، میں بن بیاباں ماں بن گئی تھی تمہارے لیے

جب تم رات کو بھوک سے بلک بلک کر روتی تب میں اپنا بستر چھوڑ کر تمہارے لیے فیڈر تیار کرتی۔۔۔ پیٹ بھرنے کے بعد اکثر تمہارا سونے کا دل نہیں چاہتا تب میں تمہارے ساتھ کھیلتی اور صبح اسکول کے ٹائم پر لیکچر کے دوران اونگھ رہی ہوتی۔۔۔ تمہیں نہلانا دھلانا کھلانا پلانا سلانا بغیر ماتھے پر شکن لائے میں تمہارے سارے کام کرتی

جس دن میرا میٹرک کا پیپر تھا اس دن تمہیں تیز بخار تھا تب تمہیں بابا نہیں صرف اپنی آپنی چاہیے تھی۔۔۔ ساری رات میں ایک ہاتھ میں کتاب لیے تمہارے سرہانے بیٹھی رہی



اور جب ہمارے بابا کی ڈیٹھ ہوئی تب 21 سال میری عمر تھی، مجھے ماں کے ساتھ ساتھ ایک باپ بھی بننا پڑا۔۔۔ جب برابر والی فوزیہ بھابی مجھے آگے کہتی کہ حنین بہت پیاری ہے یہ جوان ہو کر بہت خوبصورت نکلے گی، تب میری رات کی نیند تمہاری فکروں میں اڑ جاتی

رات کو دو دو بار اٹھ کر دروازے کا لاک چیک کرتی اور یہ بھی اطمینان کرتی کہ جو ڈنڈہ میں نے بیڈ کے نیچے چھپا کر رکھا ہے وہی موجود ہے کہ نہیں۔۔۔ اپنی عزت سے پہلے تمہاری حفاظت کرنے کا خیال آتا مجھے

تمہیں وہ دن یاد ہے جس دن تم نے مجھے آکر بتایا تھا کہ کل لاسٹ ڈیٹ ہے تمہاری فیس جمع کروانے کی اس وقت تک میری سیلری سے اتنے پیسے نہیں بچے تھے کہ میں تمہیں فیس جمع کروانے کے پیسے دیتی، ہمارے محلے میں مجھے کوئی بھی ادھار دینے کے لئے تیار نہیں تھا۔۔۔ تمہیں معلوم ہے اس دن وہ پیسے میں نے حمید انکل سے ادھار لیے تھے

حنین آنکھوں میں آنسو بھرے ہوئے اپنے پرانے محلے کی حمید انکل کو یاد کرنے لگی جس کی غلیظ نظروں سے بچی سے لے کر بوڑھی عورت تک محفوظ نہیں تھی

"ادھار کے پیسے دیتے ہوئے اس نے معلوم ہے مجھے کہا چھونے کی کوشش کی"

نویں کے جملے پر حنین تڑپ اٹھی

"آپی پلنز"

اب حنین اپنا چہرہ دونوں ہاتھوں میں چھپا کر رونے لگی

"بالکل اسی طرح روئی تھی میں اس دن گھر آکر۔۔۔ کیونکہ چاہ کر بھی میں اس خبیث آدمی کا منہ نہیں توڑ پائی ورنہ وہ اپنے دیئے ہوئے پیسے مجھ سے چھین لیتا اور تمہاری فیس جمع نہیں ہو پاتی"

نوبین حنین کو دیکھتی ہوئی بتانے لگی

"جب تم نانٹھ کلاس میں آئی، تب فوزیہ بھابھی نے مجھے تمہارے لیے ایک رشتہ بتایا۔۔۔ نو سے پانچ بجے تک کی جاب کرنے والا ایک مڈل کلاس شریف لڑکا، عزت دار گھرانہ اور چھوٹی فیملی۔۔۔ تمہاری وہاں شادی کروانے کے بعد پھر میں آرام سے اپنے لیے کچھ سوچ سکتی تھی۔۔۔ مگر اپنی اتنی پیاری سی خوبصورت بہن کسی کو ایسے ہی تھوڑی دے سکتی تھی میں، اس کے لئے تو مجھے کوئی شہزادہ چاہیے تھا مگر شہزادے سے پہلے ایک شیطان کی آمد ہماری زندگی میں ہو گئی اور اس نے بڑی ہوشیاری سے مجھ سے میری بہن کو چھین لیا اور اب میری بہن بھی اس شیطان کے ساتھ رہنا چاہتی ہے"

نوبین زہر خواندہ لہجے میں بولی

"آپی پلنز آپ آرزو کی طرف سے اپنا دل صاف کر لیں وہ شوہر ہے میرا، میں اس سے بہت"

حنین نے روتے ہوئے بولنا چاہا

"آگے کچھ نہیں بولنا ہنی جو تم بولنا چاہتی ہوں وہ میں ہرگز نہیں سننا چاہتی۔۔۔ نفرت ہے مجھے اس بد تمیز اور گھٹیا انسان سے،، اگر تم نے اس سے رشتہ بنایا یا تم نے اسے اپنے ساتھ کچھ بھی کرنے دیا تو پھر مجھ سے اپنا رشتہ ختم کر دینا"

نوین حنین کو بولتی ہوئی اس کے کمرے سے چلی گئی اور حنین ایک بار پھر اپنا چہرہ اپنے دونوں ہاتھوں میں چھپا کر رو دی

شام کو جب شاہنواز آفس سے گھر واپس آیا تو وجیہ سے ملنے کے بعد وہ نوین کے روم میں آیا۔۔۔ وہ اس وقت اپنے روم میں ہی موجود تھی۔۔ صوفے پر بیٹھی ہوئی فائلر سے اپنے ناخن تراش رہی تھی

"یہ بھی ٹھیک ہے پہلے خود ہی جھوٹ بولو دھوکہ بازی سے کام لو اور جب آدمی غصہ کرے تو الٹا سلیپنگ پلس کھا کر اسے وارن کرو کے آپ کو غصہ کرنا تو دور کی بات ناراض ہونے کا حق بھی نہیں رکھتے۔۔۔ اس طرح ایبوشنلی بلیک میل کرنے کے بعد پھر نخرے بھی خود دکھاؤ"

شاہنواز صوفے پر نوین کے برابر میں بیٹھتا ہوا اس سے بولا

"میں نخرے نہیں دکھا رہی ہوں شاہنواز میں آپ سے اور وجیہ سے واقعی شرمندہ ہوں،، پریگننسی کا جھوٹ میں نے صرف آپ کی زندگی میں شامل ہونے کے لئے بولا تھا اس کے علاوہ میرا اور کوئی مقصد نہیں تھا اور رہی بات آزہاد کے اوپر الزام لگانے کی آپ اس معاملے میں مت پڑیں آپ کے بیٹے نے

پہلے دن سے ہی مجھے بہت زیادہ تکلیف دی ہے جب سے اس نے ہنی سے نکاح کیا ہے میں مسلسل  
اذیت میں مبتلا ہوں"  
نورین شاہنواز کو دیکھتی ہوئے بولی

"کیسے نہیں پڑو نورین آزاد کے معاملے میں وہ بیٹا ہے میرا اور تمہاری ساری باتوں میں سے مجھے سب سے  
زیادہ غصہ بھی اسی عمل پر آیا کہ تم نے اس پر جھوٹا الزام لگایا۔۔۔۔۔ تم اپنی اس غلطی کو ایکسیٹ  
کرو،، خیر میں بات کو زیادہ بڑھانا نہیں چاہتا جو ہو گیا سو ہو گیا لیکن اب آگے سے ایسی کوئی بات نہیں  
ہونی چاہیے۔۔۔ جس سے دلوں میں رنجشیں جنم لیں"  
شاہنواز صلح جو انداز میں نورین کا ہاتھ تھام کر بولا

"ایم سوری میں آپ سے واقعی شرمندہ ہوں شاہنواز"  
نورین شاہنواز کے کندھے پر سر رکھتی ہوئی بولی

"بہت زیادہ فضول حرکت کی تھی تم نے سلیپنگ پلس کھا کر آئندہ ایسی کوئی فضول حرکت نہیں ہونی  
چاہیے"

شاہنواز نورین کے گرد اپنا ہاتھ حائل کرتا ہوا بولا

"او کے آئندہ ایسی کوئی حرکت نہیں کروں گی مگر آپ کو آج رات اور کل کی رات میرے پاس میرے بیڈروم میں رکنا ہے"

نوبین شاہنواز کے کندھے سے سر اٹھا کر اس سے فرمائش کرنے لگی جس پر شاہنواز اپنی مسکراہٹ چھپا کر اسے آنکھیں دکھانے لگا

"آنکھیں دکھانے کی نہیں ہو رہی جناب، پچھلی چار راتوں سے آپ وجہ کے پاس ہیں۔۔۔ اور اب دو دن تک تو میں آپ کو اس بیڈروم سے بالکل نہیں جانے دوں گی"

نوبین اترا کر شاہنواز کو دیکھتے ہوئے بولی

"زبردستی ہے کیا"

شاہنواز نوبین کو دیکھ کر سنجیدگی سے پوچھنے لگا

"بالکل صحیح سمجھے کچھ ایسا ہی ہے"

نوبین اپنی بات بول کر خود مسکرائی اور ساتھ میں شاہنواز بھی

\*\*\*\*\*

نوبن كى بات سن كر اس كا دوپهر سے دل اءاس آها وه راء كے كھانے ٱر بلاوے كے باوءوء وه اٱنے كمرے سے باهر نهیں نكلے جس كا نوٹس سب نے لیا۔۔۔ ویلے آوءاها كا كوئی اراده نهیں آها آفس سے گهر آنے كے بعء اسے منانے كا مكر اس كو كھانے كى ٹیبل ٱر موءوء نه ٱاكر اسے اٱنا اراده بءلنا ٱڑا

كھانے كى ٹیبل ٱر نوبن بهی موءوء آھی جیسے وه همیشہ كى طرأ آكور كرتا هوا خاموشى سے كھانا كھا رہا آھا۔۔۔ اس نے نوٹ كیا شاهنواز كھانے كے ءوران وحبہ كے ساآھ ساآھ نوبن سے بهی ہلكی ٱھلكی گفتگو كر رہا آھا، یعنی نوبن اٱنى بهن اور شوهر كى همءرى سمیٹنے میں كامیاب هو چكى آھی اور شاهنواز بهی اس سے ناراضكى ختم كر چكا آھا

مكر كچھ بهی هو جائے وه كتنے ہی ءرامے كر لے آوءاها كى نظر میں اس كى ویلیو ٱھلے جیسے ہی رہتی اور اب وحبہ بهی اس سے كوئی خاص بات نهیں كر رہی آھی۔۔۔ كھانے سے فارغ هو كر آوءاها نے ٹشو سے اٱنا منہ صاف كیا اور ٹشو كو بال بنا كر جان بوجه كر اس رُخ ٱر اچھالا جو سىءاها نوبن كى ٱلیٹ میں جا كرا

نوبن نے اس كى گھٹیا حركت ٱر خار بهرى نظروں سے آوءاها كو ءكھا مكر وه اس كى نظروں كى ٱرواه كیے بنا كر سى چھوڑ كر اٹھ چكا آھا، اب وه شاهنواز كو ءكھ رہی آھی جو كھانے كے ساآھ موبائل ٱر كسى سے مو گفتگو آھا۔۔۔ نوبن نے اس ٱر لعنت بهج كر ٱلیٹ بیچھے كھسكاى ءوسرى ٱلیٹ میں اٱنے یلے كھانا نكالے لكی وحبہ كھانے سے فارغ هو كر ٱھلے ہی اٹھ چكى آھی جبكے آوءاها كى حركت صرف كول نے ءكھی آھی مكر وه خاموشى سے سر جھكا كر كسى سے كچھ كے بنا اٱنا كھانا كھانے لكی

"صابرہ ٹرائی میں کھانا رکھ کر ہنی کے روم میں لے آؤ" آزاد کچن میں آکر صابرہ سے کہتا ہوا اور خود حنین کے روم میں جانے لگا

"سرپانچ منٹ پہلے ہی وجیہ میڈم کے کہنے پر میں حنین میم کے روم میں کھانا پہنچا کر آئی ہوں"

صابرہ کی بات سن کر اسے حیرت ہوئی تھی مگر یہ حیرت خوشگوار تھی

"اگڈ ساس بہو میں تعلقات اچھے ہو گئے" آزاد نے دل ہی دل میں سوچتا ہوا حنین کے کمرے کا رخ کیا کمرے میں پہلے سے وجیہ موجود تھی جسے دیکھ کر آزاد چونکا

"ایسا کیا کیا ہے آزاد تم نے، جو یہ اس طرح رو رہی ہے"

آزاد کو حنین کے کمرے میں آتا دیکھ کر وجیہ آزاد سے پوچھنے لگی۔۔۔ آزاد سمجھ گیا آج صبح حنین کے آفس جانے کا وجیہ کو بھی علم تھا

"پرامس ماما میں نے کچھ نہیں کیا، بس اس سے ایک کام بولا تھا جو کہ کوئی اتنا مشکل نہیں تھا پھر بھی اس نے نہیں کیا اور گھر آ کے رونا شروع کر دیا"

آزاد بیڈ سے تھوڑی دور ویل چیئر پر بیٹھی وجیہ کو جواب دیتا ہوا خود حنین کے پاس بیڈ پر آکر بیٹھ گیا حنین کی آنکھیں کافی سرخ ہو رہی تھیں جو کہ اس کے رونے کی نشاندہی کر رہی تھی۔۔۔ اس نے صبح

والا ریڈ ٹاپ ہی پہنا ہوا تھا۔۔۔۔۔ ناجانے وہ اس کی صبح والی بات کو کتنا سیریس لے چکی تھی یا پھر کوئی اور بات تھی

"آخر ایسا کیا کام بول دیا تم نے جو یہ اتنا رونے لگی" وجیہ حنین کی سرخ آنکھیں دیکھ کر آزاد سے حیرت سے پوچھنے لگی۔۔۔ جس پر آزاد نے حنین کو دیکھا اور حنین اس سے نظریں چرا گئی

"کچھ نہیں ماما میں نے تو بس اس سے سیدھا سیدھا یہ بولا تھا کہ"  
وہ ناجانے وجیہ کو کیا بتانے لگا تھا حنین نے ایک دم بات کاٹی

"آئی میں آزاد کی وجہ سے نہیں رو رہی تھی ویلے ہی میرے سر میں درد ہو رہا تھا"  
حنین کے بے ساختہ بولے پر آزاد کے چہرے پر مسکراہٹ آئی۔۔۔ ویلے بھی حنین کو نوین کی باتوں پر رونا آیا تھا

"وہ بات تو ٹھیک ہے ہنی مگر وہ کام تو ماما کو بتاؤ جو میں نے تم سے بولا تھا۔۔۔ ورنہ ماما بھی ساری رات سوچتی رہے گئیں آخر میں نے تمہیں ایسا کیا کام بول دیا تھا"  
کتنے معصوم انداز میں وہ حنین کو بولتا ہوا اسے پھنسا چکا تھا اور حنین ہونقوں کی طرح اس کی شکل دیکھ رہی تھی۔۔۔ اور اب وہ آنکھوں میں شرارت بھرے حنین کو دیکھ رہا تھا



"نہ ہی میں ساری رات کو سوچو گی اور نہ ہی مجھے کچھ سننا ہے۔۔۔ تم اسے زیادہ پریشان مت کیا کرو۔۔۔ بہت معصوم بچی ہے یہ ویلے بھی اسے آفس جانے کا مشورہ میں نے ہی دیا تھا" وجیہ نے بھی بال دھوپ میں سفید نہیں کیے تھے وہ اپنے بیٹے کی آنکھوں میں شرارت اور حنین کر جھینپنا نوٹ کر چکی تھی اس لیے بات کو رفع دفع کرتی ہوئی بولی

"اوہو تو اس معصوم بچی کو آفس بھیج کر آپ نے پھنسیا تھا" آزاد سائیڈ پر رکھی ٹرالی میں سے فرائڈ رائس کی پلیٹ اٹھا کر لایا تو حنین اس کو گھور کر جبکہ وجیہ اپنے مسکراہٹ چھپا کر آزاد کو دیکھنے لگی

"چلو اب کھانا کھا لو آج سے تمہیں کبھی کوئی کام کا نہیں بولوں گا بلکہ خود سے کر لیا کروں گا" آزاد بہت سنجیدگی سے بولتا ہوا اسپون میں چاول بھر کر حنین کو کھلانے لگا۔۔۔ حنین بلش کر کے وجیہ کو دیکھنے لگی تو وہ مسکرا کر ان کے روم سے نکل گئی

"واقعی تم اتنی سینسیو ہو کہ میرے معصوم سے مطالبے پر گھر آکر رونے لگ گئی" وجیہ کے جانے کے بعد آزاد حنین کو دوسرا نوالا کھلاتا ہوا پوچھنے لگا

"اسے معصوم مطالبہ نہیں بلکہ ناجائز مطالبہ کہتے ہیں" حنین آزاد کو دیکھتی ہوئی کہنے لگی

"چلو وہ میرا ناجائز مطالبہ تھا جسے تم نے نہیں مانا ٹھیک ہے۔۔۔ کیا تم اپنی بہن کے ناجائز مطالبات مان کر میرے ساتھ جائز کر رہی ہو"

آزہاد حنین کو دیکھتا ہوا سنجیگی سے پوچھنے لگا یعنی وہ صبح اس سے جو بھی کچھ بول رہا تھا وہ صرف اسے احساس دلانے کے لیے بول رہا تھا

"وہ میری بہن ہے میں اسے نہیں چھوڑ سکتی نہ تمہیں چھوڑ سکتی ہو۔۔۔ مگر تم دونوں کو ہی میرا احساس نہیں ہے"

چاولوں سے بھرا ہوا چمچا وہ پیچھے کرتی ہوئی بولی

"اسے احساس کرنا ہی کہتے ہیں جو مجھے تم سے زیادہ دیر تک ناراض نہیں ہونے دیتا۔۔۔ خیر چھوڑو تم بھی نہیں سمجھو گی"

آزہاد اسے ایک اور نیوالا کھلاتا ہوا بولا

پانی پینا مجھے ہیں"

اچانک ہچکی آنے پر وہ بولتی ہوئی پانی پینے کے لیے اٹھنے لگی مگر آزہاد نے اس کا ہاتھ پکڑ کر دوبارہ بٹھا دیا اور خود ٹرالی سے پانی کا گلاس لے کر اس کے پاس آیا

"جیسے جیسے دن بڑھتے جا رہے ہیں اب پیاس میری بھی شدید ہوتی جا رہی ہے۔۔۔ کل میں اپنا ہر جائز مطالبہ پورا کرنے کا حق رکھتا ہوں"

آزہاد نے جتانے والے انداز میں بولنے کے ساتھ ایک اور نیوالا حنین کے منہ میں ڈالا۔۔۔ آج آزہاد کا کیا پلان تھا حنین اس کو دیکھتی ہوئی سوچنے لگی

"تھوڑی دیر پہلے فصیح کی کال آئی تھی معلوم نہیں کیا مسئلہ ہوا ہے اس کے ساتھ،، فوراً مجھے اور نگرم کو بلایا ہے"

آزہاد حنین کی سوچ پڑھتا ہوا اسے بتانے لگا

"ایک تو تم اپنے ان فضول دوستوں سے دوستی ختم نہیں کر سکتے نا۔۔۔ ایک آنکھ نہیں بھاتے مجھے یہ تمہارے گھٹیا دوست"

فصیح اور نگرم کا ذکر سن کے حنین کا موڈ ہی خراب ہونے لگا جس طرح آزہاد مسکرایا

"گھٹیا نہیں ایک نمبر کے کمینے ہیں دونوں مگر دوست ہیں یا۔۔۔ معلوم نہیں کیا مسئلہ ہو گیا ہے اس کے ساتھ۔۔۔ ویلے تم میرے دوستوں سے جیلیسی کی وجہ یہ تو نہیں یعنی تم چاہ رہی ہو یہ ریڈ ٹاپ آج میں خود سے اتارو"

حنین کے منہ میں چاول بھرتا ہوا وہ بے باکی سے بولا جس طرح حنین کو پھندہ لگتے لگتے بچا

"کتنا فضول بولے ہو تم"  
حنین آنکھیں دکھاتی ہوئی آزاد سے بولی

"نہ ہی تم فضول بولے دیتی ہو نہ ہی تو فضول کرنے دیتی ہو۔۔۔ پھر اچھا ہی ہے نہ کہ میں اپنے  
دوستوں کے پاس چلا جاؤ"  
آزاد شکوہ کرتا ہوا حنین سے بولا

"ہنی ڈنر کیوں نہیں کیا تم۔۔۔۔"  
نورین حنین کو بولتی ہوئی اس کے کمرے میں آنے لگی اس کے قدم اور زبان دونوں آزاد کو دیکھ کر رک  
گئے۔۔۔ اور سامنے کا منظر دیکھ کر تو اس کے ماتھے پر بل پڑ گئے

"منہ کھولو یار ابھی تک کتنے پیار سے میرے ہاتھوں سے کھا رہی تھی"  
آزاد نورین کو مکمل نظر انداز کرتا ہوا حنین کو دیکھ کر بولا

اب حنین ہر بار آزاد کو بھی ناراض نہیں کر سکتی تھی اس لیے اس نے ذرا سا منہ کھولا اور آزاد نے  
چاولوں سے بھرا چمچہ اس کے منہ میں ڈالا نورین خار کھانے والی نظروں سے ان دونوں کو دیکھنے لگی

چاول کا ایک ذرہ حنین کے ہونٹ کے نیچے چپکا ہوا تھا جسے ہٹانے کے لیے اس نے اپنا ہاتھ اپنی  
تھوڑی کی طرف بڑھانا چاہا جسے آزہاد نے پکڑ کر چاول کا زرہ اپنے ہونٹوں سے ہٹایا۔۔۔ حنین کو آزہاد  
سے اتنی بے باکی کی توقع ہرگز نہیں تھی وہ اس کی حرکت پر وہ دھنگ رہ گئی جبکہ نوین کا اس منظر کو  
دیکھ کر پارہ ہائی ہونے لگا

"واؤ یہ تو آج کی بنی پوڈنگ سے بھی زیادہ میٹھا لگا مجھے"  
آزہاد مسکرا کر نفی میں سر ہلاتا ہوا بولا۔۔۔ حنین آزہاد کی حرکت پر شرمندہ ہونے لگی

"یہ کیا واہیات حرکت ہے"  
نوین ناگواری سے آزہاد کو دیکھتی ہوئی بولی

"یہ واہیات حرکت اسپیشلی میں نے تمہیں دکھانے کے لئے ہی کی ہے تاکہ تم یہاں سے شرما کر چلی  
جاؤ مگر میں بھول گیا تھا کہ تم ایک خالص ڈھیٹ ہڈی کی بنی ہوئی شے ہو، پوری فلم دیکھنے کے بعد  
بھی تو یہی پرکے رہنا ہے"

حنین کو کھانا کھلانے کے بعد اسے فصیح کے پاس جانا تھا اور وہ اس وقت نوین کا چہرہ نہیں دیکھنا چاہتا  
تھا اس لئے چڑ کر بولنے کے ساتھ وہ چاولوں کی پلیٹ بھی واپس رکھ چکا تھا کیونکہ اسے اندازہ تھا اب  
حنین کی بھوک بھی فوت ہو چکی ہوگی

"ہنی میں جارہی ہوں تم سے بعد میں بات کروں گی"  
وہ آزاد کی بات کا کوئی جواب دیئے بغیر حنین کو بولتی ہوئی جانے لگی

"بعد میں یارات میں ہمیں ڈسٹرب کرنے کی ضرورت نہیں ہے،، تم اپنے روم میں جا کر سکون سے مرو تاکہ ہم سکھ کا سانس لے کر جی سکے"

آزاد خود بھی خار بھری نظروں سے نوین کو دیکھتا ہوا بولا۔۔۔ اسے اب خود بھی اچھی طرح اندازہ ہو چکا تھا۔۔۔ جب تک نوین ان دونوں کے بیچ سے نہیں نکلے گی ان دونوں کا ریلیشن اسی طرح رہے گا۔۔۔ شاید اب وہ خود بھی نہیں چاہتا کہ نوین ہر تھوڑی دیر بعد حنین کے پاس موجود ہو

"یہ کیا طریقہ ہے آزاد بات کرنے کا آج پھر تمہارا موڈ ہو رہا ہے لڑنے کا"  
شاہنواز نوین کو ڈھونڈتا ہوا حنین کے کمرے میں آیا تو وہ آزاد کی بات سن چکا تھا

"ڈیڈ آج آپ پوری ایمانداری سے یہ بات بتائیے گا کہ اس گھر میں یہ کون سا اصول ہے کہ گھر کا ایک مرد جب چاہے اپنی دونوں بیویوں میں سے کسی کی بھی روم میں چلا جائے جبکہ اسی گھر میں دوسرے مرد کے لیے اس کے اور اس کی وائف کے لیے کوئی پرائیوسی نام کی چیز ہی نہیں"  
آزاد شاہنواز کو دیکھتا ہوا سنجیدگی سے پوچھنے لگا۔۔۔ نوین اب بالکل خاموش ہو گئی اور حنین نظریں جھکا گئی

"تو کس نے تمہاری اور تمہاری وائف کی پرائیویسی کو ڈسٹرب کیا ہے"

شاہنواز آزاد کو دیکھتا ہوا پوچھنے لگا جس پر آزاد طنزیہ ہنسا

"اس نے --- اس نے ڈسٹرب کیا ہوا ہے ہماری پرائیویسی کو ہماری لائف کو اور آئندہ یہ بات میں منہ سے نہیں بتاؤں گا بلکہ ہنی کو لے کر امریکا شفٹ ہو جاؤں گا"

آزاد اپنی انگلی سے نوین کی طرف اشارہ کرتا ہوا بولا اور ساتھ ہی اس کا انداز وارننگ دینے والا تھا

"زیادہ ہائپر ہونے کی ضرورت نہیں ہے میرے سامنے --- اور نوین تمہیں بھی خیال کرنا چاہیے وہ دونوں میرڈ کیل ہیں -- یوں کسی کے روم میں ہر وقت آ جانا مناسب نہیں ہے --- اپنے روم میں چلو"

شاہنواز آزاد کے بعد نوین کو دیکھتا ہوا بولا

"اپنا دھیان رکھنا" شاہنواز کے جانے کے بعد نوین حنین کو دیکھتی ہوئی بولی حنین اس کے لفظوں میں چھپا ہوا مفہوم اچھی طرح سمجھ گئی تھی نوین کے جانے کے بعد حنین اپنا سر تھام کر بیڈ پر بیٹھ گئی --- تو آزاد روم کا دروازہ بند کر کے حنین کے پاس آیا

"ریلکس ڈارلنگ تمہاری آپی صرف جیلز ہوتی ہے تم سے کیونکہ میرے ڈیڈ میرے جتنے رومینٹک ہرگز نہیں ہوں گے اس کی ساتھ"

آزہاد کی فضول گوئی پر حنین سر اٹھا کر آزہاد کو دیکھنے لگی وہ مسکراتا ہوا حنین کو دیکھتا ہوا اس کو کمر سے تھام کر بیڈ سے اٹھانے لگا

"کوشش کروں گا جلدی آ جاؤ کیا تم میرا ویٹ کرو گی"

آزہاد حنین کا چہرہ دیکھتا ہوا اس سے پوچھنے لگا

"بالکل بھی ویٹ نہیں کروں گی میں تمہارا"

حنین آنکھیں سکیڑ کر آزہاد کو دیکھتی ہوئی بولی اس کے انداز پر آزہاد کو ہنسی آئی

"مائی لائف مائی بیوٹیفل وائف"

آزہاد اس کے ہونٹوں کو فوکس کرتا ہوا بولا اب وہ جھگ کر اپنے ہونٹ حنین کے ہونٹوں پر رکھ چکا تھا۔۔۔ وہ بے خود سا ہو کر اپنے ہونٹوں سے اسکے ہونٹوں پر محبت کی چھاپ چھوڑے دے رہا تھا حنین نے سختی سے اس کی شرٹ کو تب پکڑا جب اس نے آزہاد کے ہاتھوں کا لمس ٹاپ کے اندر اپنی کمر پر محسوس کیے۔۔۔ اس سے پہلے وہ مزید کوئی اپنا کارنامہ دکھاتا حنین ایک جھٹکے سے اسے پیچھے کر چکی تھی

"جاؤ تمہارے فرینڈز ویٹ کر رہے ہو گے"



حنین بلش کرتی ہوئی بولی۔۔ وہ اس کے چہرے پر سُرخی دیکھ کر مزید اسے تنگ کیے بنا کمرے سے نکل چکا تھا کیونکہ حنین کی سانسوں کی خوشبو اپنے اندر اتارتے ہوئے مسلسل اس کے موبائل پر نگرہ کی کال آرہی تھی

---

"نورین جاؤ ڈریس چینج کر کے آؤ"

نورین اپنے روم میں آئی تو شاہنواز پہلے سے روم میں موجود تھا اسے دیکھتا ہوا سنجیدگی سے بولا

وہ اس کا مطلب اور طلب سمجھ چکی تھی اس لیے ڈریسنگ روم میں جا کر نائی پہن کر روم میں آئی اور اپنے بالوں کو برش کرتی ہوئی اپنے اوپر پرفیوم چھڑکے لگی۔۔ اب وہ بیڈ پر خاموشی سے لیٹ گئی۔۔۔ شاہنواز اپنے گاؤں کی ڈوریاں کھولتا ہوا اس کے قریب آیا

"میں اس وقت ریلکس ہونا چاہتا ہوں اس کے لیے تمہیں بھی اپنا مائینڈ ریلکس کرنا پڑے گا۔۔۔ ایک بات میری اچھی طرح سمجھ لو نورین،، حنین تمہاری بہن ہونے کے ساتھ ساتھ میرے بیٹے کی بیوی بھی ہے گھر میں اگر کوئی بھی ٹینشن والی بات ہو جس کی وجہ تم بنو تو اب میں ہرگز برداشت نہیں کرو گا۔۔۔ لہذا انہیں ان کی لائف جینے دو اور خود بھی سکون سے رہو"

شاہنواز بولتا ہوا اس پر جھکا اور اپنی ضرورت پوری کرنے لگا جبکہ نورین کا دماغ صرف اور صرف حنین اور آزاد کی طرف اٹکا ہوا تھا

بہت مشکلوں سے شاہنواز کی اجازت پر وہ آج ڈرائیور کے ساتھ دیا کے گھر اس کی مدد سے ملنے آئی تھی۔۔۔ نہت آنٹی کے ساتھ بیٹھ کر وہ دیا کی ڈھیر ساری باتیں کرنے لگی معلوم ہی نہیں ہوا کتنی دیر گزر گئی دیا کی باتیں کرتے کرتے۔۔۔۔ اچانک ملازم نے آکر نہت آنٹی کو انکے گیسٹ کی آمد کی خبر دی تب کومل نے گھڑی میں ٹائم دیکھا

"کافی ٹائم ہو گیا ہے آنٹی آپ مجھے اجازت دیں،، بہت اچھا لگا آج آپ سے مل کر"

کومل اپنا ہینڈ بیگ کندھے پر لٹکاتی ہوئی صوفے سے اٹھی

"مجھے بھی بہت خوشی ہوئی تم سے مل کر ایسے ہی کبھی کبھی آجایا کرو میرے پاس"

نہت نے کومل کو دیکھتے ہوئے کہا،، کومل اثبات میں سر ہلا کر خدا حافظ کرتی ہوئی گھر سے باہر نکل گئی

ابھی وہ اپنی کار میں بیٹھنے ہی لگی تھی جب گیٹ سے اندر کی طرف اسے عباس کی کار آتی دکھائی دی

"ارے آپ یہاں پر" عباس بھی کومل کو دیکھ چکا تھا مگر کومل کو دیکھ کر اس سے زیادہ خوشی، عباس کو اس کے چہرے کے تاثرات دیکھ کر ہوئی جو کہ حیران کن کم خوشگوار زیادہ تھے۔۔۔ کس طرح وہ اپنی کار کو چھوڑ کر عباس کی کار کی طرف بڑھتی ہوئی آئی تھی عباس اس کو دیکھ کر مسکرایا

"شکر ہے تمہارے چہرے پر مجھے دیکھ کر مسکراہٹ آئی اور تم نے مجھے پہچان لیا کیسی ہو"

عباس جو اپنے گھر میں شفٹ ہونے کے بعد ایک ہی دن میں اکتا چکا تھا شاید وہ روز آفس آنے کے بعد ایک اسی کے چہرے کو دیکھنے کا عادی ہو گیا تھا جو آج اسے نظر نہیں آیا تو اس کا دل اداس ہوا۔۔۔

اسی اداسی کے سبب وہ اپنی خالہ کے گھر ان سے ملنے آ گیا مگر یہاں کومل کی موجودگی میں اس کے دل اور دماغ پر خوشگوار اثر چھوڑا تھا

"پہچانتی کیوں نہیں بھلا آپ کو کیسے ہیں آپ"

شاید یہی وہ چہرہ جسے وہ آج صبح سے مس کر رہی تھی اور ایک بے کلی سی اداسی اپنے چاروں اطراف محسوس کر رہی تھی۔۔۔ جبھی اپنے سامنے کھڑے اس شخص کو دیکھ کر اس کا دل خوشی سے کھل اٹھا تھا

"تھوڑی دیر پہلے اگر مجھ سے کوئی یہ سوال کرتا ہے کہ کیسے ہو، تو میں یہی جواب دیتا اداس اور تنہا۔۔۔

پر اب میں بہت خوش ہوں تمہیں دیکھ کر"

عباس غور سے کومل کا چہرہ دیکھتا ہوا بولا عباس کی بات سن کر بے ساختہ وہ اپنی پلکیں جھکا گئی اس طرح کومل کا پلکیں جھکانا عباس کو اس کا ایک انوکھا سا روپ لگا جسے وہ مہبوت سا اسے دیکھے گیا

"نہت خالہ سے ملنے آئی تھی تم"

عباس کے اس طرح دیکھنے پر شاید وہ نروس ہو رہی تھی تبھی عباس نے اس سے دوسرا سوال پوچھا

"جی وہ میری فرینڈ کی مدر ہیں آپ جانتے ہیں نرہست آنٹی کو"  
کومل عباس کو دیکھ کر پوچھنے لگی

"آپ کی نرہست آنٹی میری مدر کی سگی بہن ہیں یعنی میری خالہ"  
عباس غور سے کومل کو دیکھ کر بتانے لگا عباس کی بات سن کر کومل نے کنفیوز ہو کر اسے دیکھا

"یعنی آپ دیا کے کزن عباس ہیں"  
کومل کو کچھ یاد آنے پر اس کا دل بجھا تھا ساتھ ہی اس کی مسکراہٹ بھی تھمی تھی جسے عباس فوراً محسوس کر گیا

"کومل مجھے تم سے بہت ضروری بات کرنی ہے"  
کومل کے سنجیدہ تاثرات دیکھتے ہوئے عباس اس سے بولا

"پھر کبھی سہی دیر ہو رہی ہے مجھے گھر جانا ہے"  
کومل عباس سے بے تاثر کہتی ہوئی اپنی گاڑی کی طرف بڑھنے لگی

"کیا تم تھوڑی دیر کر میری بات نہیں سکتی"  
عباس کی آواز پر کومل کے قدم رکے اور اس نے مڑ کر دیکھا

"نہیں"

وہ اداسی سے بولتی ہوئی اپنی کار کی طرف بڑھ گئی

---

اس وقت گھر پر اس کے سوا کوئی بھی موجود نہیں تھا کومل اپنی فرینڈ کے گھر گئی ہوئی تھی جبکہ وجہہ اور نوین شاہنواز کے ساتھ اس کے دوست کے گھر گئی تھی

آج شاہنواز کے گھر پر موجودگی کی وجہ سے نوین صبح سے ہی اس کے کمرے میں نہیں آئی تھی۔۔۔ اور آزاد تو نہ جانے اپنے دوستوں کے پاس سے رات میں کب آیا تھا اور صبح اسکے اٹھنے سے پہلے وہ آفس جا چکا تھا۔۔۔ البتہ دوپہر میں وہ اسے کال کر کے بتا چکا تھا کہ آج اسے اور آزاد کو مکرم کی دی گئی پارٹی میں جانا ہے۔۔۔ مگر حنین کا آزاد کی اس بات پر عمل کرنے کا کوئی موڈ نہیں تھا اس لیے وہ اپنے کمرے کا دروازہ بند کیے کافی دیر سے ناول پڑھنے میں گم تھی اتنے انہماک سے وہ اسٹوری پڑھ رہی تھی کہ وقت گزرنے کا اسے اندازہ ہی نہیں ہوا

"ڈارلنگ ریڈی ہو تم"

حنین کے کمرے کا دروازہ کھول کر آزاد کمرے کے اندر داخل ہوتا ہوا اس سے پوچھنے لگا

"تم آفس سے کب آئے"

حنین اسے دیکھ کر حیرت سے پوچھنے لگی وہ ڈیس اپ ہو کر ٹکرم کی طرف جانے کے لئے تیار تھا۔۔۔  
حنین نے سامنے دیوار پر لگی گھڑی میں ٹائم دیکھا تو نو بج رہے تھے

"یار آدھا گھنٹا ہو گیا مجھے آئے ہوئے دیر ہو رہی ہے چلو"  
آزاد ہاتھ پر بندھی ہوئی ریسٹ واچ میں ٹائم دیکھتا ہوا بولا

"مگر میں تو ریڈی نہیں ہوں"

حنین نے ایک نظر اپنے ڈیس کو دیکھتے ہوئے آزاد سے کہا۔۔۔ شام میں شاور لے کر اس نے کیمچول  
سانپومی بلو کلر کا ڈیس پہنا ہوا تھا

"میں نے تم سے کہا تھا ریڈی رہنا ہم دونوں کو وہاں جانا ہے ایک ساتھ"  
آزاد حنین کو ناراض نظروں سے دیکھتا ہوا بولا اور حنین کے پاس آیا

"میرا بالکل بھی موڈ نہیں ہو رہا آزاد پلیز تم چلے جاؤ"

حنین اس کا خراب موڈ دے کر لجاجت سے بولی۔۔۔ حنین کی بات سن کر آزہاد اس کے پاس آیا بیڈ پر ایک ہاتھ جما کر اس کی طرف جھکا

"تو پھر کیا موڈ ہو رہا ہے اس وقت گھر میں کوئی بھی موجود نہیں ہے موقع دیکھ کر لگا دیں چوکا" آزہاد حنین کے قریب اپنا چہرہ لا کر اس سے سنجیدگی سے پوچھنے لگا

"دور ہٹو اس وقت میں تمہاری کوئی بھی بے ہودگی برداشت کرنے کے موڈ میں نہیں ہو" حنین نے ہاتھ میں موجود ناول اس کے سینے پر لگا کر اسے پیچھے ہٹایا

"کیوں نہیں برداشت کر سکتی، کہیں دال میں کچھ کالا تو نہیں۔۔ مطلب پرسنل والا مسئلہ۔۔۔ میں بالکل برداشت نہیں کروں گا"

آزہاد حنین کو گھورتا ہوا بولا اور اس کی بات سن کر حنین کا دل چاہا ہاتھ میں موجود یہ کتاب اس کے سر پر دے مارے

"بہت ہی کوئی بے شرم انسان ہو تم"

حنین اس کی بات پر جھینپ مٹاتی ہوئی بولی

"آج بے شرمی کا عملی مظاہرہ واپس آ کر دکھاؤں گا۔۔۔ ابھی تو نکرَم سے پرامس کرچکا ہوں آنے کا۔۔۔ اس لیے بغیر نخرے دکھائے فوراً تیار ہو جاؤ ٹوٹل دس منٹ ہیں تمہارے پاس"

آزہاد اس کے ہاتھ میں موجود ناول بیڈ پر اچھالتا ہوا وارڈروب کی طرف آیا اور اس کے لئے ڈریس منتخب کرنے لگا

"آزہاد پلیز"

آزہاد اپنا گفٹ کیا ہوا اور ریڈ کلر کا لونگ فرائیڈ اس کے پاس لایا تو حنین منت بھرے لہجے میں بولی

"خود پہنو گی یا میں پہناؤ"

حنین کا بنا ہوا منہ دیکھ کر وہ سیریس ہو کر نرمی سے پوچھنے لگا۔۔۔ حنین اسے کچھ کہے بغیر اس کے ہاتھ ڈریس لے کر ڈریسنگ روم میں چلی گئی

"موڈ تو ٹھیک کرو یا اپنا ایسی شکل بنا کر کسی کی پارٹی میں آیا جاتا ہے"

پارٹی جو کسی ہوٹل میں ارتج کی گئی تھی تیز میوزک ڈانس فلور پر ناچتے تھمکتے لڑکے لڑکیاں، ہر طرف ہاتھ میں ڈنگ لیے ادھر ادھر گھومتے ویٹرز، روشنیوں اور قمقموں کا سیلاب حنین بیزار سی شکل بنائی سب کو دیکھ رہی تھی آزہاد کے ساتھ وہ کونے میں ایک صوفے پر بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔ آزہاد اس کی بیزار سی بنی ہوئی شکل کو دیکھتا ہوا بولا



"جملہ ٹھیک کرو اپنا آیا نہیں زبردستی لایا جاتا ہے۔۔۔ بات نہیں کرو تم مجھ سے ہر وقت زبردستی کر کے اپنی چلاتے ہو، اتنی جلدی مچائی کہ میں موبائل بھی ساتھ لانا بھول گئی"

حنین آزاد پر مزید بکڑتی ہوئی بولی

"اگر میں زبردستی کر کے اپنی چلاتا ناں تو اب تک تمہاری بہن کو خالہ بنا چکا ہوتا۔۔۔ ابھی تک اپنا دل مار کر شرافت دکھائی ہے میں نے مگر آج رات ایسا کچھ نہیں ہونے والا"

آزاد گہری نگاہ سے حنین کو دیکھتا ہوا بولا

"تم یہاں شروع ہو گئے"

حنین اس کو دیکھتی ہوئی کہنے لگی

"شروع تو میں اب بیڈروم میں جا کر ہی ہوگا۔۔۔ چوائس تمہاری ہے بیڈروم تمہارا ہو یا پھر میرا"

آزاد نے اس کا تھاما ہوا ہاتھ اپنے ہونٹوں پر لگانا چاہا جو حنین نے فوراً کھینچ لیا

"آزاد پلیز"

اس کی بے باکی پر حنین آنکھیں دکھاتی ہوئی بولی

"سیریس یار کتنے نخرے دکھاتی ہو تم یہاں سب ہماری طرح ہسبنڈ وائف نہیں ہیں جو تمہیں ایک دوسرے سے اتنے کلوز نظر آرہے ہیں"

آزہاد نے برا مانتے ہوئے کہا وہاں موجود لڑکے لڑکیاں واقعی ایک دوسرے کو ہگ کر رہے تھے، گال چپکا چپکا کر سیلفیاں بھی لے رہے تھے کافی بے تکلفی سے ایک دوسرے کے ساتھ چپک کر بیٹھے تھے

"بڑے اچھے لگ رہے ہیں آوارہ ٹائپ بے غیرت لوگ، اگر تمہارا دل بھی کھلے عام انہی کی طرح بے حیائی کے لئے مچل رہا ہے تو یہی سے کوئی اپنے لئے چھجھوری ڈھونڈ لو"

حنین نراٹھے پن سے اس کو دیکھ کر کہنے لگی تو آزہاد حنین کو گھورنے لگا

"ہائے آزہاد۔۔۔ بے بی ہاؤ آر یو کتنے دنوں بعد تمہیں دیکھا ہے اور تم مجھے ہر دفعہ کی طرح پہلے سے زیادہ ہینڈسم لگ رہے ہو"

نشوانہ جانے کہاں سے برآمد ہوئی اور آتے کے ساتھ ہی آزہاد کے ساتھ صوفے پر چپک کر بیٹھ گئی

"او ہائے نشوا کیسی ہو تم"

آزہاد نشوا کو دیکھ کر کھل اٹھا۔۔۔ حنین کو شدید ناگواری کا احساس جب ہوا جب نشوا اپنے گال سے آزہاد کا گال ٹچ کرتی ہوئی اس سے مل رہی تھی

"واؤ تم تو مزید ہینڈسم دکھنے کے ساتھ ساتھ خوش اخلاق بھی ہو گئے ہو آزاد، کہیں میں خواب تو نہیں دیکھ رہی"

آزاد نے پہلے کبھی نشوا کو لفٹ نہیں کروائی تھی مگر آج وہ اس سے مسکرا کر بات کر رہا تھا اور آزاد کے اس انداز پر نشوا اس پر فدا ہی ہو گئی

"تم بالکل خواب نہیں دیکھ رہی نشوا میں تمہیں ابھی یقین دلا دیتا ہوں"

آزاد نے بولے کے ساتھ ہی زوردار چٹکی اس کے گال پر بھری جس سے وہ تڑپ اٹھی اور حنین آزاد کی حرکت پر تپ اٹھی

"یونانی بوائے"

نشوا اپنا سرخ گال سہلاتی ہوئی زبردستی مسکرا کر بولی

"نانی تو میں چند دنوں سے بہت زیادہ ہو گیا ہوں، تم اس سے پوچھ سکتی ہو"

دوسرے ہاتھ پر اپنے ساتھ بیٹھی ہوئی حنین کی کمر پر آزاد زوردار چٹکی بھرتا ہوا نشوا سے بولا جس پر حنین خونخوار نظروں سے آزاد کو دیکھنے لگی

"یہ کون ہے تعارف نہیں کرواؤ گے"

نشوا اب حنین کو دیکھتی ہوئی آزاد سے پوچھنے لگی

"میں اسے کچھ خاص نہیں جانتی نشوا، ہماری تھوڑی دیر پہلے ہی ملاقات ہوئی ہے مگر یہ تم جیسی لڑکی سے ملنے کا خواہش مند تھا، میرا مطلب ہے تمہاری جتنی خوبصورت لڑکی سے۔۔۔ پلیز اسے اپنے ساتھ یہاں سے لے جاؤ"

حنین مسکرا کر نشوا سے بولی تو آزاد سنجیگی سے حنین کو دیکھنے لگا

"چلو نشوا ڈانس فلور پر چلتے ہیں" اس نے حنین کو دیکھنے کے بعد نشوا کو مخاطب کیا جس پر حنین کا دل جل کر رہ گیا مگر وہ یہ بات اپنے چہرے سے بالکل بھی ظاہر نہیں کرنا چاہتی تھی مگر اسے برا لگا آزاد کہیں سچ میں اس چھچھوری منحوس لڑکی کے ساتھ چلا ہی نہ جائے

"نشوا بہت دھیان سے ڈانس کرنا یہ اتنا بیہودہ تو نہیں ہے مگر کیا ہے نہ کبھی کبھی بھول چوک میں ڈانس کے دوران اسکرٹ کھینچ لیتا ہے"

حنین نے چاہا کسی طرح نشوا یہاں سے دفع ہو جائے جیسی وہ نشوا کو ڈراتی ہوئی بولی

"واقعی۔۔۔ چلو آزاد جلدی ڈانس فلور پر چلتے ہیں"

نشوا جلدی سے خوشی خوشی صوفے سے اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔۔۔ نشوا کی بات سن کر آزاد حنین کو دیکھتا ہوا ہنسنے لگا اور حنین نے اپنے سامنے کھڑی اس ترسی ہوئی لڑکی پر لعنت بھیجی اب حنین صوفے پر بیٹھی دور سے آزاد اور نشوا کو ڈانس فلور پر جاتا ہوا دیکھ رہی تھی

"ہائے بھابھی کیسے ہیں آپ، بہت بہت شکریہ آپ یہاں میرے بلانے پر آئی مجھے بہت خوشی ہوئی"

مکرم حنین کے سامنے والے صوفے پر بیٹھتا ہوا حنین سے بولا جس کے جواب میں مروتاً حنین کو مسکرانا پڑا آزاد دور سے حنین اور مکرم کو بات کرتا ہوا دیکھ رہا تھا وہ ڈانس کے اسٹیپ کم لے رہا تھا اس کا دماغ اور نظر ان دونوں کی طرف تھی جبکہ نشوا بار بار اسے کنسنٹرٹ کرنے کو کہہ رہی تھی

"میں آپ سے اس دن فارم ہاؤس والی حرکت کو لے کر بہت شرمندہ ہوں، بہت چاہا آپ سے سوری کرو مگر کبھی موقع نہیں ملا اس دن میں اور فصیح بالکل ہوش میں نہیں تھے اور دوسرا ہمیں معلوم بھی نہیں تھا کہ آپ اور آزاد۔۔ خیر چھوڑیں اس بات کو میں معافی چاہتا ہوں آپ سے اس دن کے رویہ کی"

مکرم اسے فارم ہاؤس والی بات یاد دلاتا ہوا معافی مانگنے لگا

"تم مجھے واقعی شرمندہ لگ رہے ہو اس لیے معافی قبول کی جا سکتی ہے" حنین کو ایسا بولنا پڑا وہ تو آزاد کے دوستوں سے ایسی کوئی توقع ہی نہیں رکھتی تھی کہ وہ دونوں اپنے کئے پر نادم بھی ہو۔۔۔ مگر سامنے بیٹھے ہوئے مکرم نے حنین سے جب معافی مانگی تو حنین اسے معاف کرتی ہوئی بولی

"تھینک یو سو مچ"

مکرم مسکراتا ہوا بولا

"آزہاد کی کافی دوستی لگتی ہے نشوا سے"

حنین اب آزہاد اور نشوا کو ڈانس فلور پر ڈانس کرتا ہوا دیکھنے لگی۔۔۔ جو تھوڑی دیر پہلے اسی کو دیکھ رہا تھا مگر اب حنین کے دیکھنے پر وہ نشوا کے ساتھ کپل ڈانس کرنے لگا

"بابا بابا نشوا یہ فصیح کی ایکس گرل فرینڈ ہے۔۔۔ آزہاد تو اسے گھاس بھی نہیں ڈالتا پہلے مجھے بھی حیرت ہو رہی تھی ان دونوں کو ڈانس فلور پر دیکھ کر مگر اب سمجھ میں آیا وہ یقیناً آپ کو دکھانے کے لیے ایسا کر رہا ہے"

نکرم مسکراتا ہوا حنین سے بولا جس پر حنین نے برا سا منہ بنایا

"ایسی شکل بنائے گی تو وہ اور زیادہ آپ کو جلائے گا۔۔۔ فل اگنور کریں اور انجوائے کریں۔۔۔ فصیح کی کال آگئی ہو سے بات کر کے آتا ہوں"

نکرم نے ویٹر کو اشارے سے بلایا اور حنین کے سامنے جوس کا گلاس رکھا اور فصیح کی کال ریسیو کرنے کے لیے اٹھ گیا۔۔۔ حنین واقعی اسے اگنور کے جوس پینے لگی

"ایکسیکوزمی کیا میں اس کاؤچ پر بیٹھ سکتا ہوں"

ابھی حنین وہاں سے جانے کا سوچ ہی رہی تھی کہ ایک لڑکے کی آواز سنائی دی۔۔۔ سامنے ایک خوش لڑکا کھڑا اسمائل دیتا ہوا اس سے پوچھنے لگا

"یہ کاؤچ میں اپنے گھر سے نہیں لے کر آئی ہوں آپ بیٹھ سکتے ہیں"  
حنین نے خوبصورت سی اسمائل دے کر اس لڑکے کو جواب دیا

"میرا نام عماد ہے"

عماد نے حنین کی طرف مالانے کے لیے ہاتھ بڑھا کر اپنا نام بھی بتایا

"حنین"

حنین ہاتھ ملائی ہوئی اسے اپنا نام بتانے لگی

آزہاد جو وقفے وقفے سے حنین کو دیکھ رہا تھا وہ ماتھے پر شکن لائے نشوا کی کمر سے ہاتھ ہٹا کر اسٹریٹ  
کھڑا ہو کر حنین کو دیکھنے لگا

"کیا ہو گیا آزہاد تم بالکل کونسنٹرٹ نہیں کر رہے اسٹریٹ پر"  
نشوا نے بوٹے ہوئے آزہاد کا ہاتھ تھامنا چاہا جسے آزہاد نے بری طرح سے جھٹکا

"اوقات میں رہو اپنی"

وہ بگڑے ہوئے تیور کے ساتھ نہ جانے کونسا غصہ نشوا پر نکال کر ڈانس فلور سے اترے۔۔۔ اب اس کا رخ حنین کی طرف تھا جو بڑا مسکرا مسکرا کر معلوم نہیں کس لڑکے سے باتیں کر رہی تھی

"اے یار کہاں گم ہے تو آج کل،، یاروں کو چھوڑ کر رنگینیوں میں کھویا ہوا ہے"

اس سے پہلے وہ حنین کے پاس پہنچتا نگرہم اسے راستے میں مل گیا جو اس کا راستہ روکتا ہوا بولا

"وہ چھوڑو یہ بتاؤ تم ہنی سے کیا باتیں کر رہے تھے"

آزہاد سنجیگی سے نگرہم سے پوچھنے لگا جس پر نگرہم کے چہرے پر خباثت والی مسکراہٹ آئی

"جیلس ہو رہا ہے یا شک کر رہا ہے سالے" نگرہم ہنستا ہوا آزہاد سے پوچھنے لگا

"برمی طرح جیلس ہو رہا ہوں اب بتا"

آزہاد نے ایک بار پھر پوچھا نگرہم ہنستے ہوئے اسے اپنے اور حنین کے درمیان کی بات بتانے لگا

"یہ فصیح کہاں رہ گیا ہے آیا نہیں ابھی تک"

آزہاد بات نگرہم سے کر رہا تھا مگر اس کی نظریں حنین اور عماد پر ٹکی ہوئی تھی

"معذرت کا فون آیا تھا اپنی حسینہ کے ساتھ اپنی شام حسین کر رہا ہے"



15 دن پہلے فصیح ایک نئی نیویلی ماڈل کے عشق میں بری طرح گرفتار ہو چکا تھا۔۔۔ اور کل رات اس نے مگرم اور آزہاد کی موجودگی میں اسے کورٹ میرج کی تھی

"اچھا سن میں ہنی کو لے کر نکل رہا ہوں بعد میں کسی اور دن ملنے کا پروگرام بنا لیتے ہیں"

آزہار مگرم کو بولتا ہوا حنین کے پاس آیا

"آپ نے مجھے بتایا بھی نہیں شاہنواز وہاں ڈنر پر۔۔۔ یہاں گھر آکر آپ مجھے میرے پوچھنے پر بتا رہے ہیں کہ آزہاد ہنی کو اپنے ساتھ اپنے دوست کی پارٹی میں لے گیا ہے"

نورین جب شاہنواز اور وجیہ کے ساتھ گھر پہنچی اور حنین کو گھر میں موجود نہ پایا تو اس کا موڈ اچھا خاصہ خراب ہو گیا

"تو اس میں ایسی کون سی خاص بات ہے جو میں اسپیشلی تمہیں بتاؤ۔۔۔ اگر آزہاد اپنی بیوی کو اپنے دوست کی پارٹی میں یا کہیں بھی باہر لے کر گیا ہو۔۔۔ تو اس میں کونسی انوکھی بات ہے جس کا اعلان کرنا ضروری ہے"

نورین کے اس طرح بولنے پر شاہنواز سنجیدگی سے بولا

"آپ کو ہنی سے میری ایچمنٹ کا اندازہ ہے شاہنواز۔۔۔ میں اسے کہیں بھی اتنا لیٹ نائٹ باہر نہیں بھیجتی"

نوبن شاہنواز کو دیکھتی ہوئی اب ارام سے سمجھانے لگی

"نوبن تمہاری بہن اکیلی نہیں گئی ہے وہ اپنے شوہر کے ساتھ گئی ہے۔۔۔ یہ بات اپنی ذہن نشیں کر لو کہ اب تمہاری بہن شادی شدہ ہے اس کے ہر معاملے میں اب تمہارا عمل دخل نہیں چلے گا۔۔۔ اس بات کو ریلٹس کرو اور خود بھی سکون سے رہو ان دونوں کو بھی سکون سے رہنے دو" شاہنواز صوفے سے اٹھ کر نوبن کو سمجھاتا ہوا بولا

"میری بہن کی شادی زبردستی ہوئی ہے شاہنواز وہ اس رشتے پر راضی نہیں تھی اب آپ اپنے بیٹے کی سائیڈ لے کر زبردستی میری بہن کو اس کی زندگی میں شامل کر رہے ہیں" نوبن شاہنواز کے سامنے کھڑی ہو کر اسے جواب دینے لگی

"مجھے کہیں سے نہیں لگتا کہ حنین آزاد کے ساتھ ناخوش ہے یا اس کے ساتھ رہنا نہیں چاہتی۔۔۔ البتہ تمہیں آزاد اور حنین کے رشتے سے کوئی پرغاش ہے یہ اب مجھے محسوس ہوتا ہے۔۔۔ دیکھو نوبن تم اپنا دل اور دماغ ان دونوں کے رشتے کی طرف سے صاف کرلو اور انکے رشتے کو ایکسپٹ کرلو۔۔ نہیں تو اس طرح تم اپنا اور میرا رشتہ بھی خراب کرو گی" شاہنواز اسے بولتا ہوا کمرے سے جانے لگا

"آپ کہاں جا رہے ہیں میں نے آپ سے کل کہا تھا کہ آپ دو دن میرے پاس رہے گے"

شاہنواز کو کمرے سے نکلتا دیکھ کر نوین سمجھ گئی کہ وہ یقیناً وجیہ کے پاس جا رہا ہوگا تبھی وہ شاہنواز کو یاد دلانے لگی

"مجھے وجیہ کی یہ عادت بہت پسند ہے کہ وہ۔۔۔ جاہل عورتوں کی طرح بلاوجہ کی بحث نہیں کرتیں کسی بھی بات کے پیچھے نہیں پڑتی ہیں۔۔۔ اور اگر کوئی بھی مسئلہ درپیش آئے تو وہ بہت سوفٹلی اس کا حل تلاش کرتی ہیں، تم یہاں ریٹ کرو میں وجیہ کے پاس ہوں"

شاہنواز بولتا ہوا کمرے سے باہر چلا گیا

"چلو چلتے ہیں"

آزہاد عماد کو سرے سے نظر انداز کرتا ہوا حنین کے پاس آکر اس سے بولا

"آپ کون"

حنین جو کہ خوبصورت سی اسماء دے کر عماد سے باتوں میں مصروف تھی آزہاد کو دیکھ کر اجنبیت برتنے ہوئے اس سے پوچھنے لگی۔۔۔ جس پر آزہاد نے سیریس انداز آبرو اچکا کر اسے دیکھا

"یہاں محفل میں ہی بتاؤ سب کے سامنے کون ہوں میں"

آزہاد نے جس انداز میں حنین سے بولا واضح تھا وہ اس سے اپنا رشتہ منہ سے بول کر ہرگز نہیں بتائے گا

"اے برو کیا ہوا یار کون ہو آپ"

عماد نے بیچ میں مداخلت کرتے ہوئے آزہاد سے پوچھا

"بالکل خاموشی سے بیٹھے رہو اور اب بیچ میں بالکل مت بولنا"

آزہاد عماد کی طرف مڑتا ہوا اسے وارن کرنے لگا

"فوراً اٹھو"

اب آزہاد نے حنین کو آرڈر دینے والے انداز میں کہا

"مسئلہ کیا ہوتا ہے تمہارے جیسے مردوں کے ساتھ، اگر ایک لڑکی تم سے بات کرنے میں یا فریڈ شپ کرنے میں انٹرسٹڈ نہیں ہے تو یوں اس کے پیچھے ہی پڑ جاتے ہو۔۔۔ عماد ابھی میں تمہیں بتا رہی تھی نا جس کے بارے میں، یہ وہی ہے جو کافی دیر سے مجھے تنگ کر رہا ہے"

حنین آزہاد کو باتیں سناتی ہوئی اب عماد کو بتانے لگی

اس کی ایکٹنگ دیکھ کر آزہاد کے چہرے پر مسکراہٹ آئی وہ یقیناً نشوا کو اس کے ساتھ دے کر بری طرح جیلِس ہوئی تھی

"لسن برو ایک منٹ ذرا سائیڈ پہ آؤ گے" اب عماد صوفے سے اٹھ کر آزہاد کو مخاطب کرتا ہوا بولا تو آزہاد اس کے پیچھے چل دیا

"دیکھو یار میری بات آرام سے سنو وہ مجھ سے سیٹ ہو چکی ہے۔۔۔ تم اپنے لیے کوئی دوسری ڈھونڈ لو" عماد آزہاد کو ایک کونے میں لے جا کر بہت طریقے سے بولا تھا اور آزہاد نے اس کا اوپر سے نیچے تک جائزہ لیا اور مسکرا کر اسے دیکھا

"شادی کے ایک ماہ بعد بھی میں اسے ابھی تک سیٹ نہیں کر پایا ہو اور تو نے اسے پندرہ منٹ میں سیٹ کر لیا۔۔۔ چوزے وہ بیوی ہے میری، تیری شکل دیکھتے ہوئے وہ تجھے اُلو بنا کر مجھے جلا رہی ہے... چل شاباش خاموشی سے اپنا راستہ ناپ اور کوئی دوسری سیٹ کر" آزہاد اس کے گال پھپھتھپاتا ہوا آرام سے بولا اور واپس جانے کے لئے مڑا تب عماد اس نے اس کے کندھے پر اپنا ہاتھ رکھا جس سے آزہاد کو روکنا پڑا

"کیا ثبوت ہے کہ تم اس کے شوہر ہو"

عماد کو اچھی خاصی سیٹ ہوئی لڑکی ہاتھ سے جانے کا قلق تھا اس لیے وہ آزہاد سے ثبوت مانگنے لگا

"ثبوت چاہیے"

آزہاد سنجیگی سے عماد کو دیکھتا ہوا پوچھنے لگا

---

"چلو اٹھو اب"

آزہاد حنین کے پاس آتا ہوا اس سے بولا

"عماد کہا ہے"

حنین کی نگاہیں آزہاد کے پیچھے عماد کو ڈھونڈنے لگی

"اب کی بار میں چلنے کا بولوں گا نہیں،، بلکہ بھرے مجھے میں جو کرو گا اس کی قصور وار صرف تم ہوگی  
پھر مجھے بے شرمی اور بے ہودگی کے طعنے مت دینا"

آزہاد سنجیدہ ہوتا ہوا اسے دھمکانے لگا۔۔۔ تو حنین احسان کرنے والے انداز میں اٹھ کر آزہاد کو وہی  
چھوڑے ہوٹل سے باہر نکلنے لگی۔۔۔ آزہاد اپنی جیکٹ کی پاکٹ کی دونوں ہاتھ ڈالے اسکے پیچھے چلنے  
لگا۔۔۔ تب حنین نے ایکڑ کے رستے عماد کو بھی باہر نکلتے دیکھا وہ ٹشو کی مدد سے اپنے گال اور  
ہونٹ کا خون چھپائے خود بھی وہاں سے رخصت ہو رہا تھا

"خون نکال دیا بیچارے کا"  
حنین اس کی حالت پر افسوس کرتی ہوئی بولی

"ثبوت مانگ رہا تھا مجھ سے تمہارا شوہر ہونے کا۔۔۔ اس سے اتنی ہمدردی نہیں کرو ڈارلنگ اب صرف اپنے بارے میں سوچو کیونکہ گھر جا کر ثبوت تو میں تمہیں بھی دینے والا ہوں شوہر ہونے کا"  
آزہاد جو حنین کے پیچھے پیچھے آ رہا تھا اس کی بات سن کر حنین کو سنجیدگی سے بولا۔۔۔ حنین خاموشی سے آزہاد کو دیکھنے لگی اب وہ حنین کی کمر میں ہاتھ ڈالے اسے ہوٹل سے لے کر باہر نکلنے لگا

ہوٹل سے باہر نکل کر سرد ہوا کا جھونکا حنین کے بدن سے ٹکرایا اس نے ریڈ کلر کی ہالف سلیو لونگ فراک پہنی ہوئی تھی اپنی جرسی اور موبائل آزہاد کی جلدی جلدی کرنے پر وہ ساتھ لانا بھول گئی تھی۔۔۔ اور اب یہ ٹھٹھرا دینے والی ہوا اس کے جسم میں گھس رہی تھی

آزہاد کو اس کی حالت دیکھ کر اپنی جیکٹ اتار کر حنین کے شولڈر پر ڈالنی پڑی۔۔۔ جس پر حنین چہرہ اونچا کر کے اسے نرم نگاہوں سے دیکھنے لگی۔۔۔ حنین کے دیکھنے کے انداز پر آزہاد کو اس پر پیار آیا جس کا وہ ثبوت دیتا ہوا حنین کے اوپر جھکنے لگا۔۔۔ حنین ایک دم پیچھے ہوئی

"یہ پبلک پلیس ہے تم پٹو گے مجھ سے"

حنین اس کی اس عادت پر اکثر جھینپ جاتی۔۔۔ نہ وہ کسی آئے گا گئے کا لحاظ کرتا نہ اس کی بہن کا، نہ اپنے دوستوں کا۔۔۔ معلوم نہیں اپنے پیرنٹس کے سامنے وہ کیسے شرافت کا مظاہرہ کر لیتا تھا

"شوہر ہوں تمہارا تھوڑی عزت سے بات کر لیا کرو"

آزہاد اس کو دیکھ کر جتانے والے انداز میں بولا۔۔ باتیں کرتے کرتے وہ دونوں اب پارکنگ ایریا میں آ چکے تھے

"عزت سے تو تمہیں مجھ سے بھی مخاطب ہونا چاہیے۔۔ بیوی ہونے کے ساتھ ساتھ ایک اور رشتہ بنتا ہے تمہارا اور میرا، خالہ ہو میں تمہاری"

حنین نے مزے سے بوٹے ہوئے اس کا اور اپنا ایک اور رشتہ بتایا۔۔۔ کیونکہ نوین اسکی اسٹیپ مدر تھی اور وہ نوین کی بہن

"شٹ اپ ہنی"

آزہاد ناگواری سے بولا جسے وہ اس کی بات سن کر اچھا خاصہ بدمزہ ہوا تھا۔۔۔ مگر حنین اس کے فیس ایکسپیشنز کو دیکھ کر ایلے مسکرائی جیسے اس نے خود اپنی بات کو انجوائے کیا۔۔۔ آج سردی کی شدت کافی تھی کار کے قریب پہنچ کر حنین اپنی ہتھیلیوں کو آپس میں رگڑتے ہوئے۔۔۔ آزہاد کے سامنے آئی اور اپنے دونوں ہاتھ آزہاد کے گالوں پر رکھ کر اسے گرمائش پہنچائی کیونکہ وہ اسے اس کی جیکٹ ہرگز نہیں دینے والی تھی



"ڈارلنگ اتنی سی گرمائش سے تمہارے شوہر کا کچھ بھی نہیں ہونے والا"  
وہ حنین کی اس حرکت پر مسکراتا ہوا اس کے دونوں ہاتھ پکڑ کر بولا۔۔۔ تو حنین اس کو گھورتی ہوئی کار  
کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھ گئی

"بندی تھوڑا سا فری کیا ہو جائے تم تو بس لمٹ ہی کر اس کر دیا کرو"  
آزہاد کے کار میں بیٹھنے پر حنین اس کو گھورتی ہوئی بولی

"یہاں تو صرف باتوں سے ہی لمٹ کر اس ہو سکتی ہے۔۔۔ تمہاری اس سردی کا علاج میں بیڈروم میں  
جا کر کرو گا"  
آزہاد کار اسٹارٹ کرتا ہوا بولا۔۔۔

حنین کو اندازہ ہو گیا وہ جو آج بار بار اسے جتا رہا تھا گھر پہنچ کر حنین کی ایک نہیں چلنے والی۔۔۔ اسے  
نوین کی باتیں یاد آنے لگی،، آخر وہ دو سال تک کیسے آزہاد کو اس کے جائز حق سے محروم رکھ سکتی  
تھی۔۔۔ وہ آزہاد کی ناراضگی بھی برداشت نہیں کر سکتی تھی، اور نوین کی شرط کا اسے بتا کر، آزہاد کا  
دل نوین سے مزید بدگمان بھی نہیں کر سکتی تھی

"کیا سوچنے لگ گئی"

حنین اپنی سوچوں سے نکل کر آزاد کو دیکھنے لگی جو کہ ڈرائیونگ کر رہا تھا

"سوچ رہی ہوں آج تم نشوا کے ساتھ بڑے کمفرٹبل لگ رہے تھے"

حنین اپنی سوچوں کو جھٹک کر آزاد کو دیکھتی ہوئی بولی --- حنین کی بات سن کر آزاد مسکرایا --- اور حنین کا ہاتھ تھام کر اپنے ہونٹوں سے لگایا

"ڈارلنگ زیادہ مت سوچو اس بات کو تمہاری جیسی بات کسی دوسری میں نہیں ہو سکتی"

آزاد معنی خیزی سے اس کی طرف دیکھتا ہوا بولا  
حنین سر جھٹک کر ونڈوں سے باہر دیکھنے لگی

"ویلے میں بھی دور سے دیکھ رہا تھا کافی چمک چمک کر باتیں ہو رہی تھی اس عمامہ سے"  
اب آزاد ڈرائیونگ کرتا ہوا اس پر چوٹ کرنے لگا جس پر حنین نے اپنی مسکراہٹ چھپائی اور بالکل اسی کے اسٹائل میں بولی

"ڈارلنگ زیادہ مت سوچو اس بات کو تمہاری جیسی بات کسی دوسرے میں نہیں ہو سکتی"  
آزاد نے حنین کو دیکھا وہ اسی کو دیکھ رہی تھی پھر وہ دونوں ہنس پڑے

ایک بھرپور شام ساتھ گزارنے کے بعد وہ دونوں گھر لوٹے مکرم کی پارٹی کے بعد آزاد حنین کو ڈنر کروانے لے گیا تھا اور پھر لونگ ڈرائیو پر

جس میں حنین، سارا وقت آزاد کی کسی نہ کسی بات پر بلش کرتی، کبھی اس کو گھورتی، تو کبھی مسکرا دیتی یا اس کو تنگ کرنے لگتی۔۔۔ ایسے ہی سارے راستے آزاد حنین کی باتوں پر کبھی بے باک جملے بولتا، کبھی جوابی کارروائی کرتا اور ساتھ ہی اس کے شرمانے اور غصہ کرنے پر انجوائے کرتا

جب راستے میں آزاد کار میں پٹرول بھروا رہا تھا تب حنین کی آنکھ لگ گئی رات بھی کافی ہو چکی تھی۔۔۔ ان دونوں کو گھر پہنچتے پہنچتے رات کے ڈھائی بج چکے تھے۔۔۔ آزاد نے گھر کے پاس کار روکی تو حنین کی آنکھ کھلی۔۔۔ آزاد نے حنین کی سائڈ کا دروازہ کھولا اور حنین کے اترنے سے پہلے اسے اپنے بازوؤں میں اٹھا لیا

"آزاد نیچے اتارو مجھے، گھر میں سب لوگ موجود ہوں گے"

حنین آزاد کو گھورتی ہوئی بولی

"گھر میں بے شک سب لوگ ہو گئے مگر کوئی ہمارے استقبال کے لیے جاگ نہیں رہا ہوگا بلکہ سب

لوگ اپنے اپنے کمروں میں سو چکے ہوں گے، اب یہ بتاؤ میری بیڈ روم میں اپنے بیڈ روم میں"

آزاد ویلے ہی حنین کو بازوؤں میں اٹھائے اس سے پوچھنے لگا

"میرے بیڈروم میں" حنین اسے آنکھیں دکھاتی ہوئی آہستہ سے بولی

"اگر آپ جگتی ہوئی ہمارا انتظار کرتی ملی"  
حنین نے کسی خدشے کے تحت آزہاد سے پوچھا

"پھر تو تمہیں اسی طرح گود میں اٹھائے اس کے سامنے اپنے بیڈروم میں لے کر جاو گا"  
آزہاد شرارتی انداز میں ہنستا ہوا بولا حنین اسے گھورنے لگی

"اور اگر انٹی ہم دونوں کا ویٹ کر رہی ہو جگتی ہوئی"  
حنین اب وجہ کے بارے میں پوچھنے لگی

"تم ان سے کہہ دو گا آپکی بہو کی فرمائش پر اسے گود میں اٹھایا ہوا ہے"  
آزہاد کے بولے پر حنین نے اسے ایک بار پھر گھورا اب وہ دونوں گھر کے اندر داخل ہو چکے تھے۔۔۔ اور  
گھر کے سب فرد تقریباً اپنے رومز میں سو رہے تھے

آزہاد نے حنین کے بیڈروم کا رخ کیا کمرے کے پاس پہنچ کر حنین نے روم کا دروازہ کھولا۔۔۔ آزہاد  
اس لے کر کمرے کے اندر داخل ہوا اور لات سے دروازہ بند کیا

حنین کو بیڈ پر لٹاتا ہوا اب وہ دروازہ لاک کرنے کے بعد اس کے قریب آیا تب تک حنین بیٹھتی ہوئی  
 آزاد کی جیکٹ اتار چکی تھی۔۔۔ اس کا چنچ کرنے کا ارادہ تھا مگر اس آزاد نے اسے کندھوں سے  
 تھام کر بیڈ پر دوبارہ لٹا دیا اور خود اس کے قریب بیڈ پر بیٹھتا ہوا حنین کو دیکھنے لگا۔۔۔ آزاد کی نظریں  
 حنین کو جو پیغام دے رہی تھی اس کا مفہوم سمجھ کر وہ اپنی پلکیں جھکا گئی آزاد کے لب آستہ سے  
 مسکرائے

آزاد نے اس کا چہرہ تھام کر اونچا کیا اب وہ اس کے ہونٹوں پر جھک کر اپنے ہونٹ رکھ چکا تھا حنین  
 نے اس کے دونوں بازو پکڑے مگر وہ اپنے ہاتھ حنین کی کمر کے گرد حائل کرتا ہوا اس کی فراک کی  
 زپ کھول چکا تھا آزاد کی اس حرکت پر حنین کا دل بہت زور سے دھڑکا۔۔۔ وہ آزاد کی سینے پر اپنے  
 دونوں ہاتھ رکھ کر اسے پیچھے ہٹانے لگی تب آزاد نے اس کے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں کی گرفت سے  
 آزاد کیا اور اٹھ کر بیٹھا

اب وہ اپنے شوز اتارنے کے بعد حنین کے پاؤں کو سینڈلز سے آزاد کر رہا تھا۔۔۔ حنین بیڈ پر لیٹی ہوئی  
 آدھی کھلی آدھی بند آنکھوں سے اسی کو دیکھ رہی تھی وہ حنین کی نازک پنڈلیوں کو چھونے لگا

"آزاد کیا کر رہے ہو"

حنین دھڑکتے دل کے ساتھ بے وقوفی کا سوال اس سے پوچھنے لگی

"تمہیں ہر طرف سے لال کرنے کی تیاری"  
آزہاد نارمل انداز میں کہتا ہوا اپنی شرٹ اتار چکا تھا

آزہاد نے اپنے ہونٹ حنین کی گردن پر رکھے تو وہ حنین نے اپنی آنکھیں بند کر لی شولڈرز سے اسے اپنی شرٹ سرکتی ہوئی محسوس ہوئی اب وہ آزہاد کے ہونٹوں کا لمس اپنی گردن کے بعد اب اپنے کندھوں پر محسوس کرنے لگی

"ہنی میری جان آج تو تم گئی"  
اپنے ہونٹ حنین کے کان کے پاس لا کر سرگوشی کر کے اسے ڈراتا ہوا وہ اپنے ہونٹوں سے اس کے کان کی لوچومنے لگا۔۔ اس کی بات سن کر حنین کا دل حلق میں آگیا

"آزہاد"  
حنین نے اس کی بڑھتی ہوئی بے باکی پر اسے پکارتے ہوئے تکیے کو مٹھیوں سے دبوچا تو آزہاد اس کے اوپر جھکا ہوا اب حنین کے ہونٹوں پر اپنی انگلی رکھ چکا تھا

شاید وہ اس وقت حنین کی سننے کے موڈ میں ہرگز نہیں تھا۔۔۔ وہ حنین کی آواز نہیں بلکہ اس کی دل کی دھڑکنیں بہت قریب سے محسوس کرنا چاہتا تھا

حنین کے ہونٹوں پر رکھی ہوئی اپنی انگلی وہ آہستگی سے اس کے ہونٹوں پر پھیرتا ہوا نیچے تھوڑی تک لایا  
اور پھر اس کی گردن سے سیدھا پھیرتا ہوا سینے تک لایا

"آزاد پلیز"

حنین آزاد کا ہاتھ پکڑتی ہوئی بولی مگر وہ اس کی التجا کو خاطر میں نہ لاتا ہوا اپنا ہاتھ چھڑا کر اس کا ہاتھ  
پکڑ چکا تھا

جہاں سے حنین نے اس کی انگلی ہٹائی تھی اب وہاں آزاد اپنے ہونٹ رکھ چکا تھا۔۔۔ وہ جو شرم و حیا  
کے باوجود ہمت کر کے تھوڑی سی اپنی آنکھیں کھول پائی تھی اسکی بے باکی پر دوبارہ اسے اپنی آنکھیں بند  
کر چکی تھی

"آزاد"

وہ اسکی مزید بڑھتی ہوئی شدتیں سہہ کر جیسے رو دینے والی ہوئی

"اے کیا ہوا"

آزاد کی آواز سن کر حنین نے اپنی آنکھیں کھولی وہ اٹھ کر اس کے چہرے کی نزدیک اپنا چہرہ کیا نرمی  
سے پوچھ رہا تھا

"ڈر لگ رہا ہے"

حنین کے چپ رہنے پر آزاد اس سے پوچھنے لگا

"تھوڑا تھوڑا"

حنین ہمت کر کے بولی مگر وہ شرم کی وجہ سے آزاد سے نظریں نہیں ملا پا رہی تھی

"ابھی سے"

وہ حنین کے ماتھے پر آئے بال پیچھے کرتا ہوا اسے دیکھ کر کہنے لگا۔۔۔ اس کی بات پر حنین اسے دیکھنے لگی مگر آزاد کو اپنی طرف دیکھتا پا کر وہ دوبارہ اپنی پلکیں جھکا گئی

"پیار کرتی ہونا مجھ سے"

آزاد سنجیگی سے اس کو دیکھتا ہوا پوچھنے لگا آزاد کی بات پر دوبارہ حنین نے اپنی پلکیں اٹھائی۔۔۔ وہ منہ سے کچھ نہیں بولی بس اقرار میں سر ہلایا

"تو پھر خود کو ریلیکس کرو شاباش"

وہ حنین کے ماتھے پر اپنے ہونٹوں سے مہر لگاتا ہوا اسے ریلیکس کرنے لگا اور حنین کو کمفرٹر اوڑیا۔۔۔ اس سے پہلے حنین خود کو ریلیکس کرتی ایک بار پھر آزاد اس کے پورے وجود پر قابض ہو چکا تھا



اب کی بار نہ صرف اس کا دل بری طرح دھڑکا تھا بلکہ اسے اپنی جان بھی نکلتی ہوئی محسوس ہوئی اس سے پہلے درد کی شدت سے وہ چیختی آزاد اپنا ہاتھ اس کے ہونٹوں پر رکھ چکا تھا

دو بجے تک تو اس نے حنین کا انتظار کیا تھا مگر وہ گھر نہیں آئی اوپر سے وہ اپنا سیل فون بھی وہ گھر چھوڑ گئی تھی تو نوین کو اس بات پر اور بھی زیادہ غصہ آیا۔۔ آزاد کے موبائل پر کال کرنے کا مطلب تھا وہ جان بوجھ کر حنین کو گھر مزید دیر سے لے کر آتا۔۔۔

چھ بجے کے قریب اسکی آنکھ کھلی، آنکھ کھلتے ہی نوین کا دماغ فوراً حنین کی طرف گیا وہ بجلی کی تیزی سے بیڈ اٹھی اور کمرے سے باہر نکلی۔۔۔ حنین کا دروازہ اندر سے لاک دیکھ کر وہ کسی خدشے کے تحت آزاد کے بیڈ روم میں گئی جو کہ خالی تھا۔۔ مین ہال میں آکر وہ ڈیوائیڈ میں موجود کی باکس سے وہ حنین کے بیڈ روم کی ڈوپلیکیٹ کی نکالنے لگی

جب وہ حنین کے کمرے کا لاک کھولنے لگی تب اس کو ڈر بھی لگ رہا تھا۔۔۔ اگر یہ حرکت اس کی شاہنواز نے دیکھ لی یا پھر اندر واقعی آزاد موجود ہو۔۔۔ اس طرح لاک کھول کر کسی کے بیڈ روم میں جانا ویسے تو بہت غیر اخلاقی حرکت تھی مگر وہ اپنے دماغ میں آئے ہوئے سوالات سے مجبور ہو کر یہ قدم اٹھانے لگی

بہت آہستگی سے اس نے حنین کے روم کا دروازہ کھولا مگر سامنے کا منظر دیکھ کر اس کی آنکھیں پھٹی  
کی پھٹی رہ گئی۔۔۔ آزاد اور حنین ایک کمرے میں اتنے قریب بے خبر سو رہے تھے آزاد کا بازو تکیہ پر  
پھیلا ہوا تھا جس پر حنین کا سر رکھا تھا۔۔۔ آزاد کی کروٹ حنین کی طرف تھی اور حنین کا چہرہ آزاد  
کے ہونٹوں کے بے حد نزدیک وہ صاف دیکھ سکتی تھی کہ آزاد نے اس وقت نہیں پہنی۔۔۔ غصے میں  
اس نے اپنے جبرے زور سے بھینچے

نوب کا بس نہیں چل رہا تھا وہ آزاد کو سولی پر لٹکا دے بلکہ حنین کو بھی خوب جوتے لگائے ساری  
رات وہ اس کے لیے پریشان رہی اور اس کی بہن اسی کے دشمن کی باہوں میں مزے سے سو رہی  
تھی۔۔۔ زہر اگلتی نظروں سے وہ ان دونوں کو دیکھ کر آہستہ سے دروازہ بند کرنے لگی

جیسے ہی اس نے دروازہ بند کیا آزاد کی آنکھ کھل گئی۔۔۔ اسے محسوس ہوا کہ جیسے کوئی کمرے میں  
موجود تھا یا پھر آیا تھا۔۔۔ گھر میں موجود ملازموں کی اتنی جرت نہیں ہو سکتی تھی کہ وہ اس طرح کا کام  
کریں۔۔۔ اور گھر کا کوئی دوسرا فرد بھی یہ چیپ حرکت نہیں کر سکتا تھا۔۔۔ اور گھر میں کس کو آزاد اور  
حنین سے تکلیف ہے اس کا آزاد کو اچھی طرح علم تھا

آزاد آہستگی سے حنین کے سر سے نیچے سے اپنا بازو نکال کر اپنی شرٹ پہنتا ہوا بیڈ سے اٹھا۔۔۔ اب  
اسے نوب کے کمرے میں جا کر اس کا دماغ اچھی طرح درست کرنا تھا

اپنے کمرے میں آکر وہ بلا جواز منہ سے ناخن چبا کر کمرے کے چکر لگا رہی تھی۔۔۔ تب اس کے کمرے کا دروازہ ہینڈل گھوما۔۔ شاہنواز کی آمد کا سوچ کر نوین دروازہ تک پہنچی مگر آنے والے نے زور سے دروازہ کھولا جو اس کے سر پر لگا

"یہ کیا طریقہ ہے کسی کے کمرے میں آنے کا، تمیز نام کی تم ہمیں کوئی چیز ہے کہ نہیں" نوین اپنے سر پر ہاتھ رکھتی ہوئی آزاد کو دیکھ کر غصے میں بولی

"تم مجھے تمیز سکھاؤ گی۔۔۔ ویلے تم کیا دیکھنے آئی تھی ابھی بیڈروم میں" آزاد روم کا دروازہ بند کرتا ہوا نوین کے قریب آیا

"وہ تمہارا بیڈروم نہیں ہے ہنی کا بیڈروم ہے" نوین اس کے سامنے کھڑی اسے آنکھیں دکھاتی ہوئی بولی

"پورا گھر میرا ہے، تم اپنی حد میں مطلب اس کمرے کی حدود تک رہو" آزاد نے اس کو آنکھیں دکھاتے ہوئے مزید اسکی طرف اپنے قدم بڑھائے۔۔۔ جس سے نوین پیچھے کی طرف اپنے قدم بڑھاتی ہوئی اس سے پوچھنے لگی

"کیا کر رہے تھے تم ہنی کے ساتھ"

مزید آزہاد کو قدم بڑھاتے ہوئے دیکھ کر اسے مزید پیچھے کی طرف قدم بڑھانے پڑے

"جو بھی کچھ کرنا تھا وہ میں رات میں کر چکا ہو۔۔۔ ڈیٹیل میں سننا پسند کروں گی یا شارٹ میں"

آزہاد سنجیدہ لہجے میں بولتا ہوا مزید قدم بڑھاتا ہوا اس سے پوچھنے لگا

"ابھی اور اسی وقت نکل جاؤ میرے کمرے سے"

آزہاد کے مزید آگے آنے سے نوین کو پیچھے بیڈ پر بیٹھنا پڑا۔۔۔ وہ غصے میں اس سے بولی

"نہیں تو کیا کروں گی الزام لگاؤ گی مجھ پر۔۔۔ کہ میں تمہارے کمرے میں آکر تمہیں چھیڑ رہا تھا"

آزہاد نے بے خوفی سے کہتے ہوئے بیڈ پر جوتے سمیت اپنا پاؤں ٹکایا۔۔۔ نوین اس کی بات سن کر غصے میں اس کو گھورنے لگی

"اگر تم میرے باپ کی بیوی نہیں ہوتی تو میں تمہیں تمہاری اس گھٹیا حرکت کا اچھی طرح جواب

دیتا۔۔۔ آئندہ اگر تم نے کمرے کا لاک کھول کر کوئی اونچھی حرکت کی۔۔۔ تو پھر میں جو تمہارا حشر

کروں گا وہ دنیا دیکھے گی"

وہ شہادت کی انگلی نوین کو دکھاتا ہوا وارن کرنے لگا

"اچھا کیا کرو گے تم ذرا مجھے بھی تو پتا چلے"

نوین اس کی دھمکی کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے بولی۔۔۔ پہلے تو آزاد نوین کو خاموشی سے دیکھتا رہا پھر اچانک اس نے بیڈ کے سائیڈ ٹیبل پر رکھی ہوئی کانچ کی بوتل کو سائیڈ ٹیبل اٹھا کر اسے صرب لگا کر توڑا۔۔۔ اور بوتل کا ٹوٹا ہوا حصہ نوین کے چہرے کے قریب لایا۔۔۔ اب آزاد کے چہرے کے تاثرات خوفناک حد تک سنجیدہ تھے

"صرف دو منٹ گئے گے مجھے تمہارا یہ چوکھٹا بگاڑنے میں۔۔۔ اس لئے میرے معاملات میں گھسنے کی یا اپنی ٹانگ اڑانے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ اپنی حد میں رہو، اپنے کام سے کام رکھو اور ہنی سے دور رہو" آزاد نے ٹوٹی ہوئی کانچ کی بوتل کا حصہ نوین کے چہرے کے اس حد تک نزدیک کیا ہوا تھا کہ وہ اپنا سر پیچھے کر کے اور آنکھیں نیچی کر کے بوتل کو خوف سے دیکھ رہی تھی۔۔۔ آزاد اس کو اچھی طرح وارن کرتا ہوا بوتل کا ٹکڑا ڈسٹ بن میں پھینک کر کمرے سے باہر نکل گیا۔۔۔ اور نوین بند دروازے کو گھور کر دیکھنے لگی جہاں سے ابھی آزاد گیا تھا

آزاد واپس حنین کے پاس آیا۔۔۔ تو حنین کمفرٹر اوڑھے ابھی بھی بے خبر سو رہی تھی۔۔۔ حنین کا چہرہ دیکھ کر آزاد کا موڈ خود بخود خوشگوار ہو گیا۔۔۔ وہ بیڈ پر گرنے والے انداز میں حنین کے اوپر جھکا۔۔۔ حنین جو اس کی شدتوں کو سہہ کر تھوڑی دیر پہلے سوئی تھی اچانک اپنے اوپر بھاری بھر کم وجود گرنے

سے ہڑبڑا اٹھی۔۔ وہ پوری آنکھیں کھولے آزاد کو دیکھ رہی تھی جو اس کو حیران پریشان سا دیکھ کر مسکرا رہا تھا

"ہنی میری جان تم نے تو مجھے ایک رات میں ہی بہت رومینٹک کر دیا۔۔۔ کیوں ہو تم اتنی پیاری"

آزاد بولتا ہوا حنین کے چہرے پر جھکنے لگا حنین نے اپنے دونوں ہاتھ کمفرٹر سے باہر نکال کر اسے پیچھے کیا

"پیچھے ہٹو، تم رومینٹک نہیں ایک نمبر کے چھچھورے اور بے شرم انسان ہو۔۔۔ رات سے ڈرائے جا رہے ہو سونے بھی نہیں دے رہے، دو گھنٹے پہلے ہی اٹھا دیا مجھے"

جاگنے کے بعد وہ ساری شرم بھلائے آزاد کو آنکھیں دکھاتی ہوئی بولی

"اس بے شرم انسان سے جتنا ہوسکا اُس نے بے شرمی والا کام تمیز کے دائرے میں کیا۔۔۔ اب اس سے زیادہ مجھ سے شرافت کی توقع مت رکھنا"

آزاد بولتا ہوا اس کے ہونٹوں پر جھکا۔۔۔ وہ شاید اس کے ہونٹوں کو بخشنے کے موڈ میں نہیں تھا تبھی حنین نے اسے پیچھے دھکیلا

"پیچھے ہٹو آزاد، مجھے سخت بھوک لگ رہی ہے۔۔۔۔۔ تم جب سے چپکے جا رہے ہو ابھی دوبارہ تم نے کوئی بیہودہ حرکت کی تو میں دوسرے کمرے میں چلی جاؤں گی"

وہ اٹھ کر بیٹھا تو حنین بھی بیڈ پر بیٹھ گئی اور کمفرٹر کو اچھی طرح اپنے کندھوں پر ڈالا

"ڈارلنگ میں تھوڑی دیر بعد اپنے ہاتھوں سے تمہارے لیے ناشتہ بناؤں گا مگر اس سے پہلے تمہیں میری بھوک کا علاج کرنا ہوگا"

آزہاد پیار سے بہلاتا ہوا کہنے لگا

"تمہاری بھوک کا علاج کیا مطلب ہے تمہارا"

حنین اس کی بات سن کر گھبراتے ہوئے کمفرٹر کو مزید اپنی طرف کھینچ کر لیٹا

"مطلب صاف ہے ون مور ٹائم"

آزہاد معنی خیزی سے بولتا ہوا کمفرٹر کو کھینچنے لگا

"آزہاد نہیں پلیز بے شرمی سے باز آ جاؤ تم واقعی بہت چھچھورے ہو"

حنین ڈرتی ہوئی کمفرٹر کو اپنی طرف کھینچنے لگی

"چھچھور پن کی قسط نمبر 2 وہ بھی دل دہلانے والے انداز میں"

آزہاد ایک جھٹکے سے پورا کمفرٹر اس کے اوپر سے کھینچ کر دور پھینک چکا تھا۔۔۔ اور حنین کو لٹاتا ہوا اس پر جھکا۔۔۔ حنین کو پکا یقین ہو گیا کہ وہ اب اپنے آپ کو نہیں بچا سکتی

.....

اپنے دماغ کو ریلیکس کرتی ہوئی وہ بیڈ پر لیٹ گئی۔۔۔ اب اسے آزاد سے پہلے اپنی بہن سے پوچھنا تھا کہ جو کچھ اس نے دیکھا یا جو کچھ وہ سمجھ رہی ہے اس بات میں کتنی سچائی ہے۔۔۔۔۔ تھوڑی دیر یونہی لیٹے رہنے کے بعد وہ شاور لے کر ڈریس چینج کرتی ہوئی اپنے روم سے باہر نکلی۔۔۔

"بریک فاسٹ کیوں نہیں بنا ابھی تک" جب وہ ڈائننگ ہال کے اندر آئی تو خالی ٹیبل کو دیکھ کر صابرہ سے پوچھنے لگی

"شاہنواز سر اور وجیہ میڈم تھوڑا لیٹ ناشتہ کریں گے کوئل میم ابھی سو کر نہیں اٹھی ہیں۔۔۔ اگر آپ بریک فاسٹ کرنا چاہتی ہیں تو میں آزاد سر سے پریشن لے لیتی ہوں"

صابرہ نوین کو دیکھتی ہوئی بولے لگی

"میرے بریک فاسٹ کرنے کے تم اس سے پریشن لو گی" نوین صابرہ کو آنکھیں دکھاتی ہوئی پوچھنے لگی



"نومیم میرا وہ مطلب ہرگز نہیں تھا دراصل آج آزاد سر خود کچن میں موجود ہیں اور کچن کے اندر کسی کو بھی آنے کی پریشانی نہیں ہے اس لیے میں نے بولا اگر آپ کو بریک فاسٹ کرنا ہے تو پھر میں ان سے پریشانی لے کے آپ کا بریک فاسٹ تیار کر دیتی ہوں"

صابرہ تحمل سے نوین کو اپنی بات سمجھانے لگی

"کیا کر رہے ہیں تمہارے آزاد سر کچن میں"

نوین سینے پر ہاتھ باندھ کر صابرہ سے پوچھنے لگی

"شاید آج وہ خود حنین میم کے لیے بریک فاسٹ اپنے ہاتھوں سے تیار کر رہے ہیں"

صابرہ نوین کے تیور دیکھ کر ہچکچاتی ہوئی اسے بتانے لگی

"ہنی کہاں پر ہے" نوین ضبط کرتی ہوئی اس سے دوسرا سوال کرنے لگی

"جی وہ بھی آزاد سر کے ساتھ کچن میں ہی موجود ہیں ان کی ہیلپ کروا رہی ہیں"

صابرہ کی بات سن کر نوین نے کچن کا رخ کیا

کچن کے اندر سے آتی ہوئی حنین کی ہنسنے کی آوازوں پر نوین کے قدم کچن سے باہر ہی تھم گئے کچن میں کھلتی ہوئی کھڑکی جو کہ اس وقت بند تھی چٹخنی سے آہستہ سے کھولتی ہوئی نوین کھڑکی کی جھری سے اندر کا منظر دیکھنے لگی

آزہاد آپرن باندھے انڈا پھینٹتے ہوئے مصروف انداز میں آلیٹ کے تمام لوازمات انڈے میں ڈال رہا تھا جبکہ حنین اسی کے پاس کھڑی ہوئی تھی اس کے ہاتھ میں فروٹ ٹن موجود تھا۔۔۔ جس میں سے وہ فارک مدد سے پائن اپیل کا ٹکڑا نکال کر اپنے منہ میں رکھ رہی تھی اور آزہاد جھک کر اس کے منہ سے آدھا ٹکڑا خود کھا رہا۔۔۔ نوین کے ماتھے پر ناگوار شکنیں ابھری

اب کی بار حنین نے ٹن میں سے فارک کی مدد سے چیری نکالی اور اس سے پہلے آزہاد وہ بھی حنین کے منہ سے لے کر کھاتا حنین چیری خود کھا چکی تھی اب حنین مسکراتی ہوئی آزہاد کو آنکھ مار کر دیکھ رہی تھی

آزہاد نے گھور کر اس کے ہاتھ سے ٹن لے کر شیلف پر رکھا اس سے پہلے حنین اس کے تیور دیکھ کر فرار ہونے کی کوشش کرتی وہ حنین کو گود میں اٹھا کر شیلف پر لٹا چکا تھا

حنین ہنستے ہوئے بار بار آزہاد کو سوری کر کے اسے پیچھے ہٹا رہی تھی مگر وہ پورا حنین کے اوپر جھک کر چیری کھانے کی ضد کر رہا تھا۔۔۔ نوین کو ان دونوں کی یہ بے ہودگی بالکل پسند نہیں آئی

خاص کر آزہاد کی آنکھوں سے چھلکتی ہوئی شرارت کی بجائے محبت دیکھ کر وہ جل اٹھی۔۔۔ اس انسان کو وہ خوش ہرگز نہیں دیکھ سکتی تھی نوین کا دل چاہا وہ اس انسان کے چہرے سے مسکراہٹ نوچ کر پھینک دے اس سے ہر خوشی چھین لے۔۔۔ اپنی جلن کے احساس میں اسے حنین کے چہرے پر چھائے حسین رنگ بھی نظر نہیں آئے وہ واپس اپنے بیڈروم میں چلی آئی

---

"تو تیار ہو گیا آخر کار بریک فاسٹ" سب لوگ ناشتے کی ٹیبل پر موجود تھے تب نوین شاہنواز کے پیغام پر ڈائننگ ہال میں آئی

"سب کا ہی آج لیٹ اٹھنا ہوا ہے۔۔۔ تم اگر جلدی اٹھ گئی تھی تو ناشتہ کر لیتی" شاہنواز نوین کو دیکھتا ہوا بولا

"میرا بھی لیٹ اٹھنا ہوا ہے شاہنواز مگر آدھے گھنٹے پہلے سروئٹس کو پریشن نہیں تھی کہ کچن میں آنے کی۔۔۔ اس لئے مجھے بھوکا رہنا پڑا"

نوین کرسی کھینچ کر بیٹھتے ہوئے شاہنواز کو کہنے لگی پھر اس نے ایک نظر حنین کو دیکھا۔۔۔ آزہاد تو لا تعلق بنا ناشتہ کر رہا تھا مگر اسے ہنسی ناجانے کس بات پر آرہی جبکہ حنین تھوڑا سا نوین کی بات کو محسوس کر کے اسے دیکھنے لگی

"آج دراصل یہ ہوا ہے کہ آزاد نے حنین کے لیے جبکہ حنین نے وجیہ کے لیے اور میری پرنسز نے میرے لیے ناشتہ بنایا ہے"

شاہنواز اپنے پاس بیٹھی کومل کے گلے میں ہاتھ ڈال کر مسکراتا ہوا نوین کو بتانے لگا۔۔۔ شاہنواز کی بات سن کر سب کے چہرے پر مسکراہٹ تھی صرف نوین طنزیہ مسکرائی

"آپی یہ چیز سینڈو میں نے بنائے ہیں ٹیسٹ کریں"

نوین کے چہرے کے تاثرات دیکھ کر حنین اس کی طرف پلیٹ بڑھاتی ہوئی بولی نوین نے کاٹ دار نظر حنین پر ڈالی اور فروٹ باسکٹ میں سے سیب اٹھا کر کھانے لگی، سب ہی نے نوین کی یہ حرکت نوٹ کی تھی

"مما میری بیوی نے چیز سینڈوچ اسپیشلی آپ کے لیے بنائے ہیں۔۔۔۔ کم از کم دوسرا سینڈوچ بھی تو لیں، تب ہی تو اسکو پاسنگ مارکس دے سکے گیں"

آزاد حنین کے ہاتھ سے پلیٹ لیتا ہوا ایک اور سینڈوچ وجیہ کی پلیٹ میں رکھنے لگا تو حنین ہلکا سا مسکرائی

"تم اگر مجھے سینڈوچ نہیں دیتے تو میں خود لے لیتی یہ پاسنگ مارکس والا نہیں ہے میں اس پر حنین کو فل مارکس دیتی ہوں"

وجیہ حنین کو دیکھ کر مسکرائی تو حنین کے چہرے پر بھی مسکراہٹ آئی

"وجیہ آپ اتنی کنجوس کسی زمانے میں نہیں رہی ہیں ہماری بہو نے فرسٹ ٹائم اپنے ہاتھ سے آپ کے لئے کچھ بنایا ہے،، آپ اسے صرف خالی نمبرز دے کر ٹر خا رہی ہیں"

اب کی بار شاہنواز نے بھی گفتگو میں حصہ لیا اور حنین کو سالی کی جگہ بہو بولنے پر نوین نے اسے خار بھری نظر اس پر ڈالی

"شاہنواز میں اتنی کنجوس کسی زمانے میں نہیں رہی ہو چچی جان (شاہنواز کی امی) نے جو سیٹ مجھے منہ دکھائی میں دیا تھا میں ابھی وہ حنین کو دینے والی ہو"

وجیہ مسکراتی ہوئی شاہنواز کو بتانے لگی جبکہ آزاد جھک کر حنین کے کان میں مسکرا کر کچھ سرگوشی کر رہا تھا جس حنین بھی سر جھکا کر مسکرائی۔۔۔ کوئل مسکرا کر اپنے بھائی اور بھابھی کو دیکھ رہی تھی جبکہ نوین کو اپنا وہاں پر بیٹھنا ہی بے معنی لگا

"ماں جی والا سارا زبور تو ہے ہی آزاد کی بیوی کا۔۔۔ میرے خیال میں ہم دونوں کو اپنی طرف سے حنین کو کوئی گفٹ دینا چاہیے"

شاہنواز نے وجیہ کو دیکھ کر بولا تو وجیہ اس کی بات پر اتفاق کرنے لگی

"اور آزاد کو کیا گفٹ لے گا جو اتنی پیاری بہو آپ دونوں کے لیے لے کر آیا ہے"

اب کی بار شاہنواز اور وجیہ کی باتوں میں حصہ لیتا ہوا آزادان دونوں کو دیکھ کر پوچھنے لگا۔۔۔ حنین مستقل اپنے ذکر پر مسکرائے جارہی تھی جبکہ نوین اب سب سے لاتعلقی بنی ہوئی اپنا ناشتہ کر رہی تھی

"تمہیں تمہارا گفٹ آج سے تین دن بعد ملے گا ابھی شرافت سے آفس جانے کی تیاری پکڑو"

شاہنواز کی بات سن کر نوین کے علاوہ سب مسکرانے لگے۔۔۔ حنین کو دو دن پہلے ہی وجیہ سے معلوم ہوا تھا کہ آزاد کی برتھڈے آنے والی ہے اور اس دن شاہنواز بڑے پیمانے پر ایک پارٹی اریج کرنے کا ارادہ رکھتا ہے

"حنین تم بڑی تو نہیں ہو ابھی میری فرینڈ گھر پر آنے والی ہے انہیں بہت شوق ہے آزاد کی وائف دیکھنے کا"

وجیہ اب حنین کو دیکھتی ہوئی پوچھنے لگی

"میں بالکل فری ہو آئی بلکہ تھوڑی دیر میں چینج بھی کر لیتی ہوں"

حنین وجیہ کی بات کا جواب دیتی ہوئی اپنی پلیٹ سے آزاد کا بنایا ہوا چیز املیٹ کا نوالہ کھانے لگی مگر آزاد نے حنین کے ہاتھ پکڑ کر وہ نیولا خود کھا لیا

"اسے کہتے ہیں گھر میں جگہ بنانے کے بعد سب کے دلوں میں جگہ بنانا، ڈیڈ یہ گڈز میری ماما بھی موجود ہیں اور شکر ہے میری بیوی کے اندر بھی موجود ہیں ہر کسی میں ایسی کوالٹی نہیں پائی جاتی"

آزہاد شاہنواز کو کہنے کے بعد محبت لٹاتی ہوئی نظروں سے حنین کو دیکھ رہا تھا نوین اپنی چیئر کھسکا کر اٹھی اور کسی سے کچھ کہیں بغیر اپنے روم میں چلی گئی

"میں نے تو ایک نارمل بات کی ہے"

شاہنواز کے گھورنے پر آزہاد کندھے اچکا کر اس سے بولا

"تمہارا دوست نگرم کیسا ہے آزہاد"

شاہنواز آزہاد کی بات کو نظر انداز کرتا ہوا نگرم کے بارے میں اس سے پوچھنے لگا

"بہت اچھا، کیوں خیریت آپ کو کیسے یاد آگئی اس کی"

آزہاد چائے کا سپ لیتا ہوا شاہنواز سے پوچھنے لگا

"ہماری کومل کے لئے کیسا رہے گا وہ۔۔۔ مطلب میں چاہتا ہوں ان دونوں کے رشتے کی بات آگے

برہے"

شاہنواز کی بات سن کر سب حیرت سے شاہنواز کی شکل دیکھنے لگے اور کومل جو اتنی دیر سے خاموشی سے اپنا ناشتہ کر رہی تھی شاہنواز کی بات سن کر اسے لگا وہ ابھی سب کھایا ہوا اگل دے گی۔۔۔۔ وہ آزہاد کا جواب سنے بغیر اپنی چیئر سے اٹھی اور اپنے کمرے میں چلی گئی

"اس کا خیال کیسے آگیا آپ کو، کیا آپ کو نگریم کی بیسٹر نہیں معلوم"

آزہاد کو شاہنواز کی بات سن کر حیرت ہوئی تھی۔۔۔ شاہنواز نگریم کی شراب پینے کی عادت سے باخبر تھا

پھر بھلا وہ کومل کیلئے نگریم کے بارے میں ایسا کیسے سوچ سکتا تھا

"فرینڈز میں آپس میں انڈر سٹینڈنگ ہی جیجی ہوتی ہے جب ان کی بیسٹر سیم ہو۔۔۔ تمہاری بھی وہی بیسٹ

ہے جو اس کی ہے۔۔۔ اور یہ ہماری کلاس میں ایک نارمل بات ہے اس کے علاوہ بتاؤ وہ کومل کے

ساتھ سوٹیل ہے یا نہیں"

شاہنواز آزہاد کو دیکھتا ہوا پوچھنے لگا

"اس کے علاوہ تو وہ ایک اچھا انسان ہے"

آزہاد شاہنواز کو دیکھتا ہوا بولا مگر حنین حیرت سے آزہاد کو دیکھنے لگی

"ٹھیک ہے پھر اس کی فیملی کو کسی دن ڈنر پر بلا لیتے ہیں"

شاہنواز چیئر سے اٹھتا ہوا بولا

"شاہنواز اتنی جلدی کس بات کی ہے آخر، ابھی تو کومل ٹھیک ہوئی ہے"

وجیہ حیرت سے شاہنواز کو دیکھتی ہوئی بولی



"جلدی کی کیا بات ہے وجیہ چند ماہ بعد وہ 23 سال کی ہو جائے گی۔۔۔ اور ابھی تو صرف بات کر رہے ہیں ہم شادی وغیرہ کا تو ایک سال بعد ہی سوچیں گے"

شاہنواز وجیہ کو بولتا ہوا نوین کے کمرے میں اس کے پاس گیا۔۔۔ اسے لگا جیسے نوین کا موڈ ٹھیک نہیں۔۔۔ آفس جانے سے پہلے وہ اس کو منانا چاہتا تھا

"اوکے ماما میں بھی نکلتا ہوں شام میں ملاقات ہوگی"

آزہاد اٹھ کر وجیہ سے ملتا ہوا حنین کو باہر جانے کا اشارہ کر کے خود کومل کے کمرے میں چلا گیا

.....

"کیا سوچ رہی ہے میری پیاری سی بہن یہاں کھڑی ہوئی"

آزہاد کومل کے کمرے میں آیا تو اسے کھڑکی کے پاس کھڑا دیکھا وہ چلتا ہوا کومل کے قریب آیا اور اسے دیکھ کر پوچھنے لگا

"بھائی آپ نے ڈیڈ کو کیا جواب دیا"

کومل آزہاد کو دیکھتی ہوئی پوچھنے لگی

"کیا تم ابھی تک اس اسید کے بارے میں سوچ رہی ہو"

آزہاد کومل کے چہرے پر اداسی دیکھتا ہوا اس سے سوال کرنے لگا

"کیا میں آپ کو اتنی بیوقوف لگتی ہو"  
کومل الٹا آزاد سے پوچھنے لگی تو آزاد نے اس کا چہرہ تھما

"تو پھر بالکل پریشان مت ہو۔۔۔ مگر اچھا لڑکا ہے،، انوسینٹ تو اس کو بالکل نہیں کہو گا۔۔۔ مگر دل کا برا نہیں ہے وہ تمہیں خوش رکھے گا"  
آزاد اس کے گال تھپتھپا کر کمرے سے چلا گیا

کومل آنکھوں میں نمی لے آزاد کو جاتا ہوا دیکھنے لگی وہ اس سے اپنے اداس ہونے کی وجہ بھی نہیں بیان کر پائی

---

تھوڑی دیر پہلے اسے معلوم ہوا تھا کہ وجیہ کی دوستیں واپس چلی گئی تھی،۔۔ نوین کا خراب موڈ دیکھ کر شاہنواز نہیں آفس جانے سے پہلے اسے شام میں تیار رہنے کا بولا تھا وہ نوین کے ساتھ باہر ڈنر کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔ نوین صابرہ سے حنین کو اپنے کمرے میں بلوایا تھا

وہ شاہنواز کے ساتھ ڈنر پر جانے سے پہلے اپنی چھوٹی بہن کی اچھی طرح خبر لینے کا ارادہ رکھتی تھی، جس نے اپنے پر نکال لے تھے اور وہ خود کو ہواؤں میں اڑتا ہوا محسوس کر رہی تھی

"آپی آپ نے مجھے بلایا"

نوین وارڈروب سے اپنے لٹے ڈریس نکال رہی تھی تاکہ اسے پریس کر کے شاہنواز کے آنے سے پہلے  
بیڈی ہو سکے تب حنین اس کے کمرے میں آئی

"کہاں آوارہ گردیاں کرتی پھر رہی ہو کل سے"

نوین اسٹیل کے موٹے اور بڑے سائز کے ہینگر سے اپنا ڈریس نکال کر بیڈ پر رکھتی ہوئی حنین کے پاس  
آکر پوچھنے لگی

"آزہاد کے فرینڈ کی طرف پارٹی تھی۔۔۔ وہی آزہاد کے ساتھ گئی تھی"  
حنین اس کا طنز بھرا لہجہ نظر انداز کر کے نرمی سے نوین کو بتانے لگی

"اور پارٹی سے واپس آکر تم نے آزہاد کو اپنے بیڈ روم میں سونے کی دعوت دی"  
نوین ہینگر کو دیکھتی ہوئی حنین سے پوچھنے لگی

"آپ یہ کیسی لینگویج یوز کر رہی ہیں وہ شوہر ہے میرا"  
حنین اس کے جملے پر شرمندہ ہوئی تھی نوین سے شکوہ کرتی ہوئی بولی

"تو دے دیا تم نے اسے شوہر ہونے کا حق، نچھاور کر دیا اپنا آپ اس پر۔۔۔ میرے منع کرنے کے باوجود"

نوبین حنین کو غصے میں دیکھتی ہوئی اس سے پوچھنے لگی

"آپ بہت زیادہ زیادتی کر رہی آپ میرے ساتھ، اگر میں آپ کو کچھ نہیں بولتی خاموش رہتی ہو تو اس کا یہ مطلب صرف یہ ہے کہ میں آپ کی عزت کرتی ہوں۔۔ مگر اب آپ میرے ساتھ ناجائز کچھ بھی نہیں کر سکتی، ہاں دیا ہے اسے اس کا حق کیونکہ شوہر ہے وہ میرا، میں اس کو اس کے حق محروم رکھ کر آخر کیوں اسکی اور خدا کی ناراضگی اپنے سر لو"

حنین ناراض ہوتی نوبین سے بولی تب نوبین نے زوردار تیپڑ اس کے گال پر جڑ دیا

"آپی"

حنین گال پر ہاتھ رکھ کر صدمے سے اسے دیکھنے لگی

"جس بہن نے تمہیں پالا بڑا کیا اس بہن کی ناراضگی کی پروا نہیں ہے"

نوبین نے بوٹے ہوئے اسے زور زور سے ہینگر سے مارنا شروع کر دیا

"اس سے مت مارے مجھے ایک ہی بار میرا گلا دبا کر مجھ سے اپنی پرورش کا حساب لے لیں"

حنین روتی ہوئی بولی تو نوبین کے مارنے میں اور شدت آگئی

"زبان چلائے گی میرے آگے، میرے دشمن کو خوش کرے گی۔۔۔ کیونکہ لگی ہے تجھ میں اتنی آگ  
جواب دے مجھے"

نورین کا غصہ پاگل پن کی حدوں کو چھونے لگا اور حنین روتی ہوئی دیوار سے لگی ہوئی تھی وہ اپنا چہرہ زخمی  
ہونے کے ڈر سے چھپائے ہوئی تھی اور نورین ہینگر سے پاگلوں کی طرح حنین کے بازوؤں اور کمر پر  
مارے جا رہی تھی

"دفع ہو جاؤ میرے کمرے سے اب دیکھنا کیا کرتی ہو میں اس کے ساتھ اور تم جیسی احسان فراموش  
بہن کے ساتھ بھی"

نورین جب اسکو مار مار کر تھک گئی تب حنین کو دروازے کی طرف دھکا دیتی ہوئی بولی

حنین روتی ہوئی اپنے بیڈ روم میں آئی اور بھاگتی ہوئی واش روم میں جا کر، واش روم کا دروازہ لاک کر کے  
واش بیسن کے آگے کھڑے ہو کر رونے لگی۔۔۔ نورین نے آج پر پہلی دفعہ ہاتھ نہیں اٹھایا تھا اس  
سے اگر کوئی بہت بڑی غلطی ہو جاتی تو وہ اکثر اسے سزا دیتی مگر آج اس نے جس بے دردی سے  
حنین کو ہینگر مارے تھے اس سے پہلے کبھی بھی اس نے حنین کے ساتھ ایسا وحشیانہ سلوک نہیں کیا  
تھا، نورین کا رویہ اور اپنے ساتھ ہونے والے سلوک کو یاد کر کے حنین کو ایک بار پھر رونا آیا

"ہنی کہاں ہو یار"

مشکل سے چند منٹ ہی گزرے تھے تب اسے آزہاد کی آواز آئی۔۔۔ وہ آفس سے گھر آچکا تھا اور حنین کو پکارتا ہوا کمرے میں آیا

"واش روم میں ہوں آزہاد کو آتی ہوں" حنین اپنی آواز کو نارمل کر کے ٹیب کھولے لگی

"اگتنا واشروم جاتی ہوں یا، دو منٹ میں باہر نکلو ورنہ میں آ رہا ہوں اندر" حنین کو آزہاد کی آواز سنائی دی وہ منہ پر پانی کے چھینٹے ڈال کر ٹاؤل سے چہرہ صاف کرتی ہوئی واش روم سے باہر نکلی

"ہنی ڈارلنگ جلدی سے ریڈی ہو جاؤ بہت ہی رومانٹک مووی کے ٹکٹ لایا ہوں پہلے دیکھیں گے اور پھر بیڈروم میں آنے کے بعد اسی طرح۔۔۔"

آزہاد بولتا ہوا حنین کے پاس آیا مگر حنین کا چہرہ دیکھ کر اس کے باقی کے الفاظ منہ میں ہی رہ گئے

"کیا ہوا"

اب وہ حنین کی سرخ آنکھیں اور سرخ گال دیکھ کر پوچھنے لگا

"کچھ بھی نہیں، ٹکٹ دکھاؤ نام کیا ہے مووی ہے"

حنین زبردستی کا مسکراتی ہوئی اس کے ہاتھ سے ٹکٹ لینے لگی تبھی آزہاد نے اپنا ہاتھ پیچھے کیا

"ہنی کیا ہوا ہے، تم روئی کیوں ہو اور یہ چہرے پر کیا ہوا ہے"  
آزہاد غور سے حنین کا چہرہ دیکھتا ہوا اس سے پوچھنے لگا

"تھوڑی دیر پہلے کلیننگ کی تھی شاید اسی کاری ایکشن ہو گیا ہو"  
حنین نے بات بنانے کی کوشش کی اسے بات کا بنگڑ بنانے سے یہی بہتر لگا۔۔۔ مگر آزہاد کو اس کی  
بات سن کر کوئی خاص تسلی نہیں ہوئی تبھی وہ روم سے باہر جانے لگا

"آزہاد رکو کہاں جا رہے ہو"  
حنین اس کے تیور دیکھ کر اسے روکتی ہوئی پوچھنے لگی

"گھر کے تمام فرد اور ایک ایک ملازم کو یہاں بلا کر اس سے پوچھنے کے لئے کہ یہاں پر میرے آنے  
سے پہلے کیا ہوا ہے"

آزہاد بالکل سنجیدہ ہو کر حنین کو دیکھتا ہوا کہنے لگا

"کیوں بلا وجہ میں بات بڑھا رہے ہو آزہاد"  
حنین کو اس کے تیور دیکھ کر اندازہ ہو گیا کہ وہ اب خاموش نہیں بیٹھے گا اسے ایک بار پھر اسے رونا  
آنے لگا

"بات اب تم بڑھا رہی ہوں ہنی حقیقت بتاؤ مجھے، کیوں روئی ہو تم اور کیا ہوا ہے تمہارے چہرے پر"

آزہاد اس کے دونوں بازوؤں کو زور سے پکڑ کر پوچھنے لگا

جس پر حنین زور زور سے رونے لگی مگر اس کے رونے کا انداز مختلف تھا۔۔ آزہاد کو محسوس ہوا جیسے حنین اس کے بازو پکڑنے پر تکلیف سے روئی ہے وہ حنین کو کچھ بھی بولے بغیر اس کے سویٹر کے بٹن کھولے لگا

"کیا کر رہے ہو"

حنین رونا بھول کر پریشان ہوتی پوچھنے لگی

"خاموش کھڑی رہو" آزہاد نے اس کو بولے ہوئے سویٹر اتارا اس کے بازو پر لال نشان موجود تھے وہ حنین کی شرٹ شولڈر سے نیچے کر کے دیکھنے لگا حنین اپنے ہونٹوں پر ہاتھ رکھ کر رونے لگی۔۔ شولڈرز پر نشان دیکھ کر آزہاد نے حنین کا رخ پیچھے موڑا شولڈر سے نیچے اس کی سفید جلد سرخ ہو رہی تھی۔۔۔۔۔

آزہاد کو غصہ آنے لگا

"کس نے کیا ہے یہ، ہنی فوراً بتاؤ مجھے"



وہ حنین کا رخ اپنی طرف کر کے حنین سے پوچھنے لگا۔۔ وہ چاہ کر بھی اپنے غصے کو ضبط نہیں کر پا رہا تھا

"آ۔۔۔ آپی"

حنین روتی ہوئی اس کے سینے سے لگ کر بولی۔۔۔ نوین کی اس حرکت پر آزاد کا خون کھول کر رہ گیا تھا وہ حنین کو تھام کر اس کی شرٹ شولڈر سے اوپر کر کے اسے بیڈ پر بٹھاتا ہوا کمرے سے باہر جانے لگا

"آزاد رکو پلیز، تم کہاں جا رہے ہو"

آزاد کے خطرناک تیور دیکھ کر حنین اس کو روکتی ہوئی پوچھنے لگی

"یہی روم میں بیٹھو ہوں میں آ رہا ہوں تھوڑی دیر میں، جب تک میں واپس نہ آؤ روم سے باہر نہیں نکلتا"

آزاد حنین کو صوفے پر بٹھا کر روم کا دروازہ بند کر کے باہر چلا گیا

\*\*\*\*

حنین کو اس کے کیے کی سزا دے کر نوین کا دماغ تھوڑا بہت ریلیکس ہوا تھا۔۔۔ اسے یقین تھا کہ حنین آزاد کو کبھی کچھ نہیں بتائے گی۔۔۔ بلکہ وہ اپنے نشانات چھپانے کے خاطر آزاد کو خود سے دور بھی رکھے گی۔۔۔ اسے تھوڑا بہت دکھ تھا حنین پر ہاتھ اٹھانے کے لئے مگر یہ کوئی اتنی بڑی بات بھی نہیں تھی اگر وہ اس سے محبت کرتی تھی تو اپنی بہن کو اس کی غلطی پر مار بھی سکتی تھی، بڑی بہن ہی تو تھی وہ حنین کی

شاہنواز تھوڑی دیر پہلے آفس سے آچکا تھا۔۔۔ وہ شاہنواز کا موڈ فریش کرنے کے لئے بہت اچھا ساتیار ہونا چاہتی تھی۔۔۔ اور آج رات تو کیا وہ اگلی چار راتوں تک شاہنواز کو اس روم سے نکلنے نہیں دے گی ایسا اس نے سوچ رکھا تھا۔۔۔ اچھا بن کر اس نے دیکھ لیا تھا اچھا بننے میں کوئی فائدہ نہیں تھا۔۔۔ کیونکہ پریگننسی والی پول کھلنے کے بعد وجہ تو اسے منہ لگا ہی نہیں رہی تھی تو پھر اسے کیا ضرورت تھی اس گھر کے کسی دوسرے فرد کو فری کرنے کی۔۔۔ نوین ساری باتیں سوچتی ہوئی اپنا ڈریس آؤٹ کر رہی تھی تب اسے دروازہ کھلنے کی آواز آئی صابرہ یقیناً اس کے لیے اپیل جو س لے کر آئی تھی

"ہاتھ کیوں اٹھایا تم نے ہنی پر"

آزاد کی آواز سن کر اس نے پلٹ کر آزاد کو دیکھا جو غصے میں اس کے کمرے میں کھڑا اس سے سوال کر رہا تھا

"تم ہوتے کون ہو مجھ سے سوال کرنے والے، ہنی بہن ہے میری، میں حق رکھتی ہوں اس کے ساتھ کچھ بھی کرنے کا۔۔ ہم دونوں کے معاملے میں بچ میں بولنے کی ضرورت نہیں ہے"

نوین نے آئرن کا پلک نکالا۔۔ اور اپنا ڈریس بینگر میں لٹکاتی ہوئی آزاد سے بولی

"تمہاری بہن میری بیوی ہے اور میں اس پر تم سے زیادہ حق رکھتا ہو۔۔ اگر کوئی مجھ سے منسلک رشتوں کو تکلیف پہنچائے تو میں اس کو جینا حرام کر دیتا ہوں۔۔۔ تم نے آج اسے تکلیف نہیں دی بلکہ مجھے ایک بار پھر چیلنج کیا ہے۔۔۔ یہاں میں تمہیں کوئی دھمکی یا وارننگ دینے نہیں آیا ہو کیونکہ آج تم لمٹ کر اس کر چکی ہو۔۔۔ جو تکلیف تم نے ہنی کو پہنچائی ہے اب تم اس سے زیادہ تکلیف برداشت کرو گی"

آزاد اس کو بولتا ہوا آئرن اسٹینڈ کی طرف گیا اور آئرن لے کر نوین کے پاس آنے لگا نوین پوری آنکھیں کھول کر آزاد کو دیکھنے لگی جو آئرن لے کر اس کے قریب آ رہا تھا

"تم پاگل تو نہیں ہو گئے ہو شاہنواز تمہاری چمڑی اُدھیر کر رکھ دیں گے، اگر تم نے کوئی بھی الٹی سیدھی حرکت کی میرے ساتھ"

نوین اس کے چہرے کے تاثرات دیکھ کر اپنے قدم پیچھے کرتی ہوئی اسے دھمکانے لگی

"میں پاگل نہیں ہوا پاگل تم ہو چکی ہو، اب میں تمہارے پاگل پن کا صحیح علاج کرو گا۔۔ ابھی تم میری چمڑی کی نہیں اپنی چمڑی کی فکر کرو"

اس سے پہلے نوین تیزی سے کمرے سے باہر نکلتی آزاد نے اس کا بازو پکڑ کر اسے دائی طرف دھکا دیا۔۔۔ وہ صوفے پر جاگری اس سے پہلے وہ صوفے سے اٹھتی آزاد اس کے بازو پر گرم استری رکھ چکا تھا۔۔۔ نوین کی دردناک چیخوں سے کمرہ گونج اٹھا

"کیا حرکت ہے یہ"

وجہ کے کمرے سے نوین کے پاس آتے شاہنواز نے جب اپنے سامنے کا منظر دیکھا تو آزاد کے ہاتھ سے استری لے کر دور پھینکی اور آزاد کو پیچھے زور سے دھکا دیا

نوین تکلیف کی شدت سے زور زور سے چیختی ہوئی شاہنواز کے سینے سے لگی۔۔۔ اس کی چیخوں کی آواز سن کر حنین وجہ اور کومل بھی اس کے کمرے میں آچکی تھی

"یہ حرکت نہیں یہ ریڑن ہے جو اس نے تھوڑی دیر پہلے ہنی کے ساتھ کیا اس کا" آزاد شاہنواز کے روبرو کھڑا ہو کر بولا

"تم نے اس کا ہاتھ کیسے جلایا تم انسان ہو یا جانور"

شاہنواز نوین کا جلا ہوا بازو دیکھ کر آزاد پر چیخا۔۔۔ گرم استری کی وجہ سے نوین کی کھال بری طرح جھلس چکی تھی اور تکلیف کے مارے وہ شاہنواز کے سینے سے لگی ہوئی رو رہی تھی۔۔۔ آزاد نے حنین کا ہاتھ پکڑ کر بازو سے اسکا سویٹر نیچے کیا

"یہ سلوک کیا ہے اس نے ہنی کے ساتھ۔۔۔ اب بتائیے آپکی یہ بیوی انسان ہے یا جانور"  
آزہاد شاہنواز کو دیکھتا ہوں اور غصے میں پوچھنے لگا۔۔۔ وجہ اور کومل دونوں خاموش کھڑی ہوئی حیرت سے سارا تماشہ دیکھ رہی تھی

"یہ تمہارے ساتھ رہے گی تو میں اسے جان سے مار ڈالوں گی"  
نوبین غصے میں چیختی ہوئی بولی اس کی بات سن کر کمرے میں موجود ہر فرد حیرت سے اسے دیکھنے لگا۔۔۔  
شاہنواز نے جو اپنا ہاتھ نوبین کے کندھے پر رکھا ہوا تھا۔۔۔ اس نے آہستہ سے ہٹایا

"سنی آپ نے اس کی بات۔۔۔ کتنا بغض بھرا ہوا ہے اس کے دل میں، کتنا کینہ رکھتی ہے اپنے دل میں، یہ صرف اپنی بہن کو اس لیے مارنے کی بات کر رہی ہے کیونکہ اس کی بہن کو میں نے اپنی زندگی میں شامل کیا ہے یہ ایک خود غرض لڑکی ہے صرف اپنے آپ سے پیار کرنے والی۔۔۔ یہ کسی دوسرے کو خوش نہیں دیکھ سکتی یہاں تک کہ اپنی بہن کو بھی نہیں"  
آزہاد شاہنواز کو دیکھتا ہوا بولا حنین بہت افسوس سے نوبین کو دیکھ رہی تھی جبکہ کومل چہرے پر ناگواری کے تاثرات لائے کمرے سے باہر چلی گئی

"تم میری بات کان کھول کے سن لو یہ میری بیوی ہے اس کو ہاتھ لگانا تو دور کی بات اگر تم نے اس کی طرف غصے سے دیکھا بھی تو میں تمہارا حشر کر دوں گا"

اب کی بار آزاد انگلی اٹھا کر وارنگ دینے والے انداز میں نوین کو دیکھتا ہوا بولا

"آزاد پر اپنے روم میں جاؤ"  
وجہ آزاد کو دیکھتی ہوئی بولی

"اپنے ہی روم میں جاؤ گا مگر اکیلا نہیں اپنی بیوی کو ساتھ لے کر اور اگر یہ میرے کمرے میں آئی تو  
میں اس کی ٹانگیں توڑ دو گا"  
آزاد نے وجہ سے بوٹے ہوئے حنین کا ہاتھ پکڑا اور روم سے باہر جانے لگا

"اور ایک بات اپنے دماغ میں بٹھا لو اگر کل تک اس کے نشانات صحیح نہیں ہوئے تو میں تمہارا دوسرا  
ہاتھ بھی جلا دو گا"  
آزاد اپنی طرف گھورتی ہوئی نوین کو دیکھتا ہوا بولا

"آزاد جاؤ یہاں سے"

وجہ اب کی بار سخت لہجے میں بولی جبکہ شاہنواز خاموش ہی رہا

"ویلے شاہنواز ایک ماہ سے یہ گھر کم اور جنگل زیادہ لگنے لگا ہے۔۔۔ اس کو ڈاکٹر کے پاس لے کر چلے  
جاؤ"

وجہ نوین کا جلا ہوا بازو دیکھ کر شاہنواز کو جتنا ہی ہوئی کمرے سے باہر چلی گئی

---

"آزہاد تم نے آپی کا ہاتھ۔۔۔"

آزہاد حنین کو اپنے کمرے میں لے کر آیا تب حنین نے اپنی پوری بات مکمل بھی نہیں کی تھی وہ  
آزہاد کے دیکھنے کے انداز سے خاموش ہو گئی

"اس کی کوئی فیور مت کرنا میرے سامنے"

آزہاد حنین کو دیکھ کر بالکل سنجیدگی سے بولا۔۔۔ آزہاد کی بات سن کر حنین چپ ہی رہی تو آزہاد نے  
اسے اپنے حصار میں لیا

"میری بیوی ہو تم، کوئی اگر تمہیں تکلیف پہچائے گا۔۔۔ تو میں اسے بھی تکلیف دوں گا سمیل"  
حنین آزہاد کی بات سن کر اس کے سینے سے سر اٹھاتی ہوئی اسے دیکھنے لگی۔۔۔ آزہاد نے جھک کر  
حنین کے ہونٹوں کو چھوا

"صابرہ کو روم میں بھیج رہا ہوں وہ تمہارے وارڈروب کا سامان میرے وارڈروب میں سیٹ کر دے گی"  
آزہاد حنین کے گال پر اپنی انگلیاں پھیرتا ہوا بولا۔۔۔ اب اس کے گال کا سرخ نشان مانند پڑ چکا تھا

"اور تم کہاں جا رہے ہو"  
حنین اس کو دیکھتی ہوئی پوچھنے لگی

"کومل اپ سیٹ ہوگی اسے دیکھ کر آتا ہوں"  
آزہاد حنین کو بیڈ پر بٹھاتا ہوا بولا اور روم سے نکل گیا

وہ حنین کے علاوہ وجیہ اور کومل کی بھی فکر کرتا تھا۔۔۔ اپنے رشتوں کا احساس کرنا اور ان سے محبت کرنا شاید یہ عادت اس نے وجیہ سے لی تھی حنین آزہاد کے لیے سوچنے لگی

---

"کومل کہاں ہو تم"

آزہاد کومل کے کمرے میں آیا اسے موجود نہ پا کر وہ اس کے سیل پر کال کرتا ہوا اس سے پوچھنے لگا

"بھائی میں فضل (ڈرائیور) کے ساتھ عباس کے گھر جا رہی ہو۔۔۔ تھوڑی دیر گھر کے ماحول سے دور۔۔۔ آپ پلیز ٹینشن مت لے میں خود واپس آ جاؤ گی"

کومل نے آزہاد کو جواب دینے کے ساتھ کال کاٹی۔۔۔ ایک تو صبح مکرم سے رشتے والی بات پر ویلے ہی اس کا دل اداس تھا اور شام میں گھر کا عجیب ماحول دیکھ کر اس کا دل آکتانے لگا بس یہی دل چاہا وہ



کسی طرح عباس کے پاس چلی جائے۔۔۔ نہ جانے کیوں اس نے اپنے دل کی بات ماننے ہوئے عباس سے ملنے کا سوچا

عباس اپنی کار کی کینز اور موبائل اٹھا کر اپنے روم سے باہر نکلا اس کا ارادہ کومل سے ملنے کا تھا وہ اس سے اپنی فیلنگز شیئر کرنے کا ارادہ رکھتا تھا

مگر اس طرح یوں آزہاد کی طرف جا کر کومل سے ملنا اسے تھوڑا اکورڈ لگ رہا تھا مگر ڈرائیونگ کے دوران وہ کوئی نہ کوئی وہاں جانے کا جواز ڈھونڈ ہی لے گا عباس نے سوچتے ہوئے مین ڈور کھولا تو دروازے پر کھڑی کومل کو دیکھ کر ایک دم ٹھٹھک گیا اس کے چہرے پر مسکراہٹ آئی جیسے کوئی دلی مراد پوری ہوئی ہو

"میں غلط وقت پر آگئی آپ کہیں جا رہے تھے شاید"  
کومل عباس کو دیکھ کر کنفیوز ہوتی ہوئی بولی

"تم نے جب بھی اینٹری دی ہے میری زندگی میں ہمیشہ صحیح وقت پر دی ہے اندر آ جاؤ"  
عباس کومل کو بولتا ہوا لیونگ روم میں داخل ہوا کومل بھی اس کے پیچھے چل دی

"اچھا ڈیکوریٹ کیا ہے آپ نے اپنا گھر"

کومل ہال کے بعد لیونگ روم کا جائزہ لیتی ہوئی ستائشی نظروں سے ایک چیز کو دیکھتی ہوئی بولی

"پھر بھی اس گھر میں ایک چیز کی کمی ہے صرف اس گھر میں ہی نہیں میری زندگی میں بھی" عباس کومل کی آنکھوں میں جھانکتا ہوا بولا عباس کی بات سن کر کومل اپنی نظریں جھکا گئی عباس نے اس کا ہاتھ تھام کر اسے صوفے پر بٹھایا اور اس کے ساتھ رکھے دوسرے صوفے پر خود ہی بیٹھ گیا اور دوبارہ کومل کا ہاتھ تھام لیا

"میں دیا کو پسند کرتا تھا کیونکہ وہ ایک اچھے دل کی مالک تھی کبھی روبرو اس سے اپنی پسند کا اظہار نہیں کیا مگر وہ میری پسندیدگی کے بارے میں جانتی تھی بلکہ نزہت خالہ بھی واقف تھی، میں نے اپنے فادر سے کہہ کر دیا کے لئے پریوزل بھیجا۔۔۔ مگر دیا کے فادر اور اس کے بھائی راضی نہیں ہوئے مجھے لگا پاکستان میں سیٹل ہونے کے بعد میں خالو کے ساتھ ساتھ ثاقب اور عاقب کو بھی راضی کر لوں گا مگر اس سے پہلے ہی دیا مجھے چھوڑ کر دور چلی گئی۔۔۔ شروع شروع میں مجھے لگتا تھا کہ میں دیا کو مشکل سے ہی بھلا پاؤں گا جب اداس ہوتا تو اس کی تصویروں سے باتیں کر لیتا، بابا کی ڈیٹھ کے بعد میری زندگی مزید تنہا اور اداس ہو گئی، پھر میں یہاں پاکستان شفٹ ہو گیا تب تم میری زندگی میں آئی

پہلی ملاقات میں تم مجھے اپنے رویے سے حیرت میں مبتلا کر کے چلی گئی دوسری ملاقات میں تم نے مجھے تجسس میں ڈالنا تیسری ملاقات میں جب تم نے آزہاد کے سامنے مجھ سے اجنبی برتی تب مجھے لگا مجھے تم سے دوستی کر لینی چاہیے مگر پھر تمہاری اوٹ پٹانگ حرکات پر مجھے غصہ آنے لگا جس دن تم نے دیا

کی تصویر توڑی تھی تم مجھے تم پر بہت غصہ آیا مگر اس کے بعد جس دن تم کوثر سے میڈلسن نہیں کھا رہی تھی تب تم مجھے بالکل اپنی طرح لگی، میں بھی بچپن میں اپنی ماما سے بالکل اسی طرح ضد کرتا اور انہیں پریشان کرتا

آہستہ آہستہ تم نے میرا دھیان بانٹا میں دیا کی بجائے تمہیں سوچنے لگا رات کو سونے سے پہلے تمہاری اوٹ پٹانگ حرکتوں اور باتیں یاد کر کے مسکراتا ایک دن آزاد مجھ سے باتیں کرتا ہوا کہہ رہا تھا کہ میں نے کومل کو اپنا عادی بنادیا ہے مگر اس وقت میں آزاد سے یہ نہیں کہہ سکتا کہ عباس آہستہ آہستہ کومل بے بی کا عادی ہو گیا ہے۔۔۔ مجھے اپنی بے رونق سی زندگی میں تمہارے دم سے رونق محسوس ہوتی تھی جس دن تم میرے کندھے پر سر رکھ کر روئی تھی اس دن تم مجھے بہت اداس لگی بالکل میری لائف کی طرح تب میں نے شدت سے چاہا تمہیں وائف بنا کر اپنی لائف میں شامل کرلو

مجھے نزہت خالہ سے معلوم ہوا تم دیا کی دوست تھی تب مجھے تمہارے ساتھ ہوئی ٹریجیڈی سمجھ میں آئی جو میں چاہ کر آزاد سے نہیں پوچھ سکا تب مجھے لگا تم وہی منظر دوبارہ اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھ کر اور اسے محسوس کر کے شاید اس صدمے سے باہر نکل آؤ، مجھے یہ معلوم تھا پھر کومی بے بی عباس سے ڈرنے لگے گی نفرت کرنے لگے گی مگر کومی بے بی کو ٹھیک کرنے کے لئے اسے واپس کومل بنانے کے لئے عباس نے رسک لے لیا جب تم نے آزاد کے سامنے مجھے پہچاننے سے انکار کر دیا تب مجھے بہت تکلیف ہوئی۔۔۔ عباس دیا کو کھو چکا ہے مگر اب وہ کومل کو نہیں کھونا چاہتا"

عباس کومل کا ہاتھ تھام کر اس سے اپنی ایک ایک فیلنگ شیئر کرنے لگا جسے سننے کے بعد کومل نے اسے اپنا ہاتھ چھڑایا اور چہرہ چھپاتی ہوئی رونے لگی

"میں چاہے جانے کے لائق نہیں ہوں عباس، میں آپ کی محبت ڈیزرو نہیں کرتی، دیا کے ساتھ میری وجہ سے وہ سب کچھ ہوا نہ وہ مجھے اس دن ڈھونڈنے لائبریری میں آتی نہ وہ اپنی عزت کے ساتھ ساتھ جان گنوا تی۔۔۔ اس نے مجھے کتنا منع کیا تھا اسید سے دور رہنے کے لیے اور میں کتنی نادان تھی جو اسید کی آنکھوں میں ہوس کو محبت سمجھ بیٹھی مگر میرے کیے کا خمیازہ دیا کو بھگتنا پڑا"

کومل کے اندر جو غم پل رہا تھا وہ سب عباس شیئر کرتی ہوئی بولی عباس خاموشی سے اسے دیکھنے لگا

"مجھے دیا نے بتایا تھا کہ وہ آپ کو پسند کرتی ہے میں نے اس سے سب کچھ چھین لیا میں بہت بری ہوں عباس بہت بری"

کومل مزید روتی ہوئی بولی عباس تب بھی خاموشی سے اسے دیکھتا رہا چند پل گزرنے کے بعد کومل کے چہرے سے ہاتھ ہٹا کر اس کے آنسو پوچھنے لگا

"اس سارے واقعے میں تمہاری غلطی یہ ہے کومل تم انسان کی پہچان نہیں کر پائی جہاں تک دیا کو مجھ سے چھیننے کی بات ہے تو میری قسمت میں دیا کا ساتھ لکھا ہی نہیں تھا اس کے لیے تم اپنے آپ کو قصور وار نہیں سمجھو"

عباس کا چہرہ تھامے بولے لگا کومل عباس کو دیکھنے لگی

"آج صبح ڈیڈ بھائی کے دوست سے میرے رشتے کی بات کر رہے تھے عباس، میں ایسا ہرگز نہیں چاہتی"

کومل عباس کو دیکھ کر پریشان ہوتی ہوئی بولی

"تو یہ بات بھائی کو بتانا تھی ناں، صبح پوچھا تو تمہا میں نے"

آزہاد کی آواز سن کر وہ دونوں چونکے اور دروازے کی طرف دیکھا جہاں آزہاد کھڑا ان دونوں کو دیکھ رہا تھا عباس نے فوراً کومل کے چہرے سے اپنے ہاتھ ہٹائے وہ دونوں آزہاد کو دیکھ کر کھڑے ہو گئے۔۔ آزہاد چلتا ہوا ان دونوں کے پاس آیا

"تم میری نیت پر شک نہیں کرنا مجھے غلط نہیں سمجھنا میں کومل کی رضامندی جاننے کے بعد آئی انکل سے ہی بات کرتا"

عباس آزہاد کو دیکھتا ہوا بولا

"خود نہیں اپنے کسی بڑے کو لے کر آؤ ڈیڈ اور ماما سے بات کرنے کے لئے"

آزہاد عباس بولتا ہوا کومل کا ہاتھ پکڑ کر اسے روم سے باہر لے جانے لگا پھر کچھ یاد آنے پر مڑا

"تمہرے کو میری برتھ ڈے ہے میں تمہارا انتظار کروں گا"  
آزہاد عباس بولتا ہوا کومل کو لے کر باہر نکل گیا

---

"نوین اب بس خاموش ہو جاؤ"

شاہنواز اسے ڈاکٹر کے پاس سے لے کر آگیا تھا اس وقت اس نے سلیولیس شرٹ پہنی ہوئی تھی اس کے بازو پر آئیمنینٹ لگا ہوا تھا وہ بیڈ پر کروٹ سے لیٹی سسک رہی تھی جبکہ شاہنواز روکنگ چئیر پر بیٹھا ہوا تھا۔۔ ان دونوں کا رات کا کھانا بھی صابرہ روم نہیں لے کر آئی تھی کافی دیر سے نوین کو روتا ہوا دیکھ کر شاہنواز اس سے بولا

"تکلیف ہو رہی ہے مجھے آپ کو احساس ہے میری تکلیف کا۔۔۔ کتنی بے دردی سے آپ کے سائیکو بیٹے نے میرا ہاتھ جلایا ہے"  
نوین روتی ہوئی شاہنواز کو دیکھ کر بولی

"اسے سائیکو بننے پر تم نے مجبور کیا۔۔۔ کیا ضرورت تھی تمہیں اس کی بیوی پر ہاتھ اٹھانے کی اب یہ نہیں بولنا نوین کہ وہ تمہاری بہن ہے تو تم اس کے ساتھ کچھ بھی کروں گی۔۔۔ آزاد نے جو تمہارے ساتھ کیا مجھے اس پر بھی غصہ ہے مگر تم نے جو حنین کے ساتھ کیا وہ بھی ٹھیک نہیں تھا۔۔ وہ کوئی بچی نہیں ہے ایک شادی شدہ لڑکی ہے جس پر تم نے ہاتھ اٹھا کر جہالت کا ثبوت دیا"

"میں نے جہالت کا ثبوت دیا ہے جاہل میں نہیں جاہل آپ کا بیٹا ہے۔۔۔ صبح آپ کو موجود نہ پا کر میرے کمرے میں آیا تھا یہ ڈسٹبن میں جو ٹوٹی ہوئی بوتل پڑی ہے ناں اس سے میرا چہرہ بگاڑنے والا تھا وہ"

نوین شاہنواز کو آزہاد کی صبح والی حرکت بتانے لگی

"تمہیں کیا ضرورت تھی صبح ان کے روم کا لاک کھول کر ان کے روم میں جھانکنے کی۔۔۔ یہ حرکت تو جاہل بھی نہیں کرتے ہیں نوین، تم تو ایک پڑھی لکھی لڑکی ہو شعور رکھنے والی۔۔۔ یوں کسی ہسبنڈ وائف کے کمرے میں جبکہ وہ سو رہے ہو لاک کھول کر جایا جاتا ہے۔۔ تم ایسا کرنا بالکل عجیب نہیں لگا جب یہ بات آج صبح آفس میں پہنچ کر آزہاد نے مجھے بتائی تو یہ سب سن کر مجھے بہت شرمندگی ہوئی۔۔۔ نوین میں آزہاد کی کوئی سائیڈ نہیں لے رہا ہوں مگر اس کا ری ایکشن جیسی سامنے آتا ہے جب تم کچھ کرتی ہو۔۔ پلیز نوین اپنے آپ کو چینج کرو اس طرح تو میرا بھی تمہارے ساتھ رہنا بہت مشکل ہو جائے گا"

نوین شاہنواز کی بات سن کر خاموش ہو گئی اسے آزہاد کی کمینگی پر شدید غصہ آیا۔۔۔ وہ آفس پہنچ کر سب کچھ اپنے باپ کو بتا چکا تھا۔۔ اس سے پہلے شاہنواز کچھ اور بولتا کمرے کا دروازہ ناک ہوا

"تم دونوں کو ڈسٹرب تو نہیں کیا اندر آ سکتی ہوں میں"

دروازہ کھلنے پر وجیہ ویل چیئر پر بیٹھی ہوئی شاہنواز کو دیکھ کر پوچھنے لگی

"آپ کی طبیعت ٹھیک ہے، کوئی ضروری کام تو مجھے بلوالیا ہوتا"

شاہنواز وجیہ کی ویل چیئر تھام کر اسے اندر لاتا ہوا بولا

"طبیعت ٹھیک ہے میری میں نوین سے بات کرنے آئی ہوں"

شاہنواز نے ویل چیئر کو بیڈ کے سامنے روکا تو نوین بیڈ سے اٹھ کر بیٹھ گئی

"شکر ہے زیادہ جلا نہیں مگر تکلیف تو ہو رہی ہوگی پین کلر لی تم نے"

وجیہ نوین کو دیکھتی ہوئی پوچھنے لگی

"زیادہ نہیں جلا کیا مطلب، بہت بری طرح جلایا ہے میرا ہاتھ اچکے بیٹے نے وجیہ، جلنے کی تکلیف کیا

ہوتی ہے یہ آپ اندازہ ہی نہیں لگا سکتی"

نوین وجیہ سے شکوہ کرتی ہوئی بولی۔۔۔ پہلے تو وجیہ اس کی بات سن کر خاموش رہی پھر تھوڑی دیر بعد

بولی



"تم نے ٹھیک کہا جلنے کی تکلیف واقعی بہت بری ہوتی ہے نوین کیا میں پوچھ سکتی ہوں آخر ایسی کونسی بات ہے جو تمہیں اندر ہی اندر جلا رہی ہے میرے بیٹے کی خوشیاں یا اپنی بہن کی خوشیاں۔۔۔ آخر کس کو خوش دیکھ کر تم اتنی ناخوش ہو"

وجیہ لہجے میں نرمی لائے نوین کو دیکھتی ہوئی پوچھنے لگی شاہنواز خاموشی سے صوفے پر بیٹھ گیا

"آپ بات کو غلط رخ دے رہی ہیں وجیہ میں بھلا کسی سے کیوں ناخوش ہوگی"

نوین نے ایک نظر شاہنواز پر ڈال کر وجیہ کو جواب دیا

"نہیں میں نے بات کو بالکل غلط رخ نہیں دیا ہے تمہاری شام والی باتوں سے اندازہ لگا کر میں یہ بات پوچھ رہی ہوں تم نے شام میں آزاد سے کہا کہ اگر حنین اس کے ساتھ رہے گی تو تم اسے مارو گی"

وجیہ نوین کو دیکھ کر شام والی بات یاد دلانے لگی نوین ایک پل کے لیے خاموش ہو گئی

"اس وقت غصے میں میرے منہ سے ایسے ہی نکل گیا تھا"

نوین اپنی بیوقوفی پر ماتم کر کے جواز بناتی ہوئی بولی

"تو پھر میں پوچھ سکتی ہوں تم نے حنین پر کیوں ہاتھ اٹھایا"

وجیہ نے فوراً دوسرا سوال کیا اب کی بار نوین خاموش ہو گئی

"میں نے تم سے اپنا شوہر شیئر کیا ہے نوین، جلنے جتنا نہیں مگر یقیناً جانو یہ بھی ایک تکلیف دہ عمل ہوتا ہے کہنے کو تو ہم دونوں ہی شاہنواز کی بیویاں ہیں مگر اپنے اوپر سوتن برداشت کرنا پہلی بیوی کے لئے زیادہ تکلیف دے عمل ہوتا ہے اگر اس گھر میں میری حیثیت جوان اولاد کی وجہ سے مضبوط ہے تو میں اس بات کا فائدہ اٹھا کر آنا کا مسئلہ بنا لیتی اور تمہیں اس گھر میں ہرگز آنے نہیں دیتی مگر میں نے ایسا نہیں کیا نہ ہی کبھی تمہیں شاہنواز کے ساتھ دیکھ کر جلی یا پھر تم سے حسد کی کیونکہ نفرت کا جذبہ انسان کو جینے نہیں دیتا اندر ہی اندر انسان کھل کر ختم ہو جاتا ہے۔۔۔ نوین آزاد اور حنین ایک دوسرے کے ساتھ خوش ہیں وہ ایک دوسرے کے ساتھ رہنا خوشی خوشی زندگی گزارنا چاہتے ہیں ہم ان کے بڑے ہیں۔۔۔ ہمیں ان کو دیکھ کر ان کی خوشی میں خوش ہونا چاہیے اس طرح سے دوسروں کی خوشی میں خوش رہ کر اپنی بھی زندگی سہل ہو جاتی ہے۔۔۔ زیادہ وقت لے لیا ہے میں نے تمہارا، میں چلتی ہوں تم دونوں ریسٹ کرو"

وجہ نوین سے بولتی ہوئی اپنے روم میں جانے لگی تو شاہنواز اس کی ویل چیئر تھام کر اسے روم سے باہر لے جانے لگا نوین نے ان دونوں کو روم سے باہر جاتا ہوا دیکھا اور پھر اپنے بازو پر نظر ڈالی جو کہ آزاد نے بری طرح جلایا تھا

"جس نے مجھے جلا کر تکلیف دی ہے میں اس کی خوشیوں میں خوش ہوں"

نوین بیڈ پر لیٹ کر چھت کو گھورنے لگی

آزہاد کومل کو عباس کے گھر سے واپس لے آیا۔۔۔ ڈرائیونگ کے دوران ان دونوں کی آپس میں عباس والے موضوع پر کوئی بات نہیں ہوئی۔۔ مگر آزہاد کے عباس بات کرنے پر کومل مطمئن تھی۔۔۔ کھانے خاموشی سے کھایا گیا کھانے کے بعد وجیہ نے آزہاد کو اپنے کمرے میں بلایا جبکہ حنین آزہاد کے بیڈروم میں آکر لیٹ گئی

ایک گھنٹے بعد جب آزہاد بیڈروم میں آیا تو حنین کو دوسری کروٹ لے بیڈ پر لیٹا دیکھا وہ روم کا دروازہ لاک کر کے حنین کے پاس بیڈ پر آکر بیٹھا جھگ کر حنین کے کندھے پر اپنے ہونٹ رکھتا ہوا اس کا رخ اپنی طرف کیا حنین سیدھی ہو کر لیٹی آزہاد کو دیکھنے لگی آزہاد تکیہ پر اپنی کہنی ٹکائے اسے دیکھتے ہوئے اس کا گال اپنی انگلیوں کے پوروں سے چھونے لگا

"کیا کہہ رہی تھی آنٹی تم سے"

حنین بڑی سنجیدگی سے آزہاد کو دیکھتی ہوئی پوچھنے لگی تو آزہاد کے چہرے پر مسکراہٹ آئی

"اپنے بیٹے کو کمرے میں بلا کر اس کی بیوی کی برائیاں کر رہی تھیں"

آزہاد کی بات سن کر حنین نے اسے اسمائل دی

"مجھے ان پر پورا یقین ہے وہ ایسا کبھی بھی نہیں کر سکتی"

حنین کی بات سن کر آزہاد مسکرانے لگا اور اس کا ہاتھ تھام کر اپنے ہونٹوں سے لگایا

"چلو یہ بھی اچھی بات ہے ماما اور تمہارے درمیان روایتی ساس بہو والا رشتہ موجود نہیں ہے"

آزہاد حنین کو چھیرتا ہوا بولا

"بتاؤ نا آئی کیا کہہ رہی تھی"

حنین دوبارہ ضد کرتی ہوئی آزہاد سے پوچھنے لگی

"کیا کہنا یا انہوں نے ڈانٹ رہی تھی مجھے، میری غلطی بتا رہی تھی اپنی تربیت یاد دلانے ہی تھی اور مجھے شرمندہ کر رہی تھی جو میں اتنا خاص نہیں ہوا"

آزہاد بالکل سنجیدگی سے حنین کو بتانے لگا۔۔ اس کی آخری بات پر حنین نے افسوس سے اسے دیکھا

"تمہیں آپ کے ساتھ اتنا برا سلوک نہیں کرنا چاہیے تھا آزہاد، انہیں کتنی تکلیف ہوئی ہوگی"

حنین کا دماغ نوین کی طرف گیا تو وہ آزہاد سے شکوہ کرنے لگی حنین کی بات سن کر آزہاد اٹھ کر بیٹھ گیا

"پھر شروع ہو گئی تم اپنی بہن کی سائیڈ لینا۔۔ تمہیں تکلیف دیتے ہوئے اس نے یہ سوچا کہ تمہیں کتنی تکلیف ہو رہی ہوگی کیسی بہن ہے تمہاری، میں نے تو آج تک کومل پر کبھی مذاق میں بھی ہاتھ

نہیں لگایا اور اس نے تمہارے ساتھ کتنا برا سلوک کیا ہے۔۔۔ آخر کس بات پر اس نے اتنا اور ری ایکٹ کیا ہنی"

آزہاد حنین کو دیکھتا ہوا پوچھنے لگا

"وہ نہیں چاہتی تھی میرا اور تمہارا ریلیشن آگے بڑھے شاید انہیں آج اندازہ ہو گیا کہ۔۔۔"

حنین ادھوری بات چھوڑ کر خاموش ہو گئی جبکہ آزہاد ماتھے پر شکن لائے حنین کی بات سننے لگا اور سیگریٹ منہ میں دبائے نورین کی سوچ پر غصہ کرتا ہوا اسموگنگ کرنے لگا

"اوائے غصہ کرنے کی نہیں ہو رہی ٹھیک کرو اپنا موڈ"

حنین آزہاد کے ماتھے پر شکنیں دیکھ کر اس کو گریبان سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچ کر سیگریٹ اس کے منہ سے نکال کر پھینکتی ہوئی بولی

"تمہیں نہیں آتا شوہر کا موڈ ٹھیک کرنا"

وہ حنین کے اوپر جھک کر سنجیگی سے اس سے پوچھنے لگا تو حنین نے نفی میں سر ہلایا

"میں سکھاؤ"

آزہاد بولتا ہوا حنین کی گردن پر جھگا اور اپنے ہونٹ رکھ دیئے اس کے نائٹ ڈریس کے بٹن کھولنے لگا

"پہلے یہ بتاؤ تم نے صبح نگرم کے رشتے کے لیے ایگری کیو کیا۔۔۔ وہ کومل کے ساتھ بالکل بھی سوٹ نہیں کرے گا آزاد"

حنین اس کے شولڈر پر ہاتھ رکھ کر اسے پیچھے کرتی ہوئی بولی

"کل رات کو تو تم کہہ رہی تھی نگرم اتنا برا بھی نہیں"  
آزاد اسے کل والی بات یاد دلانے لگا

"اچھے ہونے کا یہ مطلب تھوڑی کے اسے بہن کے لیے سوچ لیا جائے۔۔۔۔ کومل بہت سینیٹیو ہے اسکے لیے کوئی بہت کیئرنگ سا انسان ہونا چاہیے"  
حنین اپنی رائے دیتی ہوئی بولی تو آزاد کا دماغ عباس کی طرف چلا گیا

"میں بھی بہت سینیٹیو ہوا اب خاموشی سے لیٹی رہو"  
آزاد اسکی شولڈر سے شرٹ نیچے کرتا ہوا بولا اسکی جلد پر اب بھی سرخی موجود تھی

"درد تو نہیں ہو رہا"

وہ حنین کے کندھے اور بازو پر نرمی سے اپنی انگلیاں پھیرتا ہوا پوچھتا لگا حنین نے نفی میں سر ہلایا آزاد  
اب نرمی سے ان نشانات کو اپنے ہونٹوں سے چھونے لگا

"تم آج رات بھی مجھے ڈرانے کا ارادہ رکھتے ہو"  
وہ اپنے بازو پر آڑھاد کے ہونٹوں کا لمس محسوس کر کے پوچھنے لگی

"تمہیں میرا قریب آنا ڈراتا ہے"  
آڑھاد اس پر جھکا اسے آنکھیں دکھاتا ہوا پوچھنے لگا

"تمہاری شدتیں نہیں سہ پاتی ہیں، تم نے مجھے کل رات سونے نہیں دیا"  
وہ اپنی نگاہیں نیچی کر کے بولی۔۔ آڑھاد نے مسکرا کر اس کے ماتھے کو اپنے ہونٹوں سے چھوا

"تم نے پورا ایک مہینہ خود کو مجھ سے دور رکھا شدتیں تو برداشت کرنی پڑے گی نہ پھر، ویسے کل رات  
تم پورے دو گھنٹے سوئی تھی"  
آڑھاد بہت پیار سے اسے بتانے لگا

"پورے دو گھنٹے نہیں صرف دو گھنٹے"  
حنین آنکھیں دکھا کر اسے جتنا ہی ہوئی بولی

"اوکے سو جانا مگر دس منٹ بعد، قسط نمبر تین میں کل دکھاؤ گا بھرپور شدتوں کے ساتھ"  
آڑھاد بولتا ہوا دوبارہ اسکی گردن پر جھکا۔۔۔ اب وہ گردن سے حدود پار کر رہا تھا

"آزہاد"

حنین نے آنکھیں بند کر کے اس کو پکارا مگر آزہاد اپنے ہاتھوں کی انگلیاں کھولے اپنا ہاتھ نرمی سے حنین کے چہرے پر رکھ چکا تھا۔۔۔ شاید وہ اس وقت اپنے کام میں مداخلت برداشت کرنے کے موڈ میں نہیں تھا۔۔۔ اسلیے حنین کو دس منٹ خاموش رہنا پڑا

نوبین سو کر اٹھی تو اس کا موڈ خراب تھا کل رات شاہنواز وجیہ کو اس کے روم میں چھوڑنے گیا تو ایک گھنٹے بعد واپس آیا جس پر نوبین نے ذرا بھی اعتراض نہیں کیا مگر رات کے آخری پہر جب نوبین کی آنکھ کھلی تب شاہنواز اس کے روم میں موجود نہیں تھا وہ یقیناً اس کے سونے کے بعد دوبارہ وجیہ کے پاس اس کے روم میں چلا گیا تھا۔۔۔ پہلی بار اسے شاہنواز اوجیہ پر بے حد غصہ آیا

ڈیس چنچ کر کے اس نے ڈائنگ ہال میں قدم رکھا تو ٹیبل پر شاہنواز اور وجیہ تو موجود نہیں تھے البتہ صبح صبح آزہاد کی فضول حرکتیں دیکھ کر وہ مزید چڑ گئی۔۔

حنین اپنے ہاتھ سے نیوالے بنا کر اسکے منہ میں ڈال رہی تھی اور وہ نیوالے کے ساتھ ساتھ جان بوجھ کر حنین کی انگلی کاٹ رہا تھا اور اس کی حرکت پر حنین اسے گھورتی ہوئی اپنی ہنسی بھی چھپا رہی تھی



نوین خاموشی سے ڈائینگ ٹیبل پر آئی اور کرسی کسکا کر بیٹھ گئی۔۔۔ آزاد اب سیدھا بیٹھ کر کافی کے سپ لینے لگا جبکہ حنین نوین کو دیکھتی ہوئی خاموشی سے اپنا ناشتہ کرنے لگی

"کھلاؤ ناں ہنی یار جیسے تمھوڑی دیر پہلے اپنے چھوٹے چھوٹے پیارے پیارے ہاتھ سے کھلا رہی تھی"

آزاد کافی کا مک رکھتا ہوا حنین کو دیکھ کر کہنے لگا نوین خار بھری نظر اس پر ڈالی جبکہ حنین آزاد کو آنکھیں دکھانے لگی

"شرم آرہی ہے اپنی آپ کے سامنے،، چلو میں تمہیں اپنے ہاتھ سے کھلا دیتا ہوں" آزاد نے اپنی پلیٹ سے فرینچ ٹوس اٹھا کر حنین کے منہ کی طرف بڑھایا

"آزاد پلیز"

حنین آہستہ سے بولتی ہوئی اسے آنکھوں ہی آنکھوں میں منع کرنے لگی اور اس سے ہاتھ سے فرینچ ٹوس لے کر خود کھانے لگی۔۔۔ نوین ایسی ہو گئی جیسے وہ ان دونوں کو دیکھ ہی نہ رہی ہو

"دوسروں کے سامنے کتنا شرماتی ہو یار تم اور اکیلے میں اُفف۔۔۔ آج شرافت سے میرے آفس جانے کے بعد اپنے نیلس کاٹ لینا، کل رات بہت زخمی کیا ہے تم نے مجھے"

آزاد مزے سے کافی پیتا ہوا بولا حنین منہ کھولے اس کے جھوٹ بولتا دیکھنے لگی جبکہ نوین ایسے پوز کر رہی تھی جیسے اس نے اپنے کانوں میں روئی ڈال لی ہو

"آزہاد تم لیٹ ہو رہے ہوں تمہیں آفس جانا چاہیے اب"

حنین آزہاد کو گھورتی ہوئی آہستہ سے بولی

"چلا جاؤ گا میری جان مگر آج تم بلیک ڈریس میں ریڈی رہنا کیونکہ میں آج بھی اپنی بلیک اینڈ وائٹ نائٹ کو کل رات کی طرح کلر فل بنانا چاہتا ہوں"

حنین اس کی بات سن کر ناراض نظروں سے آزہاد کو دیکھنے لگی وہ نوین کو سنانے کے لیے بہت فضول بول رہا تھا جبکہ حنین کے دیکھنے پر آزہاد ڈھیٹ بن کر مسکرا رہا تھا

اتنے میں شاہنواز ویل چیئر تھا مے وجیہ کے ساتھ ناشتے کی ٹیبل پر آیا نوین ان دونوں کو بھی نظر انداز کیے اپنا ناشتہ کرنے لگی

"نوین میڈیسن لی تھی تم نے صبح کی"

شاہنواز اپنی کرسی پر بیٹھتا ہوا نوین سے پوچھنے لگا

"ظاہری بات ہے اپنا خیال میں خود ہی رکھو گی اور کون رکھے گا"

نوین کسی کو دیکھے بغیر اپنی پلیٹ میں جھکی ہوئی بولی

"میں نے تمہیں کل رات کو کچھ کہا تھا"

شاہنواز نوین کو دیکھتا ہوا بولا اس کی بات سن کر نوین نے ایک نظر شاہنواز کو دیکھا وہ اسے آنکھوں ہی آنکھوں میں کچھ کہہ رہا تھا نوین اٹھ کر حنین کے پاس آئی

"سوری کل میں نے تم پر غصہ کیا، مجھے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا"

وہ حنین کے سامنے کھڑی ہو کر بولی تو حنین کرسی سے اٹھ کر اس کے گلے لگ گئی نوین اسے پیار کرنے لگی۔۔۔ آزاد سر جھٹک کر آفس جانے کے لیے اٹھنے لگا

"آزاد"

وجیہ نے اسے پکارا تو وجیہ کا اشارہ سمجھ کر اسے آنکھوں ہی آنکھوں میں منع کرنے لگا جس پر وجیہ نے اسے آنکھیں دکھائی تب وہ نوین کے سامنے آیا

"سوری میں نے کل تم پر غصہ کیا مجھے لگا تھا کہ مجھے ایسا ہی کرنا چاہیے تھا مگر یہ مما کا خیال تھا کہ مجھے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا"

وہ نوین کو بول کر کندھے اچکا کو وہاں سے چلا گیا۔۔۔ نوین اپنے دانت پیس کر رہ گئی جبکہ وجیہ شاہنواز کو دیکھنے لگی

"اب تو میں واقعی جاننا چاہتا ہوں آپ نے کیا کھا کر اس کو پیدا کیا ہے"

آج آزہاد کا برتھ ڈے تھا یعنی اس کا اسپیشل ڈے اور حنین آج کے دن اس کے لئے بہت اچھا سا تیار ہونا چاہتی تھی۔۔۔ وہ تھوڑی دیر پہلے ہی پالر سے گھر آئی تھی اور آئیے میں کھڑی اپنا جائزہ لے رہی تھی۔۔۔ ٹیل اسٹائل میکسی میں وہ شاید اس لیے بھی اور زیادہ پرکشش لگ رہی تھی کیونکہ وہ میک اپ نہیں کرتی تھی۔۔ آج صبح آزہاد نے جو ڈائمنڈ کا نیکلیس اسے پریزینٹ کیا تھا، اپنے گلے کی زینت بنا کر وہ اپنے روم سے باہر نکلی

"اتنا زیادہ تیار ہونے کی ضرورت کیا تھی"

حنین ہال میں آئی تو نوین اس کو دیکھتی ہوئی بولی

"آج آزہاد کا برتھ ڈے ہے"

تیار ہو کر تو نوین بھی کھڑی تھی مگر پھر بھی حنین نے اسے یاد دلایا

"تو"

نوین سوالیہ نظروں سے حنین سے پوچھنے لگی اور حنین کو سمجھ میں نہیں آیا اس "تو" کا وہ نوین کو کیا جواب دے

"تو اسی وجہ سے حنین آزاد کے لیے تیار ہوئی ہے ایسا کیا ہو گیا آخر"  
وجہ سلک کی ساڑھی باندھ ویل چیئر پر ہال میں آتی ہوئی نوین سے بولی

"میں تو اس لیے کہہ رہی تھی اسے بہت جلدی نظر لگ جاتی ہے اسی وجہ سے میں اسے میک اپ  
نہیں کرنے دیتی"

نوین ایک دم اپنے چہرے کے تاثرات نارمل کرتی ہوئی وجہ کو بتانے لگی

"تمہاری بات ٹھیک ہے شادی سے پہلے لڑکیوں کو اتنا تیار نہیں ہونا چاہیے مگر اب حنین میرڈ ہے اپنے  
شوہر کے لیے تیار ہونے میں کوئی برائی نہیں۔۔۔ اور پیار سے دیکھنے والی نظر نقصان نہیں پہنچاتی ہے  
بے فکر رہو"

وجہ نوین کو دیکھتی ہوئی بولی حنین خاموشی رہی

"ٹھیک کہہ رہی ہیں آپ وجہ، شاہنواز ابھی تک نہیں آئے کب تک نکلنا ہے ہمیں"  
نوین وجہ سے شاہنواز کے متعلق پوچھنے لگی

"آزاد نے تھوڑی دیر پہلے کال کر کے مجھے بتایا تھا وہ اور سر ہوٹل پہنچ جائیں گے ہمیں ڈرائیور کے  
ساتھ ہوٹل جانا ہے"

"اگر مجھے معلوم ہوتا میری بیوی نے آج میرے اس طرح ہوش اڑانے میں تو قسم سے آج کی یہ پارٹی میں کینسل کروا دیتا اور تمہیں بیڈ روم سے باہر نہیں نکلنے دیتا"

آزہاد تھوڑی دیر پہلے ہوٹل پہنچا تھا سب سے مل کر مبارکباد وصول کرتا ہوا وہ حنین کے پاس آیا گہری نظروں سے اس کا جائزہ لینے کے بعد بولا

"یہ پبلک پلیس ہے آزہاد، یہاں اس طرح مت دیکھو پلیز"

حنین اس کی نظروں سے نروس ہو کر اسے بولنے لگی

"پبلک پلیس ہے اسی لئے تو فاصلہ رکھ کر صرف دیکھنے پر کام چلا رہا ہوں۔۔۔ جب بیڈ روم میں پہنچ کر تمہیں قریب سے دیکھوں گا۔۔۔ یقین جانو آج تمہیں اپنی خیریت محسوس نہیں ہوگی آج قسط نمبر پانچ وہ بھی جذباتی انداز میں"

وہ حنین کو مزید نروس کرتا ہوا بولا

"بینی بینی پیپی ریٹنز آف دی ڈے۔۔ تمہارے لئے میں کوئی گفٹ نہیں لا سکی دراصل گفٹ میں تمہیں ایسا دینا چاہ رہی تھی جو تمہیں ساری زندگی یاد رہے، اس لیے اپنا گفٹ ادھار سمجھو مجھ پر"

آزہاد حنین سے باتیں کر رہا تھا تب نوین آزاد کے پاس آکر بولی

"میں انتظار کرو گا تمہارے گفٹ کا"

آزہاد نوین کی آنکھوں میں دیکھتا ہوا بولا اور وہاں سے چلا گیا۔۔۔ حنین کنفیوز ہو کر نوین کو دیکھنے لگی وہ ایک نظر حنین کو دیکھ کر مسکراتی ہوئی وہاں سے چلی گئی

---

اس کی آنکھیں کافی دیر سے صرف ایک ہی شخص کی منتظر تھی اور جب وہ اسے داخلی راستے سے اپنی طرف آتا ہوا دکھائی دیا تو کومل کی آنکھیں خوشی سے روشن ہو گئی۔۔۔

"یہ ٹھیک نہیں ہے میں نے کال رات کال پر تم سے ننھی سی فرمائش کی تھی اور تم نے آج وہ پوری نہیں کی"

عباس کومل کے قریب آیا اسے دیکھتا ہوا بولا

"آپ چاہ رہے تھے میں بھائی کی برتھ ڈے والے دن آپکی ننھی سی فرمائش پر لونگ اسکرٹ پر دو پونیاں باندھ یہاں آتی"

کومل عباس کو آنکھیں دکھاتی ہوئی پوچھنے لگی

"عباس کو می بے بی کو مس کر رہا ہے"  
عباس کومل کو چھیڑتا ہوا اپنی مسکراہٹ چھپا کر بولا

"اور یہ جو کومل کھڑی ہے آپکے سامنے اسکی کیا ویلیو ہے آپکی نظر میں"  
کومل خفا ہوتی ہوئی عباس سے پوچھنے لگی

"تو تم کو می بے بی سے جیلس ہو رہی ہو"  
عباس اس کا خفا خفا سا روپ آنکھوں میں سماتا ہوا پوچھنے لگا۔۔۔ کومل اسکی بات سن کر جانے لگی

"کومل رکو پلیز"  
عباس اسکا جاتا ہوا دیکھ کر ایک دم بولا کومل واپس مڑ کر عباس کو دیکھنے لگی

"کو می بے بی عباس کی فرینڈ تھی جبکہ کومل کو عباس اپنی وائف بنا کر اپنے گھر میں لانا چاہتا ہے اور مزید اپنی ویلیو جانی ہے تو جلدی سے میری زندگی میں آجاو، گرانی دیتا ہو کومل خود پر رشک کرے گی"  
عباس کی بات سن کر کومل پلکیں جھکا کر مسکرانے لگی

"مما سے مل لیں وہ تھوڑی دیر پہلے بھائی سے آپ کا پوچھ رہی تھی"  
کومل اسکی پر شوخ نظروں سے گھبراتی ہوئی کہنے لگی



"میں نے نہت خالہ سے بات کر لی ہے آج، جلد ہی انہیں تمہارے گھر لے کر آؤ گا"

عباس کومل کو دیکھتا ہوا بولا تو کومل اس کی بات سن کر مسکرا دی

---

"کیسا ہے بڑی بہت بہت مبارک ہو"

آزہاد باری باری فصیح اور نکرَم سے ملا اور مبارک باد وصول کی

"دیکھ یار میں تو یہ پریزنٹ وریزنٹ دینے کے بالکل بھی فارم میں نہیں ہوں بلکہ الٹا مجھے تیرے فلیٹ میں رہنا پڑ رہا ہے وہ بھی اپنے باپ کی وجہ سے"

فصیح دکھی انداز میں آزہاد کو دیکھتا ہوا بولا

"تو کس نے مشورہ دیا تھا ایک ماڈل سے شادی کرنے کو انکل نے تو پھر یہی اسٹیپ لینا تھا"

فصیح کی شادی کے دوسرے دن بعد ہی فصیح کے فادر نے اسے اور اس کی بیوی کو گھر سے بے دخل کر دیا اور جب سے ہی فصیح اپنی بیوی کے ساتھ آزہاد کے فلیٹ میں رہ رہا تھا

"دیکھو یار ماڈلنگ وہ پہلے کرتی تھی اب وہ تم دونوں کی بھابھی ہے اس لئے زرا تمیز سے"

آزہاد کی بات سن کر فصیح آزہاد کے ساتھ ساتھ نکرَم کو بھی دیکھتا ہوا بولا کیونکہ تھوڑی دیر پہلے نکرَم بھی اس کی بیوی کی ماڈلنگ پر کوئی کمنٹ پاس کر رہا تھا

"نیا نیا بخار چڑھا ہے اس کو عشق کا جلدی اتر جائے گا" نکرَم آزہاد کے ہاتھ پر تالی مارتا ہوا بولا تو آزہاد ہنسا

"اے نکرَم تو فضول کی مت ہانک۔۔۔ چل آزہاد تھوڑا دوستی کا فرض نبھاپیسوں کی ضرورت ہے مجھے والٹ نکال جلدی سے"

فصیح آزہاد کو دیکھتا ہوا بولا کیونکہ اس کے اکاؤنٹ میں موجود رقم چند دنوں میں ہی تیزی سے خرچ ہو چکی تھی

"دوستی کا فرض میں اپنا فلیٹ رہنے کے لیے تمہیں دے کر نبھا چکا ہوں تم بھول رہے ہو"

آزہاد فصیح کو یاد دلاتا ہوا بولا

"اب دوست ہو کر تو ایسا کرے گا میرے ساتھ"

فصیح مظلوم شکل بنا کر بولا تو آزہاد کو والٹ نکالنا پڑا

"سالے وہ جو تُو نے بیس ہزار کی رقم مجھ سے پرسوں لی تھی اس کا کیا کیا" مکرم کہ بولے پر آزاد چونک کر اسے دیکھنے لگا جبکہ فصیح دانت پیس کر مکرم کو آنکھیں دکھانے لگا

"تجھے نہیں معلوم ان عورتوں کے اخراجات گھر داری کا الگ پنکا، تو کیوں رُک گیا یا دے ناں پیسے۔۔۔  
یہ ایسے ہی بک کر رہا ہے"

فصیح مکرم کو آنکھیں دکھاتا ہوا آزاد سے بولا

"فی الحال یہی اماؤنٹ ہے میرے پاس اسی سے کام چلاؤ۔۔۔ اب جب اتنا بڑا قدم اٹھا لیا ہے تو ذمہ داری بھی نبھاؤ"

آزاد 25000 کی اماؤنٹ اسے دیتا ہوا بولا

"اچھا اب زیادہ لیکچر نہیں دے"

فصیح آزاد کو بولتا ہوا اماؤنٹ اپنے والٹ میں رکھنے لگا تو آزاد کی نظر عباس پر پڑی تو وہ اس سے ملنے چلا گیا

"وہاں سامنے بیٹھ میں بھا بھی سے مل کر آتا ہوں"

مکرم حنین کو دور سے دیکھ کر فصیح کو کہتا ہوا وہاں سے چلا گیا

فصیح پاس والی ٹیبل پر جانے لگا تب اسے سامنے سے نوین آتی دکھائی دی اسے دیکھ کر فصیح کو روکنا پڑا۔۔۔ وہ کافی دیر سے ان تینوں کو دیکھ رہی تھی فاصلہ کم ہونے کی وجہ سے ان کی تھوڑی بہت گفتگو بھی سن چکی تھی

"تو تم آزاد کے دوست ہو فصیح"

نوین فصیح کے پاس آ کر اس سے بولی

"جی میرا نام فصیح ہے۔۔ آپ یقیناً آزاد کی وائف کی سسر ہیں"

فصیح نوین کو پہچان چکا تھا جب ہی وہ اپنا تعارف کروانے کے بعد نوین سے پوچھنے لگا

"مسز شاہنواز ہوں میں اور اپنا یہی تعارف مجھے پسند ہے"

نوین سنجیدگی سے اسے جتاتی ہوئی بولی فصیح غور سے نوین کو دیکھنے لگا پھر اسے دیکھ کر مسکرایا

"جس میں آپ کمفرٹیبل فیل کریں میم، ہم بھی اسی میں خوش۔۔۔ تو کیسے مسسز شاہنواز میرے لائق کوئی خدمت"


فصیح مسکراتا ہوا دوستانہ لہجے میں نوین سے بولا

"خدمت تو تم میری کر سکتے ہو جس کا تمہیں اچھا معاوضہ بھی ملے گا مگر کام میں ایمانداری شرط اول ہے"

نوبین غور سے فصیح کو دیکھتی ہوئی بولی

"آپ مجھ پر مکمل بھروسہ کر سکتی ہیں میسز شاہنواز مجھے خوشی ہوگی کہ میں آپ کے کام آسکوں"

فصیح نے مسکراتے ہوئے اسے اپنا اعتبار دلایا

Sham e inteqam:  سیکنڈ لاسٹ ایپیسوڈ پرسوں پوسٹ کی جائے گی

By zeenia sharjeel

Second last epi

"آپ کون ہیں کس سے ملنا ہے آپ کو" نوبین اس وقت آزہاد کے فلیٹ کے دروازے پر موجود تھی

ڈور بیل بجانے پر فلیٹ کے اندر سے ایک ماڈرن سی لڑکی برآمد ہوئی اور نوبین سے پوچھنے لگی

"فصیح سے ملنا ہے کیا وہ اس وقت گھر پر موجود ہے" نوبین اپنا تعارف کروائے بغیر اس سے فصیح کے

بارے میں پوچھنے لگی جس پر اس لڑکی نے پورا دروازہ کھول کر اسے اندر بلایا اور لیونگ روم میں بیٹھنے کے

لیے کہا

"مسز شاہنواز کیسی ہیں آپ۔۔۔ آپ ہی کا انتظار کر رہا تھا میں مگر مجھے یہ معلوم نہیں تھا آپ اتنی جلدی آئے گیں، کیسے کیا لینا پسند کریں گی آپ کافی یا ڈرنک"

تھوڑی دیر میں فصیح لیونگ روم کے اندر آیا اور چمکتا ہوا حق میزبانی کے فرائض انجام دیتا ہوا نوین سے پوچھنے لگا

"میرے خیال میں تکلفات میں پڑے بغیر کام کی بات کر لینی چاہیے۔۔۔ فصیح یقین کرو کام کی بات میں صرف میرا ہی نہیں تمہارا بھی فائدہ ہوگا،، لیکن کام اگر تم بہت محتاط طریقے سے ایمانداری کے ساتھ کرو گے تب"

نوین صوفے پر براجمان ٹانگ پر دوسری ٹانگ رکھ کر بولی

"بات اگر میرے فائدے کی ہے مسز شاہنواز تو آپ یقین رکھیے میں ایک گئے سے بھی زیادہ وفادار ثابت ہوگا، اب اصل موضوع پر آئیے"

فصیح نوین کو دیکھتا ہوا کہنے لگا تو نوین نے اپنے بیگ سے ایک چھوٹی سی شیشی نکالی اور ٹیبل پر رکھی

فصیح سوالیہ نظروں سے نوین کو دیکھنے لگا

"سیلو پوائزن ہے یہ مگر اتنا بھی سیلو نہیں شراب کو یہ مزید زہریلا بنا دیتا ہے۔۔۔ اگر تم یہ آزاد کی ڈنگ میں ملا دو تو آزاد کے جس فلیٹ میں تم رہ رہے ہو یہ فلیٹ تمہارا ہو سکتا ہے بلکہ آفس میں، میں تمہیں شاہنواز سے کہہ کر اچھی پوسٹ پر رکھوا سکتی ہو۔۔۔ اپنے دوستوں کے آگے ہاتھ پھیلانے کی تو کیا

تمہیں اپنے باپ کے آگے بھی ہاتھ پھیلانے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔۔۔ کام مکمل ہونے کے بعد پیمینٹ تمہارے اکاؤنٹ میں جمع کروا دی جائے گی اور یہ تمہارے کام کی ہے ایڈوانس پیمینٹ " نوین نوٹوں کا بنڈل ٹیبل پر اچھالتی ہوئی بولی اس کے بعد اس نے فصیح کو دیکھا جو کہ خباثت سے مسکراتے ہوئے شیشی اور پیسے دونوں اٹھا رہا تھا

"آپ کے سوتیلے بیٹے پر ویلے بھی میرے بہت سے حساب نکلتے ہیں چلو ایلے ہی سہی حساب کتاب برابر ہو جائے گا، آپ کا یہ کام پرسوں ہو جائے گا تگڑی رقم تیار رکھیے گا" فصیح سنجیگی سے نوین کو دیکھتا ہوا بولا

"کیا میں پوچھ سکتا ہوں اس دشمنی کی خاص وجہ " فصیح نوین کو دیکھتا ہوا پوچھنے لگا

"نہیں"

نوین نے سنجیگی سے مختصر جواب دیا

"جیسے آپ خوش مسسز شاہنواز، ویلے ہم بھی خوش " فصیح مسکراتا ہوا نوین سے بولا

"مما ہنی کہاں ہے"

آزہاد آفس سے گھر آیا حنین کو کمرے میں موجود نہ پا کر وجیہ سے پوچھنے اس کے روم میں آگیا

"اکول اور حنین دونوں یہی قریب مال تک گئی ہیں فضل کے ساتھ، تم جلدی آگئی آج آفس سے" وجیہ آزہاد کو دیکھتی ہوئی پوچھنے لگی

"جی آج کچھ خاص کام نہیں تھا ڈیڈ بھی تھوڑی دیر میں آجائے گے۔۔۔ آپ بتائیں کیا کر رہی تھی ہے"

آزہاد صوفے پر بیٹھی ہوئی وجیہ کو دیکھ کر پوچھنے لگا

"کچھ خاص نہیں سلمہ کی کال آئی تھی تھوڑی دیر پہلے، اسی سے باتیں کر رہی تھی کافی منگواؤں تمہارے لیے ہالنج کرو گے" وجیہ آزہاد سے پوچھنے لگی

"آپ رہنے دیں کافی کا میں خود صابرہ سے کہہ دیتا ہوں" آزہاد وجیہ کو بولتا ہوا اس کے روم سے چلا گیا اور صابرہ سے کافی کا بول کر اپنے روم میں آکر ڈیس چینج کر کے حنین کا انتظار کرنے لگا



ایک گھنٹہ بعد جب کمرے کا دروازہ کھلا تو آزاد کی آنکھ کھلی شاید کافی پی کر اس کی آنکھ لگ گئی تھی  
حنین دونوں ہاتھوں میں شاپر تھامے کمرے کے اندر داخل ہوئی

"آج آفس سے جلدی آگئے تم"  
حنین سارے شاپرز صوفے پر رکھی ہوئی آزاد سے پوچھنے لگی

"تم کہاں گھوم کر آرہی ہو"  
آزاد اس کی بات کو نظر انداز کر کے حنین کو دیکھتا ہوا سنجیدگی سے پوچھنے لگا

"کول کا پروگرام بنا تو اس نے مجھے بھی اپنے ساتھ لے لیا یہ دیکھو تمہارے اور اپنے لیے کیا کیا لیا  
ہے"

حنین کو آزاد کا موڈ ٹھیک نہیں لگا وہ اس کا موڈ ٹھیک کرنے کے لئے شاپنگ بینگز اٹھا کر اس کو  
اپنی اور اس کی چیزیں دکھانے لگی

"کس سے اجازت لے کر گئی تھی تم"  
آزاد کی بات سن کر حنین کے قدم رکے وہ مڑ کر آزاد کو دیکھنے لگی جو ماتھے پر شکن لائے حنین سے  
پوچھ رہا تھا

"آئی کی اجازت پر ہی گئی تھی کومل کے ساتھ"  
حنین آزاد کو دیکھتی ہوئی سیریز ہو کر بتانے لگی

"میں تمہیں بیوقوف نظر آ رہا ہوں جو گھر آنے کے بعد تمہارا ویٹ کر رہا ہو اور تم پچھلے تین گھنٹے سے  
سیر و تفریح میں لگن، شوہر کا کچھ احساس ہے تمہیں یا نہیں"  
آزاد بیڈ سے اٹھتا ہوا بگڑے موڈ کے ساتھ حنین کو بولے لگا

"تین گھنٹے کہاں سے گئے آزاد، دو گھنٹے کے اندر واپسی ہو گئی ہماری اور تم تو آفس سے واپس چھ بجے  
آتے ہو ابھی تو صرف پانچ بجے ہیں اگر تم نے مجھے بتا دیا ہوتا کہ آفس سے جلدی آؤ گے تو میں نہیں  
جاتی کومل کے ساتھ، اب بلاوجہ غصہ مت کرو میرے اوپر"  
حنین آزاد کو دیکھتی ہوئی بولی وہ اس وقت بالکل نوین کی طرح ری ایکٹ کر رہا تھا۔۔۔ یا پھر ہر کسی کو  
اس کے اوپر روعب جمانے کی عادت تھی اس کا اپنا دل بچھنے لگا

"یعنی تمہارا مطلب ہے میرے آفس جانے کے بعد، تم میری بغیر اجازت کہیں بھی گھومو پھرو اور میں  
تم سے کوئی سوال نہ پوچھو"  
آزاد حنین کے سامنے آ کر اسے دیکھتا ہوا پوچھنے لگا

"او کے اب آئندہ خیال رکھوں گی غصہ چھوڑو بس" حنین اب کی بار نرمی سے اس کو دیکھتی ہوئی بولی وہ  
اب ماتھے پر شکنوں کا جال سجائے حنین کے بالوں کو چھو کر دیکھ رہا تھا

"لینتھ چھوٹی کروائی ہے تم نے بالوں کی"  
وہ مزید خراب موڈ کے ساتھ حنین کو دیکھتا ہوا پوچھنے لگا

"بالکل معمولی سی بہت رف ہو گئے تھے بال"  
حنین نے اس کے چہرے کے تاثرات کو دیکھتے ہوئے آہستہ سے کہا

"کس کی پریشانی سے"  
آزہاد اسے آنکھیں دکھاتا ہوا زور سے بولا۔۔۔ وہ جو اتنے دنوں سے اس کی محبت کی عادی ہو گئی تھی آزہاد  
کے اس انداز اور لہجے پر لبالب اس کی آنکھوں سے آنسو گرنے لگے

"اب رونا آ رہا ہے تمہیں، یہاں دیکھو میری طرف"  
وہ جو سر جھکا کر رو رہی تھی۔۔۔ آزہاد اسکو روتا ہوا دیکھ کر اب آرام سے بولا

"اتنی سینسیڈو ہے میری جان ذرا سا غصہ بھی برداشت نہیں،،، اچھا یہاں تو دیکھو یار میں مذاق کر رہا تھا  
سیریلی،، ایسے ہی ذرا شوہر ہونے کا روعب جھاڑ رہا تھا

وہ حنین کا چہرہ اوپر کر کے اسکی آنکھوں سے آنسو صاف کرتا ہوا پیار سے بولا۔۔۔

ہنی نے اس کی طرف دیکھا تو وہ مسکرا رہا تھا حنین غصے میں بے شمار گلے اس کے سینے پر جڑ دیئے۔۔  
آزہاد نے ہنستے ہوئے حنین کو اونچا اٹھایا گول گھماتے ہوئے اسے بیڈ پر لے کر گرا

"تم بہت بدتمیز ہو" آزہاد کو اب مسکراتا ہوا دیکھ کر حنین شکوہ کرتی ہوئی بولی

"تم یہ بات مجھے کل رات کو بھی بتا چکی ہوں جب میں نے بھرپور بدتمیزی کا مظاہرہ کیا تھا"  
وہ حنین کے لبوں کو اپنے ہونٹوں سے نرمی سے چھونے کے بعد اب گردن پر جھکا

"کل رات واقعی بھرپور بدتمیزی ہو چکی ہے اب شرافت سے پیچھے ہٹ جاؤ"  
وہ آزہاد کے سینے پر ہاتھ رکھتی ہوئی اسے پیچھے ہٹانے لگی

"شرافت سے تو میں کوئی کام کرتا ہی نہیں ہو ڈارلنگ۔۔۔ اب پیچھے جھبی ہو گا جب کل رات والی  
بدتمیزی کا پارٹ ٹو نہ دکھادو"

آزہاد اپنی شرٹ اتارنے کے لیے اٹھ کر بیٹھا

"کوئی ضرورت نہیں ہے، تمہاری یہ بے وقت کی بدتمیزی مجھے بے حد ڈسٹرب کرتی ہے"

حنین بھی اٹھتی ہوئی بولی مگر وہ اس کی کمر میں بازو حائل کر کے اسے دوبارہ لٹا چکا تھا اور خود اس پر جھک چکا تھا

پرامس آج رات کو ڈسٹرب نہیں کرو گا بس تم مجھے ابھی ڈسٹرب نہیں کرو۔  
وہ حنین کے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں میں اپنی انگلیاں پھنساتا ہوا اپنے اور اس کے ہاتھ تکیے پر رکھتا ہوا بولا

"اب یہ مت بولنا کہ آج رات کو تمہیں اپنے ان فضول دوستوں کے پاس جانا ہے"  
حنین اسے آنکھیں دکھاتی ہوئی بولی کیونکہ آج صبح ہی آفس جانے کے ٹائم پر وہ فصیح کو کال پر اپنے آنے کا منع کر رہا تھا اور فصیح شاید اس سے ملنے کا بار بار بول رہا تھا

"یار فصیح بہت اصرار کر رہا تھا۔۔۔ نگرہ سے بھی پروگرام سیٹ ہو گیا ہے صرف دو گھنٹے میں واپسی کر لوں گا"

حنین کا بگڑا ہوا موڈ دیکھ کر وہ اپنے ہونٹ اس کے گال کے قریب لاتا ہوا نرمی سے بولا۔۔۔ ہونٹوں کو گال پر رکھنے کے بعد اب وہ حنین کی شہ رگ کو چوم رہا تھا

"دو گھنٹے تم کہہ رہے ہو، چار گھنٹے لگاؤ گے۔۔۔ میری بلا سے پوری رات رہو اپنے دوستوں کے پاس"  
حنین اس سے ناراض ہوتی ہوئی بولی تو آزاد سر اٹھا کر اس کو دیکھتا ہوا گھورنے لگا

"اب تم اس طرح کروں گی میرے ساتھ"

آزہاد ناراض ہوتا ہوا اسے بولا تو حنین خاموش ہو گئی مگر اسے یقین تھا تھوڑی دیر میں وہ اپنا موڈ فریش کرنے کے ساتھ ساتھ اس کا بھی موڈ فریش کر دے گا

---

"ڈیڈ ماما اگر آپ دونوں بڑی نہیں ہے تو مجھے آپ دونوں سے کچھ ضروری بات کرنا تھی"

رات کے ڈنر کے بعد نوین کے علاوہ جب سب سیٹنگ روم میں موجود تھے آزاد شاہنواز اور وجیہ سے بولا

"سب خیریت ہے کیا ضروری بات کرنی ہے"

شاہنواز آزاد کو دیکھتا ہوا پوچھنے لگا

"جی سب خیریت ہے مجھے کومل کے متعلق آپ دونوں سے ضروری بات کرنا تھی"

آزاد شاہنواز کو دیکھتا ہوا بولا تو کومل سمجھ گئی کہ آزاد کیا بات کرنے والا ہے اس نے وہ اٹھ کر نامحسوس طریقے سے وہاں سے چلی گئی۔۔۔ کومل کو جاتا دیکھ کر حنین اٹھنے لگی مگر آزاد نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے واپس بٹھا دیا

"بولو کیا کہنا چاہتے ہو کوئی خاص بات ہے"

اب کی بار وجیہ آزہاد سے بولی

"مما ڈیڈ میں کومل کے رشتے کے متعلق آپ دونوں سے بات کرنا چاہتا ہوں، اس دن ڈیڈ نے مکرم کا نام لیا تھا، صحیح ہے وہ میرا دوست ہے مگر میں کومل کے لئے رشتے کے اعتبار سے اچھا انسان چاہوں گا اور میری نظر میں مکرم سے بہتر عباس ہے۔۔۔ ڈیڈ وہ کومل کے لیے ہر لحاظ سے پرفیکٹ ہے"

آزہاد نے اپنی بات شاہنواز کے سامنے رکھ کر شاہنواز اور وجیہ کو باری باری دیکھا

"کہاں سے پرفیکٹ ہے وہ پانچ سے نو جاب کرنے والا، خود لائف اسٹیبل نہیں اس کی کومل کی ضروریات کہاں سے پورا کرے گا"

شاہنواز کو جیسے آزہاد کی بات کچھ خاص پسند نہیں آئی جبکہ وجیہ خاموش رہی

"ڈیڈ میں جانتا ہوں پیسہ آج کل کے دور کی بڑی ضرورت ہے اس کی اہمیت کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا مگر میں مکرم کی بھی نیچر اور عادتوں سے واقف ہوں اور عباس کی نیچر اور عادتوں سے بھی واقف ہو بلکہ عباس تو یہاں دو مہینے رہا ہے آپ نے خود اس کو اچھی طرح جج کیا ہوگا وہ ایک شریف لڑکا ہے اور رہی بات سیٹل ہونے کی، اس نے بہت اچھی علاقے میں اپنا ذاتی گھر بنوایا ہے اس کی جاب کوئی گزارے لائق نہیں وہ اچھا خاصا کمات ہے۔۔ سب سے امپورٹنٹ بات کومل کو خوش رکھنے کی اور مجھے پورا یقین ہے کومل اس کے ساتھ خوش رہے گی"

آزہاد عباس کی خوبیاں بیان کرتا ہوا مزید بولتا اگر وجیہ بیچ میں نہ بولتی

"یہ بات تو آزہاد صحیح کہہ رہا ہے مجھے وہ بچہ شروع دن سے ہی اچھا لگا مہذب اور تمیزدار"  
وجیہ کے کہنے پر شاہنواز نے گھور کر وجیہ کو دیکھا

"وجیہ اب آپ مت شروع ہو جائیں اپنے بیٹے کی سائڈ لینا" شاہنواز سر جھٹکتا ہوا سوچ میں پڑ گیا

"میں آزہاد کی سائڈ نہیں لے رہی ہو شاہنواز مگرم اور عباس میں سے اپنی بیٹی کے لیے چوس کر رہی ہو  
مجھے لگ رہا ہے عباس کو مل کے لیے بیسٹ چوائس ہے"  
وجیہ شاہنواز کے سامنے اپنی رائے کا اظہار کرتی ہوئی بولی

"عباس کے ساتھ کو مل کا رشتہ جوڑنے میں کو مل کی خود کتنی مرضی شامل ہے" شاہنواز دوبارہ آزہاد  
سے مخاطب ہوا

"ڈیڈ مجھے کو مل کا اندازہ ہے وہ آپ کی مرضی کو پہلے ویلیو دے گی مگر پلیز ایک بار آپ ہمارے اسٹیٹس  
سے ہٹ کر عباس کے بارے میں سوچیں آپ کو اس میں کوئی بھی برائی نہیں لگے گی"  
آزہاد شاہنواز کو بولتا ہوا صوفے سے اٹھا



"اونچا اسٹیٹس ہونے کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے ہم منہ اٹھا کر اپنی بیٹی کا رشتہ لے کر جائیں عباس سے کہو جو طریقے کار ہوتا ہے اس کے مطابق وہ اپنے کسی بزرگ کو لے کر ہمارے گھر آئے باقاعدہ ہماری بیٹی کا رشتہ مانگنے پھر دیکھ لیں گے اور سوچ لیں گے کہ آگے کیا کرنا ہے"

شاہنواز کی بات سن کر آزاد اور وجیہ ایک دوسرے کو دیکھ کر مسکرانے لگے

"جی ڈیڈ میں عباس کو سمجھا دو گا وہ ایسا ہی کرے گا۔۔۔۔۔ اوکے اب آپ ریسٹ کریں،، ہنی روم میں آکر میری بلیک جیکٹ ڈھونڈ کر دو مل نہیں رہی مجھے"

آزاد شاہنواز کے بولنے کے بعد حنین سے مخاطب ہوا جو کہ سارے عرصہ خاموشی سے ساری گفتگو سن رہی تھی، مگر آزاد کا اپنے دوستوں کے ساتھ پروگرام پر شاید وہ ناخوش تھی اور آزاد اسے منانے کے بعد گھر سے نکلنا چاہتا تھا جی روم میں بلا رہا تھا

"تمہاری جیکٹ ڈریسنگ روم میں ہینگ کی تھی میں نے"

حنین کا جواب سن کر آزاد اس کو گھور کر دیکھنے لگا حنین اس کی نظروں کو مکمل نظر انداز کر کے اب وجیہ سے بات کر رہی تھی

"کہاں جا رہے ہو تم"

شاہنواز آزاد کو دیکھتا ہوا پوچھنے لگا تو آزاد نے فوراً حنین کے اوپر سے اپنی نظر ہٹائی

"ڈیڈ فصیح اور مکرم کے ساتھ پروگرام بن گیا ہے تو۔۔۔"

آزہاد نے بات ادھوری چھوڑی

"شادی شدہ ہو گئے ہو تم، اب یہ فضول کے خرافات اور دوستیاں چھوڑ کر اپنی بیوی اور گھر پر دھیان دو"

شاہنواز نے آزہاد کو دیکھ کر اسے سمجھانا ضروری سمجھا

"جی ڈیڈ یہ لاسٹ ٹائم"

اپنی عادت کے برخلاف وہ شریفانہ لہجے میں بول کر شاہنواز اور وجیہ کو بائے کہتا ہوا جبکہ حنین کو گھورتا ہوا روم سے باہر نکلا

روم کے باہر کومل کو کھڑا پایا یقیناً وہ وہاں پر کھڑی ہو کر اندر ہونے والی ساری گفتگو سن رہی تھی

"تھینک یو بھائی"

کومل آزہاد کے گلے لگتی ہوئی بولی تو آزہاد مسکرا کر اس کا چہرہ تھپتھپاتا ہوا گھر سے باہر نکل گیا

\*\*\*\*\*

اس وقت رات کے بارہ بج رہے تھے شاہنواز کے موبائل پر ڈاکٹر مرتضیٰ کی کال آئی۔۔۔ ڈاکٹر مرتضیٰ نہ صرف شاہنواز کا فیملی ڈاکٹر تھا بلکہ اس کا دوست بھی تھا یوں رات کو مرتضیٰ کی کال آنے پر شاہنواز کو حیرت ہوئی نوین اس کے برابر میں ہی لیٹی تھی۔۔۔ شاہنواز نے بیڈ پر لیٹے کال ریسپو کی

"کیا۔۔۔ یہ کیا کہہ رہے ہو تم مرتضیٰ" شاہنواز مرتضیٰ کی بات سن کر جھٹکے سے اٹھ بیٹھا اور نوین شاہنواز کو دیکھ کر اٹھ گئی بیڈ سے اٹھ کر لائٹ ان کرتی ہوئی وہ شاہنواز کو دیکھنے لگی جس کے چہرہ پر گھبراہٹ کے تاثرات رونما تھے

"شاہنواز کیا ہوا ہے آپ کو، کس کی کال تھی"  
نوین شاہنواز کے پاس آ کر اس سے پوچھنے لگی

"نوین آزاد میرا بیٹا"  
شاہنواز سے آگے بولا ہی نہیں گیا۔۔۔ وہ سر پکڑ کر بیٹھ گیا نوین نے جلدی سے سائیڈ ٹیبل پر رکھے جگ سے گلاس میں پانی نکالا

"شانواز پانی پیئے تھوڑا سا"  
وہ شاہنواز کے برابر میں بیٹھ کر اسے اپنے ہاتھ سے پانی پلانے لگی شاہنواز دو گھونٹ پانی پی کر کھڑا ہو گیا

"آپ کہاں جا رہے ہیں شاہنواز، مجھے کچھ تو بتائیں تو"

وہ کمرے سے باہر نکلنے لگا تو نوین اس کے سامنے آکر اسے بازو سے پکڑتی ہوئی پوچھنے لگی

"نوین آزاد کی اس وقت کافی کریڈیکل کنڈیشن ہے معلوم نہیں اس نے جو ڈرنگ کی تھی وہ ایکسپائری تھی یا پھر اس ملاوٹ زدہ۔۔ آزاد کیا جانک بگڑتی ہوئی حالت دیکھ کر نکرہ اور فصیح اسکو ہاسپٹل لے گئے ہیں۔۔۔ مرتضیٰ بتا رہا ہے اس وقت اسکی کنڈیشن بالکل ٹھیک نہیں ہے مجھے جانا ہوگا اس کے پاس"

شاہنواز غائب دماغی میں نوین کو بتا رہا تھا اس کے ماتھے پر ٹھنڈے پسینے صاف چمکتے ہوئے نظر آرہے تھے

"اچھا آپ میری بات سنیں میں ڈرائیور کو بولتی ہوں وہ ہم دونوں کو ہاسپٹل لے کر چلا جائے گا، آپ کی کنڈیشن اس وقت ایسی نہیں کہ ہے کہ آپ ڈرائیو کر سکے۔۔۔ یہاں بیٹھے شاہنواز گھبرائے نہیں ہم دونوں ابھی تھوڑی دیر نہ ہاسپٹل چلتے ہیں" نوین شاہنواز کو بازو سے تھام کر صوفے پر بٹھانے لگی وہ اس وقت نوین کو بالکل بوڑھا سا وجود لگا جو اپنے جوان بیٹے کے لیے پریشان دکھائی دے رہا تھا۔۔۔ نوین روم سے باہر نکلی تاکہ ڈرائیور کو کار نکالنے کا بول سکے

"تم یہاں کیا کر رہی ہو"

حنین کو ہال میں موجود دیکھ کر نوین اس سے پوچھنے لگی

"آزہاد کا ویٹ کر رہی تھی وہ کہہ رہا تھا جلدی آجائے گا۔۔۔ آپ کہاں جا رہی ہیں اس وقت"

حنین نوین کا باہر جاتا دیکھ کر پوچھنے لگی

"ڈرائیور کو کار نکالنے کا کہنے، آزہاد نے ڈنگ لی تھی جو کہ ایکسپائری تھی اس کی کنڈیشن اس وقت ٹھیک نہیں ہے تم اپنے روم میں جا کر ریسٹ کرو میں ہاسپٹل پہنچ کر تمہیں فون پر باقی کی صورتحال بتا دوں گی"

نوین سب کچھ جتنے نارمل انداز میں اسے بتا رہی تھی حنین اس کی بات سن کر بے یقینی سے اسے دیکھے جا رہی تھی

"آپی آزہاد ٹھیک تو ہے نا،،، آج جبھی میرا دل نہیں چاہ رہا تھا کہ وہ گھر سے دور جائے"

حنین بولتی ہوئی رونے لگی آزہاد نے پراس کیا تھا کہ وہ کبھی بھی ڈنگ نہیں کرے گا۔۔۔ مگر وہ اس وقت پراس توڑنے سے زیادہ اس کی حالت کے لیے دکھی تھی

"ہنی میں نے تمہیں اس لیے نہیں بتایا ہے کہ تم رونے لگ جاؤ۔۔۔ اب میں تمہیں سنبھالو یا شاہنواز کو چلو جاؤ اپنے روم میں۔۔۔ پہنچا دیا گیا ہے اسپتال تو لازمی بچ ہی جائے گا"

نوین بے زاری سے بولتی ہوئی ڈرائیور کو بلانے اس کی کوچ کی طرف گئی

.....

شاہنواز اور نوین کے ساتھ حنین نے بھی اسپتال جانے کی ضد کری تو اس کو روتا ہوا دیکھ کر نوین کو اسے بھی اپنے ساتھ لانا پڑا وہ تینوں اس وقت اسپتال کے اندر موجود تھے۔۔۔ تب انہیں ویننگ روم میں مکرم اور فصیح دھکے

"کیا ہو گیا آزاد کو اچانک، وہ گھر سے بالکل ٹھیک نکلا تھا شاہنواز مکرم کو دیکھتا ہوا مخاطب ہوا جبکہ فصیح روتی ہوئی حنین کے بعد اب نوین کو دیکھ رہا تھا جو اسے دیکھے بغیر مکرم کی بات کا انتظار کر رہی تھی

"انکل مجھے خود سمجھ میں نہیں آ رہا اچانک ڈنگ کرنے کے بعد اس کا دل گھبرانے لگا وہ تکلیف سے کراہنے لگا جب اس کی نوز سے بلیڈنگ شروع ہوئی تو ہم اسے یہاں لے کر آ گئے"

مکرم تھوڑا ہچکچا کر شرمندہ سا شاہنواز کو بتانے لگا۔۔۔ شاہنواز اس وقت کیسے اپنے قدموں پر کھڑا تھا یہ صرف وہی جانتا تھا جبکہ حنین مکرم کی بات سن کر روئے جا رہی تھی

"شاہنواز آپ پریشان مت ہوں ٹھیک ہو جائے گا آزاد" شاہنواز کے چہرے کے تاثرات دیکھتے ہوئے نوین کو اسے دلاسہ دینا پڑا اب مکرم شاہنواز کو چئیئر پر بٹھا رہا تھا جبکہ نوین حنین کو چپ کروانے لگی

"بھابی کو تو کچھ نہیں بتایا تم نے، ان کی حالت بگڑتی اس لیے میں نے تمہیں کال پر بھی منع کیا تھا"

تھوڑی دیر بعد مرتضیٰ شاہنواز کے پاس آگیا اور اس سے پوچھنے لگا

"وجیبہ اور کومل کو کچھ بھی نہیں معلوم ہے مرتضیٰ۔۔۔ مجھے اس وقت صرف آزہاد کی کنڈیشن

بتاؤ۔۔۔ بس اتنا بتا دو اس کی جان کو کوئی خطرہ نہیں ہے نا"

شاہنواز کسی انجان خدشے کے تحت ڈرتا ہوا مرتضیٰ سے پوچھنے لگا۔۔۔ مرتضیٰ نے ایک نظر نوین کے چہرے پر ڈالی پھر روتی ہوئی حنین کو دیکھا

"شاہنواز آزہاد نے جو ڈرنگ پی تھی اس میں پوائزن ملایا گیا تھا جو کہ اب اس کے بلڈ میں پوری طرح

شامل ہو گیا ہے ہم کوشش کر رہے ہیں باقی جو اوپر والے کی رضا ہو"

مرتضیٰ کی بات سن کر جیسے شاہنواز کرسی پر ڈھے سا گیا حنین کی بھی حالت ایسی ہی تھی جیسے وہ سکتے میں آگئی ہو۔۔۔

نوین اور نکریم ہی ان دونوں کو سنبھال رہے تھے مگر نوین کے موبائل پر بار بار فصیح کا میسج آ رہا تھا جو اسے

سیکنڈ فلور کے روم ٹو زیرو سیون میں آنے کا کہہ رہا تھا

"تم شاہنواز اور ہنی کے پاس موجود ہو میں زرا کار سے اپنی شال لے آؤ

نوین مکرم سے بولتی ہوئی وہاں سے چلی گئی مگر اس کا رخ ہاسپٹل سے باہر گاڑی کی طرف نہیں بلکہ لفٹ کی طرف تھا اب وہ فصیح سے ملنے کے لیے سیکنڈ فلور پر جانے لگی

---

ہاسپٹل کیوں لے آئے اسے وہی تڑپنے دیتے، معلوم نہیں اب اس کا قصہ ختم ہوگا کہ نہیں نوین روم میں آکر فصیح سے بولے لگی

"مکرم ساتھ تھا میرے اگر آزاد کو ہاسپٹل نہیں لے کر آتا تو اسے شک ہو جاتا۔۔۔ آپ نے جو مجھے پوائزن کی بوتل دی تھی آپ کو اس پوائزن پر بھروسہ تھا۔۔۔ میرا مطلب ہے وہ پوری بوتل میں اس کی ڈنگ میں ملا چکا تھا اور وہ ڈنگ آزاد پوری پی چکا تھا مطلب پوائزن اس کی بوڈی میں پوری طرح شامل ہو چکا ہے اس کے بچنے کے چانسز ٹوئٹی پرسنٹ بھی نہیں ہیں۔۔۔ ڈاکٹر مرتضیٰ صرف شاہنواز انکل کو تسلی دے رہے ہیں"

فصیح بے فکری سے اسے بتانے لگا تو نوین کو تھوڑا سکون ہوا

"جو پوائزن میں نے تمہیں دیا تھا وہ مجھ سے زیادہ زہریلا تھا یہ آزاد نامی کانٹا میری زندگی سے نکلے گا تو ہی مجھے سکون ملے گا، خیر تم نے اپنا کام بھرپور طریقے سے انجام دیا ہے اس کا انعام تمہیں مل جائے گا میں پوری کوشش کروں گی کہ کوئی پولیس کیس نہ بنے لیکن اگر شک کی بنیاد پر تم سے کسی بھی



طرح کی پوچھ گچھ ہوئی تو تمہیں آگے بھی ثابت قدم رہنا ہے۔۔۔ میں آگے بھی تم سے بھرپور طریقے سے تعاون کرو گی یہ وعدہ ہے میرا"

نوبین اس کو دیکھتی ہوئی یقین دہانی کروانے لگی

"کیا آپ کے وعدے پر مجھے اعتبار کرنا چاہیے مسسز شاہنواز جو عورت اپنے شوہر کی نہیں اپنی بہن کی نہیں میں اس سے کیسے تعاون کی امید رکھو"

فصیح کا لہجہ اور ٹون ایکدم تبدیل ہوا نوبین کنفیوز ہو کر اسے دیکھنے لگی

"زیادہ پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے آزہاد کی موت کا بعد میں سوچنا پہلے تمہیں اپنے انجام کی فکر ہونی چاہیے"

فصیح نوبین کو بولتا ہوا اسی روم کے اندر موجود دوسرا دروازہ کھولے لگا شاید وہ کوئی اسٹور روم تھا

مگر نوبین کی آنکھیں شکد سے کھلی کی کھلی رہ گئیں وہاں ڈاکٹر مرتضیٰ کے ساتھ نہ صرف آزہاد اور مگر موجود تھے بلکہ شاہنواز اور حنین بھی موجود تھے۔۔۔ شاہنواز نوبین کے پاس آیا اس سے پہلے کہ نوبین اسے کچھ بولتی شاہنواز اس کے منہ پر تمپڑوں کی بارش کر چکا تھا۔۔۔ مگر اور مرتضیٰ نے آگے بڑھ کر شاہنواز کو پکڑا جبکہ حنین نے زور زور سے رونا شروع کر دیا آزہاد اسے اپنے گلے لگائے ابھی بھی اپنے ٹھیک ہونے کا یقین دلا رہا تھا

"چھوڑو مجھے مرتضیٰ آج میں اس عورت کو جان سے مار ڈالوں گا"

شاہنواز غصے میں چیختا ہوا نکرہ اور مرتضیٰ سے خود کو چھڑانے لگا اور نوین سرخ چہرے کے ساتھ باری باری وہاں پر سب کو دیکھ رہی تھی

"شاہنواز یہ ہاسپٹل ہے یار، یہاں پر صرف عزت کا تماشا بنے گا جو بھی معاملہ ہے گھر جانے کے بعد سنبھالنا میں اس ڈرامے کی وجہ سے صرف اس لئے تیار ہوا کیونکہ یہ آزہاد کی زندگی کا سوال تھا اور اتنی بڑی حقیقت کو تمہارے سامنے لانا ضروری تھا پلیز یار کول ڈاؤن"

مرتضیٰ شاہنواز کو سمجھاتا ہوا بولا

"نہیں یہ معاملہ گھر نہیں جائے گا اور نہ ہی اب یہ عورت میرے گھر جائے گی میں شاہنواز اپنے ہوش و حواس میں تمہیں طلاق دیتا ہوں"

شاہنواز نوین کی طرف دیکھتا ہوا بولا

"شانواز نہیں پلیز مجھے معاف کر دیں"

باقی سب کو کمرے میں سانپ سونگھ گیا تھا مگر نوین اچانک اپنے حواسوں میں آئی

"میں تمہیں طلاق دیتا ہوں طلاق دیتا ہوں"

شاہنواز کی طلاق دینے کے بعد نوین کو بھی سب کی طرح سانپ سونگھ گیا۔۔۔ کمرے میں اب صرف حنین کی رونے کی آواز آرہی تھی جو کہ آزہاد کے گلے رو رہی تھی آزہاد شاہنواز کے رد عمل پر خود بھی شکد تھا وہ اب حنین کو کیا دلاسا دیتا

جس وقت نوین فصیح سے ملنے گئی تب آزہاد ڈاکٹر مرتضیٰ کے ساتھ شاہنواز اور حنین کے پاس آیا جس پر شاہنواز آزہاد کی اس حرکت کو مذاق سمجھ کر اس پر غصہ ہوا مگر مرتضیٰ اس کو سب سمجھانے کا کہہ کر سیکنڈ فلور پر لے گیا۔۔۔ اپنے کانوں سے نوین اور فصیح کی گفتگو سن کر سر شاہنواز حیرت زدہ تھا بلکہ حنین بھی صدمے سے آزہاد کو دیکھنے لگی

آزہاد کو اندازہ تھا یہ سب سن کر شاہنواز کافی سخت رد عمل کا اظہار کرے گا مگر اسے یہ نہیں معلوم تھا کی وہ نوین کو طلاق دے دے گا، مرتضیٰ شاہنواز کو کمرے سے لے کر جا چکا تھا فصیح چلتا ہوا نوین کے پاس آیا نوین غور سے اس کا چہرہ دیکھنے لگی

"آزہاد واقعی بہت بڑا کمینہ ہے مگر یہ میرا دوست ہے اس لیے تمہاری پرکشش آفر کے بعد بھی میں اسے مار نہیں سکا جبکہ اسے قتل کرنے کی دھمکیاں میں اس کے منہ پر اسے ہزار دفعہ دت چکا ہوں۔۔۔ پہلے میں سمجھتا تھا کہ کمینگی کے لیول میں پورا اترتا ہو مگر اب تمہیں دیکھ کر اندازہ ہو رہا ہے میرا معیار گرا ہوا ہونے کے باوجود اتنا گرا ہوا نہیں کہ میں انسانیت کو بھی پیچھے چھوڑ دو"

فصیح نوین کو بولتا ہوا مکرم کے ساتھ کمرے سے باہر نکل گیا اب نوین حنین کو دیکھ رہی تھی جس کے گرد آزاد نے اپنے بازو باندھے ہوئے تھے۔۔۔ حنین اس کا حصار توڑ کر نوین کے پاس آئی

"کیا کرنا چاہ رہی تھی آپ میرے شوہر کے ساتھ۔۔۔ مجھ سے محبت کا دعویٰ کرتی ہیں آپ۔۔۔ یہ آپ کی محبت مجھ سے،، میری زندگی کی ساری خوشیاں چھیننا چاہ رہی تھی آپ۔۔۔ ایک بار بھی آپ کا دل نہیں کانپا آزاد کے بارے میں ایسی سوچ لاتے ہوئے،، یہ خیال تک نہیں آیا آپ کو اگر اسے کچھ ہو جاتا تو آپ کی اپنی بہن کیسے رہ پاتی،، اپنے شوہر کا خیال نہیں کیا آپ نے،، ان کا جوان بیٹا ان سے چھیننا چاہ رہی تھی آپ۔۔۔ وجہ آنٹی کے بارے میں ایک بار نہیں سوچا آپ نے، ان پر دوہرا ظلم ہوتا آپ، پہلے آپ نے ان سے ان کا شوہر چھینا اور اب بیٹا بھی چھیننے لگی تھی آپ۔۔۔ شرم سے مر جانا چاہیے آپ کو۔۔ عورت کے نام پر دھبہ ہیں آپ بلکہ انسانیت کے نام پر دھبہ ہیں"

حنین روتی ہوئی نوین سے بولی نوین خاموش کھڑی ہوئی اپنی چھوٹی بہن کی باتیں سنے جا رہی تھی

"ہنی گھر چلو"

آزاد حنین کے پاس آیا اس کو کندھے سے تھامتا ہوا بولا

"جیت گئے تم آج بھی"

نوین آزاد کو دیکھتی ہوئی بولی

"میں نے تمہیں صرف ناپسند کیا ہے شروع دن سے، مقابلہ تم کرتی آئی ہوں مجھ سے وہ بھی بلا جواز میں نے تو تمہاری حقیقت سب کے سامنے کھولی ہے۔۔۔ جب فصیح نے مجھے بتایا کہ تم نے اسے مجھے زہر دینے کی بات کی ہے تب مجھے تم پر غصہ نہیں ترس آیا مگر اب وہ بھی نہیں آ رہا کیونکہ تمہاری آنکھوں میں ابھی بھی ندامت نام کی کوئی چیز موجود نہیں ہے"

آزہاد نوین کو بولتا ہوں حنین کو تھام کر کمرے سے باہر نکلنے لگا

"میرا سارا سامان جیولری حق مہر کی رقم۔۔۔ اپنے ڈیڈ سے کہہ کر میرے فلیٹ پر بھجوا دینا نوین کی بات سن کر آزہاد طنزیہ اس پر ہنسا جبکہ حنین حیرت سے نوین کو دیکھنے لگی جس کا گھر اپنے ہاتھوں اجر چکا تھا اور وہ اب بھی بالکل نارمل تھی

"آج کے بعد میں آپ سے کوئی تعلق نہیں رکھنا چاہتی میں سمجھ لوگی میری بہن مر گئی"

حنین نوین کو دیکھتی ہوئی بولی

"چلی جاؤ یہاں سے اپنے شوہر کے ساتھ" نوین غصے سے اسے آنکھیں دکھاتی ہوئی بولی آزہاد نے اپنے آپ کو کوئی بھی سخت الفاظ کہنے سے باز رکھا اور حنین کو لے کر وہاں سے چلا گیا

ان دونوں کی جانے کے بعد نوین وہاں پر موجود کرسی پر بیٹھ گئی۔۔۔ آج ہونے والا سارا واقعہ سوچنے کے بعد آنکھوں میں آئی ہلکی سی سی نی صاف کرتی ہوئی اٹھی اور خود بھی کمرے سے باہر جانے لگی

"نچے کھانا کھا چکے ہیں تمہارا اور اپنا کھانا میں نے روم میں ہی منگوا لیا ہے"

وجیہ روم میں آتی ہوئی شاہنواز سے بولی وہ بیڈ کے کراؤن سے ٹیک لگا کر آنکھیں موندے بیٹھا تھا وجیہ کی آواز سن کر اسے دیکھنے لگا

آج صبح آزہاد نے وجیہ اور کومل کو کل رات والا قصہ بتایا تھا شاہنواز نے گھر آکر اپنے آپ کو تب سے ہی کمرے میں بند کیا ہوا تھا

"میں کتنا خود غرض ہونا وجیہ آپ سے محبت کا دعویٰ کیا، شادی کی، پھر زندگی بھر ساتھ نبھانے کی بجائے اپنی زندگی میں کسی اور کو شامل کر لیا معلوم نہیں کب کیسے کیوں نوین کا خیال میرے دل میں آیا جبکہ آپ نے تو مجھ سے ہمیشہ محبت کی، میری محبت کا جواب ہمیشہ محبت میں دیا، ہمیشہ میرا خیال رکھا میرے بچوں کا خیال رکھا اچھی بیوی ہونے کا فرض نبھایا۔۔۔ پھر آخر میں کیوں اتنا خود غرض ہو گیا کہ نوین کو اپنی زندگی میں شامل کرتے ہوئے میں نے ایک بار بھی آپ کا نہیں سوچا۔۔۔ میں بہت احسان فراموش ہوں جو میں نے آپ کی وفاؤں کا صلہ دوسری شادی کی صورت آپ کو دیا آپ نے ہمیشہ اپنا ظرف دکھایا نہ صرف میری شادی کو قبول کیا بلکہ نوین کو بھی اس گھر میں آنے کی اجازت دی، اسے گھر کا فرد سمجھ کر قبول کیا اور دیکھیں بدلے میں نوین نے کیا کیا سب کے سامنے اپنے اور میرے رشتے کا مذاق بنا کر رکھ دیا ہے۔۔۔ یہ آپ کا صبر ہے جو مجھ پر پڑا ہے وجیہ ایسا ہی ہونا تھا میرے ساتھ، میں نوین جیسی بیوی ہی ڈیزو کرتا تھا"

شاہنواز آنسوؤں سے تر چہرے کے ساتھ وجیہ کو دیکھتا ہوا بولا۔۔۔ وجیہ خاموشی سے اس کی بات سنتی رہی بات کے اختتام سے ویل چھیڑ سے اٹھتی ہوئی بیڈ کا سہارا لے کر بیڈ پر شاہنواز کے برابر میں بیٹھی

"میں کبھی بھی تمہارے اور نوین کے لیے اپنے دل میں برا خیال نہیں لائی نہ کبھی تم دونوں کو برا چاہا۔۔ شاہنواز تمہیں معلوم ہے عورت ایک معاملے میں بہت حساس ہوتی ہے وہ ہر چیز کسی دوسرے سے شیئر کر سکتی ہے مگر اپنا شوہر کسی دوسری عورت کے ساتھ شیئر کرنا بہت مشکل عمل ہے،، میں کوئی پہلی عورت نہیں ہوں جس پر سوتن آئی ہو۔۔۔ مگر ایسی لڑکیاں بہت کم ہوتی ہیں جو معذور ہو عمر میں زیادہ ہو ان کے لیے ہر دفعہ شاہنواز نہیں آتا۔۔ میں ہر بات میں منفی پہلو نکال کر خدا کی ذات شکوہ نہیں کرتی۔۔ اس ذات نے جو بہتر سمجھا وہ میرے لئے کیا۔۔۔ نوین تمہاری بیوی تھی مجھے معلوم ہے اسے فوری طور پر بھلانا تمہارے لیے مشکل ہو گا مگر تھوڑی سی تم کوشش کرنا تھوڑا سا میں تمہارا ساتھ دوں گی"

وجیہ شاہنواز کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتی ہوئی بولی

"نوین میرے دل سے کل ہی نکل گئی تھی وجیہ جب اس کا بھیانک چہرا میرے سامنے آیا، اپنی زندگی میں نکالنے سے پہلے میں اسے دل سے نکال چکا تھا اس نے ہمارے بیٹے کو مارنے کی سازش کی تھی۔۔ یہ آنسو جو آپ میری آنکھوں میں دیکھ رہی ہیں یہ نوین سے نچھڑنے کے دکھ کے نہیں بلکہ پچھتاوے اور شرمندگی کے ہیں۔۔۔ آپ مجھے معاف کر دیں وجیہ، پلیز مجھے معاف کر دیں"

شاہنواز وجیہ کا ہاتھ تھامتتا ہوا بولا

کھانے سے فارغ ہو کر جب آزاد اپنے روم میں آیا تو حنین کو ایل ای ڈی پر نظر جمائے دیکھا۔۔۔  
جس پر کوئی مووی چل رہی تھی اور حنین غائب دماغی میں اسکرین کو دیکھ رہی تھی۔۔۔ آزاد نے  
ریموٹ اٹھا کر پاور آف کا بٹن دبایا حنین اب بھی تاریک اسکرین کو دیکھ رہی تھی۔۔۔ صبح سے اس کی یہی  
کنڈیشن تھی کوئل یا وجیہ خود سے بات کرتی تو وہ جواب دے دیتی اور پھر خاموش ہو جاتی

"کب تک اس طرح اداس رہو گی ہنی"

آزاد صوفے پر اس کے برابر میں بیٹھتا ہوا اس کا ہاتھ تھام کر پوچھنے لگا اب حنین اس کو دیکھ رہی  
تھی

"مجھے ڈیڈ کے اتنے سخت رد عمل کا ہرگز اندازہ نہیں تھا، مجھے لگا تھا وہ اسے کہیں دوسری جگہ شفٹ  
کر دیں گے اس گھر میں نہیں رکھیں گے، مجھے یہ اندازہ نہیں تھا ڈیڈ اسے اپنی زندگی سے نکال دیں گے"  
آزاد حنین کا اداس چہرہ دیکھتا ہوا بولا وہ جانتا تھا وہ نوین سے محبت کرتی تھی اور اسی وجہ سے اداس تھی

"سہی کیا انہوں نے آپ کے ساتھ وہ اسی لائق تھی،، ویلے بھی زخم جب ناسور بن جائے تو جسم کے  
اس حصے کو کاٹ کر الگ کر دینا چاہیے"



حنین آزاد کو دیکھتی ہوئی تلخی سے بولی

"ہنی"

آزاد نے حنین کو دیکھتے ہوئے پکارا

"ایسے مت دیکھو مجھے آزاد، تمہیں کیا لگتا ہے مجھے افسوس ہے اپنی بہن سے بچھڑنے کا۔۔۔ مجھے تو افسوس اس بات کا ہو رہا ہے وہ طلاق لینے کے بعد بھی کس طرح پرسکون تھی، کوئی پچھتاوا کوئی ملال نہیں تھا انہیں تم نے دیکھا تھا۔۔۔ اپنے اجر نے کوئی دکھ نہیں تھا انہیں"

حنین روتی ہوئی بولی تو آزاد نے آگے بڑھ کر اسے اپنے حصار میں لے لیا

"وہ تمہیں مجھ سے چھیننا چاہتی تھی آزاد اگر خدا نہ خواستہ وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاتیں تو میرے پاس کیا بچتا، انہیں زرا تم پر ترس نہیں آیا۔۔۔ وہ آخر کیسے اتنا گر سکتی ہیں۔۔۔ وہ میرے ساتھ ایسا کیسے کر سکتی ہیں وہ تو مجھ سے محبت کرتی تھیں" حنین آزاد کے سینے سے لگی روتے ہوئے آزاد سے بول

"ہنی خاموش ہو جاؤ پلیز کچھ نہیں ہوا مجھے میری جان۔۔۔ میں بالکل ٹھیک ہوں تمہارے پاس"

آزاد حنین کے آنسو پوچھتا ہوا بولا پھر اس کا چہرہ تھام کر اپنی نظروں کے سامنے کیا

"مجھے معلوم نہیں تھا میری بیوی مجھ سے اتنا پیار کرتی ہے"

آزہاد حنین کا چہرہ تھام کر سنجیگی سے بولا

"ہر بیوی چاہنے والے شوہر کو اتنا ہی پیار کرتی ہے"  
حنین آزہاد کو دیکھتی ہوئی بولی تو آزہاد نے مسکرا کر اس کی پیشانی پر لب رکھے

"اور کوئی بھی چاہنے والا شوہر اپنی بیوی کی آنکھوں میں آنسو نہیں برداشت کر سکتا"  
آزہاد اسے دوبارہ اپنے حصار میں لیتا ہوا بولا

ایک ماہ بعد \*\*\*\*

حنین آئے کے سامنے کھڑی بھاری بھر کم جھمکے اپنے کانوں سے اتار رہی تھی تھوڑی دیر پہلے ہی وہ اور  
وجیہ ڈرائیور کے ساتھ گھر پہنچے تھے۔۔۔ ریڈ اور گرین کلر کے کو مسینیشن کی ساڑھی میں آئے کے  
سامنے کھڑی ہو کر اپنا جائزہ لینے لگی

آج کومل کی برات تھی اس کی اس کو رخصت کرتے وقت، شاہنواز وجیہ اور آزہاد کے ساتھ ساتھ وہ  
بھی اداس ہو گئی تھی۔۔۔ آزہاد نے کومل اور عباس کی شادی کرنے میں بہت جلدی کی تھی۔۔۔ وہ  
جانتی تھی آزہاد نے ایسا صرف اس کا اور شاہنواز کا دھیان بٹانے کے لیے کیا تھا اور آزہاد اپنے اس

عمل میں کامیاب بھی ہو گیا تھا گھر میں شادی کی تیاریاں شروع ہوئی تو نہ صرف حنین کا بلکہ شاہنواز کا دل و دماغ شادی میں لگ گیا

اب وہ صوفے پر بیٹھ کر اپنے پاؤں سے اونچی ہیل اتارنے لگی جس سے اسے سکون ملا وہ آزہاد کے آنے سے پہلے چیخ کرنا چاہتی تھی اس سے پہلے وہ اپنی سوچ پر عمل کرتی روم کا دروازہ کھلا اور آزہاد کمرے میں داخل ہوا

"مائی لائف مائی بیوٹیفل وائف"

آزہاد اس کو دیکھ کر مسکراتا ہوا حنین کے پاس آیا تو حنین اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔ آزہاد نے اس کا نازک وجود اپنے بازوؤں میں بھرا اب وہ خاموشی سے تھوڑی دیر اسے محسوس کرنا چاہتا تھا

"سارا پیار کمرے میں آکر یاد آ رہا ہے اور وہاں بینکویٹ میں مجھے ایک نظر دیکھنا بھی گوارا نہیں کیا" حنین اس کے باہوں میں اسے شکوہ کرنے لگی جس پر آزہاد اسے خود سے الگ کر کے دیکھنے لگا

"اگر وہاں تمہیں دیکھتا تو دل شرارت پر آمادہ ہوتا اور میں اپنے دل کی خواہش پوری کرتا تو الٹا تم مجھ سے خفا ہو جاتی کہ میں بے شرم ہو پبلک پلیز کا لحاظ نہیں کرتا وغیرہ وغیرہ" وہ حنین کو دیکھتا ہوا سیریس ہو کر کہنے لگا تو حنین مسکراتے لگی

"ویسے آج تو کافی ہینڈسم لگ رہے تھے میں نے دو تین چھچھوریوں کو دیکھا تھا جو تم پر نظر رکھی ہوئی تھی"

حنین کی بات سن کر آزاد ہنسا

"ڈارلنگ کیا تعریف ہے یا طنز"

وہ حنین کے گرد بازو حائل کرتا ہوا اسے پوچھنے لگا

"تم اسے تعریف سمجھو کیونکہ تمہاری نظر ان لڑکیوں پر نہیں تھی"

حنین کی جیلیسی پر وہ ایک بار پھر ہنسا

"تو پھر میرے والے اسٹائل میں کروناں میری تعریف"

وہ حنین کے ہونٹوں کو دیکھتا ہوا اس سے فرمائش کرنے لگا

حنین کو اس کے ہونٹوں کے قریب آنے کے لیے اچکنا پڑا آزاد نے اسے کمر سے پکڑ کر اونچا اٹھایا اور

خود اس کے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں کی گرفت میں لے لیا۔۔۔ کیونکہ اسے اپنی بیوی کی بھی تعریف کرنی

تھی

"میرے خیال میں اتنی سی تعریف سے کچھ نہیں ہونے والا۔۔۔ ہمیں آج رات ایک دوسرے کو بھرپور طریقے سے سرہانا چاہیے"

اس کے ہونٹوں کو آزاد کر کے وہاں سے نیچے اترتا ہوا بولا

"سکون دو تھوڑا مجھے بھی اور خود کو بھی"

حنین اس کو گھورتی ہوئی ڈریسنگ روم میں جانے لگی مگر آزاد اس کی ساڑھی کا پلو پکڑ کر اسے اپنی طرف کھینچ چکا تھا

"ایک ہفتے سے شادی کے چکروں میں لگ کر میں نے تمہیں سکون ہی دیا تھا۔۔۔ اب ایک اچھی بیوی کی طرح تم میرے سکون کا سامان بنو اور مجھے میری تھکن اتارنے دو"

آزادہ حنین کے کان میں سرگوشی کرتا ہوا بولا۔۔۔ حنین اس کے سینے پر سر رکھ کر اپنی آمادگی کا اظہار کیا

صبح کو مل کو اپنے اوپر جھکاؤ محسوس ہوا تو اس نے آنکھیں کھولی \*\*\*\*

"عباس"

کو مل کے لبوں سے عباس کا نام ادا ہوا

اب اس کا چہرہ مسلسل عباس کی نظروں کے حصار میں تھا۔۔۔ اس نے جھک کر کومل کے لبوں پر اپنے ہونٹ رکھے۔۔۔ وہ کل رات سے ہی اپنی تمام تر شدت کومل پر نہچھاور کر چکا تھا اور کومل تھی کہ کل رات سے ہی وہ اپنے آپ میں سمٹنے پر مجبور ہوئے جا رہی تھی۔۔۔ اس وقت بھی شرم اور جھجک آڑے آگئی تب ہی وہ عباس کو پیچھے ہٹاتی ہوئی کمفرٹر منہ تک اڑھنے لگی

"کومی بے بی آپ کو تو ضد تھی عباس کے ساتھ پکڑم پکڑائی کھیلنے کی اور اب جب عباس فارم میں آیا ہے تو اب چھپن چھپائی کھیل رہی ہیں"

عباس کومل کے چہرے سے کمفرٹر ہٹاتا ہوا بولا تو کومل اس کی بات سن کر سرخ ہو گئی

وہ کل رات سے ہی اب اس کی بڑھتی ہوئی جسارتوں پر شرمائی جا رہی تھی

"میری زندگی میں آنے کیلئے اور میری صبح کو حسین بنانے کے لئے شکریہ"

عباس اسے مزید تنگ کرنے کا ارادہ ترک کر کے اس کے کانوں میں رس گھولتا ہوا بولا تو کومل کے چہرے پر حسین مسکراہٹ بکھر آئی۔۔۔ کومل کو یقین ہو چلا تھا کہ عباس کے سنگ اس کی آگے کی زندگی کا سفر بہت حسین گزرنے والا ہے

"کیا ہوا کچھ پریشان لگ رہی ہو سب خیریت ہے نا" آزاد کے آفس جانے کے بعد حنین غائب \*\*\*\*  
دماغی میں بیٹھی کافی کے سپ لے رہی تھی تب وجہ اس کو دیکھتی ہوئی پوچھنے لگی حنین نے چونک  
کر وجہ کو دیکھا وہ کشمکش میں پڑ گئی وجہ کو کیا بتائے

"میری کزن مزہ جس کا میں نے آپ سے ایک دفعہ ذکر بھی کیا تھا، کل اس کا فون آیا تھا میرے  
پاس۔۔۔ بتا رہی تھی اس کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے وہ کافی بیمار ہے اس کے پیرنٹس یہاں پر موجود  
نہیں ہے اور اتفاق سے اس کا ہسپتال بھی آؤٹ آف سٹی ہے۔۔ اس وقت وہ بالکل اکیلی ہے بس اس  
کا سوچ کر ہی اداس ہو رہی تھی"

حنین آدھی سچی آدھی جھوٹی بات نظریں ملائے بغیر وجہ کو بتانے لگی

کل رات اس کے پاس آئی تو مزہ کی ہی کال تھی مگر اس نے یہ سب باتیں حنین کو نوین کے بارے  
میں بتائی تھی بقول اس کے کہ دو ہفتے سے نوین شدید بیمار ہے اسے کینسر ڈائگنوز ہوا ہے جس کا  
علاج کروانے کل اس کی لندن کی فلائٹ ہے۔۔۔ نوین کے بارے میں یہ خبر سن کر حنین کا دل  
کل رات سے ہی بری طرح پریشان تھا۔۔ آزاد کے بار بار اس کے چپ رہنے کی وجہ پوچھنے پر وہ سر درد  
کا کہہ کے ڈال گئی وہ گھر کے کسی بھی فرد کے سامنے نوین کا نام لے کر کسی کا موڈ خراب نہیں  
کرنا چاہتی تھی مگر اپنے دل کو نہیں سمجھا سکتی تھی کیونکہ وہ لاکھ بری سہی مگر اس کی سگی بہن تھی

"تو بیٹا اس میں اداس ہونے والی کیا بات ہے آزاد واپس آئے تو آج مزہ کے پاس چلی جانا تھوڑی دیر کے لئے" وجیہ کی بات سن کر وہ اسے دیکھنے لگی اب بھلا آزاد کے ساتھ وہ نوین سے کیسے ملنے جا سکتی تھی

"اگر آپ مناسب سمجھیں تو میں ابھی فضل کے ساتھ چلے جاؤ دو گھنٹے کے اندر واپسی کر لوں گی۔۔۔" ابھی تو ویلے بھی فری ہو "حنین وجیہ کو دیکھتی ہوئی پوچھنے لگی

"ہاں تو پھر ایسا کر لو فضل کے ساتھ چلی جاؤ۔۔۔ کل شام ویلے بھی عباس اور کومل آنے والے ہیں ایک ہفتہ کیسے گزر گیا شادی کو معلوم ہی نہیں ہوا"

وجیہ مسکراتی ہوئی کہنے لگی کومل کے چہرے کی مسکراہٹ اس کے چہرے سے چھلکتی خوشی وجیہ اور شاہنواز کو اطمینان بخشی تھی،، وہ دونوں ہی خدا کے شکر گزار تھے کہ ان کے دونوں ہی بچے اپنی اپنی زندگی میں خوش تھے اور وہ اپنی اولادوں کو خوش دیکھ کر وہ دونوں مطمئن تھے

"ٹھیک کہہ رہی ہیں آپ وقت گزرنے کا معلوم ہی نہیں ہوتا۔۔ ٹھیک ہے آئی پھر میں مزہ کی طرف جانے کی تیاری کر لیتی ہوں جلدی واپسی کر لو گی"

حنین وجیہ سے چند ایک دو باتیں کر کے وہاں سے اٹھ گئی



"الموسٹ ون منتھ ہو گیا ہے تمہاری پر یکنینسی کو، بہت بہت مبارک ہو" الٹراساؤنڈ کے دوران ڈاکٹر ثمنینہ سے یہ خبر سن کر حنین کے چہرے پر خوبصورت مسکراہٹ کے ساتھ حیا کے رنگ بھی شامل ہوئے وہ جو پرسوں سے اپنے اندر تبدیلی محسوس کر رہی تھی فی الحال کسی سے شیئر کئے بنا، نوین کے پاس جانے سے پہلے وہ ڈاکٹر ثمنینہ (جو کہ ڈاکٹر مرتضیٰ کی وائف تھی) کے پاس آئی

"تھینک یو، یہ خبر سن کر آزاد بہت خوش ہوگا"  
حنین مسکراتی ہوئی بولی

"تو تم نے ابھی تک آزاد سے شیئر نہیں کیا"  
ڈاکٹر ثمنینہ واپس اپنی چیئر پر بیٹھتی ہوں حنین سے پوچھنے لگیں تو حنین بھی بیڈ سے اٹھ کر ان کے سامنے والی چیئر پر بیٹھ گئی

"ابھی تو فی الحال کسی سے شیئر نہیں کیا۔۔ آج شام آزاد کے آفس سے آنے کے بعد ہی یہ نیوز اسے سناؤ گی"

حنین کو یقین تھا اس خبر سے آزاد ہی نہیں بلکہ شاہنواز اور وجیہ بھی بہت خوش ہوں گے

"اوکے،، یہ کچھ میڈیسن لکھ رہی ہوں ٹائم پر لیتی رہنا پراپر ڈائنٹ کے ساتھ احتیاط بھی کرنی ہے اور فور ویک کے بعد میرے پاس دوبارہ چکر لگانا۔۔۔ بیس منٹ بعد الٹراساؤنڈ رپورٹ سامنے والے روم سے کلکٹ کر لینا"

ڈاکٹر ثمنہ لیٹرپیڈ سے پرچہ پھاڑ کر حنین کی طرف بڑھایا جسے وہ تھام کر اسپتال سے باہر نکل آئی جہاں فضل اس کا کار میں ویٹ کر رہا تھا

"فضل تم ایسا کرو گھر چلے جاؤ یہاں سے میں ٹیکسی کر کے اپنی کزن کی طرف جاؤ گی"

حنین فضل کے ساتھ نوین کی طرف نہیں جانا چاہتی تھی وہ بس نوین کو دیکھنا چاہتی تھی اس کے ساتھ ایک ڈیڑھ گھنٹہ گزارنا چاہتی تھی کیونکہ اس کے بعد نوین کو لندن چلے جانا تھا

"پر ممیم آزاد سر ناراض ہوں گے۔۔ میں آپ کو خود چھوڑ دیتا ہوں آپ کی کزن کی طرف" فضل حنین کو دیکھتا ہوا بولا

"آزاد سے میری ابھی فون پر بات ہو چکی ہے میں انہیں بتا چکی ہوں وہ مجھے خود وہاں سے پک کر لیں گے"

حنین اس کو مطمئن کرنے کے بعد رخصت کرتی ہوئی ٹیکسی کو ہاتھ کے اشارے سے رکے لگی

"ہنی میری جان تم آگئی میرے پاس میں کب سے تمہارا انتظار کر رہی تھی مجھے معلوم تھا میری \*\*\*\*  
چھوٹی مجھ سے ضرور ملنے آئے گی"

حنین جب نوین کے پاس اس کے فلیٹ میں پہنچی تو نوین اسے گلے لگاتی ہوئی بولی جیسے وہ اسی کے  
انتظار میں بیٹھی ہو حنین اس کے گلے لگ کر رومی

"یہ کیا حالت بنالی آپ نے اپنی، کیوں برباد کر لیا آپ نے خود کو اپنے ہاتھوں۔۔ کیا ملا آپ کو در بدر ہو  
کر، سارے رشتے کھو کر"

حنین اس سے الگ ہو کر اس کی حالت دیکھتی ہوئی رو کر بولی وہ کافی کمزور لگ رہی تھی چہرے کی  
تروتازگی کہیں غائب ہو چکی تھی آنکھوں کے گرد گہرے حلقے گھر کر گئے تھے وہ کہیں سے نوین مرزا  
نہیں لگ رہی تھی

"کچھ برباد نہیں کیا میں نے، کوئی رشتہ نہیں چاہیے مجھے اپنی بہن کے علاوہ۔۔ بس تم میرے پاس  
ہوگی میں ٹھیک ہو جاؤ گی"

نوین پیار سے اس کا چہرہ تھامتی ہوئی کہنے لگی حنین کو مزید رونا آیا وہ اس کی بہن تھی وہ کس حالت  
میں پہنچ گئی تھی

"آنے کیسے دیا اس نے تمہیں میرے پاس"  
نوین یقیناً حنین سے آزاد کے بارے میں پوچھ رہی تھی

"اسے نہیں معلوم ابھی، آپی مزہ نے مجھے آپ کے بارے میں بتایا تھا مجھے بالکل یقین نہیں ہو رہا۔۔۔"  
آپکو کینسر" حنین اپنے آنسو صاف کرتی ہوئی بولی وہ اس کی بیماری کا سن کر کل رات سے کتنی افسردہ  
تھی

"میں تمہارے ہاتھ کا بنا ہوا ناشتہ کرنا چاہتی ہوں میں نے صبح سے کچھ نہیں کھایا بہت بھوک لگ رہی  
ہے مجھے اس وقت"  
نوبین حنین کو دیکھتی ہوئی بولی حنین سر ہلا کر اپنا بیگ وہی رکھتی ہوئی کچن میں چلی گئی تو نوبین مسکرا  
دی

"سدا کی بھولی اور بیوقوف میری پیاری سی ہنی"  
نوبین نے بوٹے ہوئے اس کا بیگ اٹھایا ارادہ صرف اس کا موبائل نکالنے کا تھا مگر اس میں ایک انولپ  
دیکھ کر نوبین اسے کھول کر دیکھنے لگی۔۔۔ الٹرا ساؤنڈ کی رپورٹ دیکھ کر اس کے چہرے کے تاثرات  
تبدیل ہوئے اسے غصہ آنے لگا مگر اس وقت غصہ دکھا کر وہ کام خراب نہیں کرنا چاہتی تھی اسلئے  
حنین کا موبائل اور رپورٹ اٹھا کر اپنے پاس رکھنے لگی

دو گھنٹے گزرنے کے بعد جب حنین واپس گھر نہیں آئی تو وجیہ مزید گھنٹہ بھر گزار کر اس کو کال کرنے لگی مگر حنین کا نمبر مسلسل آف جا رہا تھا تو اس نے آزاد کو کال کر کے حنین کے بارے میں بتایا۔۔۔

آزاد اس وقت آفس میں موجود تھا جب وجیہ نے اسے بتایا کہ حنین اپنی کزن مزمنہ سے ملنے گئی ہے تب آزاد بری طرح چونکا، آزاد کو حیرت ہوئی کہ حنین نے وجیہ سے جھوٹ کیوں بولا وہ جانتا تھا مزمنہ اپنے ہسپتال کے ساتھ آٹ آف سٹی دو دن پہلے ہی گئی تھی اسے کچھ گڑبڑ کا احساس ہوا وہ فوراً آفس سے گھر آیا

"فضل کونسی کزن کے گھر چھوڑا ہے تم نے حنین کو"  
آزاد گھر پہنچ کر ڈرائیور سے حنین کے بارے میں پوچھنے لگا

"سر میم نے تو مجھ سے کہا تھا آپ اپنے ان کی کزن کے گھر واپس لے آئیں گے اور وہ آپ کی اجازت سے ہی ٹیکسی میں اپنی کزن کے گھر گئی تھی میں نے تو انہیں ہسپتال چھوڑا تھا بس"  
فضل آزاد کو بتانے لگا تو آزاد اسپتال کا نام سن کر مزید کنفیوز ہوا اس کا دماغ صرف ایک طرف ہی جا رہا تھا مگر وہ نوین کے پاس پہنچنے سے پہلے فضل کے بتائے ہوئے ہسپتال جانا چاہتا تھا تاکہ پوری کہانی معلوم ہو سکے

"یہ آپ کس کے گھر لے آئے مجھے ڈاکٹر کہاں ہیں آپ کے" حنین نوین کو دیکھتی ہوئی \*\*\*\*  
پوچھنے لگی۔۔ نوین اسے اپنے ڈاکٹر سے ملوانے کا کہہ کر ایک دوسرے فلیٹ میں لے آئی تھی جو کہ  
ایک کمرے کا فلیٹ تھا

"کونسا ڈاکٹر مزہ سے تو میں نے جھوٹ بولا تھا تاکہ تمہارے دل میں اپنی بہن کے لئے سوئی محبت جاگے  
اور تم میرے پاس آ جاؤ"  
نین مسکراتی ہوئی حنین کو بتانے لگی حنین حیرت سے اسے دیکھنے لگی

"اپنی بیماری کا جھوٹ بولا، اتنی بڑی بات جھوٹ بولی آپ نے آخر کیا لے گا آپی آپ کو یہ سب  
کر کے"  
حنین حیرت سے نوین کو دیکھتی ہوئی پوچھنے لگی

"اپنی بہن،،، مجھے کسی سے کوئی سروکار نہیں ہے ہنی، میں بس چاہتی ہوں کہ میں اور تم پہلے کی طرح  
مل کر ساتھ رہے ہمیشہ ہمیشہ اور کوئی دوسرا ہم دونوں بہنوں کے بیچ میں نہ آئی"  
نین اس کے بال پیار سے سنوارتی ہوئی بولی

"ہم دونوں ساتھ ہی تو رہتے تھے اور اپنی اپنی شادیوں کے باوجود ہم دونوں ہمیشہ ہمیشہ ساتھ رہ سکتے تھے مگر آپ سب کچھ اپنے ہاتھ سے ختم کر چکی ہیں اب ان سب باتوں کا کوئی فائدہ نہیں،، آزاد میرا ویٹ کر رہا ہوگا مجھے گھر جانا ہے"

حنین کمرے سے نکلنے لگی تو نوین نے اس کا بازو پکڑا

"ہم دونوں بہنیں سے شادی سے پہلے ساتھ رہتے تھے شادی کے بعد تو آزاد آگیا ہمارے بیچ میں اور تم اس کے ساتھ رہنے لگی میرے دشمن کے ساتھ مگر اب نہیں اب تم ایسا نہیں کر سکتی۔۔۔ اب تم آزاد کے پاس نہیں جاؤ گی بلکہ میرے ساتھ لندن جاؤ گی۔۔ میں نے سارے ڈاکو منٹس تیار کروا لیے ہیں آج رات دو بجے کی فلائیٹ ہے ہماری،، اب تم یہی رہو میں اپنی چند ضروری چیزیں لے کر آتی ہو یہی سے ہمیں ایئرپورٹ نکلنا ہوگا"

حنین حیرت سے منہ کھولے نوین کی بات سن رہی تھی

"کہیں نہیں جانا مجھے آپ کے ساتھ میں آزاد کے ساتھ رہنا چاہتی ہوں"

وہ نوین کو جتاتی ہوئی بولی۔۔۔ نوین بغیر کسی رد عمل کے اسے سنجیدگی سے دیکھنے لگی مگر جب حنین کی نظر نیچے اپنے پیٹ کی طرف پڑی جہاں نوین نے چاقو کی نوک رکھی ہوئی تھی وہ خوف اور صدمے سے نوین کو دیکھنے لگی،، نوین مسکرائی

"ڈر گئی، پگلی تمہیں تھوڑی مار سکتی ہو تمہیں تو پالا پوسا ہے اتنا بڑا کیا ہے البتہ یہ جو وجود تمہارے اندر پل رہا ہے اس کو ختم کرتے ہوئے مجھے ذرا تکلیف نہیں ہوگی اس لئے خاموشی سے یہی بیٹھو میں آتی ہوں تھوڑی دیر میں "نوبین پتھر لے تاثرات کے ساتھ اس کو کہتی ہوئی باہر نکل گئی اس کے جانے کے بعد حنین ہوش میں آئی اس نے بھاگ کا دروازہ کھولنے کی کوشش کی مگر وہ لاک تھا حنین زور زور سے دروازہ بجانے لگی۔۔۔ وہاں سے فرار ہونے کا اور کوئی دوسرا راستہ موجود نہیں تھا وہ تھک کر بیڈ پر بیٹھ کر رونے لگی

وہ جلدی جلدی میں اپنے ڈاکو منٹس جو کہ بہت ضروری تھے گھر پر ہی بھول چکی تھی اس وجہ سے اسے دوبارہ اپنے فلیٹ میں آنا پڑا وہ سارے ڈاکو منٹس رکھنے کے بعد جب گھر سے نکل رہی تھی تب اسے محسوس ہوا جیسے کہ کوئی اس کے پیچھے کھڑا ہے

"ہنی کہاں پر ہے"

دروازہ لاک کرتی ہوئی نوبین نے آزاد کی آواز سن کر اپنے پیچھے مڑ کر دیکھا اس کے ہاتھ سے گھبراہٹ کے مارے کیز نیچے گر گئی

"مجھے کیا معلوم کہاں ہے وہ"

نوبین کا جواب سن کر آزاد نے آگے بڑھ کر نوبین کا بازو زور سے پکڑا اور اسے کھینچتا ہوا واپس فلیٹ کے اندر لے گیا اور دھکا دینے کے بعد دروازہ لاک کیا



"یہ کیا حرکت ہے میں تمہارا منہ توڑ کر رکھ دو گی"

نوبین فرش سے اٹھ کر آزاد کے پاس آئی اس سے پہلے وہ اپنا ہاتھ اٹھا کر آزاد کا گال سرخ کرتی آزاد اس کا ہاتھ پکڑ چکا تھا جبکہ دوسرے ہاتھ سے اس کی گردن پکڑتا ہوا بولا

"ہنی کہاں ہیں جواب دو"

وہ نوبین کی گردن دباتا ہوا بولا

"مجھے کیا معلوم ہے ہنی کہاں پر ہے میں کہتی ہو چھوڑو مجھے"

نوبین اس کا ہاتھ اپنی گردن سے ہٹاتی ہوئی بمشکل بول پائی

"نوبین میں قسم کھا کر کہہ رہا ہوں میں تمہیں جان سے مار ڈالوں گا مجھے بتا دو ہنی کہاں پر ہے" آزاد کو اس عورت پر شدید غصہ آیا جو اس کی زندگی میں کسی جُونگ کی طرح چمٹ کر رہ گئی تھی وہ مزید اس کی گردن پر اپنے ہاتھ سے دباؤ ڈالنے لگا جس سے نوبین تڑپنے لگ گئی

"ہنی کہاں پر ہے جواب دو مجھے" آزاد غصے میں زور سے چیختا ہوا بولا

"مار ڈالو،،، نہیں بتاؤں گی"

تکلیف کی شدت سے نوین کا چہرہ سرخ ہونے لگا بہت مشکلوں سے اس کے منہ سے یہی الفاظ ادا ہوئی  
جو آزاد کے کان میں پڑے

آزاد نے نوین کی گردن چھوڑ کر اسے دھکا دیا نوین ایک بار پھر فرش پر گرمی اب وہ زور زور سے کھانس  
رہی تھی اور ساتھ ہی اپنا سانس بحال کر رہی تھی۔۔۔ آزاد غصے میں لب بھینچے اسے دیکھ رہا تھا نوین  
آزاد کو بے بس کھڑا دیکھ کر ہنسنے لگی اس وقت

وہ آزاد کو کوئی جنونی یا پاگل عورت لگی مگر وہ حنین اور اپنے بچے کو اس پاگل عورت کی بھینٹ نہیں  
چڑھا سکتا تھا بلکہ اسے اندر کہیں ڈر تھا کہ کہیں وہ حنین یا پھر اس کے بچے کو نقصان ہی نہ پہنچا چکی  
ہو۔۔۔ اس کی مکروہ ہنسی دیکھ کر آزاد اس کے پاس آیا اور اس کے بالوں کو مسٹھی میں جکڑتا ہوا اسے  
اٹھانے لگا

"مجھے مجبور مت کرو نوین کے میں تمہارے ساتھ جانوروں سے بھی زیادہ بدتر سلوک کرو۔۔۔ تمہاری بہتری  
اسی میں ہے کہ تم مجھے ہنی کے بارے میں بتا دوں"

وہ اپنا غصہ بمشکل ضبط کر کے اس کے بال مسٹھی میں جھکڑتا ہوا پوچھنے لگا

"اب تم اپنی بیوی کا چہرہ کبھی بھی نہیں دیکھ پاؤ گے اور سب سے پہلے میں تمہارے بچے کو ختم کروں گی"

نوین کی بات سن کر آزاد نے غصے میں اس کا سر دیوار پر دے مارا جس سے نوین کی زور دار چیخ نکلی

"بتاؤ مجھے ہنی کہاں ہے میں تمہیں واقعی مار ڈالوں گا" آزاد کی آنکھوں میں خون اترنے لگا مگر وہ ڈھیٹ بنی ہوئی تکلیف برداشت کر رہی تھی

وہ جانتی تھی اس وقت آزاد بھی تکلیف میں ہے یہ سوچ نوین کے ذہن میں آئی تو وہ ہنسنے پر مجبور ہو گئی ایک بار پھر اس کی ہنستی آزاد کو طیش دلا گئی وہ اس کو بالوں سے کھینچ کر اسے کچن میں لے جانے لگا اور شلیف پر موجود چھریوں کے سیٹ میں سے ایک بڑی سی چھری نکالی

"تم مجھے نہیں مار سکتے آزاد ورنہ تم اپنی بیوی اور بچے کو ہمیشہ کے لئے کھودو گے" نوین ہنستی ہوئی آزاد سے بولی

"مجھے معلوم ہے میں تمہیں مار نہیں سکتا مگر میں آج تمہیں موت سے بھی زیادہ بدتر اذیت دوں گا" آزاد نے مٹھی میں جکڑے ہوئے اسکے بالوں کو چھوڑا اور اس کی کلائی پکڑی

"میں آخری دفعہ تم سے پوچھ رہا ہوں ہنی کے بارے میں بتادو" آزاد اس کا ہاتھ شلیف پر رکھنے کے بعد چھری کی نوک اس کے ہاتھ پر رکھ کر پوچھنے لگا۔۔۔ نوین کی خاموشی پر اس نے چھری کی نوک پر زور ڈالا خون ابھر کر باہر آیا ساتھ ہی نوین کی دردناک چیخیں بھی نکل گئی وہ چاہ کر بھی آزاد سے اپنا ہاتھ نہیں چھوڑا سکی

"ہنی کہاں ہے"

آزہاد چیختا ہوا نوین سے پوچھنے لگا

"نہیں بتاؤں گی" نوین درد سے کراہتی ہوئی بولی آزہاد نے چھری کی نوک اس کے ہاتھ سے باہر نکالی اور اس کے ہاتھ کی چھوٹی انگلی پر چھری رکھی

"نوین تم مجھے مجبور کر رہی ہوں خود کو اذیت دینے پر مجھے بتا دو ہنی کہاں پر ہے"

آزہاد کو لگ رہا تھا وہ پاگل ہو چکی ہے جو اتنی تکلیف اور اذیت برداشت کرنے کے باوجود اپنی ضد میں اپنا ہی نقصان کرے جا رہی ہے یا پھر وہ صرف اس کو تکلیف اور اذیت دینے کے لیے ایسا کر رہی تھی

جب نوین خاموش رہی تو آزہاد نے چھری پھینک کر غصے میں اس کا سر زور سے شلیف پر مارا دے مارا ایک بار پھر اس کی چیخیں گونجی ساتھ ہی اس کے سر سے خون بھی جاری ہوا وہ تکلیف سے غشی میں جانے لگی تب آزہاد نے پانی سے بھرا ہوا جگ اس کے سر پر انڈیل دیا اور اس کا ہاتھ چھوڑا نوین ایک بار پھر سے چیختی ہوئی فرش پر جا گری

"نہ میں تمہیں مرنے دوں گا نہ ہی میں تمہیں بے ہوش ہونے دوں گا صرف اور صرف اذیت دوں گا مجھے  
ہنی کے بارے میں بتا دوں"

وہ نوین کو گردن سے پکڑ کر اٹھاتا ہوا بولا نوین کے اندر اتنی سکت نہیں تھی کہ وہ اس کے ہاتھ اپنی  
گردن سے ہٹا سکے تکلیف کی شدت سے اس کی آنکھیں بند ہو رہی تھی

حنین کا روتا ہوا چہرہ اسے یاد آیا شاید حنین کے آخری لفظ یہی تھی کہ وہ آزاد کے ساتھ رہنا چاہتی ہے  
وہ آزاد کو ایڈریس بتانے لگی اور اب وہ بے ہوش ہو چکی تھی

اپنے گالوں پر انگلیوں کا لمس محسوس کر کے حنین نیند سے جاگی، اس کی آنکھیں حیرت سے \*\*\*\*  
کھلی رہ گئی۔۔۔ اگر کوئی بھوت اس کے سامنے بیٹھا ہوتا تو وہ تب اتنی حیرت زدہ نہیں ہوتی جتنی حیرت  
اسے اپنے سامنے بیٹھے آزاد کو دیکھ کر ہوئی۔۔۔ وہ یہاں پہنچ گیا تھا۔۔۔ آزاد کے ہاتھ میں اسکا  
پاسپورٹ تھا

وہ ہاتھ میں اس کا پاسپورٹ لیے سنجیگی سے حنین کو دیکھ رہا تھا حنین نے اٹھنے کی کوشش کی مگر  
آزاد نے اس کے کندھوں پر اپنے ہاتھ سے دباؤ ڈال کر دوبارہ بیڈ پر لٹا دیا

"مجھے چھوڑ کر لندن جانے کا ارادہ تھا آج رات کی فلائٹ سے"

آزہاد اس کے اوپر جھک کر اس کے چہرے کے قریب اپنا چہرہ لاتے ہوئے پوچھنے لگا وہ ابھی بھی حیرت سے آزہاد کو دیکھ رہی تھی

"آزہاد"

حنین نے بولے کے لیے لب کھولے تو آزہاد اسکے ہونٹوں پر اپنی انگلی رکھی اور اس کی تھوڑی پر اپنے ہونٹ رکھ چکا تھا۔۔۔ اس سے پہلے حنین مزاحمت کرتی وہ حنین کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں کی گرفت میں لے چکا تھا۔۔۔ تھوڑی سے گردن کا فاصلہ طے کرنے کے بعد باقی کی سرحد پار کرتا ہوا وہ حنین کا پیٹ اپنے لبوں سے چھونے لگا

"میرے باپ بننے کی خبر کو مجھ سے نہیں چھپانا چاہیے تھا تمہیں"

وہ سر اٹھا کر اب سنجیگی سے حنین کو دیکھتا ہوا کہنے لگا "آزہاد آپ نے اپنی بیماری کا جھوٹ بول کر مجھے یہاں بلوایا تھا مجھے یہاں سے لے چلو مجھے آپ سے بہت خوف آ رہا ہے"

حنین اٹھ کر آزہاد کے گلے لگ کر بولے لگی۔۔۔ اسے اب بھی یقین نہیں آ رہا تھا آزہاد اسے لینے یہاں پر آ چکا ہے

"تمہیں یہاں آنے سے پہلے مجھے بتانا چاہیے تھا، اگر تمہیں کچھ ہو جاتا تو"

وہ حنین کو خود سے الگ کر کے شکوہ کرتا ہوا بولا جس پر حنین شرمندہ ہوئی

"اب تو میں چاہ کر بھی تم پر نہ غصہ کر سکتا ہوں نہ ہی تمہیں کوئی سزا دے سکتا ہوں اتنی بڑی خوشی کی خبر جو ملی ہے مجھے"

وہ حنین کو دیکھتا ہوا بولا یقیناً وہ اپنے بچے کے بارے میں اس سے کہہ رہا تھا حنین ایک بار پھر اس کے سینے سے لگی آزاد نے اس کے گرد اپنے بازو حائل کیے

"گھر چلو ماما اور ڈیڈ پریشان ہو رہے ہوں گے"

وہ حنین سے بولتا ہوا اٹھا تو حنین بھی بیڈ سے اٹھی مگر ان کے نکلنے سے پہلے نوین ہیاں پہنچ چکی تھی وہ دونوں نوین کو دیکھ کر حیرت زدہ ہو گئے

حنین تو اس کا بگڑا ہوا حلیہ اور اس کے چہرے اور ہاتھ پر خون دیکھ کر حیرت زدہ اور پریشان تھی مگر آزاد کی نظر اس کے ہاتھ میں موجود پسٹل پر تھی۔۔۔ نوین دروازہ لاک کر کے ان دونوں کے پاس آنے لگی

"آپی یہ سب کیا ہے"

حنین پریشان ہو کر اس سے اتنا ہی بولی

"یہ سب تمہاری اس کمینے شوہر نے میرے ساتھ کیا ہے" وہ ان دونوں سے چار قدم کے فاصلے پر کھڑی حنین سے بولنے لگی

آزہاد نے حنین کا بازو پکڑ کر اسے اپنی پشت پر کھڑا کیا تاکہ وہ حنین کو اور اپنے بچے کو سیف کر سکے  
آزہاد کو یقین ہو چلا تھا کہ نوین پاگل ہو چکی ہے، وہ آزہاد سے بدلہ لینے کے لیے اسے اذیت دینے کے  
لیے کسی بھی حد تک جا سکتی ہے

"شدید نفرت کرتی ہوں میں تم سے، یہ نفرت بے وجہ بے مقصد نہیں ہے تم نے ہمیشہ مجھے نیچے  
دکھایا، مجھے ہرایا، مجھ سے ہر بار دو قدم آگے رہے سب کے سامنے میری عزت دو کوڑی کی کردی، مجھ  
سے شانواز کو چھینا، میرا گھر برباد کیا، میری بہن کو مجھ سے دور کیا اور اب اسے بھی چھیننا چاہتے  
ہو۔۔۔ سب کچھ چھین لیا تم نے مجھ سے، مجھے اذیت پہنچائی، میں آج تمہیں نہیں چھوڑوں گی۔۔۔  
ان سب باتوں کا انتقام لوں گی تم سے" نوین پستول کا رخ اس کی طرف کرتی ہوئی بولی تو حنین ایکدم  
آزہاد کے سامنے آکر کھڑی ہوئی

"ہنی پیچھے ہٹو پلیز"

آزہاد حنین کو بازوؤں سے پکڑتا ہوا تیزی سے بولا

"نہیں آزہاد ایک منٹ رک جاؤ مجھے آپنی اسے بات کرنے دو"  
حنین نے اپنے بازو اسے چھڑوانے چاہے مگر آزہاد اسے پیچھے ہٹانے لگا

"آپنی اس کو مارنے سے پہلے مجھے مار دینا کیونکہ اگر اسے کچھ ہوا تو میں بھی زندہ نہیں رہ پاؤں گی"



حنین نوین کو دیکھ کر چیختی ہوئی بولی حنین پیچھے ہٹنے کے لئے تیار نہیں تھی آزاد نے حنین کو اپنے حصار میں لیا، نوین کی طرف آزاد کی پشت تھی۔۔۔ تاکہ وہ حنین کو سیف رکھ سکے

گولی چلنے کی آواز پر جہاں حنین کے منہ سے دھڑاکنی چیخ نکلی وہی آزاد حنین کو اپنے حصار سے آزاد کرتا ہوا پیچھے مڑا

"نوین"

آزاد اس سے پہلے اس کی طرف بڑھتا ناوین کا بے جان وجود فرش پر گر چکا تھا اس کی کنپٹی سے نکلتا ہوا خون اب فرش کو رنگین کر رہا تھا آزاد بے یقینی سے آنکھیں کھولے نوین کا مردہ وجود دیکھ رہا تھا

"آپی"

حنین جیسے ہوش میں آئی وہ زور سے چیختی ہوئی نوین کے مردہ وجود کی طرف بڑھنے لگی مگر آزاد دوبارہ اسے اپنے حصار میں لے چکا تھا اور سختی سے اس کے گرد اپنے بازو حائل کر چکا تھا۔۔۔ حنین آزاد کے سینے سے لگی تڑپ کر چیخ چیخ کر رو رہی تھی آزاد نوین کو بے یقینی سے دیکھ رہا تھا جس نے اپنی ضد ختم نہیں بلکہ اپنی نفرت کی آگ میں انتقام کے چکر میں اپنا اختتام کر لیا

